UNIVERSAL
LIBRARY

OU-234568

UNIVERSAL
LIBRARY

ازخیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد للہ والمنۃ کہ بفضل خالق زمین وآسمان درین جزو زمان نصف اول
ترجمۂ اردوی کتاب مستطاب موطا شریف امام مالک رح موسوم باسم

کشف الغطا عن کتاب الموطا

تالیف وحید ... مخدوم اہل سنت محمد لوی
... سراج الزمان صاحب مرحوم

... دہلی مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن

ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشٰھدین بعد

عفاعنہ المنان خدمت مین برادران دین اور متبعان شر

جب ہندوستان بدعات سی بھر گیا اور کتاب سنت سی لوگ

شہر حیدرآباد دکن سی بارادہ ہجرت حرمین شریفین نکلا

بدیع الزمان صاحب کے خط شہر دارالاقبال بھوپال

فیضمآب قامع بدعت محیی سنت نواب والاجاہ امیر الملک

دام اقبالہ ہماری اور تمہاری قصد ہجرت سی مطلع ہو

مفوض فرمائی اور واسطی گذران اوقات کی پچاس پچاس

مرا پا تقصیر وحید الزمان

کرتا ہی کہ سنہ ۱۲۹۴ ہجری مین

مین مع اپنی اہل وعیال کے

وارد ہوا تو جناب اخی معظمی موصوف

اوسکا یہہ تہا کہ جناب نواب

یق حسن خان بہادر

اور خدمت ترجمہ صحاح ستہ کے

ریفین مین مقرر فرمائی اس خبر

فرحت اثر کے سنتے ہی نہایت شادمانی ہوئی اور شکر اپنی منعم حقیقی کا ادا کیا اور وعدہ الٰہی ومن یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ کی کمال تصدیق حاصل ہوئی الحمد للہ کہ مع الخیر مع تمام اہل وعیال کے مکہ معظمہ مین پہنچکر سکونت اختیار کی۔ چونکہ بہائے صاحب موصوف نے سنن ترمذی کا ترجمہ شروع کردیا اس لحاظ سی فقیر نے موطا شریف کا ترجمہ شروع کیا کیونکہ یہہ دونون کتابین علم حدیث مین مختصر ان مین انشاء اللہ تعالیٰ سال حال یعنی سنہ ۱۲۹۵ مین ان دونون کتابون کا ترجمہ اختتام کو پہنچ جاویگا۔ جناب نواب صاحب ممدوح کو سلامت رکھے اور اونکو مقاصد مین کامیاب کری اونکی ذات والا صفات اس زمانہ آخر مین نہایت غنیمت ہی احیاء سنت اور اماتہ بدعت مین نہایت سعی فرماتی ہین صدہا تصانیف جلیلہ اونکی ہر فن مین خصوصًا حدیث اور تفسیر مین بلاد ہین اور حجاز اور مصر اور نجد اور مغرب اور بلاد ہند وغیرہ مین معروف اور مندادو ہین اور روز بروز رسائل جدیدہ اور کتب مفیدہ تالیف ہوکر مطبوع ہوتی جاتی ہین حقیقت مین ہے کہ اللہ جل شانہ نے نواب صاحب ممدوح کو دونون جہان کی دولت عطا فرمائی ہی دنیا مین تو ظاہر ہے اور آخرت مین ان شاء اللہ تعالیٰ

بڑی بڑی درجات جنکا بیان احاطہ تقریر اور تحریر سے خارج ہی حاصل ہونگی - نوابصاحب ممدوح نے یہہ بھی ارشاد فرمایا تہا کہ ترجمہ صحاح ستہ اسطرح سے ہو کہ اسانید و ذکر رواۃ بالکل حذف کر دیئے جاوین کیونکہ عوام کو اس سے کچہ فایدہ متصور نہین ہی اور خواص کو ممکن ہی کہ اگر ضرورت کسی سند کی دیکہنی کی واقع ہو تو اصل کتاب مین ملاحظہ کر لیوین اور لفظ حدیث پورا ذکر کر کے ترجمہ عام فہم اوسکا کیا جاوی بعد اوسکی کچہ فوائد ضروری جنسے حدیث کی مطلب کا حل ہو جاوی بڑہا دی جاوین لیکن حتی المقدور اسکا خیال رکہنا چاہیئے کہ عبارت طویل نہو ورنہ کتاب ایک دفتر عظیم ہو جاویگی اور مذاہب مجتہدین اور اختلاف علما وغیرہ بہی چہوڑ دیے جاوین الا ماشاء اللہ صرف مضمون حدیث بیان کر دیا جاوی الحمد للہ کہ فقیر نے حسب الارشاد ترجمہ اس کتاب کا شروع کیا پہلے عبارت حدیث کی بجذف اسناد لکہتا ہون پہر اوسکا ترجمہ اہل لسان کی موافق عام فہم بیان کرتا ہون پہر اگر کچہ ضرورت حل مطلب کے واقع ہوتی ہے تو **ف م** لکہکر حل مطلب اوس حدیث کا کر دیتا ہون **ف** اگر کسی مقام پر خود صاحب کتاب نے حل مطلب کیا ہی یا کچہ مضمون مفید بڑہایا ہے تو وہان صرف لکہکر اوسکا ترجمہ لکہدیتا ہون اب مین خود شکر اپنے پروردگار جل جلالہ اور عز شانہ کا بیان کرتا ہون جسنے مجہہ ایسی روسیاہ و گنہ گار کو توفیق ہجرت بخشی اور بعد ہجرت کی ایسا کام تفویض فرمایا کہ سعادت دارین اوس سے حاصل ہوئی اور پی ایسی رحم اور معزز بندہ کو یعنی نوابصاحب ممدوح کو میرے حق مین مہربان فرمایا حقیقت مین یہ الطاف اللہ سبحانہ کی مجہپر ایسی ہوئی ہین کہ اگر سالہا سال تک اوسکا شکر ادا کرون تو ایک شمہ ادا نہو وی الحمد للہ رب العالمین اب کچہ تہوڑا سا حال اس کتاب کی مؤلف کا تیمنًا اور تبرکًا اور اپنی سند لکہکر اصل مقصود مین شروع کرتا ہون

ذکر مؤلف موطا

اس کتاب کی جمع کرنیوالی اور بنانی والی **امام مالک** بن انس بن مالک بن ابی عامر اصبحی ہین اور ابو عامر اصبحی دادا اونکی صحابی جلیل القدر ہین سوا جنگ بدر کے اور سب غزوات مین بحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تہی سنہ ۹۳ ہجری مین امام مالک کی ولادت ہوئی اور اسبضون نے کہا ہی کہ سنہ ۹۰ مین تو سو شیوخ سے استفادہ حدیث فرمایا اور فتوی ندیا یہانتک کہ ستر امامون نے گواہی دی اس امر کی کہ وہ لایق ہین افتا کے اور اپنی ہاتہ سے ایک لاکہہ حدیث لکہی اور سترہ برس کی سن مین درس حدیث شروع کیا اور جب حدیث پڑہانی بیٹہتے غسل کرتے اور خوشبو لگاتی اور نئی کپڑی پہنتی اور بڑی خشوع اور خضوع اور وقار سے بیٹہتے سفیان بن عیینہ نے کہا کہ رحم کری اللہ جل جلالہ مالک پر خوب جانچتی تہی راویونکو اور نہین روایت کرتی تہی مگر ثقہ سی اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا کہ امام مالک پر کسیکو مقدم نہین کرتا ہون نہین صحت حدیث مین اور مالک امام ہین حدیث اور سنت مین اور کافی ہی امام مالک کی فضیلت کی واسطی یہہ امر کہ امام شافعی اونکی شاگرد ہین اور امام احمد اونکے

شاگرد کے شاگرد ہین اور امام محمد جو شاگرد ہین امام اعظم کے وہ بہی شاگرد ہین امام مالک کی امام شافعی نی کہا
جب ذکر آوی عالمون کا تو مالک متل ستارہ کی ہین اور کسی کا احسان میری اوپر علم خدا مین مالک سی زیادہ
نہین ہی اور کہا سفیان بن عیینہ نی کہ مراد اوس حدیث سی کہ قریب ہی لوگ سفر کرین گی واسطی طلب علم
کے پہر نہ پاوین گی زیادہ جاننی والا کسیکو مدینہ کے عالم سی امام مالک ہین اور اوزاعی جب امام مالک کا ذکر کرتے تو
کہتے وہ سالم ہین علما کی اور عالم ہین اہل مدینہ کے اور مفتی ہین حرمین شریفین کی اور ابن عیینہ کو جب امام
مالک کی وفات کی خبر پہونچی تو کہا کہ نہ چہوڑا انہون نی مثل اپنا زمین پر اور کہا کہ مالک حجت ہین اپنی زمانے
کے اور مالک چراغ ہین اس امت کی جب امام مالک نی اس کتاب کو مرتب کیا اوسوقت لوگون پاس
کوئی کتاب نہ تہی سوا کتاب اللہ کے اور موطا اسکا نام اسلیئی ہوا کہ امام مالک نے اس کتاب کو ستر فقیہون
پیش کیا سب نے اسکے ساتہ موافقت کی امام شافعی نے فرمایا کہ آسمان کے نیچے بعد کتاب اللہ کے کوئی
کتاب امام مالک کے موطا سے زیادہ صحیح نہین ہی اور ابن عربی نی کہا کہ موطا اصل اول ہی اور صحیح بخاری اصل ثانی
اور بزار آدمیون نی اس کتاب کو امام مالک سی روایت کیا اب یہ جو نسخہ رایج ہے یحیی بن یحیی مصمودی کی روایت سے
ہے جس سال امام مالک کی وفات ہوئی اوسی سال یحیی بن یحیی نی موطا کو امام مالک سی حاصل کیا سب احادیث اور آثار موطا
کے ایک ہزار ستائیس ہین اونمین سے چہ سو حدیثین مسند اور دو سو [illegible] مرسل [illegible] سو تیرہ موقوف اور دو سو بچاسے
تابعین کے اقوال ہین وفات امام مالک کی اتوار کی روز دسوین ربیع الاول ۱۷۹ ایکسو اوناسی مین ہوئے عمر شریف
اونکی ستانسی برس کی تہی اور بعضون کے نزدیک نوے برس کی رضی اللہ عنہ وعن اتباعہ وغفرلنا ولہ بفضلہ وکرمہ آمین

سند کتاب

اگرچہ اس کتاب کے سند مجہی طرق متعددہ سی حاصل ہوئی ہی لیکن یہان پر بوجہ ضیق مقام کے صرف ایک سند پر جو بہت اعلی ہے
اقتصار کرتا ہون اجازت دی مجہی طاہر نی امام مالک کے بروایت یحیی بن یحیی مصمودی مرے شیخ عالم علامہ موحد متبع سنت شیخ احمد بن
بن ابراہیم شرقی حنفی نی اونکو اجازت دی شیخ الشایخ رئیس الموحدین قامع الملحدین شیخ عبدالرحمن بن حسن نے اونکو
اجازت دی شیخ عبدالرحمن جبرتی نی اونکو اجازت دی شیخ مرتضی یمنی نے اونکو اجازت دی شیخ عمر بن احمد بن عقیل اور شیخ احمد عجمی
نے اون دونون کو اجازت دی عبداللہ بن سالم بصری نے اور وہ روایت کرتی ہین ابی عبداللہ محمد بن علاء الدین بابلی سی اور وہ
شیخ سالم سنہوری سے اور وہ نجم غیطی سی اور وہ شیخ الاسلام زکریای انصاری سے اور وہ امام حافظ مشہور شیخ الاسلام حافظ
احمد بن علی بن حجر عسقلانی سی اس سند مین مجہ سے شیخ ابن حجر عسقلانی تک دس واسطے ہین پہر شیخ ابن حجر عسقلانی نی روایت
کیا اوسکو شیخ عمر بن حسن مراغی سی انہون نی احمد بن ابراہیم الفاروثی سی انہون نے ابراہیم بن یحیی المکناسی سی
انہون نے محمد بن محمد بن سعید بن زرقون سے انہون نے احمد بن محمد بن عبداللہ بن غلبون سے انہون نے عثمان بن احمد فخار سے

انہون نی ابی عیسی یحیی بن عبد اللہ سی انہون نی اپنی باپ کی چچا عبید اللہ بن یحیی سی انہون نی اپنی باپ یحیی بن یحیی
بن کثیر بن وسلاس مصمودی سی انہون نی امام انام فخر الاسلام ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر
اصبحی سی جو مولف ہین اس کتاب کے اور امام ہین دار الہجرۃ یعنی مدینہ طیبہ کے۔ ابن حجر سی امام مالک تک نو واسطے ہین
اور مترجم کتاب سے امام مالک تک کل بیس واسطے ہین اللہ جل جلالہ اور جل شانہ راضی ہو ان سب مشایخ اور
بزرگوارون سے اور ہمارا بھی حشر اونکے ساتھ کرے اور اونکے طفیل سے ہمکو بخشے آمین یارب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب وقوت الصلوٰۃ ؛ نماز کے وقتون کا بیان ؛

عن ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز اخر الصلوۃ یوما فدخل علیہ عروۃ بن الزبیر فاخبرہ ان المغیرۃ
بن شعبۃ اخر الصلوۃ یوما وھو بالکوفۃ فدخل علیہ ابو مسعود الانصاری فقال ما ھذا یا مغیر الیس
قد علمت ان جبرئیل نزل فصلی فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صلی فصلی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثم صلی فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صلی فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صلی فصلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال بھذا امرت فقال عمر بن عبد العزیز اعلم ما تحدث بہ یا عروۃ
او ان جبرئیل ھو الذی اقام لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت الصلوۃ قال عروۃ کذلک
کان بشیر بن ابی مسعود یحدث عن ابیہ قال عروۃ ولقد حدثتنی عایشۃ زوج النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس فی حجرتھا قبل ان تظھر

ترجمہ روایت ہی محمد بن مسلم بن شہاب زہری سی کہ عمر بن عبد العزیز رح خلیفہ وقت نی ایک روز دیر کی
عصر کی نماز مین تو گئی اونکی پاس عروہ بن الزبیر رح اور خبر دی اونکو کہ مغیرہ بن شعبہ رض نی ایک روز دیر کی
تہی عصر کی نماز مین جب وہ حاکم تہے کوفہ کے پس گئی اونکی پاس ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رض اور کہا
کہ کیا ہے یہ دیر نماز مین ای مغیرہ کیا تمکو نہین معلوم کہ جبرئیل علیہ السلام اوترے آسمان سے اور
نماز پڑہے انہون نے ظہر کے تو نماز پڑہی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ ہی اونکے
پہر نماز پڑہی جبرئیل ع نی عصر کے تو نماز پڑہی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ ہی اونکے
پہر نماز پڑہے جبرئیل ع نے مغرب کی تو نماز پڑہے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
ساتہہ ہی اونکے پہر نماز پڑہے جبرئیل علیہ السلام نے عشا کی تو نماز پڑہے حضرت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ ہی اونکے پہر نماز پڑہے جبرئیل ع نے فجر کی تو نماز پڑہی حضرت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ ہی اونکی پہر کہا جبرئیل نی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی ایسا ہی تمکو حکم ہوا

تب کہا عمر بن عبد العزیز رحمہ نی عروہ سی کہ سمجھو تم جو روایت کرتی ہو کیا جبرئیل امانی قایم کی نماز کی وقت حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئی عروہ نی کہا کہ ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری کے بیٹی بشیر ایسا ہی روایت کرتی تہی اپنی باپ سے اور مجھسے روایت کیا حضرت عایشہ رضی نی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہی عصر کی اور دہوپ حجرہ کی اندر ہوتی تہی دیوارون پر چڑہنے کی پہلی **ف م** پہلے عروہ بن الزبیر نی حدیث جبرئیل کے بیان کی جس سے یہ امر ثابت ہوتا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو وقت نماز کا جبرئیل نی بتایا تہا اوس سی تاخیر نہ کی اسلیئی عمر بن عبد العزیز کو احتیاط کا شبہ ہوا عروہ نی دوسری حدیث صاف حضرت عایشہ رضی کی بیان کی جس سی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نماز عصر پڑہنا نکلتا ہی کیونکہ حجرہ مین دہوپ اوسیوقت تک رہی گی کہ آفتاب بلند رہی ورنہ جب آفتاب بہت چمکی گا تو دہوپ دیوارون پر چڑہجاویگی **عن** عطاء بن یسار انہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فسالہ عن وقت صلوۃ الصبح فسکت عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان من الغد صلے الصبح حین طلع الفجر ثم صلی الصبح من الغد بعد ان اسفر ثم قال این السایل عن وقت الصلوۃ قال ھا انا ذا یا رسول اللہ قال ما بین ھذین وقت ترجمہ روایت ہی عطا بن یسار رحمہ سی کہ ایک شخص آیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا آپ سی نماز صبح کا وقت تو چپ ہورہی آپ جب دوسرا روز ہوا نماز پڑہی آپنی اجیری منہ صبح صادق نکلتی ہے پہر میرے روبرو نماز پڑہی فجر کی روشنی مین اور فرمایا کہان ہی وہ شخص جسنی نماز فجر کا وقت دریافت کیا تہا وہ شخص بولا میں تہا مین ہون یا رسول اللہ فرمایا آپنی نماز فجر کا وقت ان دونو کے بیچ مین ہے **ف م** یعنی مینی ایکبار اول وقت نماز پڑہی اور دوسری بار آخر وقت تاکہ تجکو ابتدا اور انتہا وقت نماز کی معلوم ہوجاوے شروع سی اخیر تک نماز کا وقت ہی **عن** عایشۃ رضی اللہا قالت ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی الصبح فینصرف النساء متلففات بمروطھن ما یعرفن من الغلس ترجمہ ام المومنین عایشہ رضی سی روایت ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی فجر کی نماز پہر عورتین نماز سی فارغ ہوکر لپیٹتی تہین چادرین اپنی ہوئین اور پہچانین نہاتین تہین اندہیری سی **ف م** اس حدیث سی فجر کی نماز کی اندہیرے مین پڑہنے کا استحباب ثابت ہوتا ہی اور یہی مذہب ہے شافعی احمد و اسحق کا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر ترجمہ ابو ہریرہ عبد الرحمن بن صخر رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نے پالی ایک رکعت نماز صبح کی آفتاب نکلنی سی پہلی تو پاچکا وہ صبحکو اور جس شخص نی پالی ایک رکعت نماز عصر آفتاب ڈوبنی سی پہلے تو پاچکا وہ نماز عصر کو **ف م** یعنی صبح کی نماز اور عصر کی نماز دونون ادا ہوجاوینگی نہ قضا **عن** نافع مولی عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب کتب الی عمالہ ان اھم امرکم عندی

الصلوٰۃ فمن حفظھا وحافظ علیھا حفظ دینہ ومن ضیعھا فھو لما سواھا اضیع ثم کتب ان صلوا الظھر اذا کان الفئ ذراعا الی ان یکون ظل احدکم مثلہ والعصر والشمس مرتفعۃ بیضاء نقیۃ قدر ما یسیر الراکب فرسخین او ثلثۃ قبل غروب الشمس والمغرب اذا غربت الشمس والعشاء اذا غاب الشفق الی ثلث اللیل فمن نام فلا نامت عینہ فمن نام فلا نامت عینہ فمن نام فلا نامت عینہ والصبح والنجوم بادیۃ مشتبکۃ ترجمہ نافع عبداللہ بن عمر رضؓ کی مولی (غلام آزاد) سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضؓ نی اپنی عاملون کو لکھا کہ تمہاری سب سے متوئین نماز بہت ضرور اور اہم ہے میرے نزدیک جسنی نماز کی مسائل اور احکام یاد کیے اور وقت پر پڑہے تو اوسنی اپنا دین محفوظ رکہا اور جسنی نماز کو تلف کیا تو اور خدمتین زیادہ تلف کریگا پہر لکہا کہ نماز پڑہو ظہر کی جب آفتاب ڈہل جاوی اور سایہ آدمی کے ایک ہاتہ برابر ہوہا تک کہ سایہ آدمی کا اوسکی برابر ہوجاوے اور نماز پڑہو عصر کی جب تک کہ آفتاب بلند اور سفید صاف رہی ایسا کہ بعد نماز عصر کے اونٹ کی سواری پر چہہ میل یا نو میل قبل غروب کی آدمی پہنچ سکے اور نماز پڑہو مغرب کی جب سورج ڈوب جاوے اور عشا کی نماز پڑہو جب شفق غایب ہوجاوے تہائی رات تک جو شخص سو جاوی عشا کی نماز سی پہلی تو خدا کرے نہ لگی آنکہہ اوسکی نہ لگی آنکہہ اوسکی اور نماز پڑہو صبح کی اور تاری صاف گہنی ہوی ہون **ف م** یعنی اندہیری مین نماز فجر کی پڑہو کہ تاری غایب ہونی پاوین اور شفق سرخی کو کہتی ہین جو بعد آفتاب ڈوبنی کے محسوس ہوتی ہی اور نماز مغرب کی سورج ڈوبتی ہی پڑہنا چاہیے دیر نہ کرنا چاہیے امام احمد نے ابی عبداللہ صنابحی سی روایت کیا کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ اُمت میری بہتری سی رہی گی جب تک مغرب کی تاخیر نکریگی یہود کے مشابہت کیوسطی اور فجر کی تاخیر نکریگی نصاریٰ کی مشابہت کیواسطے (زرقانی) **عن** مالک بن ابی عامر الاصبحی ان عمر بن الخطاب کتب الی ابی موسی الاشعری ان صل الظھر اذا زاغت الشمس والعصر والشمس بیضاء نقیۃ قبل ان تدخلھا صفرۃ والمغرب اذا غربت الشمس واخر العشاء مالم تنم وصل الصبح والنجوم بادیۃ مشتبکۃ واقرأ فیھا بسورتین طویلتین من المفصل ترجمہ مالک بن ابی عامر اصبحی سی روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضؓ نی ابوموسی اشعری رضؓ کو لکھا کہ نماز پڑہو ظہر کی جب سورج ڈہل جاوے اور نماز پڑہو عصر کی اور آفتاب سفید صاف ہو نزدیک ہونی پاوی اور نماز پڑہو مغرب کی جب سورج ڈوبی اور دیر کرو عشا کی نماز مین جہانتک تو جاگ سکی اور نماز پڑہو صبح کے اور تاری صاف گہنی ہوی ہون اور پڑہو فجر کے نماز مین دو سورتین لمبی مفصل سی **ف م** مفصل کلام اللہ کے ساتوین منزل سورہ حجرات سی اخیر تک ہے (زرقانی) **عن** عروۃ بن الزبیر ان عمر بن الخطاب کتب الی ابی موسی الاشعری ان صل العصر والشمس بیضاء نقیۃ قدر ما یسیر الراکب ثلاثۃ فراسخ وان صل العشاء ما بینک وبین ثلث اللیل فان اخرت فالی شطر اللیل ولا تکن من الغافلین ترجمہ عروہ

بن الزبیر سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب نے ابو موسی اشعری کو لکھا کہ نماز پڑہ عصر کی آفتاب صاف سفید ہو
اتنا دن باقی ہو کہ اونٹ کا سوار بعد نماز عصر کے نو میل جا سکے اور پڑہ عشا کی نماز تہائی رات تک آخر درجہ
آدہی رات تک اور غافل مت ہو **ف ہ** نماز سی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جو شخص محافظت
کریگا پانچون نمازون پر نہ لکھا جاویگا غافلون مین اس حدیث کو حاکم نی ابیہریرہ رضہ سے روایت کیا اور صحیح کہا

(زرقانی) **عن** عبداللہ بن رافع مولی ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سال اباھریرۃ عن وقت
الصلوۃ فقال ابوھریرۃ انا اخبرک صل الظہر اذا کان ظلک مثلک والعصر اذا کان ظلک مثلیک والمغرب اذا
غربت الشمس والعشاء مابینک وبین ثلث اللیل وصل الصبح بغبش یعنی الغلس **ترجمہ** عبداللہ بن رافع
جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی ام سلمہ کی مولی ہین انہون نی پوچہا ابوہریرہ رضہ سے نماز کا وقت کہا
ابوہریرہ نے مین بتاؤن تجکو نماز پڑہ ظہر کے جب سایہ تیرا تیرے برابر ہو جاوے اور عصر کے جب سایہ تیرا تجھسے دونا ہووے
اور مغرب کی جب آفتاب ڈوب جاوے اور عشا کی تہائی رات کی ادہر اور صبح کی اندہیری منہ **عن** اسحاق بن عبداللہ
بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک انہ قال کنا نصلی العصر ثم یخرج الانسان الی بنی عمرو بن عوف فیجدھم یصلون العصر
ترجمہ انس بن مالک رضہ کہتے ہین کہ ہم نماز عصر کی پڑہتی تہی ساتہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین پہر
ہم مین سے کوئی جاتا بنی عمرو بن عوف کی محلہ مین تو پاتا اونکو عصر کے نماز مین **ف ہ** بنی عمرو بن عوف کا
محلہ مدینہ سی دو میل کی فاصلہ پر تہا (زرقانی) یا قریب تین میل کے مجد نبوی سے (مصنف) اور وہ لوگ کہیتی باڑی والی
تہی اپنی ضرورت کاموں سے فراغت پاکر نماز عصر کے پڑہا کرتے اوسط وقت مین تو آنحضرتؐ کی نماز بہت جلدی ہوتی
عن انس بن مالک انہ قال کنا نصلی العصر ثم نذھب الی قباء فیاتیھم والشمس مرتفعۃ **ترجمہ** انس بن
مالک رضہ کہتے ہین کہ ہم نماز عصر کے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہ پڑہتے تہے پہر ہم مین سی کوئی جانیوالا قبا کو
جاتا تہا پہر کر وہان کے لوگون سے ملتا تہا اور آفتاب بلند رہتا تہا **ف ہ** قبا مدینہ سے تین میل کے فاصلہ
ہے (زرقانی) و محلہ **عن** القاسم بن محمد انہ قال ما ادرکت الناس الا وھم یصلون الظہر بعشی **ترجمہ** قاسم بن محمد بن
ابی بکر صدیق رضہ کہتے ہین کہ مینے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو ظہر ٹہنڈے وقت پڑہتے دیکہا **ف ہ** عشی سے مراد ہے
کہ ٹہنڈی وقت ظہر پڑہتے تہے شاہ ولی اللہ صاحب نی مصفے مین لکہا ہے کہ عشی اہل مدینہ کے عرف مین ایک
مثل کے قریب کو کہتے ہین **وقت الجمعۃ** جمعہ کے وقت کا بیان **عن** مالک بن ابی عامر

جمعہ کے وقت کا بیان

الاصبحی انہ قال کنت اری طنفسۃ لعقیل بن ابیطالب یوم الجمعۃ تطرح الی جدار المسجد الغربی فاذا
غشیت الطنفسۃ کلھا ظل الجدار خرج عمر بن الخطاب فصلی الجمعۃ قال ثم نرجع بعد
صلوۃ الجمعۃ فنقیل قائلۃ الضعفاء **ترجمہ** مالک بن ابی عامر اصبحی سے روایت ہے کہا انہون نے

مین دیکھتا تہا ایک بوریا عقیل بن ابیطالب رض کا ڈالا جاتا تہا جمعہ کے دن مسجد نبوی کی پچھم کیطرف کی دیوار کے تلے تو جب ساری بوریا پر دیوار کا سایہ آجاتا عمر بن الخطاب رض نکلتے اور نماز پڑہتے جمعہ کے مالک نی کہا کہ ہم بعد نماز کے آکر چاشت کی عوض سو رہا کرتے **ف م** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت عمر رض نماز جمعہ بہت جلد پڑہا کرتے اسوجہ سے لوگ جمعہ کے روز دوپہر کے اول نہ سوتے بلکہ غسل وغیرہ مین مشغول رہتے بعد نماز کے اوسکا معاوضہ کرتے (زرقانی) **عن** ابن ابی سلیط ان عثمان بن عفان صلی الجمعۃ بالمدینۃ وصلی العصر بملل ترجمہ عبداللہ بن ابی سلیط سے روایت ہے کہ عثمان رض نی نماز پڑہی جمعہ کے مدینہ مین اور عصر کے ملل مین **ف** کہا امام مالک نی سبب اسکا یہہ تہا کہ جمعہ کے نماز بہت جلدی پڑہے بمجرد زوال کے اور جلدی چلی **م** ملل ایک مقام ہے مدینہ سے سترہ میل کے فاصلہ پر یا اٹہارہ میل کے یا بائیس میل کی (زرقانی) **من ادرک رکعۃ من الصلوٰۃ** بیان اوس شخص کا جس نی ایک رکعت پائی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من الصلوٰۃ فقد ادرک الصلوٰۃ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نی روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جس نے ایک رکعت نماز مین سی پالی تو اسنی وہ نماز پالی **ف** اس حدیث کی مطلب مین کئی قول ہین ایک یہہ کہ جسنی ایک رکعت کی مقدار وقت نماز کا پایا تو نماز اوسکے ادا ہوگئے قضا نہوگئے جیسے نماز فجر اور عصر مین یہہ مضمون اوپر تصریح سی گذرا دوسرے یہہ کہ جسنی جماعت کی ایک رکعت پائی تو گویا اوسنی جماعت پالی یعنی اوسکو ثواب جماعت کا ملیگا تیسرے یہ کہ جسنے رکوع پالیا تو گویا اوسنی وہ رکعت پالی اگر رکوع نہ ملا تو وہ رکعت گئی اب اگر سجدہ ملی بہی تو وہ حساب مین نہین ہی چوتہی یہہ کہ جسنے ایک رکعت کی مقدار وقت پایا معذورین مین سے تو اوسکو وہ نماز لازم ہوگی پانچوین یہ کہ نماز سے جمعہ مراد ہے جسنی جمعہ کے ایک رکعت بہی پالی تو اوسنی جمعہ پایا اب وہ ایک رکعت اور پڑہ لیوے اور جو ایک رکعت بہی نہ ملی تو چار رکعتین پڑہے واللہ اعلم **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول اذا فاتتک الرکعۃ فقد فاتتک السجدۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر رض فرماتی ہین جب قضا ہوجاوے رکوع تیرا تو قضا ہوگیا سجدہ تیرا **ف م** یعنی اگر رکوع نہ ملا امام کے ساتہ تو وہ رکعت گئی اب اگر سجدہ اوسکا ملی بہی تو یہی حساب مین نہین **عن** مالک انہ بلغہ ان عبداللہ بن عمر وزید بن ثابت کانا یقولان من ادرک الرکعۃ فقد ادرک السجدۃ ترجمہ امام مالک کہتی ہین کہ مجہی پہونچا عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت رض سے کہ وہ دونون فرماتی تہی جسنی رکوع پایا تو اوسنی سجدہ پالیا **ف م** یعنے رکعت پالی **عن** مالک انہ بلغہ ان اباھریرۃ کان یقول من ادرک الرکعۃ فقد ادرک السجدۃ ومن فاتہ قراءۃ ام القرآن فقد فاتہ خیر کثیر ترجمہ امام مالک کہتی ہین کہ مجہی پہونچا ابوہریرہ رض سے فرماتی تہی کہ جس شخص نے

رکوع پالیا تو اوس نی سجدہ پایا یعنی وہ رکعت پائی اور جسکو سورہ فاتحہ پڑہنا نہ ملا تو اوسکی بہت خیر جاتی رہے

ف م یعنی سورہ فاتحہ پڑہنے کا ثواب گیا اور آمین کہنی کا (بظاہر یہہ اثر مخالف ہی اوسکی جسکو بخاری نے رسالہ قرأت خلف الامام مین روایت کیا ہی ان ابا ھریرۃ قال اذا ادرکت القوم رکوعا لم یعتد بتلک الرکعۃ یعنی جب پاوی تو قوم کو رکوع مین تو مت حساب مین لا اوس رکعت کو) اور یہی قول ہی ایک جماعت کا بلکہ بخاری نے قراۃ خلف الامام مین کہا ہی کہ جو وجوب قراۃ خلف الامام کا قائل ہی اوسکا یہی مذہب ہے اور اختیار کیا ہی اسکو ابن خزیمہ و ضبعی وغیرہ محدثین شافعیہ نے اور متاخرین مین سی شیخ تقی الدین سبکی نی اسکی تقویت کی ہی ہکذا فی فتح الباری و اختارہ الشوکانی فی النیل و غیرہ **دلوک الشمس و غسق اللیل**

ف م اللہ جل جلالہ نی فرمایا اقم الصلوۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل و قرآن الفجر الآیۃ اس باب مین تفسیر دلوک الشمس کے اور غسق اللیل کی **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول دلوک الشمس میلہا ترجمہ روایت ہی نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر رضہ کہتی تہی دلوک الشمس سے آفتاب کا ڈہلنا مراد ہی **عن** داود بن الحصین قال اخبرنی من سمع ابن عباس یقول دلوک الشمس اذا فاء الفیئ و غسق اللیل اجتماع اللیل و ظلمتہ ترجمہ عبد اللہ بن عباس کہتے تہے دلوک الشمس جب ہوتا ہی کہ سایہ پلٹے پچہم سی پورب کو اور غسق اللیل رات کا گدرنا اور اندہیرا اوس کا

جامع الوقوت — وقتون کا بیان

وقتون کا بیان

ف م اس باب مین مختلف حدیثین مذکور ہین جنسے نماز کی وقتون کا حال اور حکم دریافت ہوتا ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی تفوتہ صلوۃ العصر کانما وتر اہلہ و مالہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کے قضا ہوجاوی عصر کی نماز تو گویا لٹ گیا ہر اوسکا

ف م عصر کی نماز کی بہت تاکید آئی ہی اکثر مفسرین کی نزدیک صلوۃ وسطے سی عصر ہی کے نماز مراد ہی اور قضا ہوجانی سی یہ مراد ہی کہ آفتاب زرد ہوجاوی ابو داود کی روایت مین یہ تفسیر بتصریح موجود ہے اور نافع نے یہ تفسیر کی ہی کہ آفتاب ڈوب جاوی) لٹ جانی سی یہ غرض ہی کہ اوسکے اعمال صالحہ حبط ہوجاوینگی یا اوسکو اتنا غم و صدمہ لاحق ہونا چاہیئے جتنا اوس شخصکو لاحق ہوتا ہی جسکا گہر بار لٹ جاوی ہکذا فی الزرقانی والمصفے واللہ اعلم **عن** یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب انصرف من صلوۃ العصر فلقی رجلا لم یرہ بعد العصر فقال احبسک عن صلوۃ العصر فذکر لہ الرجل عذرا فقال لہ عمر طففت ترجمہ یحیی بن سعید نفی روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب عصر کی نماز پڑہ کر لوٹے ایک شخص سے ملاقات ہوی جو عصر کی جماعت مین نہتا پوچہا آپ نی کس وجہ سی تم رک گئے جماعت مین آنی سے اوسنی کچہ عذر بیان کیا تب فرمایا اہنی طففت **ف** کہا امام مالک نے طففت تطفیف ہی عرب لوگ کہا کرتی ہین لکل شی وفاء و تطفیف دفاء کی معنی پورا دینا اور تطفیف کے معنے کم کرنا اور گہٹانا تطففت کی یہ معنی ہوے کہ کم کیا تو نی ثواب اپنا

یا ناقص کیا اپنی عمال کو (زرقانی) وعنہ عن یحیی بن سعید انکان یقول ان المصلی لیصلی الصلوۃ وما فاتہ وقتہا ولما فاتہ من وقتہا اعظم وافضل من اہلہ ومالہ ترجمہ یحیی بن سعید کہتی تہی کہ نمازی کبہی نماز پڑہتا ہی اور وقت جاتا نہین رہتا لیکن جسقدر وقت گذر گیا وہ اچہا اور بہتر تہا اوسکی گہر بار سے **فہم** ابن عبد البر نی کہا کہ یہ قول یحیی کا حکم مین حدیث مرفوع کی ہی اسواسطے کہ اپنی رای سی ایسا مضمون کہہ نہین سکتی چنانچہ دارقطنی نی سنن مین ابوہریرہ سی بسند ضعیف روایت کیا کہ تم مین سی کوئی نماز پڑہتا ہی وقت پر لیکن جو اول وقت گذر گیا وہ بہتر تہا اوسکی گہر بار سے اور خود ابن عبد البر نی مرفوعًا ابن عمر سی روایت کیا کہ آدمی یا لیتا ہی نماز کو لیکن جسقدر وقت گذر گیا وہ بہتر تہا اوسکی گہر بار سی اور اخراج کیا اس حدیث کا سعید بن منصور نی ابن عمر سی موقوفًا اور طلق بن حبیب سے مرسلًا مرفوعًا (زرقانی) **کہا** امام مالک نی اگر کوئی شخص سفر مین ہوا ور نماز کا وقت آجاوی پہر وہ شخص بہول بہٹک کر نماز مین دیر کری یہانتک کہ اپنی گہر مین آجاوی اور وقت باقی ہو تو وہ نماز کو پورا پڑہی مثل مقیم کے قصر نہ کری اور جو وقت گذر گیا ہو تو قصر سی پڑہی کیونکہ اب تو وہ نماز کو قضا پڑہیگا اور قضا ویسی ہی پڑہی جاوے گی جیسے واجب ہوئی تہی **کہا** امام مالک نی ہمنی اپنی شہر والونکو اور اپنی شہر کے عالمون کو اسی حکم پر پایا۔ **کہا** امام مالک نی شفق سرخی کو کہتی ہین جو پچہم کی جانب ہوتی ہی تو جب سرخی جاتی رہی نماز عشا کا وقت آجاویگا اور مغرب کا گذر جاویگا **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر اغمی علیہ فذہب عقلہ فلم یقض الصلوۃ ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر بیہوش ہوگئی اونکی عقل جاتی رہی پہر انہون نی نماز کی قضا نہ پڑہی **کہا** امام مالک نی ہماری دانست مین وقت نماز کا جاتا رہا ہوگا کیونکہ جو شخص ہوش مین آجاوی اور وقت باقی ہو تو وہ نماز پڑہ لی

النوم عن الصلوۃ نماز سے سوجانی کا بیان

عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قفل من خیبر اسری حتی اذا کان من آخر اللیل عرس وقال لبلال اکلاء لنا الصبح ونام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وکلاء بلال ما قدر لہ ثم استند الی راحلتہ وہو مقابل الفجر فغلبت بلالا عیناہ فلم یستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا بلال ولا احد من الرکب حتی ضربتہم الشمس فقزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای بلال فقال بلال یا رسول اللہ اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتادوا فبعثوا رواحلہم واقتادوا شیئا ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلالا فاقام الصلوۃ فصلی بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح ثم قال حین قضی الصلوۃ من نسی الصلوۃ فلیصلہا اذا ذکرہا فان اللہ عز وجل یقول اقم الصلوۃ لذکری ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹی جنگ خیبر سی رات کو چلی جب اخیر رات ہوئی تو آپ اوتر پڑی اور بلال سی فرمایا کہ صبح کی نماز کا تم خیال رکہو اور آپ سو رہی اور اصحاب بہی سو رہی آدرجب تک

خدا کو منظور تہا بلال جاگتے رہے پہر بلال نی تکیہ لگایا آپنی اونٹ پر اور منہ اپنا صبح کیطرف کیا رہی
اور لگ گئی آنکہہ بلال کی تو نہ جاگی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال اور نہ کوئی شتر سوار یہانتک
کہ پڑنے لگے اون پر تیزے دہوپ کے - تب چونکہ اوہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی یہ ہے
بلال کہا بلال نی زور کیا مجہہ پر اوسچیز نے جسنے آپ پر روز کیا یعنے نیند نی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے کوچ کرو تو لادے لوگون نی کجاوی اپنی تہوڑی دور چلے تہے کہ حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نی بلال کو تکبیر کہنے کا تو تکبیر کہی بلال نی نماز کی پہر نماز پڑہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی
بعد اوسکے فرمایا جب نماز پڑہ چکے جو شخص بہولجاوی نماز کو تو چاہیئے کہ پڑہ لی اوسکو جب یاد آوے کیونکہ
اللہ تعالے فرماتا ہی قایم کر نماز کو جسوقت یاد کر مجکو **ف م** ہرچند آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکہیں
سوتی تہین اور دل نہ سوتا تہا مگر یہ پروردگار کا فضل ہے کہ ایک وقت دلکو بہی غافل کر دیا تا کہ امت کو
یہ مسئلہ معلوم ہوجاوے بعد نماز کے آپنے کلیہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص بہول جاوے نماز کو جب یاد آوی پڑہ لے
خواہ نیند کے سبب سے بہولجاوی یا جاگتے مین بہولجاوی اور بعض کہتی ہین کہ نیند کا مسئلہ تو خود آپ کی
فعل سے صحابہ کو معلوم ہوگیا اور جاگ کر بہولجانیکا اتفاق نہوا تہا اسلیئے آپنے زبانی اوسکو بتا دیا اور
اہلحدیث مین سوتی اور بہول جانی دونو کا ذکر آیا ہے جیسا کہ آگے آتی ہی **عن** زید بن اسلم انہ قال
عرّس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ بطریق مکۃ ووکل بلالا ان یوقظہم للصلوۃ فرقد بلال و
رقدوا حتے استیقظوا وقد طلعت علیہم الشمس فاستیقظ القوم وقد فزعوا فامرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یرکبوا حتی یخرجوا من ذلک الوادی وقال ان ہذا وادٍ بہ شیطان فرکبوا حتی خرجوا من ذلک الوادی ثم امرہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینزلوا وان یتوضاء وا وامر بلالا ان ینادی بالصلوۃ او یقیم فصلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس ثم
انصرف الیہم وقد رأے من فزعہم فقال ایہا الناس ان اللہ قبض ارواحنا ولو شاء لردہا الینا فی حین غیر ہذا فاذا رقد
احدکم عن الصلوۃ او نسیہا ثم فزع الیہا فلیصلہا کما کان یصلیہا فی وقتہا ثم التفت الی ابی بکر
فقال ان الشیطان اتی بلالا وہو قایم یصلے فاضجعہ فلم یزل یہدہدہ کما یہدہد الصبی حتے نام ثم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بلالا فاخبر بلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر فقال ابو بکر اشہد انک رسول اللہ

ترجمہ زید بن اسلم سی روایت ہی کہ رات کو اوتری راہ مین مکہ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مقرر کیا بلال کو
اسکام پر کہ جگا دیوین اونکو واسطے نماز کی تو سوگئی بلال اور سوگئی لوگ پہر جاگی اور سورج نکل آیا تہا اور گہبرائے
لوگ بسبب قضا ہوجانی نماز کے تو حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی سوار ہونیکا تا کہ نکل جاوین اوس وادی
اور فرمایا کہ اوس وادی مین شیطان ہی پس سوار ہوئی اور نکل گئی اوس وادی سی تب حکم کیا اونکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ

علیہ وسلم نے اوترنی کا اور وضو کر نیکا اور حکم کیا بلال کو اذان کا یا تکبیر کا پھر نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون کی سا تہ پھر متوجہ ہوی آپ لوگون کیطرف اور دیکہا اونکی گہبراہٹ کو تو فرمایا آپنی ای لوگو بیشک رکہا اللہ تعالے نے ہماری جانون کو اور اگر چاہتا تو دہ پھیر دیتا ہماری جانون کو سوا اسوقت کی اور کسی وقت تو جب سو جاوے کوئی تم مین سی نماز سے یا بہول جاوے اوسکو پھر گہبرا کے اوٹہی نماز کے لیی تو چاہیے کہ پڑہ لیوی اوسکو جیسی پڑہتا اوسکو وقت پھر پھر متوجہ ہوئی آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف اور فرمایا آپنی شیطان آیا بلال پاس اور وہ کہڑے ہوئے نماز پڑہتے تھے تو لٹا دیا اونکو پھر لگا تہپکنے اونکو جیسے تہپکتے ہین بچی کو یہان تک کہ سو رہی وہ پھر بلایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال کو پس بیان کیا بلال نے حال اپنا اوسیطرح جیسے فرمایا تہا آپنی حال اونکا ابوبکر رضہ سے تو کہا ابوبکر رضہ نے مین گواہی دیتا ہون اس امر کے کہ آپ اللہ کے رسول ہین **ف ہ** اگرچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پہلے سے بہی یقین تہا اس بات کا کہ آپ اللہ کے رسول ہین مگر یہ معجزہ دیکہکر اور بہی زیادہ یقین ہین قوت ہوئی اسواسطے پھر گواہی دی رسالت کی **النہی عن الصلوٰۃ بالہاجرۃ** ٹھیک دوپہر کے وقت نماز کے ممانعت کا بیان **عن** سلیمان بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ قال ان شدۃ الحر من فیح جہنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوٰۃ وقال اشتکت النار الی ربہا فقالت یا رب اکل بعضی بعضا فاذن لہا بنفسین فی کل عام نفس فی الشتاء ونفس فی الصیف **ترجمہ** عطا بن یسار سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیزی گرمی کی جہنم کے جوش سی ہی توجب تیز ہو گرمی تاخیر کرو نماز کے ٹہنڈ تک اور فرمایا آپنی شکوہ کیا آگ نے آپنی پروردگار سے اور کہا کہ ای پروردگار مین آپنی کو آپ کہاتی لگی تو اذن دیا اوسکو پروردگار نے دو سانس کا ہر سال اندر کو سانس لینی کا جاڑی مین اور باہر کو سانس نکالنی کا گرمے مین **ف ہ** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جب گرمے کی شدت ہو تو ظہر کے نماز دیر کر کے پڑہنا چاہیے اور یہی مذہب ہے ابن المبارک و احمد و اسحق کا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوٰۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم وذکر ان النار اشتکت الی ربہا فاذن لہا فی کل عام بنفسین نفس فی الشتاء ونفس فی الصیف **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیز ہو گرمی تو تاخیر کرو نماز کی ٹہنڈک تک اسلیی کہ تیزی گرمی کی جہنم کے جوش سی ہی اور فرمایا آپنی کہ آگ نے شکوہ کیا پروردگار سی تو اذن دیا پروردگار نے اوسکو دو سانسون کا ایک سانس جاڑے مین اور ایک سانس گرمی مین **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوٰۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تیز ہو گرمی تو تاخیر کرو نماز کی ٹہنڈک تک کیونکہ تیزی گرمی کی جہنم کی جوش سی ہی **ف ہ** بعض لوگون نے فابردوا عن الصلوٰۃ کی یہہ معنے کیی ہین کہ اول وقت پڑہو نماز کو مگر یہ معنی سیاق حدیث کی خلاف ہے

لہسن کہاکر مسجد مین جانا مکروہ ہی ۔

اور بخاری مسلم نی ابوذر رضہ سی روایت کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ سفر مین تہی تو موذن نی ارادہ کیا اذان
فرمایا آپنی ٹہنڈا کر یہانتک کہ دیکہا ہمنے سایہ ٹیلون کا اس حدیث سی بہی معلوم ہوتا ہے کہ ابردوا عن الصلوٰۃ
کے صحیح معنی وہی ہین جو ہمنی بیان کیی یعنی تاخیر کرو نماز کے ٹہنڈک تک (زرقانی) **النہی عن دخول المسجد بریح الثوم وتغطیۃ الفم فی الصلوٰۃ** ٭ مسجد مین لہسن کہاکر جانیکی
ممانعت کا بیان ٭ اور نماز مین منہ ڈہانپنی کی ممانعت کا بیان **عن** سعید بن المسیب ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل من ھذہ الشجرۃ فلا یقربن مسجدنا یوذینا بریح الثوم
ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہایا اس درخت مین
سے یعنی لہسن مین سی تو نزدیک نہو ہماری مسجدون کی تاکہ ہمکو تکلیف دیوی اوسکی بو سے **ف م**
کچے لہسن یا کچی پیاز کہاکر مسجد مین جانا مکروہ ہی جب تک منہ مین بو رہی **عن** عبد الرحمن بن الحباب انہ کان
یری سالم بن عبد اللہ اذا راٰی الانسان یغطی فاہ وھو فی الصلوٰۃ جبذ الثوب جبذا شدیدا حتی ینزعہ
عن فیہ ترجمہ عبد الرحمن بن مجبر سی روایت ہی کہ سالم بن عبد اللہ بن عمر رضہ جب کسیکو دیکہتے تہے کہ
منہ اپنا ڈہانپی ہی نماز مین کہینچ لیتی ہی کپڑا زور سی یہانتک کہ کہلجاتا منہ اوسکا **العمل فی الوضوء** وضو کی ترکیب کا
بیان **عن** عمرو بن یحیی المازنی عن ابیہ انہ قال لعبد اللہ بن زید بن عاصم وھو جد عمرو بن یحیی وھو
کان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تستطیع ان تریٰنی کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضاء قال عبد اللہ
بن زید نعم فدعا بوضوء فافرغ علی یدیہ فغسل یدیہ مرتین مرتین ثم مضمض واستنثر ثلاثا ثم غسل وجھہ
ثلاثا ثم غسل یدیہ مرتین مرتین الی المرفقین ثم مسح راسہ بیدیہ فاقبل بہما وادبر بدا بمقدم
راسہ ثم ذہب بہما الی قفاہ ثم ردہما حتی رجع الی المکان الذی بدا منہ ثم غسل رجلیہ

وضو کی ترکیب کا بیان

ترجمہ عمرو بن یحیی المازنی اپنی باپ سی روایت کرتی ہین کہ انہون نے کہا عبد اللہ بن زید رضہ سے جو دادا ہین عمرو
بن یحیی کی اور صحاب مین سی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا تم مجہکو دکہا سکتے ہو کسطرح وضو کرتی
تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا انہون نی ہان تو منگایا انہون نی پانی وضو کا پہر ڈالا اوسکو اپنی ہاتہ پر اور
دہویا دونو ہاتہون کو دو دو بار پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار پہر منہ دہویا تین بار پہر دونو ہاتہ دہوئی
کہنیون تک دو بار پہر مسح کیا سر کا دونو ہاتہون سی آگی سی لیگئے اور پیچہے سی لائی یعنی دونو ہاتہون سی مسح
شروع کیا پیشانی سی گدی تک پہر گدی سی پیشانی تک لائی پہر دونو پیر دہوئی **ف م** عبد اللہ بن زید
عمرو بن یحیی کی نہ دادا ہین نہ نانا یہ وہم موطا کی رواۃ سے واقع ہوا ہی صحیح یہ ہی کہ ایک شخص نے پوچہا عبد اللہ سی اور وہ شخص
عمارۃ بن ابی حسن تہا جو دادا ہی عمرو بن یحیی کا (زرقانی) **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا

توضاء احدکم فلیجعل فی انفہ ماء ثم لینثر ومن استجمر فلیوتر ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کری کوئی تم مین سی تو ناک مین پانی ڈالکر چھنکی اور جو ڈھیلے لیوی واسطے استنجا کے تو طاق لیوی **عن** ابیھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضاء فلیستنثر ومن استجمر فلیوتر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص وضو کری تو ناک چھنکی اور جو ڈھیلے لیوی تو طاق لیوی **کہا** یحیی نی سنا ابن نی مالک سی کہتی تہی اگر کوئی شخص ایک ہی چلو لیکر کلی بہی کری اور ناک مین پانی بہی ڈالی تو کچھ حرج نہین ہی **عن** مالک انہ بلغہ ان عبدالرحمن بن ابی بکر دخل علی عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم مات سعد بن ابی وقاص فدعا بوضوء فقالت لہ عائشۃ یاعبدالرحمن اسبغ الوضوء فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ویل للاعقاب من النار ترجمہ امام مالک روایت کرتی ہین کہ مجھکو پہنچا کہ عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضہ گئے ام المومنین عائشہ رضہ پاس جسدن مرے ہین سعد بن ابی وقاص رضہ تو منگایا عبدالرحمن نی پانی وضو کا واسطے کہا عایشہ نی پورا کر وضو کو کیونکہ مین نی سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی خرابی ہی ایڑیون کو آگ سی **ف م** یعنی خرابی ہی اون لوگون کے لیے جنکے ایڑیان وضو مین سوکہی رہجاتی ہین یا خود ایڑیون کی خرابی ہی جہنم کے آگ اونکو جلا دیگی اسیطرح تمام عضای وضو کا حکم ہی کوئی عضو سوکہا نہ جاوی احتیاط رکہے **عن** عبدالرحمن بن عثمان التیمی انہ سمع عمر بن الخطاب یتوضاء بالماء وضوء الملتحاز اره ترجمہ عبدالرحمن بن عثمان سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب رضہ کہتے ہی کہ پانی سی دہوی اپنی ستر کو **ف م** پایخانہ کی بعد ڈہیلون سی پاک کرکے پہر پانی لینا ادب ہی اور موجب فضیلت ہی ابن خزیمہ اور بزار نے عویم بن ساعدہ سی روایت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائی مسجد قبا مین تو کہا وہان کی لوگون سی کہ اللہ نی تمہاری تعریف کی ہی طہارت کی باب مین تو کیسی ہے طہارت تمہاری کہا انہون نی یا رسول اللہ ہم نہین جانتی مگر ہمارے ہمسایہ مین چند یہودی رہتی تہی وہ پایخانہ کرکی پانی سی استنجا کرتی تہی تو ہم نی بہی ایسا ہی کیا اور بزار کی عبارت یہ ہی کہ ہم بعد ڈہیلون کی پانی سی پاک کرتی ہین تو فرمایا آپنی نہی بہی مراد ہی خداوند کریم کی لازم پکڑو تم اوسکو اور احادیث صحیحہ سی ثابت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم استنجا پانی سی کرتے تہے کہا یحیی نی پوچہی گئی امام مالک اوس شخص کی جسنی وضو کیا تو بہولکر قبل کلی کرنیکی منہ دہولیا یا پہلے ہاتہ نہ دہولیے اور منہ نہ دہویا کہا امام مالک نی جس شخص نی منہ دہولیا کلی کرنیکی پیشتر وہ تو کلی کرلیوی اور دوبارہ منہ نہ دہوی لیکن جسنی ہاتہ نہ دہویا کہا امام مالک نی جس شخص نی منہ دہولیا کلی کرنیکی پیشتر وہ تو کلی کرلیوی اور دوبارہ منہ نہ دہوی لیکن جسنی ہاتہ نہ دہولیے منہ دہونی سی پیشتر تو اوسکو چاہیئے کہ منہ دہوکر ہاتہون کو دوبارہ دہوئے تاکہ دہونا ہاتہ کا بعد دہونی منہ کی ہوجاوے جب تک وضو کرنیوالا اپنی جگہ مین ہی یا قریب اوسکی **م** تو اگر وضو کرنیوالا وضو کرکی اوٹہہ گیا اور عضا اوسکی سوکہہ گئی تو صرف منہ کو دہولیوی (زرقانی) کہا یحیی نی پوچہی گئی امام مالک اوس شخص سی جو وضو مین کلی کرنا یا ناک مین پانی ڈالنا بہولگیا اور نماز پڑہلی کہا مالک نی ہوگئی نماز اوسکی دوبارہ پہر نماز پڑہنا لازم نہین لیکن آیندہ کی نماز کیواسطے کلی کرلیوے

یا ناک مین پانی ڈال لیوی **وضوء النایم اذا قام الی الصلوۃ** جو کوئی سو کر نماز کو اوٹھی اوسکی
وضو کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال اذا استیقظ احدکم من نومہ فلیغسل یدہ قبل ان یدخلھا فی وضوءہ
فانہ لا یدری این باتت یدہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جب سو کر اوٹھی کوئی
تم مین سی تو چاہیے اپنی ہاتہ دہو کر پانی مین ہاتہ ڈالی اسلیئی کہ معلوم نہین کہان رہی ہتیلی اوسکی **ف** مر مینے پاک جگہ
یا ناپاک جگہہ بعض لوگون کی نزدیک یہ حکم استحبابی ہی اور بعضون کے نزدیک وجوبی ات کو سو کر اوٹھی اور استنجا یا
جب نکو سو کر اوٹھی (زرقانی) **عن** زید ابن اسلم ان عمر بن الخطاب قال اذا نام احدکم مضطجعا فلیتوضاء **ترجمہ** زید بن اسلم سے
روایت ہی کہ کہا عمر بن الخطاب نی جو شخص تم مین سی سو جاوے کلیٹ کر تو وضو کرے **عن** زید بن اسلم از تفسیر ھذہ
الایۃ یاایھا الذین اٰمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین
ان ذلک اذا قمتم من المضاجع یعنی النوم **ترجمہ** زید بن اسلم رحمی نی کہا کہ یہ جو فرمایا اللہ جل جلالہ نی جب اوٹھو تم نماز کی لیے
تو دہوو منہ اپنا اور ہاتہ اپنی کہنیون تک اور مسح کرو سرون پر اور دہوو پاؤن اپنی ٹخنون تک اس سی یہ غرض ہی کہ جب
اوٹھو نماز کی لیئی سو کر **ف** ور نہ جب کبی نماز کو اوٹھی تو اوسکو وضو کرنا لازم ہوگا کہا امام مالک نی ہماری نزدیک
نکسیر پھوٹنی یا خون نکلنی یا پیپ بہنی سی وضو لازم نہین آتا بلکہ وضو نہ کرے مگر اوس حدث سی جو دبر یا ذکر سی نکلے
یا سو جاوے **عن** ابن عمر انہ کان ینام جالسا ثم یصلی ولا یتوضاء **ترجمہ** ابن عمر سی روایت ہی کہ وہ بیٹہے بیٹہے سو جاتی تہے
پہر نماز پڑہتے تہے اور وضو نہین کرتے تہے **الطہور للوضوء** وضو کے پانیکا بیان **عن** ابی ہریرۃ
یقول جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نرکب البحر ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضانا بہ
عطشنا افنتوضا من ماء البحر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الطہور ماءہ الحل میتتہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ
ایک شخص آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس تو کہا اوسنی یا رسول اللہ ہم سوار ہوتی ہین سمندر مین اور
اپنے ساتہ پانی تہوڑا رکہتی ہین اگر اوسی سی وضو کرین تو پیاسے رہین کیا سمندر کے پانی سی ہم وضو
کرین فرمایا آپنی پاک ہی پانی اوسکا حلال ہی مردہ اوسکا **ف** مر اگرچہ سائل نی صرف سمندر کے
پانیکا حال پوچہا تہا مگر آپنی سمندر کے کہانی کا بہی حال بیان کردیا کیونکہ جیسے وہان پانی کی کمی ہی ویسی
کہیے کہانے کی بہی کمی ہوتی ہی حلال ہے مردہ اوسکا یعنی جتنے جانور سمندر مین رہتی ہین جنکی زندگی
تعلق پانیکے نہین ہوسکتے وہ سب حلال ہین اگرچہ مچہلی کے صورت پر نہون بلکہ کتی یا سور کی صورت پر
ہون (زرقانی) امام ابو حنیفہ کی نزدیک اس حدیث مین مردہ سی صرف مچہلی مراد ہی نہ اور جانور
سمندر کی مگر اس تخصیص پر کوئی دلیل صریح چاہیئے اور یہ حدیث مطلق ہی زرقانی کہتے ہین کہ یہ
حدیث ایک بڑی اصل ہی اصول اسلام سی تمام ائمہ نی اوسکو قبول کیا ہی اور فقہا نی اوسکی ساتہہ تمسک

کیا ہی ہر زمانہ مین ہر ملک مین اور روایت کیا اس حدیث کو بڑی بڑی اماموں نے مثل مالک و شافعی اور احمد و اصحاب
سنن اربعہ اور دار قطنی اور بیہقی اور حاکم وغیرہم نی طرق متعددہ سے اور صحیح کہا اوسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور ابن مندہ نے
اور ترمذی نی حسن صحیح کہا اور کہا کہ پوچھا مینے بخاری سی تو اونہون نے بھی صحیح کہا انتہی (زرقانی) **عن** کبشۃ بنت کعب بن مالک
ان ابا قتادۃ دخل علیہا فسکبت لہ وضوء فجاءت ھرۃ لتشرب منہ فاصغی لھا الاناء حتی شربت
قالت کبشۃ فرانی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی قالت فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال انھا لیست بنجس انما ھی من الطوافین علیکم والطوافات ترجمہ کبشہ بنت کعب سے روایت ہی کہ ابو قتادہ انصاری
رضی اللہ عنہ گئی اونکی پاس تو کہا کبشہ نی ایک برتن مین پانی اونکی وضو کی لئی پس آئی بلی اوسمین سے پینی کو تو جھکا دیا برتن کو
ابو قتادہ نی یہانتک کہ پی لیا بلی نی پانی کہا کبشہ نی دیکھہ لیا ابو قتادہ نی کہ مین اونکی طرف تعجب سے دیکھتی ہون تو پوچھا ابو قتادہ
نے کیا تعجب کرتے ہو تم اسی بھتیجے میری کہا مینے ہان تو کہا ابو قتادہ نی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلی ناپاک نہین ہے
وہ تو رات دن پھرنیوالیون مین سے ہی تمپر کہا یحیی نی کہا امام مالک نی کچھہ حرج نہین بلی کی جھوٹی مین مگر جب اوسکی منہ پر پلید
معلوم ہو **عن** یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب ان عمر بن الخطاب خرج فی رکب فیھم عمرو بن العاص حتی وردوا
حوضا فقال عمرو بن العاص لصاحب الحوض یا صاحب الحوض ھل ترد حوضک السباع فقال لہ عمر بن الخطاب
یا صاحب الحوض لا تخبرنا فانا نرد علی السباع وترد علینا ترجمہ یحیی بن عبد الرحمن سی روایت ہی کہ عمر بن الخطاب
نکلے چند سوار ونمین اونمین عمرو بن العاص بھی تھی راہ مین ایک حوض ملا تو عمرو بن العاص نے حوض والی سی پوچھا کہ تیری
حوض پر درندی جانور پانی پینی کو آتی ہین تو کہا عمر بن الخطاب نے ای حوض والی مت بتا ہمکو کہ درندہ کبھی ہمسے آگی آتی ہین
اور کبھی ہم درندونسے آگی آتی ہین **ف** یعنی یہہ جنگل کا حوض ہی یہان رات دن بھی کارخانہ جاری ہی کہ آدمی آنکر پانی
پیتے ہین پھر درندہ پھر آدمی پھر درندہ اسلیئے بضرورت یہ پاک ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی درندونکی لئی ہی جو وہ
پی گئی اور ہمارے لیئے ہی جو باقی ہی پینے کے لیئے اور طہارت کرنیکے لئے روایت کیا اسکو عبد الرزاق نی اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نی پانی پاک ہی اوسکو کوئی چیز نجس نہین کرتی روایت کیا اوسکو طیالسی اور شافعی اور احمد وغیرہم نی (زرقانی)
عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول ان کان الرجال والنساء لیتوضاءون فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیعا
ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتی تھی کہ مرد اور عورتین وضو کرتی تھین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اکھٹا **ف**
ایک برتن سی جیسا کہ روایت کیا ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ابو داود نے کہ ڈالتے تھے ہم ہاتہ اپنی برتن مین کہا زرقانی
نے ظاہر حدیث یہ ہے کہ عورت مرد ملکر ایک ہی وقت مین وضو کرتی تھی قبل اوترنے آیت حجاب کے اور بعد اوترنے حجاب کے
یہ حدیث خاص ہوگی ازواج اور محارم کے ساتہ اور صحیح ابن خزیمہ مین مروی ہی ابن عمر سے کہ انہون نی دیکھا نبی صلے اللہ
علیہ وسلم اور اونکی اصحاب کو اور عورتونکو سب ملکر ایک ہی برتن سی وضو کرتے تھی اور اس حدیث سی یہ بات نکلتی ہے

کہ عورت کی وضو سی جو بانی بچ رہی اوس سی وضو درست ہی اور یہی مذہب ہی جمہور کا **مالا یجب فیہ الوضوء**

جن امورات سی وضو لازم نہین آتا اونکا بیان **عن** ام ولد لابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف انہا سالت ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی امراۃ اطیل ذیلی وامشی فی المکان القذر فقالت ام سلمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطہرہ ما بعدہ **ترجمہ** ابراہیم بن عبد الرحمن کی ام ولد نی پوچہا ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سی میرا دامن نیچا اور لنبا رہتا ہی اور ناپاک جگہہ مین چلتی ہون تو کہا ام سلمہ نی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پاک کرتا ہی اوسکو جو بعد اوسکی ہی **ف م** یعنی اگر کسی کے دامن مین راہ کی نجاست لگ جاوی اور پہر وہ دامن پاک زمین سی پہی لگی اور خشک ہوجاوی تو مل دینی سی یا جہاڑ دینی سی پاک ہوجاوے گا بہ سبب ضرورت اور رفع حرج کی (مصفے)

عن مالک انہ رای ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن یقلس مرارا ماء وھو فی المسجد فلا ینضح ولا یتوضا حتی یصلی **ترجمہ** امام مالک کہتی ہین کہ مینے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کو دیکہا کئی مرتبہ اونہون نی قی کی پانی اور مسجد مین تہی پہر نکلیا اور نماز پڑہ لی کہا یحیی نی پوچہی گئی مالک اوس شخص سے جس نی اوکا کہا نیکو کیا اوسپر وضو ہی کہا اوسپر وضو نہین بلکہ کلی کر ڈالی اور منہ دہو لیوی **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر حنط ابا سعید بن زید ثم دخل المسجد فصلی ولم یتوضا **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نی خوشبو لگائی سعید بن زید کے بچی کو جو میت تہا اور اوٹہا کر اوسکو پہر مسجد مین آئی اور نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **ف م** اس اثر سے معلوم ہوا کہ مردہ کی اوٹہانی یا خوشبو لگانے سے وضو نہین جاتا اور بعض نسخون مین موطا کی بجائے حنط کی حنک ہی جسکی معنی یہ ہوتے ہین کہ کہجور کو چبا کر بچی کے منہ مین دی اور امام محمد نی حنط روایت کیا ہی اور یہی ٹہیک ہے جیسا روایت کیا بخاری نی (محلے) کہا زرقانی نی کہ غرض امام مالک کی اس اثر کی لانی سے یہ ہے کہ وہ جو حدیث مروی ہی مرفوعاً جو شخص میت کو غسل دیوی وضو کرے اور جو میت کو اوٹہاوی وہ وضو کرے اوسپر عمل نہین کیا علمانی اور شاید وہ امر استحباباً ہو یا مراد اوس سے یہ ہی کہ جو جنازہ اوٹہاوے اوسکو باوضو رہنا چاہیئے تاکہ نماز جنازہ فوت نہو جاوی اور اس حدیث کو ابو داؤد نی روایت کیا ہی اور راوی اوسکی سب ثقہ ہین مگر عمر بن عمیر مجہول ہی اور ابو داؤد نی اس حدیث کو منسوخ کہا ہے لیکن اوسکی ناسخ کو بیان نہین کیا اور حاکم نی حکایت کی کہ اس باب مین کوئی حدیث ثابت نہین (زرقانی) اور شاہ ولی اللہ صاحب نے مصفے اور مسوی مین لکہا ہی کہ جمہور علما اسی پر ہین کہ میت کی اوٹہانی سی وضو لازم نہین آتا کہا یحیی نی سوال ہوا مالک سی کہ قی مین وضو ہی یا نہین کہا وضو نہین ہی مگر کلی کرنے اور منہ دہو ڈالی **ترک الوضوء مما مست النار**

جو کہانا آگ سی پکا ہوا اوسکہا کر وضو نہ کرنے کے بیان مین **عن** عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت بکری کا پہر نماز پڑہی اور وضو نکیا **عن** سوید بن النعمان انہ خرج مع رسول اللہ

وضو نہ کرنے کے بیان مین

صلے اللہ علیہ وسلم عام خیبر حتی اذا کانوا بالصہباء وھی من ادنی خیبر نزل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فصلی العصر ثم دعا بالازواد فلم یوت الا بالسویق فامر بہ فثری فاکل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واکلنا ثم قام الی المغرب فمضمض ومضمضنا ثم صلے ولم یتوضاء ترجمہ سوید بن النعمان رضی اللہ عنہ سی روایت ہی وہ نکلی ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جس سال جنگ خیبر ہوئی یہانتک کہ جب پہنچی صہبا رمین جو ایک موضع ہی ہے کی جانب خیبر ہی مدینہ کی طرف اوترے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مانگا آپنی توشہ تو نہ آیا مگر ستو پس حکم کیا آپنی اوسکی گھولنی کا سو گھولا گیا پہر کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہم لوگون نے پہر کہڑی ہوی آپ نماز مغرب کی لئی کلی کرکے اور ہمنی بہی کلیان کرلین پہر نماز پڑہی آپنی اور وضو نہ کیا عن ربیعۃ بن عبداللہ بن الہدیر انہ تعشی مع عمر بن الخطاب ثم صلے ولم یتوضاء ترجمہ ربیعہ بن عبداللہ بن شام کا کہنا کہا یا حضرت عمر کے ساتہ پہر حضرت عمر نے نماز پڑہی اور وضو نہ کیا عن ابان بن عثمان ان عثمان بن عفان اکل خبزا ولحما ثم مضمض وغسل یدیہ ومسح بہما وجہہ ثم صلی ولم یتوضاء ترجمہ ابان بن عثمان سی روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی روٹی اور گوشت کہاکر کلی کی اور ہاتہ دہوکر منہ پونچہا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا عن مالک انہ بلغہ ان علی بن ابی طالب وعبداللہ بن عباس کانا لا یتوضئان مما مست النار ترجمہ امام مالک کو پہنچا حضرت علی اور عبداللہ بن عباس سے کہ وہ دونو وضو نکرتے تہے اوس کہانی سی جو آگ سی پکا ہو عن یحیی بن سعید انہ سال عبداللہ بن عامر بن ربیعۃ عن الرجل یتوضاء للصلوۃ ثم یصیب طعاما قد مستہ النار ایتوضاء قال رایت ابی یفعل ذلک ولا یتوضاء ترجمہ یحیی بن سعید نی پوچہا عبداللہ بن عامر سی کہ ایک شخص وضو کرے نماز کی لئی پہر کہادی وہ کہانا جو پکا ہوا گ سی کیا وضو کرے دوبارہ کہا عبداللہ نی کہ دیکہا مینے اپنے باپ عامر بن ربیعہ بن کعب بن مالک رض کو جو صحابی مشہور ہین کہ وہ آگ کا پکا ہوا کہانا کہاتے تہی پہر وضو نہین کرتے تہے عن ابی نعیم وہب بن کیسان انہ سمع جابر بن عبداللہ الانصاری یقول رایت ابا بکر الصدیق اکل لحما ثم صلی ولم یتوضاء ترجمہ ابو نعیم وہب بن کیسان نی سنا جابر بن عبداللہ رض سی کہ انہون نی دیکہا ابا بکر صدیق کو گوشت کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا عن محمد بن المنکدر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعی لطعام فقرب الیہ خبز ولحم فاکل منہ ثم توضاء ثم صلی ثم اتی بفضل ذلک الطعام فاکل منہ ثم صلی ولم یتوضاء ترجمہ محمد بن المنکدر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت ہوئی کہانی کی تو سامنے کیا گیا اونکے روٹی اور گوشت پس کہایا آپنی اوسمین سی اور وضو کرکے نماز پڑہی پہر اوس کہانیکا بچا ہوا آیا اوسکو کہاکر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا عن عبدالرحمن بن زید الانصاری ان انس بن مالک قدم من العراق فدخل علیہ ابو طلحۃ وابی بن کعب فقربا لہما طعاما قد مستہ النار فاکلوا منہ فقام انس فتوضاء فقال ابو طلحۃ وابی بن کعب ما ھذا یا انس اعراقیۃ فقال

اس باب مین مختلف مسائل طہارت کے مذکور ہین

انس لیتنے لم فعل وقام ابو طلحة وابی بن کعب فصلیا ولم یتوضئا **ترجمہ** عبد الرحمن بن زید انصاری سی روایت ہی کہ انس بن مالک جب آئی عراق سی تو گئی اونکی ملاقات کو ابو طلحہ اور ابی بن کعب تو سامنی کیا انس نے اون دونو کے کہانا جو پکا ہوا تہا آگ سی پہر کہایا سب نے تو اوٹہی انس اور وضو کیا پس کہا ابو طلحہ اور ابی بن کعب نے کہانا کہا کر وضو کرنا کیا تمنے عراق سی سیکہا ہے پس کہا انس نی کاش مین وضو نکرتا اور کہڑے ہوئی ابو طلحہ اور ابی بن کعب تو نماز پڑہی دونون نی اور وضو نکیا **جامع الوضوء** اس باب مین مختلف مسائل طہارت کی مذکور ہین

عن عروة بن الزبیر ان رسول الله صلے الله علیه وسلم سئل عن الاستطابة فقال اولا یجد احدکم ثلثة احجار **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پوچہی گئی استنجا سی تو فرمایا آپنی کیا نہین پاتا کوئی تم مین سی تین پتہر دینا **ف م** یعنی تین پتہر پاک کرنیکے لئے کافی ہین اور دوسی بہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے استنجا کیا ہے **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلے الله علیه وسلم خرج الی المقبرة فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء الله بکم لاحقون وددت انی قد رایت اخواننا قالوا یا رسول الله السنا باخوانک قال بل انتم اصحابی واخواننا الذین لم یاتوا بعد وانا فرطهم علی الحوض فقالوا یا رسول الله کیف تعرف من یاتی بعدک من امتک قال ارایت لو کان لرجل خیل غر محجلة فی خیل دهم بهم الا یعرف خیله قالوا بلی یا رسول الله قال فانهم یاتون یوم القیمة غرا محجلین من الوضوء وانا فرطهم علی الحوض فلا یذادن رجل عن حوضی کما یذاد البعیر الضال فانادیهم الا هلم الا هلم الا هلم فیقال انهم قد بدلوا بعدک فاقول سحقا سحقا فسحقا **ترجمہ** ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گئے مقبرہ کو سو کہا سلام ہی تمہاری پر ای قوم مومنونکے اور ہم اگر خدا چاہی تو تمسے ملنے والی ہین تمنا کی مینی کہ مین دیکہہ لون اپنی بہائیونکو تو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا نہین ہین ہم بہائی آپکی فرمایا بلکہ تم بہائیون سی بڑہکر اصحاب ہو میری اور بہائی میری وہ لوگ ہین جو ابہی نہین آئی دنیا مین اور مین قیامت کی روز اونکا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر تب کہا صحابہ نی یا رسول اللہ آپ کیونکر پہچانینگی اون لوگونکو قیامت کی روز جو دنیا مین بعد آپکی پیدا ہونگی امت مین آپکی فرمایا آپنی تم مجکو بتلاؤ اگر کسی شخصکے سفید منہ اور سفید پانون کی گہوڑے خالص مشکی گہوڑون مین ملجاوین کیا وہ اپنی گہوڑی نہ پہچانیگا کہا صحابہ نے پہچانیگا پس فرمایا آپنی کہ قیامت کی روز وہ بہائی میری آوینگی چمکتی ہونگی منہ اور پانون اونکی وضو سی اور مین اونکا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر تو ایسا نہو کہ کوئی شخص نکالا جاوے میرے حوض سی جیسے نکالا جاتا ہی وہ اونٹ جو اپنی مالک سی چہوٹ گیا ہو تو پکارونگا مین اونکو ادہر آؤ ادہر آؤ ادہر آؤ کہا جاویگا مجہسے کہ ان لوگونے بدلدیا تیری سنت کو بعد تیرے مین کہنی لگونگا دور ہو دور ہو **ف م** معاذ اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چہوڑکر دوسرا طریقہ اختیار کرنیکا وبال ایسا سخت ہے کہ آپ خود باوصف کثرت رحمت اور شفقت کے فرماوینگے دور ہو دور ہو ابن عبد البر نی کہا جو شخص دین مین ایسی بات نکالیگا

ف اس باب مین مختلف مسائل طہارت کی مذکور ہین

جس سی اللہ راضی نہین تو وہ حوض کوثر پر سی نکالا جاویگا اس حدیث کی یہان ذکر کرنے سے یہ غرض ہے کہ وضو کے اعضا کا دھونا مقدار فرض سی زیادہ دھونا مستحب ہے (زرقانی وصفہ) عن حمران مولی عثمان ان عثمان بن عفان جلس علی المقاعد فجاء المؤذن فاذنہ بصلوۃ العصر فدعا بماء فتوضاء ثم قال واللہ لاحدثنکم حدیثا لولا انہ فی کتاب اللہ ما حدثتکموہ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من امرئ یتوضاء فیحسن وضوءہ ثم یصلی الصلوۃ الا غفر لہ ما بینہ وبین الصلوۃ الاخری حتی یصلیہا ترجمہ روایت ہی حمران سی جو مولی (غلام آزاد) ہین عثمان بن عفان رضی کی کہ عثمان بن عفان بیٹھی تھی چبوترہ پر اتنی مین موذن آیا اور نماز عصر کی خبر دی حضرت عثمان نی پانی منگوایا اور وضو کیا پھر کہا کہ قسم خدا کی مین تمسی ایک حدیث بیان کرتا ہون اگر وہ حدیث اللہ کی کتاب مین نہوتی تو مین بیان نکرتا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی کوئی آدمی ایسا نہین ہے کہ وضو کری اچھی طرح پھر نماز پڑہی مگر جتنی گناہ اوسکی اس نماز سے لیکر دوسری نماز تک ہونگی سب معاف کردی جاوینگی یہانتک کہ دوسری نماز پڑہے کہا یحیی نی کہا امام مالک نے کہ مراد حضرت عثمان کے شاید یہ آیت ہی اقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذہبن السیات ذلک ذکری للذاکرین ف م یعنی قائم کر نماز کو دونون طرف دن کی اور کتنی ساعتین رات سے تحقیق نیکیان لیجاتی ہین برائیونکو یہ نصیحت ہے واسطے ذکر کرنیوالونکی نیکیان دور کرتے ہین برائیونکو تیسری طرح جو نیکیان کری اوسکی برائیان معاف ہون اور جو نیکیان پکڑے اوس سے خوبرائیونکی چھوٹے اور جس ملک مین نیکیونکا رواج ہو وہان ہدایت آوی اور گمراہی مٹی لیکن تینون جگہہ ذن غالب چاہیے جتنا میل اور ناصاف ہون (موضح القران) عن عبد اللہ الصنابحی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضاء العبد المؤمن فمضمض خرجت الخطایا من فیہ فاذا استنثر خرجت الخطایا من انفہ فاذا غسل وجہہ خرجت الخطایا من وجہہ حتی تخرج من تحت اشفار عینیہ فاذا غسل یدیہ خرجت الخطایا من یدیہ حتی تخرج من تحت اظفار یدیہ فاذا مسح برأسہ خرجت الخطایا من راسہ حتی تخرج من اذنیہ فاذا غسل رجلیہ خرجت الخطایا من رجلیہ حتی تخرج من تحت اظفار رجلیہ قال ثم کان مشیہ الی المسجد وصلوتہ نافلۃ لہ ترجمہ روایت ہی عبد اللہ صنابحی سی کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسوقت وضو شروع کرتا ہی بندہ مومن پھر کلی کرتا ہی نکلجاتی ہین گناہ اوسکی منہ سے پھر جسوقت ناک سنکتا ہی نکلجاتی ہین گناہ اوسکی ناک سی پھر جسوقت منہ دھوتا ہی نکلجاتی ہین گناہ اوسکی منہ سے یہانتک کہ نکلجاتی ہین پلکون کی اوگنے کی جگہہ کے نیچی سی یعنی پپوٹون سی پھر جسوقت ہاتہ دھوتا ہی نکل جاتی ہین گناہ اوسکی دونون ہاتھون سی یہانتک کہ نکلجاتی ہین دونو ہاتہ کی ناخونون سی پھر جسوقت مسح کرتا ہی سر کا نکل جاتی ہین گناہ اوسکی سر سی یہانتک کہ نکل جاتی ہین اوسکی دونو کانون سی پھر جسوقت پانون دھوتا ہی نکلجاتی ہین گناہ اوسکی دونو پاؤن سی یہانتک کہ نکلجاتی ہین اوسکی دونو پاؤن کی ناخونون سی پھر چلنا اوسکا مسجد کیطرف اور نماز الگ ہی یعنی اوسکا ثواب جداگانہ ہی ف م گناہون سی صغائر مراد ہین نہ کبائر تو جس شخص کی سب گناہ صغائر ہین

اوسکی بالکل معاف ہوجاتی ہین اور جسکی صغائر وکبائر دونو ہین تو صغائر عفو ہوجاتی ہین اور جسکی کل گناہ کبائر ہین تو اونمین تخفیف ہوجاتی ہی بقدر صغائر اور جسکی پاس نہ صغائر ہین نہ کبائر اوسکی نیکیو نمین ترقی ہوتی ہی ایسا ہی ہمارے علمانی اس حدیث کی شرح مین مگر ظاہر حدیث مطلق ہی شامل ہی صغائر اور کبائر کو (زرقانی) **عن** ابیھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا توضاء العبد المسلم او المؤمن فغسل وجھہ خرجت من وجھہ کل خطیئۃ نظر الیھا بعینیہ مع الماء او مع اٰخر قطر الماء فاذا غسل یدیہ خرجت من یدیہ کل خطیئۃ بطشتھا یداہ مع الماء او مع اٰخر قطر الماء فاذا غسل رجلیہ خرجت کل خطیئۃ مشتھا رجلاہ مع الماء او مع اٰخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب ترجمہ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جبوقت وضو شروع کرتا ہی بندہ مسلمان یا مومن پہر دھوتا ہی منہ اپنا نکلجاتا ہی اوسکی منہ سی جوگناہ کہ دیکھا تہا اوسکو اپنی آنکھو نسی ساتہ پانی کی یا ساتہ اخیر قطرہ کی پانی سی پہر جب ہاتہ دھوتا ہی نکلجاتا ہی اوسکی ہاتہون سی جوگناہ کہ پکڑا تہا اوسکو اوسکی ہاتہون نی ساتہ پانیکے یا ساتہ اخیر قطرہ پانی کی پہر جب دھوتا ہی پانون اپنی نکلجاتا ہی جوگناہ کہ چلی تہی اوسکی لیی پانون اوسکی ساتہ پانیکے یا ساتہ اخر قطرہ پانیکے یہانتک کہ نکل آتا ہی پاک صاف گناہون سی **ف م** اس حدیث مین راوی کو دو مقام پر شک ہے ایک یہہ کہ شروع حدیث مین حضرت نی بندہ مسلمان فرمایا یا بندہ مومن دوسرے کہیہ ساتہ پانیکے فرمایا یا ساتہ اخیر قطرہ پانی کے اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ شک نہین راوی کو بلکہ خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی طور فرمایا ہی تاکہ معلوم ہو کہ مسلمان اور مومن کے ایک معنی ہین اور شروع ہوتا ہی نکلنا گناہ کا پانی بہنی کی شروع سی اور تمام ہوتا ہے نکلنا اوسکا اخیر قطرہ پانیکی سا (زرقانی) **عن** انس بن مالک انہ قال رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وحانت صلوۃ العصر فالتمس الناس وضوء فلم یجدوہ فاتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوضوء فی اناء فوضع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ذلک الاناء یدہ وامر الناس بالوضاء ون منہ قال انس فرایت الماء ینبع من تحت اصابعہ فتوضاء الناس حتی توضاء وا من عند اخرھم ترجمہ انس بن مالک رضی سی روایت ہی کہ دیکھا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب قریب آگیا تہا عصر کا وقت پس ڈہونڈہا لوگون نی پانی وضو کی لیی مگر نپایا اور ایک برتن مین پانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنی اپنا ہاتہ اوس برتن مین رکہدیا اور لوگون کو حکم دیا وضو کرنیکا انس رض کہتے ہین کہ مین دیکہتا تہا پانیکا فوارہ نکلتا تہا اُنکی انگلیونکی نیچی سی پہر وضو کرلیا لوگون نی یہانتک کہ جو سب کے اخیر مین تہا اوسنی بہی وضو کرلیا **ف م** وہ برتن ایک پیالہ تہا جو آدہا یا تہائی پانی سی بہرا تہا اور وضو کرنیوالی قریب تین سو آدمیون کے تہی یہ معجزہ ہمارے پیغمبر صاحب کا حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام کے معجزہ سی بہی زیادہ عجیب ہے کیونکہ حضرت موسی کی معجزہ سے پتہر سی پانی نکل آتا تہا اور یہ انگلیون سی نکلتا تہا سبحان اللہ ہزار جان سی قربان اپنی پروردگار کی ہونا چاہیے جسنے اپنی بندونکی سمجہانیکی لیے ہر طرحکی معجزات پیغمبرونکو عطا فرمائی (زرقانی) مع زیادۃ **عن** نعیم بن عبداللہ المجمر انہ سمع ابا ھریرۃ یقول من

توضاء فاحسن وضوئہ ثم خرج عامدا الی الصلوۃ فانہ فی صلوۃ مادام یعمد الی الصلوۃ وانہ یکتب لہ باحدی خطوتیہ حسنۃ ویمحی عنہ بالاخری سیئۃ فاذا سمع احدکم الاقامۃ فلا یسع فازا عظمکم اجرا بعدکم دارا قالوا لم یا اباھریرۃ قال من اجل کثرۃ الخطا ترجمہ نعیم بن عبداللہ نے سُنا ابوہریرہ سے کہتے تھے جسنی وضو کیا ہے طرح پہر نکلا نماز کی نیت سی تو وہ گویا نماز مین ہی جب تک نماز کا قصد رکہتا ہی ہر ایک قدم پر ایک نیکی لکہی جاتی ہی اور دوسری قدم پر ایک برائی مٹائی جاتی ہی تو جب کوئی تم مین سی تکبیر نماز کی سُنی تو نہ دوڑی کیونکہ زیادہ ثواب اوسکو ہی جسکا مکان زیادہ دور ہی کہا انہون نی کیون ای ابی ہریرہ کہا اسوجہ سی کہ اوسکی قدم زیادہ ہونگی **عن** یحیی بن سعید انہ سمع سعید بن المسیب یسال عن الوضوء من الغائط بالماء فقال سعید انما ذلک وضوء النساء ترجمہ سعید بن المسیب سوال کی گئی بعد پیخانہ کی پانی لینی سی تو کہا کہ یہہ طہارت عورتونکی ہی **ف م** یعنی مرد کو استنجا کرنا ڈہیلون سی کفایت کرتا ہے اور پانی سی آبدست لینا عورتون کا کام ہی اور قاضی ابوالولید نی کہا کہ اسکے دو معنی ہوسکتے ہین ایک یہ کہ عادت عورتونکی یہہ ہی کہ پانی سی آبدست کرتی ہین اور مردون کی یہہ ہی کہ ڈہیلون سی پاک کرتی ہین دوسرے یہہ کہ مردونکو آبدست پانی سے کرنا معیوب ہے لیکن یہ امام مالک اور اکثر اہل علم کا مذہب نہین ہی نووی نی کہا جس پر اجماع کیا اہل فتوی اور جمہور علمانے وہ یہہ ہی کہ ڈہیلون سی پاک کرکے پانی سی آبدست کرنا افضل ہے اور جو ایک پر اکتفا کری تو ہی جایز ہی لیکن پانی پر اکتفا کرنا بہتر ہے محلی **عن** ابیھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب پی جاوی کتا تمہاری کسی کے برتن مین تو دہوی اوسکو سات بار **عن** مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال استقیموا ولن تحصوا واعلموا خیر اعمالکم الصلوۃ ولا یحافظ علی الوضوء الا مومن ترجمہ مالک کو پہنچا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سیدہی راہ پر رہو اور نہ شمار کرسکوگی تم اوسکی ثواب کا یا نہ طاقت رکہوگی تم استقامت کی اور سب کاموں مین تمہاری بہتر نماز ہی اور نہ محافظت کریگا وضو پر مگر مومن **ف م** ابن ماجہ اور بیہقی نی اس حدیث کو مسندا ابن عمر سی روایت کیا ہے اور اوسمین یہہ ہی کہ جانو تم افضل تمہارے کاموں مین نماز ہی اور روایت کیا اوسکو احمد اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور حاکم نی ثوبان سی (زرقانی)

ماجاء فی المسح بالراس والاذنین سر اور کانون کے مسح کا بیان

سر اور کانون کے مسح کا بیان

عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یاخذ الماء باصبعیہ لاذنیہ ترجمہ عبداللہ بن عمر اپنی کانون کی مسح کیواسطے دو انگلیون سے پانی لیتے تہی **ف م** بیہقی اور حاکم نی بسند صحیح روایت کیا عبداللہ بن زید سی کہا کہ دیکہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے تہی اور لیتی تہی واسطے دونو کانون اپنی کی نئے پانی سوا اوس پانی کی جو لیا تہا سر کے لئی اور حدیث مشہور کہ دونو کان سر مین سے ہین اگر صحیح ہو تو اس بات پر دلالت کریگی کہ سر کا مسح کافی ہی کانون کی مسح سی اور یہہ خلاف ہی اجماع کی (مصفے) **عن** مالک انہ بلغہ ان جابر بن عبداللہ الانصاری سئل عن المسح علی العمامۃ فقال لا حتی یمسح الشعر بالماء

ترجمہ مالک کو پہنچا کہ جابر بن عبداللہ انصاری سے پوچھی گئی عمامہ پر مسح کرنے سے تو کہا کہ نکر ہی یہانتک کہ مسح کرے بالکا پانی سے
عن عروۃ بن الزبیر انہ کان ینزع العمامۃ ویمسح راسہ بالماء ترجمہ عروہ بن الزبیر عمامہ سر پر سے اوتار کر
سر پر مسح کرتے ہی **عن** نافع ان رای صفیۃ بنت ابی عبید امراۃ عبداللہ بن عمر تنزع خمارھا وتمسح علی راسھا بالماء
ونافع یومئذ صغیر ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ انہون نے دیکھا صفیہ کو جو بیوی تہین عبداللہ بن عمر رضہ کی اوتارتی تہین
اوس کپڑے کو جس سے سر ڈہانپتی ہین اور مسح کرتی تہین اپنی سر پر پانی سے اور نافع اوسوقت مین نابالغ تہا **ف** مروی
صفیہ کا سر کا دیکھنا ابن عبدالبر نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مسح کرنا عمامہ پر ثابت ہی عمرو بن امیہ اور بلال اور
مغیرہ اور انس کی روایت سے اور بخاری نے عمرو کی حدیث کو روایت کیا ہی اور جایز رکہا ہی مسح عمامہ پر احمد اور اوزاعی
اور داؤد وغیرہم نے (زرقانی) اور صحابہ مین سے بہت لوگ اسطرف گئے ہین ان مین سے ہین ابوبکر وعمر وانس رضہ
اور اسحٰق ووکیع بن الجراح کا بہی یہی مذہب ہے اور قاضی شوکانی نے اسکو اختیار کیا ہے مصنف مین ہی کہ حدیث مسلم سے
ثابت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا پیشانی پر سفر مین اور تمام کیا اوسکو عمامہ پر تو جب عمامہ کہولنا دشوار ہو
مسح کا تمام کرلینا عمامہ پر مستحب ہے کہا یحیی نے پوچہی گئی امام مالک مسح سے اوپر عمامہ کی یا سر بند ہن کی تو کہا کہ مرد کو عمامہ
اور عورت کو سر بند ہن پر مسح دست نہین ہی بلکہ مسح کرنا سر پر لازم ہے **ف** یہی قول ہی شافعی اور ابوحنیفہ کا
کہا یحیی نے اور پوچہی گئی مالک اوس شخص کی جسنے وضو کیا اور سر کا مسح بہولگیا یہانتک کہ عصا سے وضو خشک ہوگئی تو
جواب دیا کہ مسح کرے اپنی سر پر اور جو نماز پڑہ لی ہو اوسکا اعادہ کرے **ماجاء فی المسح علی الخفین**

موزون پر مسح کرنیکا بیان **عن** المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذھب لحاجتہ فی غزوۃ تبوک
قال المغیرۃ فذھبت معہ بماء فجاء فسکبت علیہ الماء فغسل وجھہ ثم ذھب یخرج یدیہ من کمی جبتہ
فلم یستطع من ضیق کمی الجبۃ فاخرجھما من تحت الجبۃ فغسل یدیہ ومسح برأسہ ومسح علی الخفین فجاء رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعبدالرحمن بن عوف یؤمھم وقد صلی لھم رکعۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الرکعۃ التی بقیت علیھم ففزع الناس فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ قال احسنتم
ترجمہ مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گئی حاجت ضروری کو جنگ تبوک مین تو مین پانی ساتہ لیکر
گیا تو جب آپ فارغ ہوکر آئی مینی پانی ڈالا تو دہویا آپنی منہ اپنا پہر نکالنی لگی ہاتہ اپنی جبہ کی آستینون سے مگر وہ سخت
تنگ تہین کہ ہاتہ نہ نکل سکی آخر نکالا آپنی ہاتہون کو جبہ کے نیچے سے اور ہاتہ دہوئی اور مسح کیا سر پر اور موزون پر پہر آئے
آپ تو عبدالرحمن بن عوف امامت کر رہی تہی اور ایک رکعت ہوچکی تہی پس پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت جو
باقی تہی عبدالرحمن بن عوف کی پیچہی اور لوگ گہبرائی جب آپ نماز پڑہ چکے تو فرمایا کہ اچہا کیا تمنی **ف** یعنی گہبرا
اچہا کیا تم نماز کو کہڑی ہوگئی بعد اسکی حضرت نے فرمایا کہ کسی نبی کی وفات نہین ہوئی مگر اوسنے اپنی امت مین سے ایک مرد صالح

کی پیچھی نماز پڑہی اور اس سی رد ہوگیا قول اون لوگون کا جو کہتی ہین کہ نماز حضرت کی کسی کی پیچھی درست نہین ہے

عن نافع وعبد الله بن دینار ان عبد الله بن عمر قدم الکوفة علی سعد بن ابی وقاص وهو امیرها فراه عبد الله بن عمر یمسح علی الخفین فانکر ذلک علیه فقال له سعد سل باک اذا قدمت علیه فقدم عبد الله فنسی ان یسال عمر عن ذلک حتی قدم سعد فقال سالت اباک فقال لا فسأله عبد الله فقال عمر اذا دخلت رجلیک فی الخفین وهما طاهرتان فامسح علیهما قال عبد الله وان جاء احدنا من الغائط قال عمر نعم وان جاء احدکم من الغائط ترجمہ نافع اور عبد اللہ بن دینار سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر آئی کوفہ مین سعد بن ابی وقاص پر اور وہ حاکم تہی کوفہ کی تو دیکہا اونکو عبد اللہ نے کہ مسح کرتی ہین موزون پر پس انکار کیا اس فعل کا عبد اللہ نی کہا سعد نی تم اپنی باپ سی پوچہنا جب جانا تو جب آئی عبد اللہ ہو لگئی پوچہنا اپنی باپ سی یہانتک کہ سعد آئی اور انہون نی ذکر کیا کہ تمنی اپنی باپ سی پوچہا تہا عبد اللہ نی کہا نہین پہر پوچہا عبد اللہ نی تو فرمایا حضرت عمر رضہ نے جب ڈالی تو پاؤن اپنی موزونکی اندر اور پاؤن پاک ہون تو مسح کر موزون پر کہا عبد اللہ نی اگرچہ ہم پائخانہ سی ہوکر آوین کہا ہان اگرچہ پائخانہ سی ہوکر آوی **ف م** پہر اس مسح کی کچہ مدت مقرر نہین امام مالک کی نزدیک جب تک جی چاہے اوپر مسح کیا کرے اور احادیث متعددہ سی یہ امر ثابت ہی کہ مدت مسح کی مقیم کی لئی ایک رات دن ہی اور مسافر کے لئی تین دن تین رات **عن** نافع ان عبد الله بن عمر بال فی السوق ثم توضأ فغسل وجهه ویدیه ومسح راسه ثم دعی لجنازة لیصلی علیها حین دخل المسجد قام یمسح علی خفیه ثم صلی علیها ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر نی پیشاب کیا بازار مین پہر وضو کیا اور دہویا منہ اور ہاتہونکو اپنی اور مسح کیا سر پر پہر بلائی گئی جنازہ کی نماز کی لئی جب جا چکے مسجد مین تو مسح کیا موزون پر پہر نماز پڑہی جنازہ پر **ف م** ابن عمر رضہ نی موزونکی مسح مین دیر کی ہوے سی یا بازار مین بوجہ کسی بیماری کی بیٹہنہ سکی تو مسجد مین آنکر مسح کیا اور مسجد بازار سی قریب ہے (زرقانی) **عن** سعید بن عبد الرحمن بن رقیش الاشعری انه قال رایت انس بن مالک اتی قباء فبال ثم اتی بوضوء فتوضأ فغسل وجهه ویدیه الی المرفقین ومسح برأسه ومسح علی الخفین ثم جاء المسجد فصلی ترجمہ سعید بن عبد الرحمن نی دیکہا انس بن مالک رضہ کو آئی وہ جگہا کو تو پیشاب کیا پہر لایا گیا پانی وضو کا تو وضو کیا دہویا منہ کو اور دونو ہاتہونکو کہنیون تک اور مسح کیا سر پر اور مسح کیا موزون پر پہر مسجد مین آکر نماز پڑہی کہا یحیی نی کہ سوال ہوا امام مالک سے اوس شخص کا جسنے وضو کیا نماز کی لئی پہر پہنا دونو موزونکو پہر پیشاب کیا پہر اوتار لیی موزی پہر پہن لیی کیا وضو پہر کرے تو جواب دیا امام مالک نی کہ موزی اوتار کر وضو کرے اور پاؤن دہوے اور موزے پہر وہی شخص مسح کرے جسنے موزونکو پہنا تہا اور پاؤن اوسکی پاک تہی وضو کی پاکی سی لیکن جسنی موزونکو اوسحالمین پہنا کہ وہ پاؤن اوسکی وضو کی پاکی کر پاک نہتی تو وہ مسح نکرے موزون پر **ف م** مطلب یہ ہی کہ موزی پہنتے وقت باوضو ہو کہا یحیی نی سوال ہوا امام مالک سے اوس شخص کا جسنے وضو کیا اور موزی پہنی ہوا تہا لیکن وہ مسح موزونکا بہولگیا یہانتک کہ وضو اوسکا سوکہہ گیا اوسنی نماز پڑہلے

تو جواب دیا کہ وہ شخص موزوں پر مسح کرے اور نماز کا اعادہ کرے مگر وضو کا اعادہ ضرور نہیں ہی کہا یحیی نے اور سوال ہوا امام مالک سے اوس شخص کا جس نے پاؤں دھو کر موزے پہن لئے پھر وضو شروع کیا تو جواب دیا کہ موزے اوتار کر وضو کرے اور پاؤں دھوے **ف م** اس سبب سے کہ موزہ پہنتے وقت باوضو نہ تھا بلکہ صرف پاؤں دھولئے تھے اور پاؤں دھونا یعنی سی پورا وضو ادا نہیں ہوتا **العمل فی المسح علی الخفین** موزوں کی مسح کی ترکیب کا بیان **عن** ہشام بن عروۃ انہ رای ابا یمسح علی الخفین وکان لا یزیل اذا مسح علی ان یمسح ظہورہما ولا یمسہ بطونہما ترجمہ ہشام بن عروہ سی روایت ہی کہ انہوں نے اپنی باپ کو دیکھا جب مسح کرتی موزوں پر تو مسح کرتے موزوں کی پشت پر نہ اندر کی جانب **ف م** یعنی جو زمین سی ملا ہوا ہی تلوے کے نیچے ابوداؤد نی حضرت علی سی روایت کیا کہ اگر دین کا مدار عقل پر ہوتا تو موزے کی اندر کی جانب کا مسح اولی ہوتا اوسکی پشت پر مسح کرنے سے اور میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتی ہی موزوں کی پشت پر (محلی) کہا مالک نی پوچھا میں نے ابن شہاب سے ہری سی کسطرح مسح ہوتا ہی موزوں پر تو ابن شہاب نی ایک ہاتھ موزہ کی نیچی کہا اور ایک ہاتھ اوپر پھر اون دونوں کو کھینچ لیا مالک کہتی ہیں نے ابن شہاب کا قول مجھی بہت پسند ہی **ف م** یعنی تمام موزے پر مسح کرنا چاہیے اور حنفیہ کی تردید کہ ترکیب مسح کی یہ ہی کہ داہنی ہاتھ کی انگلیوں کو داہنی موزے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزے پر آگے سی رکھکر ٹخنے تک کھینچ لیوی اور انگلیوں کو کھلا رکھی

ما جاء فی الرعاف (رزقانی و محلی) نکسیر پھوٹنی کا بیان **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان اذا رعف انصرف فتوضاء ثم رجع فبنی ولم یتکلم ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر رضی جب نکسیر پھوٹتی اونکی نماز میں پھر آتے اور وضو کر کر لوٹ جاتی پھر بنا کرتی اور بات نہ کرتی **ف م** یعنی جتنے نماز باقی رہی تھی اوسقدر پڑھ لیتی اعادہ نہ کرتے اور جو بات کر لی بغیر عذر کی تو نماز باطل ہو جاویگی اب سری سی پڑھنا چاہیے (زرقانی) **عن** مالک انہ بلغہ ان عبداللہ بن عباس کان یرعف فیخرج فیغسل الدم ثم یرجع فیبنی علی ما قد صلی ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ عبداللہ بن عباس کے نکسیر پھوٹتی تو باہر جا کر خون دھوتی پھر لوٹ کر بنا کر لیتی جسقدر پہلے پڑھ چکی تھی **ف م** اسواسطے کہ وضو ٹوٹا نہیں اور کوئی کام منافی نماز کے نکلا اور نکسیر پھوٹنے سی وضو نہیں جاتا (زرقانی) **عن** یزید بن عبداللہ بن قسیط اللیثی انہ رای سعید بن المسیب رعف وہو یصلی فاتی حجرۃ ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بوضوء فتوضاء ثم رجع فبنی علی ما قد صلی ترجمہ یزید بن عبداللہ سی روایت ہی کہ سعید بن المسیب کے نکسیر پھوٹی نماز میں تو آئی حجرہ میں ام سلمہ رضی کی جو بی بی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پھر لایا گیا پانی وضو کا تو وضو کیا پھر لوٹ گئی اور بنا کر لی نماز اپنی سابق پر **ف م** وضو کرنے سے مراد یہ ہی کہ خون دھو ڈالتی بدلیل اوس روایت کی جو آگی آتی ہی **عن** عبدالرحمن بن حرملۃ الاسلمی انہ قال رایت سعید بن المسیب رعف فخرج منہ الدم حتی تحنفض فصابہ من الدم الذی خرج من انفہ ثم یصلی ولا یتوضا ترجمہ عبدالرحمن نی سعید بن المسیب کو دیکھا کہ نکسیر پھوٹی اور خون بہا یہاں تک کہ انگلیاں اونکی رنگین ہو جاتیں اوس خون سی پھر نماز پڑھتے اور وضو

عن عبدالرحمن بن ابی بکر انہ رای سالم بن عبداللہ یخرج منہ الدم حتی تحنفض فصابہ ثم یصلی ولا یتوضا

ترجمہ عبدالرحمن سی روایت ہی کہ انہون نی دیکہا سالم بن عبداللہ بن عمر کو خون نکلتا تہا اونکی ناک سی یہانتک کہ نماز کا وقت جاتا رہا نہین اونکلیان اونکی پہر ڈالتی تہی اوسکو پہر نماز پڑہتے اور وضو نکرتے تہی **العمل فیمن غلب الدم من جرح او رعاف** جس شخص کا خون زخم یا نکسیر بہوٹنی سی برابر بہتا رہی اوسکا بیان **عن** المسور بن مخرمة انه دخل علی عمر بن الخطاب رضی من اللیلة التی طعن فیها فایقظ عمر لصلوة الصبح فقال عمر نعم ولا حظ فی الاسلام لمن ترک الصلوة فصلی عمر رضی وجرحه یثعب دما ترجمہ مسور بن مخرمہ سی روایت ہی کہ وہ گئی حضرت عمر رضی پاس اوس راتکو جسمین وہ زخمی ہوے تہی تو جگائی گئی حضرت عمر رضی نماز صبح کی واسطی پس فرمایا کہ ہان یا اچہا نہین حصہ اوس شخص کا اسلام مین جو ترک کری نماز کو تو نماز پڑہی حضرت عمر رضی نی اور زخم سی اونکی خون بہتا تہا **ف م** سیوطی نی کہا کہ اس اثر سی ہاتک کیا ہی اون لوگون نی جو کافر کہتی ہین اوس شخص کو جو نماز ترک کری سستی سی اور یہی مذہب ہی ایک جماعت کا صحابہ سی اور یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا (زرقانی)

عن یحیی بن سعید ان سعید بن المسیب قال ما ترون فیمن غلب الدم من رعاف فلم ینقطع عنه قال یحیی بن سعید ثم قال سعید بن المسیب اری ان یومی برأسه ایماء ترجمہ یحیی بن سعید سی روایت ہی کہ سعید بن المسیب نی کہا کہ جس شخص کا خون نکسیر بہوٹنی سی جاری رہی اور خون بند نہو تو اوسکی حق مین تم کیا کہتے ہو کہا یحیی بن سعید نی کہ پہر کہا سعید بن المسیب نی میرے نزدیک نماز اشارہ سی پڑہ لیوی **ف م** یعنی رکوع اور سجدہ نکری اس خوف سی کہ کپڑی اوسکی بہر جاوین یا مقام سجدہ گندہ ہو جاوی امام محمد نی موطا مین کہا کہ جب کسی شخص کی نکسیر کا خون بہت بہتا ہو تو اگر رکوع سجدہ نکرنی سی نہ بہی تو اشارہ سی پڑہ لیوی اور جو ہر حالمین بہتا ہووی تو سجدہ کری اور رکوع کرے (محلی) **کہا** مالک نی کہ قول سعید بن المسیب کا بہت پسند ہی ہمکو منجملہ اون اقوال کی جو سنی ہمنے اس باب مین **الوضوء من المذی** مذی سی وضو ٹوٹ جانیکا بیان **ف م** مذی وہ رطوبت ہی جو مساس کے وقت قبل از جماع کی ظاہر ہوتی ہی اور اوسکی نکلنی کی بعد شہوت کم نہین ہوتے اور منی وہ پانی ہی کود کر نکلنی والا جسکے نکلنے سی شہوت کم ہو جاتی ہی اور ودی وہ پانی ہی جو بعد پیشاب کی نکلتا ہی **عن** المقداد بن الاسود ان علی بن ابیطالب امره ان یسال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الرجل اذا دنا من اهله فخرج منه المذی ماذا علیه قال علی فان عندی ابنة رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا استحیی ان اساله قال المقداد فسالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ذلک فقال اذا وجد ذلک احدکم فلینضح فرجه بالماء ولیتوضاء وضوءه للصلوة ترجمہ مقداد بن الاسود کو حکم کیا حضرت علی نی کہ پوچہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی مرد نزدیکی کری اپنی عورت سی اور نکلی اوسی مذی تو کیا لازم ہوتا ہی اوس شخص پر کہا علی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میری نکاح مین ہین اس سبب سی مجہی پوچہنی مین شرم آتی ہی تو پوچہا مقداد نی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب تم مین سی کسی کو ایسا اتفاق ہو تو دہوڈالی ذکر کو پانی سی اور وضو کری جیسے کہ وضو ہوتا ہی نماز کی لئے **عن** اسلم العدوی ان عمر بن الخطاب قال انی لاجد بللا منی مثل الخریزة فاذا وجد ذلک احدکم فلیغسل ذکره ولیتوضاء وضوءه للصلوة یعنی المذی ترجمہ سلم عدوی سی روایت ہی کہ حضرت عمر رضی

ودی کے نکلنے سے وضو معاف ہونیکا بیان

نے کہا مذی اسطرح گرتی ہی جیسی جیبی بلور کا دانہ تو جب ایسا اتفاق ہو تم مین کسیکو تو دہو ڈالی اپنی ذکر کو اور وضو کریجیسے وضو کرتا ہی نماز کی لئی **عن** جندب مولے عبداللہ بن عیاش المخزومی انہ قال سالت عبداللہ بن عمر عن المذی فقال اذا وجدتہ فاغسل فرجک وتوضاء وضوءک للصلوۃ **ترجمہ** جندب سی روایت ہی کہ پوچھا مین عبداللہ بن عمر سی مذی کا حکم تو کہا انہون نی جب دیکھی تو مذی نکلی تو دہو ڈال ذکر کو اپنی اور وضو کر جیسے وضو کرتا ہی نماز کی لئی **الرخصۃ فی ترک الوضوء من الودی** ودی کی نکلنی سی وضو معاف ہونیکا بیان **عن** یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب انہ سمع رجل یسال فقال انی لاجد البلل وانا اصلی افانصرف فقال سعید لو سال علی فخذی ما انصرفت حتی اقضی صلوتی **ترجمہ** یحیی بن سعید کہتی ہین کہ سعید بن المسیب سے پوچھا ایک شخص نے اور مین سنتا تہا کہ مجھی تری معلوم ہوتی ہی نماز مین کیا توڑ دونمین نماز کو تو کہا سعید نے کہ اگر بہہ آوی میری ران تک تب نہ توڑون مین نماز کو یہانتک کہ تمام کرون نماز کو **فہم** مصنف مین ہی کہ اکثر علما وضو معاف ہونیکی قائل نہین ہین کیونکہ پیشاب کا اگر ایک قطرہ نکلی تو وضو کے نزدیک ٹوٹ جاوی گا اور ودی بہی ایک قطرہ ہی پیشاب کا اور بغوی نی تاویل کی ہی اس اثر کی اور جو اثر آگی آتا ہی اسطرح پر کہ مراد یہہ ہی کہ شک سی وضو نہین ٹوٹتا تو اگر بصلے کو وسوسہ ہووی کہ ذکر سی کچہ تری نکلی ہی تو اوسطرف التفات نکرے اور اپنی نماز کو پورا کری اور سعید بن المسیب کا یہہ قول بطور مبالغہ کی ہی شک کے رفع کرنیکے لئے انتہے اور زرقانی نی کہا کہ سعید بن المسیب کا مذہب یہی ہی کہ نماز مین تری نکلنی سی وضو نہین جاتا اگرچہ ٹپکے اور بہے اور مالک نی اوسکو حمل کیا ہی مذی نہنی کی عارضہ پر یہی کہا باجی نے اور ابوعمرو نے کہا کہ مذی اگر اس کثرت سی ہتی ہو کہ بدن اور کپڑا مصلے کا بہر جاوے تو وہ مانع نماز نہین ہی اگرچہ قبل نماز کے اوسکو دہولینا چاہیے اور امام مالک کا مذہب یہی ہی کہ منی یا مذی یا پیشاب اگر برابر نکلا کرے تو اوس سی وضو نہین ٹوٹتا اور ابوحنیفہ اور شافعی نی اسمین خلاف کیا ہی اونکی نزدیک ہر نماز کی لئی وضو کرنا چاہیے انتہی باختصار امام محمد نے اپنی موطا مین لکہا ہی کہ ہمارا مذہب یہی ہی اگر کسی آدمی کو وسواس ہو اور شیطان اوسکی دل مین شک ڈالا کری یعنی وہ اپنی نماز کو نہ توڑی اور یہی قول ابوحنیفہ کا ہی انتہی **عن** الصلت بن زید انہ قال سالت سلیمان بن یسار عن البلل اجده فقال اضح ما تحت ثوبک والرعدۃ **ترجمہ** صلت بن زید سی روایت ہی کہ انہون نی پوچھا سلیمان بن یسار سی کہ تری پاتا ہون مین کہا پانی چہڑک لے اپنی تہ بند یا ازار پر اور غافل ہو جا اوس سے یعنی اوسکا خیال نکر اور بہولا دی اوسکو **الوضوء من مس الفرج** شرمگاہ کی چہونی سی وضو لازم ہونیکا بیان **عن** عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم انہ سمع عروۃ بن الزبیر یقول دخلت علی مروان بن الحکم فذکرنا ما یکون منہ الوضوء فقال مروان ومن مس الذکر الوضوء فقال عروۃ ما علمت ذلک فقال مروان بن الحکم اخبرتنی بسرۃ بنت صفوان انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضاء **ترجمہ** عبداللہ بن ابی بکر سی روایت ہی کہ انہون نی سنا عروہ بن الزبیر سی کہتے گیا مروان بن الحکم پاس اور ذکر کیا ہمنے اون چیزون کا جن سی وضو لازم آتا ہی تو کہا مروان نے کہ ذکر کے چہونے سی ہے

شرمگاہ کی چہونی سی وضو لازم ہونیکا بیان

وضو لازم آتا ہی عروہ نی کہا مین اسکو نہین جانتا مروان نی کہا مجھی خبر دی بسرہ بنت صفوان نی اوسنی سنا انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جب چھولی کوئی تم مین سی اپنی ذکر کو تو وضو کری **ف م** چھونی سی یہ غرض ہی کہ ہتیلے سے بغیر کسی حائل کی ذکر کو چھو لی یہ امر وضو ٹوٹ جانیکا باعث ہی کیونکہ ترمذی کی روایت مین ہی نماز نہ پڑہے جب تک کہ وضو نکرلی زرقانی نی کہا کہ اس حدیث کو شافعی اور احمد اور صحاب سنن اور ابن خزیمہ اور ابن الجارود اور حاکم نی روایت کیا ہی اور احمد اور یحیی بن معین اور ترمذی اور حاکم اور دارقطنی اور بیہقی اور حازمی نی تصریح کردی ہی اسبات کی کہ یہ حدیث صحیح ہی بخاری کی شرط پر اور اسکی تائید مین سترہ صحابیون نی روایت کیا ہی اور سیوطی نی اس حدیث کو متواتر کہا ہی انتہی باختصار مصنف مین ہی کہ شاید یہ خود احتیاطی ہو اسی وجہ سی بعض صحابہ نے اوسکو لازم کیا اور بعضون نی لازم نکیا کیونکہ وضوی شرعی کی ضرورت اور کثرت وقوع ظاہر ہی پس یہ بات بعید ہی کہ اجلاے صحابہ ایسی امور مین اختلاف کرین ہان جو امر احتیاطا اور تورعا ہوا وسمین صحابہ کا اختلاف شایع تہا بلکہ اکثر صحابہ رخصت کیطرف مائل ہوتی تہی انتہی **عن** مصعب بن سعد بن ابی وقاص انہ قال کنت امسک المصحف علی سعد بن ابی وقاص فاحتککت فقال سعد لعلک مسستہ ذکرک قال قلت نعم قال قم فتوضاء فقمت فتوضاءت ثم رجعت **ترجمہ** مصعب بن سعد بن ابی وقاص سی روایت ہی کہ مین کلام اللہ لیہی رہتا تہا اور سعد بن ابی وقاص پڑہتے تہی ایکروز مینی کہجایا تو سعد نے کہا کہ شاید تو نے اپنی ذکر کو چھوا مینے کہا ہان تو سعد نی کہا اوٹہہ وضو کر سو مین کہڑا ہوا اور وضو کیا پہر آیا **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول اذا مس احدکم ذکرہ فقد وجب علیہ الوضوء **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جب چھولی کوئی تم مین سی ذکر اپنا تو واجب ہوا اوسپر وضو **ف م** اس اثر کو بزار نی مرفوعا روایت کیا ہے زرقانی **عن** عروۃ بن الزبیر انہ کان یقول من مس ذکرہ فقد وجب علیہ الوضوء **ترجمہ** عروہ بن الزبیر کہتے تہے جو شخص چھولی ذکر کو اپنی تو واجب ہوا اوسپر وضو **ف م** اس اثر کو بزار نی عایشہ رضی سی مرفوعا روایت کیا ہی (زرقانی) **عن** سالم بن عبد اللہ انہ قال رایت ابی عبد اللہ بن عمر یغتسل ثم یتوضاء فقلت لہ یا ابت اما یجزیک الغسل من الوضوء قال بلی ولکن احیانا امس ذکری فاتوضاء **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ مینی دیکہا اپنی باپ عبد اللہ بن عمر کو غسل کرکی پہر وضو کرتی ہین تو پوچہا مینے ای باپ میری کیا غسل کافی نہین ہی وضو سے کہا ہان کافی ہی لیکن کبہی ایسا ہوتا ہی کہ بعد غسل کی چھو لیتا ہون مین ذکر اپنا تو وضو کرتا ہون **عن** سالم بن عبد اللہ انہ قال کنت مع عبد اللہ بن عمر فی سفر فرأیتہ بعد ان طلعت الشمس توضاء ثم صلی قال فقلت لہ ان ھذہ لصلوۃ ما کنت تصلیہا قال انی بعد ان توضاءت لصلوۃ الصبح مسستہ فرجعت لشم نسیت ان اتوضاء فتوضاءت وعدت لصلوتی **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ مین سفر مین ساتہ تہا عبد اللہ بن عمر کی تو دیکہا مینے جب آفتاب نکلا وضو کیا انہون نی اور نماز پڑہی مینی کہا کہ آج آپنی ایسی نماز پڑہی جسکو

آپ نہ پڑہتے تہے کہا عبداللہ بن عمر نے کہ آج میں نے وضو کرکی اپنی ذکر کو چھولیا تہا پہر وضو کرنا مین بہول گیا اور مین نماز پڑہ لی اسلیئے مینے اب وضو کیا اور نماز کو دوبارہ پڑہا **ف م** زرقانی نی کہا کہ حدیث وضو لازم آنیکی ذکر چھونی سی ستر ہی بسرہ کی اولی لوگون نی روایت کیا جنکا ذکر ہوا اور ابن ماجہ نی اوسکو جابر اور ام حبیبہ سی اور حاکم نی سعد اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سی اور احمد نی زید بن خالد جہنی اور ابن عمر سی اور بزار نی ابن عمر اور عائشہ صدیقہ رضہ اور بیہقی نی ابن عباس اور اروی بنت انیس سی اور ابن مندہ نی ابی اور انس اور قبیصہ اور معاویہ اور نعمان بن بشیر سی روایت کیا لیکن ان سب حدیثون مین زیادہ صحیح بسرہ کی روایت ہی جیسا کہ کہا بخاری نی انتہی **الوضوء من قبلۃ الرجل امراتہ**

بوسہ لینی سی اپنی عورت کی وضو ٹوٹ جانیکا بیان **عن** ابن عمر انہ کان یقول قبلۃ الرجل امراتہ وجسہا بیدہ من الملامسۃ من قبل امراتہ او جسہا بیدہ فعلیہا الوضوء **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضہ کہتی ہی کہ بوسہ لینا مرد کا اپنی عورتکو اور چھونا اوسکا ہاتہ سی ملامست مین داخل ہی **ف م** یعنی اللہ جل جلالہ کی اس قول مین او لامستم النساء **ترجمہ** تو جو محض بوسہ لیوی اپنی عورتکا یا چھوئی اوسکو اپنی ہاتہ سی **ف م** بغیر کسی حائل کی بہ شہوت نزدیک مالک کے **ترجمہ** تو اوسپر وضو ہی **عن** مالک انہ بلغہ ان عبداللہ بن مسعود کان یقول من قبلۃ الرجل امراتہ الوضوء **ترجمہ** مالک کو پہنچا عبداللہ بن مسعود سی کہتی تہی بوسہ سی مرد کی اپنی عورت کو وضو لازم ہوتا ہی **عن** ابن شہاب انہ کان یقول من قبلۃ الرجل امراتہ الوضوء **ترجمہ** ابن شہاب زہری کہتی تہی بوسہ سی مرد کی اپنی عورتکو وضو لازم آتا ہے

الغسل فی غسل الجنابۃ

غسل جنابت کی ترکیب کا بیان **عن** عائشۃ ام المؤمنین ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کان اذا اغتسل من الجنابۃ بداء بغسل یدیہ ثم توضاء کما یتوضاء للصلوۃ ثم یدخل اصابعہ فی الماء فیخلل بہا اصول شعرہ ثم یصب علی راسہ ثلث غرفات بیدہ ثم یفیض الماء علی جلدہ کلہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ صدیقہ رضہ سی روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتی جنابت سی تو پہلی دونو ہاتہ دہوتے پہر وضو کرتے جیسے وضو ہوتا ہی نماز کی لیکی پہر انگلیان اپنی پانی مین ڈالکر بالونکی جڑونکا انگلیون سے خلال کرتی تہی پہر اپنی سر پر تین چلو دونو ہاتہ سی بہر کر ڈالتی پہر اپنے سارے بدن پر پانی بہاتی **عن** عائشۃ ام المؤمنین ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اناء ہو الفرق من الجنابۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سی روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تہی اوس برتن سی جسمین تین صاع پانی آتا تہا جنابت سی **ترجمہ** مدینہ کی صاع کی حساب سے سولہ رطل پانی ہوا ہندوستان کی وزن کی موافق آٹہہ سیر پانی ہوتا ہے شاہ ولی اللہ صاحب نی مصفے مین لکہا ہی کہ یہ اندازہ بطور تعیین کی نہین ہی کہ اس سے کم و بیش نہو اسواسطے کہ آدمی باعتبار قلت اور کثرت جثہ کی متفاوت ہین تو کبہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تین صاع پانی سی غسل کرتی تہی اور کبہی کم سی یہانتک کہ صحیحین مین مروی ہی کہ آپ غسل کرتی تہی ایک صاع پانی سی پانچ مد تک اور وضو مد سی کرتی تہی صاع اہل مدینہ کی نزدیک پانچ رطل اور تہائی

غسل جنابت کی ترکیب کا بیان

رطل کا ہوتا ہی اور ایک صاع کی چار مد ہوتی ہین تو مدا ہل مدینہ کے حساب سی ایکرطل اور تہائی رطل کا ہوگا **عن** نافع
ان عبد اللہ بن عمر کان اذا اغتسل من الجنابۃ بداء فافرغ علی یدہ الیمنی فغسلہا ثم غسل فرجہ ثم مضمض واستنثر
ثم غسل وجہہ ونفخ فی عینیہ ثم غسل یدہ الیمنی ثم غسل یدہ الیسری ثم غسل راسہ ثم اغتسل
وافاض علیہ الماء ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رض جب غسل جنابت شروع کرتے تو پہلے اپنی داہنے ہاتہہ پر
پانی ڈالکر دہوتی پہر اپنی شرمگاہ دہوتی پہر کلی کرتی اور ناک مین پانی ڈالتی پہر منہ دہوتی اور آنکہونکی اندر پانی مارتے
پہر داہنا ہاتہ دہوتی پہر بایان ہاتہ دہوتی پہر سر دہوتی پہر ساری بدن پر پانی ڈالکر غسل کرتی **ف م** آنکہونکے
اندر پانی پہنچانا اکثر علما کی نزدیک ضرور نہین صرف عبد اللہ بن عمر کا مذہب ہے (مصفے) **عن** مالک انہ بلغہ ان عایشۃ
ام المؤمنین سئلت عن غسل المراۃ من الجنابۃ فقالت تحفن علی راسہا ثلاث حفنات وتضغث
راسہا بیدیہا ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ عایشہ ام المومنین رض سی کسی نے پوچہا کسطرح غسل کرے عورت جنابت ہی کہا
ڈالے اپنی سر پر تین چلو دونو ہاتہ ہی بہر بہر کر اور ملی اپنی سر کو دونو ہاتہ ہی **ف م** تاکہ پانی اندر بالون کی سر کے
کہال تک پہنچ جاوی اور چوٹی کہولنا ضرور نہین ہے (زرقانی) اور پاؤن نکا دہونا بعض روایتون مین وضو کی ساتہہ
آیا ہی اور بعض روایتون مین غسل کی بعد اور ہر ایک کی ایک وجہ ہی (مصفے) وجہ یہی ہی کہ اگر جای غسل کی جگہ پاک ہو اور
پانی وہان نہ ٹہہرتا ہو تو وضو کی ساتہہ پاؤن کو بہی دہولیوی ورنہ غسل کے دہوی **واجب الغسل اذا**
التقی الختانان دخول سی غسل واجب ہونیکا بیان اگرچہ انزال نہو **عن** سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب
وعثمان بن عفان وعایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانوا یقولون اذا مس الختان الختان فقد وجب الغسل
ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عایشہ رض کا قول یہی تہا کہ جب
مرد کی ختنہ ختنہ ہی یعنی سر ذکر عورت کی قبل مین غایب ہوجاوے تو واجب ہوا غسل **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف
انہ قال سالت عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما یوجب الغسل فقالت ہل تدری ما مثلک یا ابا سلمۃ
مثل الفروج یسمع الدیکۃ تصرخ فیصرخ معہا اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل
ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہی کہ مین نے پوچہا حضرت عایشہ رض سی کسچیز سے غسل واجب ہوتا ہی تو کہا حضرت عایشہ نی کہ
تو جانتا ہی اپنی صفت کو ای ابو سلمہ صفت تیری مثل چوزہ مرغ کی ہی جب مرغ کو بانگ کرتی سنتا ہی تو آپ بہی بانگ کرنی لگتا ہی
جب تجاوز کری ختنہ ختنے سے تو واجب ہوا غسل **ف م** ابن عبد البر نی کہا کہ حضرت عایشہ نی عضہ کیا ابو سلمہ پر اسلئی کہ
وہ اس مسئلہ مین مقلد تہی اوس شخص کے جسکو اسکا علم نہا کیونکہ عایشہ رض اس قسم کے مسائل کو خوب جانتی تہین بسبب
قرب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہ نسبت اور صحابہ کی اور ابو سلمہ فقط دخول ہی سی غسل نہین کرتے تہی بدلیل حدیث ابو سعید
کے جو ابتدای اسلام مین حضرت نی ارشاد فرمائی تہی الماء من الماء یعنی غسل جب واجب ہوتا ہی کہ پانی نکلی

پس نفرت کی حضرت عایشہ نی ابوسلمہ سی اور بعض کہتی ہین کہ ابوسلمہ نابالغ تہی اونکو اس مسئلہ کی پوچہنی کی ضرورت نہ تہی مگر چونکہ اور لوگونکو اونہون نی اس مسئلہ مین بحث کرتے پایا اسلیئے خود بہی تحقیق کرنے لگے (زرقانی) **عن** سعید بن المسیب ان ابا موسی الاشعری اتی عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا لقد شق علی اختلاف اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امر انی لاعظم ان استقبلک بہ فقالت ما ہو ما کنت سایلا عنہ امک فسلنی عنہ فقال الرجل یصیب اہلہ ثم یکسل ولا ینزل فقالت اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل فقال ابو موسی الاشعری لا اسال عن ہذا احدا بعدک ابدا

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ ابو موسی اشعری رضی آئی حضرت عایشہ پاس اور کہا اونسی کہ بہت سخت گذرا مجکو اختلاف صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مسئلہ مین مین شرماتا ہون کہ ذکر کرون اوسکو تمہارے سامنی تو فرمایا عایشہ رضی نی کہ کیا ہی وہ مسئلہ جو تو اپنی ماں سی پوچہہ سکتا ہے پوچہہ لی مجہ سی کہا ابو موسی نی کوئی جماع کرے اپنے بی بی سی پہر دخول کرے لیکن انزال نہو تو کیا حکم ہے اوسکا کہا حضرت عایشہ رضی نی کہ جب تجاوز کرجاوے ختنہ ختنے سے واجب ہوا غسل کہا ابو موسی نی کہ اب نہوچہونگا اس مسئلہ کو کسی سے بعد تمہارے **عن** عبد اللہ بن کعب مولی عثمان بن عفان ان محمود بن لبید الانصاری سال زید بن ثابت الانصاری عن الرجل یصیب اہلہ ثم یکسل ولا ینزل فقال زید یغتسل فقال محمود ان ابی بن کعب کان لا یری الغسل فقال زید ان ابی بن کعب ینزع عن ذلک قبل ان یموت

ترجمہ محمود بن لبید انصاری نی پوچہا زید بن ثابت انصاری سے کہ ایک شخص جماع کرے اپنے بی بی سے پہر دخول کرے لیکن انزال نہو کہا زید نے غسل کرے کہا محمود نی کہ ابی بن کعب اسصورت مین غسل کو واجب نہین جانتے تہے کہا زید نی کہ ابی بن کعب قبل اپنی موت کی پہر گئے اس قول سی **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل

ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتی تہی جب تجاوز کرجاوی ختنہ ختنہ سی واجب ہوا غسل **ف** ابن عربی نی کہا کہ اسپر اجماع کیا صحابہ من بعدہم اور ائمہ اربعہ نے مگر داؤد نے خلاف کیا اور اونکی اختلاف کا اعتبار نہین ہی اور خطابی نی کہا کہ غسل کی عدم وجوب پر ہی ایک جماعت صحابہ کی گئی ہے اور تابعین مین سے اعمش اوسکی قائل ہین اور ابوسلمہ سے باسناد صحیح ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور عبد الرزاق نے ہشام بن عروہ اور عطا سے بہی ایسا ہی روایت کیا تو خلاف اس مسئلہ مین موجود تہا صحابہ اور تابعین و من بعدہم مین مگر صواب وہی ہی جس پر اکثر علما ہین یعنی غسل کی واجب ہونی پر **وضوء الجنب اذا اراد ان ینام او یطعم قبل ان یغتسل** جنب جب سو رہنی یا کہانی کا ارادہ کرے غسل سی پہلے تو وضو کرلے سونی یا کہانیکا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر انہ قال ذکر عمر بن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصیبہ الجنابۃ من اللیل فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضاء واغسل ذکرک ثم نم

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی کہ حضرت عمر نی ذکر کیا رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آدمی رات کو ہمبستری کی حاجت ہوتی ہی تو فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کرلے اور دھوکے ذکر اپنی
پھر سورہ **ف م** حضرت عمر نے عبداللہ بن عمر کا ذکر کیا تھا کہ انکو رات کو ہمبستری کی حاجت ہوتی ہی اور غسل اوسوقت ممکن نہیں ہوتا
تو آپنے یہ جواب ارشاد فرمایا چنانچہ نسائی کی روایت مین یہ قصہ بتصریح موجود ہے اور یہ حکم وضو کا استحبابی ہی نزدیک ائمہ اربعہ اور جمہور علما کے
اور بعض علما ظاہر کی نزدیک جو وجوبی ہی **عن** عایشہ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہا کانت تقول اذا اصاب احدکم المراۃ ثم
ارادان ینام قبل ان یغتسل فلیتوضاء وضوءہ للصلوۃ **ترجمہ** حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ وہ کہتی تہین جب کوئی
تم مین سے جماع کرے اپنی عورت سے پھر سونا چاہی قبل غسل کے تو نہ سوے یہانتک کہ وضو کرلیوی جیسے کہ وضو ہوتا ہے نماز کے لئے **عن**
نافع ان عبداللہ بن عمر کان اذا اراد ان ینام او یطعم وھو جنب غسل وجھہ ویدیہ الی المرفقین ومسح
براسہ ثم طعم او نام **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ جب رہنی یا کھانیکا ارادہ رکھتی حالت جنابت مین منہ دھونے اور دونو
ہاتہ کہنیون تک مسح کرتے سر پر پھر کھانا کھاتی یا سو رہتی **ف م** پاؤن نہ دھوئے اسلئے کہ یہ وضو واجب نہین استحبابی ہی
یا کسی عذر کے سبب سے امام محمد نے موطا مین لکھا ہے کہ ہمکو خبر دی ابوحنیفہ نے انہون نے روایت کیا ابی اسحاق سی انہون نے ابی اسود سے
انہون نے عایشہ رضی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جماع کرتے تہے پھر سو رہتی تہی اور پانیکو ہاتہ نہ لگاتی تہی کہا محمد نے یہ حدیث
سہل ہے لوگون پر اور یہی قول ہی ابوحنیفہ کا انہی محدثین نے اسحدیث مین کلام کیا ہے کہ ابواسحاق نے غلطے کی اسمین اور صحیح تر مین
ابوسلمہ سی روایت ہی انہون نے عایشہ سی سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب جنابت مین سونیکا ارادہ کرتے تو وضو کرلیتے مثل وضو
نماز کی اور ابن عمر کا پاؤن نہ دھونا محمول ہی عذر پر اور بیہقی نے بسند حسن روایت کیا حضرت عایشہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
جب جنابت مین سونیکا ارادہ کرتے تو وضو یا تیمم کرلیتے یعنے جب پانی نہ ملتا تو تیمم کرلیتے (زرقانی) باختصار **اعادۃ الجنب**
الصلوۃ وغسل اذا صلی ولم یذکر وغسل ثوبہ جنب نماز کو لوٹا دی غسل کرکے جب اوسنی نماز پڑہے
بہولکر بغیر غسل کی اور اپنی کپڑے دہوے اگر اوسمین نجاست لگی ہو **عن** عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کبر فی
صلوۃ من الصلوات ثم اشار الیہم بیدہ ان امکثوا فذھب ثم رجع وعلی جلدہ اثر الماء **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی کسی نماز فرض مین نماز پڑہنے سے پہر اشارہ کیا مقتدیون کو اپنی ہاتہ سے اس باتکا کہ اپنی جاے پر جمے رہو اور آپ گئے
گہر مین بعد اوسکی لوٹ کر آئے اور آپکی بدن پر پانیکا نشان تہا **ف م** ابوداؤد اور ابن حبان کی روایت مین ہی کہ یہ نماز
صبح کی تہی اور ابوہریرہ کی حدیث مین ہی کہ آپ غسل کرکے آئے اور سر سے پانی ٹپک رہا تہا پہر تکبیر کہی **عن** زید بن اسلم
قال خرجت مع عمر بن الخطاب الی الجرف فنظر فاذا ھو قد احتلم وصلی ولم یغتسل فقال واللہ ما ارانی الا قد احتلمت
وما شعرت وصلیت وما اغتسلت قال فاغتسل وغسل ما رای فی ثوبہ ونضح ما لم یر وادن او اقام ثم
صلی بعد ارتفاع الضحی متمکنا **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہی کہ نکلا مین ساتہ عمر بن الخطاب رضہ کے جرف تک
تو دیکہا عمر رضہ نے اپنی کپڑی کو اور پایا نشان احتلام کا اور نماز پڑہ چکی تہی بغیر غسل کے تب کہا قسم اللہ کے نہین دیکہتا ہونگا نہین
احتلام کے جنب نماز کو لوٹا دی غسل کرکے جب اوسنی نجاست لگی ہو بغیر غسل کے اور اگر اوسمین نجاست لگی ہو

مگر بھی احتلام ہوا اور خبر نہوئی اور نماز پڑہ لی اور غسل نہین کیا کہا زید نی پس غسل کیا حضرت عمر نے اور دہویا جو نشان دیکہائی دیا
کپڑی مین اور جو ند دیکہائی دیا اوسپر پانی چھڑک دیا اور اذان کہی یا اقامت کہی پہر نماز پڑہی جب آفتاب بلند ہوگیا اطمینان سی **ف م**
جُرُف ایک موضع ہی، مدینہ سی تین میل کی فاصلہ پر **عن** سلیمان بن یسار ان عمر بن الخطاب غدا الی ارضہ بالجُرُف فرای
فی ثوبہ احتلاما فقال لقد ابتلیت بالاحتلام منذ ولیت امر الناس فاغتسل وغسل ما رای فی ثوبہ
من الاحتلام ثم صلی بعد ان طلعت الشمس ترجمہ سلیمان بن یسار سی روایت ہی کہ عمر بن الخطاب صبح کو گئی اپنی زمین کو
جو جُرُف مین تہی تو دیکہا اپنی کپڑی مین نشان احتلام کا پہر کہا کہ مین مبتلا ہوگیا احتلام مین جب سی خلیفہ ہوا پہر غسل کیا اور دہویا
جو نشان پایا اپنی کپڑے مین احتلام کا پہر نماز پڑہی جب آفتاب نکل آیا **ف م** یہ جو کہا کہ جب سی خلیفہ ہوا مبتلا ہوگیا احتلام
مین اسکی وجہ یہ ہے کہ خلافت کی کامونکی سبب سی فرصت نہین ہوتی کہ صحبت کرین عورتون سی **عن** سلیمان بن یسار
ان عمر بن الخطاب صلی بالناس الصبح ثم غدا الی ارضہ بالجُرُف فوجد فی ثوبہ احتلاما فقال انا لما اصبنا الودک
لانت العروق فاغتسل وغسل الاحتلام من ثوبہ وعاد لصلوتہ ترجمہ سلیمان بن یسار سی روایت ہی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ نی نماز صبح کی پڑہائی لوگونکو پہر گئے اپنے زمین کیطرف جو جُرُف مین تہی پس دیکہا اپنی کپڑے مین نشان احتلام کا تو کہا کہ جب سی
ہم کہانی لگی چربی نرم ہوگئین رگین پہر غسل کیا اور دہویا احتلام کے نشان کو اپنی کپڑے سے اور لوٹا یا نماز کو **ف م**
اور جن لوگون نی اسکی پیچہے نماز پڑہی تہی اونکو اعادہ نماز کا حکم نہ دیا کیونکہ جو شخص جنب یا محدث کی پیچہی نماز پڑہ لیوے اور اوسکو
خبر نہو کہ امام محدث یا جنب ہی نہ امام کو یاد ہو کہ مین محدث یا جنب ہون تو مقتدی کی نماز درست ہوجاویگی اور امام پر جب
اوسکو یاد آوی اعادہ لازم ہوگا یہ مذہب امام مالک کا ہی اور شافعی کی نزدیک اگر امام کو معلوم نہی ہوا کہ مین محدث ہون یا جنب
اور مقتدیونکو خبر نہو تو مقتدیونکی نماز ہوجاویگی اور ابو حنیفہ کے نزدیک نہ مقتدیونکی صحیح ہی نہ امام کی دونو صورت مین اور جب
معلوم ہو تو اعادہ ضرور ہے **عن** یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب انہ اعتمر مع عمر بن الخطاب فی رکب فیہم عمرو بن العاص
وان عمر بن الخطاب عرّس ببعض الطریق قریبا من بعض المیاہ فاحتلم عمرو وقد کاد ان یصبح فلم یجد مع
الرکب ماء فرکب حتی جاء الماء فجعل یغسل ما رای من ذلک الاحتلام حتی اسفر فقال لہ عمرو
بن العاص اصبحت ومعنا ثیاب فدع ثوبک یغسل فقال عمر بن الخطاب واعجبا لک یا ابن العاص لئن
کنت تحدثیا با افعل الناس یحدثا با واللہ لو فعلتہا لکانت سنۃ بل اغسل ما رایت وانضح ما لم ار
ترجمہ یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سی روایت ہی کہ انہون نی عمرہ کیا ساتہ عمر بن الخطاب رض کی کئی شتر سوار وانمین اونمین عمرو
بن العاص بہی تہی اور عمر بن الخطاب راتکو اوترے قریب پانی کی تو احتلام ہوا حضرت عمر کو اور صبح قریب تہی اور قافلہ مین پانی
نہ تہا تو سوار ہوئے حضرت عمر رض یہانتک کہ آئی پانی پاس اور دہونے لگے کپڑے اپنے یہانتک کہ روشنی ہوگئی تو عمرو بن العاص نی کہا حضرت
عمر سے صبح ہوگئی ہے ہمارے پاس کپڑی ہین آپ اپنا کپڑا چہوڑ دیجی دہوڈالا جاویگا اور ہمارے کپڑون مین سے ایک کپڑا پہن لیجی تو کہا عمر نی

الخطاب نے کہ تعجب ہے ای عمرو بن العاص کیا تمہاری پاس کپڑی ہین تو تم سمجھتے ہو کہ سب آدمیون پاس کپڑی ہونگی قسم خدا کی اگر مین ایسا کرون تو یہ امر سنت ہوجاوے بلکہ دھوڈالنا ہو نہین جہان نجاست معلوم ہوتی ہے اور پانی چھڑک دیتا ہون جہان نہین معلوم ہوتی کہا یحیے نی کہا مالک نی کہ ایک شخص نے اپنی کپڑی مین نشان احتلام کا پایا اور اوسکو خبر نہین کہ کب احتلام ہوا اور نہ خواب مین جو دیکھا یاد ہی تو وہ غسل کرے اخیر خواب سی اگر اوسنی بعد اس خواب کے نماز پڑہی ہی تو اوسکا اعادہ کرے اسلئی کہ کبھی آدمیکو احتلام ہوتا ہی اور کچہ نہین دیکھتا اور کبھی دیکھتا ہے مگر احتلام نہین ہوتا تو جب تری دیکھی غسل اوسکو لازم ہوگا وجہ اسکی یہ ہے کہ عمر بن الخطاب نے جو نماز پڑہی تہی اخیر نیند کے بعد اوسیکا اعادہ کیا اور اوس سے پہلے کے نمازونکا اعادہ نہ کیا **غسل المراۃ اذا رات فی المنام مثل ما یری الرجل** عورتکو اگر احتلام ہو مثل مرد کی تو اوسپر غسل واجب ہے **عن** عروۃ بن الزبیر ان ام سلیم قالت لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المراۃ تری فی المنام مثل ما یری الرجل اتغتسل فقال لها رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نعم فلتغتسل فقالت لها عایشۃ افلکِ وھل ترین ذلک المراۃ فقال لها رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تربت یمینک ومن این یکون الشبہ ترجمہ عروہ بن الزبیر سی روایت ہی کہ ام سلیم نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عورت اگر دیکھی خواب مین جیسا کہ مرد دیکھتا ہے کیا غسل کرے فرمایا آپنی ہان غسل کرے تو کہا عایشہ نی ام سلیم کو نوج نکوڑی کیا عورت بہی دیکھتے ہے خواب مین یعنی اوسکو بہی احتلام ہوتا ہے تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو داہنا ہاتہ تیرا اور کہان سی ہوتی ہی مشابہت **ف م** یعنی کبھی بچہ مشابہ ہوتا ہی صورت مین باپ کی اور کبھی ماں کی تو اس سے معلوم ہوا کہ عورت مین بہی منی موجود ہے پہر جب منی عورت مین موجود ہی تو اوسکو احتلام ہونا کچہ بعید نہین ہے (مصنف) یہ جو حضرت نی فرمایا کہ خاک آلودہ ہو داہنا ہاتہ تیرا یہ واسطے تعجب کے یا تنبیہ کے کچہ بد دعا نہین کی **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم انها قالت جاءت ام سلیم امراۃ ابی طلحۃ الانصاری الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان اللہ لا یستحیی من الحق ھل علی المراۃ من غسل اذا ھی احتلمت قال نعم اذا رات الماء ترجمہ ام سلمہ رضی روایت ہی کہ ام سلیم آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس تو کہا یا رسول اللہ اللہ نہین شرماتا ہے سچ سے کیا عورت پر بہی غسل ہی جب اوسکو احتلام ہو فرمایا آپنی ہان جبکہ دیکھی پانے کو

جامع غسل الجنابۃ صحابہ مین مختلف مسائل غسل جنابت کی مذکور ہین **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول لا باس بان یغتسل بفضل المراۃ مالم تکن حائضا او جنبا ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے کچہ مضائقہ نہین کہ مرد غسل کرے اوس پانی سی جو عورت کی طہارت سی بچا ہو جبکہ وہ عورت حیض اور جنابت سی نہو **ف م** ورنہ مکروہ ہے اور جمہور صحابہ اور تابعین عدم کراہت کیطرف گئی ہین اور یہی مذہب تمام فقہا کا ہی سوا احمد بن حنبل کے (زرقانی) **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یعرق فی الثوب وھو جنب ثم یصلی فیہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر کو پسینا آتا کپڑی مین اور وہ جنب ہوتی تہی پہر اوسی کپڑے سی نماز پڑہتے تہے **عن** نافع ان ابن عمر کان یغسل جواریہ جلیدہ ویعطینہ الخمرۃ

وھن حُیَّضٌ ترجمہ ابن عمر رضہ کی لونڈیان اونکی پانون دھوتی تہین اور اونکو جانماز اوٹھا کر دیتی تہین حالت حیض مین کہا یحییٰ نے پوچھے گئے امام مالک اوس شخص سی جسکی پاس بی بیان اور لونڈیان ہین کیا سب سے وطی کرے غسل سے پیشتر تو جواب دیا کہ اگر جماع کرے اپنی لونڈی سی قبل غسل کے تو کچھ حرج نہین ہے اور آزاد بی بیون سی ایک کی باری مین دوسرے سے جماع کرنا مکروہ ہے ہان یہ بات کہ ایک لونڈی سی جماع کرے پھر غسل سی پیشتر دوسرے لونڈی سی جماع کرے اسمین کچھ قباحت نہین ہے کہا یحییٰ نے اور پوچھی گئی امام مالک ایک جنب سی اوسنی رکھا پانی غسل کو پھر بہولکر اوسمین اونگلی ڈالدی پانی کی سرد ہے یا گرمی دیکھنے کو تو جواب دیا مالک نی کہ اگر اوسکی اونگلی مین نجاست نہ لگی ہو تو پانی نجس نہوگا **التیمم** تیمم کا بیان

عن عایشۃ ام المؤمنین انھا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ حتی اذا کنا بالبیداء او بذات الجیش انقطع عقد لی فاقام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی التماسہ واقام الناس معہ ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء فاتی الناس الی ابی بکر الصدیق فقالوا الا تری ما صنعت عایشۃ اقامت برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وبالناس ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء قالت فجاء ابوبکر ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واضع راسہ علی فخذی قد نام فقال حبستِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والناس ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء قالت عائشۃ فعاتبنی ابوبکر وجعل یطعن بیدہ فی خاصرتی فلا یمنعنی من التحرک الا مکان راس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی فخذی فنام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی اصبح علی غیر ماء فانزل اللہ تعالیٰ آیۃ التیمم فقال اسید بن الحضیر ما ھی باول برکتکم یا آل ابی بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا العقد تحتہ

ترجمہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہی کہ ہم نکلے ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی سفر مین تو جب پہونچے ہم بیدا یا ذات الجیش کو گلوبند میرا ٹوٹ کر گر پڑا تو ٹہر گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوسکی ڈہونڈنے کے لیے اور لوگ بہی ٹہر گئے ساتہ آپکی اور وہان پانی نہ تہا اور نہ ساتہ لوگون کے پانی تہا تب لوگ آئی ابوبکر صدیق رضہ پاس اور کہا کہ دیکہا تمنی کیا کیا عایشہ رضہ نے ٹہرا دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور لوگونکو اور نہ یہان پانی ہی نہ ہمارے ساتہ پانی ہے تو ابوبکر آئی میری پاس اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنا سر میرے ران پر رکہی ہوئے سو رہی ہتی تو کہا ابوبکر نے روک دیا تو نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لوگونکو اور نہ یہان پانی ملتا ہی نہ اونکی پاس پانی ہی کہا عایشہ نی غصہ ہوئے میرے اوپر ابوبکر اور اپنی ہاتہ سے میری کوکہہ مین مارنی لگی تو مین ہلتی نہ تہی مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سر میرے ران پر تہا اسوجہ سی نہ ہل سکتی ہتی پس سوتی رہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ صبح ہوئی اور پانی نہ تہا تو اوتاری اللہ جل جلالہ نی آیت تیمم کی تب کہا اسید بن الحضیر نے کہ ای ابوبکر کے گہر والو یہ کچہ تمہارے پہلے برکت نہین ہی یعنے تم سے ہمیشہ ایسے ہی برکتین اور رحمتین مسلمانونکو حاصل ہوئی ہین کہا عایشہ رضہ نے جب ہم چلنے لگے تو وہ گلوبند اوس اونٹ کی نیچی سی نکلا جسپر ہم سوار ہتی **ف** مر بیدا اور ذات الجیش دونو مقام کی نام ہین اللہ جل جلالہ کی اس اوترنے اور گلوبند کہونے مین بہی حکمت ہتی تاکہ مسلمانونکو تیمم کا مسئلہ

معلوم ہو جاوے اور حاجت کی وقت بر کام آوی کہا یحیی نی پوچھی گئی امام مالک رض اوس شخص سی جسنی تیمم کیا ایک نماز کی لیی پھر دوسرے
نماز کا وقت آیا کیا پھر تیمم کری یا وہی تیمم کافی ہی تو جواب دیا کہ تیمم کرے ہر نماز کے لیے کیونکہ اوسپر واجب ہے پانی ڈھونڈنا ہر نماز کیوقت
تو جب پانی ڈھونڈہی اور نہ ملی تیمم کری کہا یحیی نی اور پوچھی گئی امام مالک رض اوس شخص سی جسنی تیمم کیا کیا وہ امامت کری اون
لوگونکی جنہوں نے وضو کیا ہی تو کہا امام مالک نے کہ اگر اور کوی امامت کرے تو اچھا ہی اور جو وہی امامت کرے تو ہی کچھ قباحت نہین ہے
کہا یحیے نی کہا مالک نی کہ ایک شخص نے تیمم کیا جب پانی بنایا تو وہ کھڑا ہو نماز کو اور تکبیر تحریمہ کہہ لے اب ایک آدمی ادہر سی نکلا جسکے پاس
پانی ہی تو وہ نماز کو نہ توڑی بلکہ تیمم سی تمام کرلیوی بعد نماز کے اگر پانی ملی تو آیندہ کے لیی وضو کرلیوے کہا یحیی نے کہا مالک نی جو شخص کھڑا ہوا
نماز کو اور پانی اوسی نہ ملا سوا اوسنی تیمم کرلیا تو اطاعت کی اوسنی اللہ جل جلالہ کی اب جس شخص نے پانی پایا وہ کچھ طہارت مین یا نماز کے
فضیلت مین اوس سے زیادہ نہین ہے کیونکہ دونون نی اللہ جل جلالہ کی فرمودہ کی موافق عمل کیا اور اللہ کا فرمودہ یہی ہے کہ جو شخص
پانی پاوی قبل نماز شروع کرنیکے وہ وضو کرلیوے اور جو نپاوی وہ تیمم کرلیوے کہا یحیے نے کہا مالک نے کہ جو شخص جنب ہو تیمم
کرلیوی اور جسقدر معمول اوسکا قرآن پڑھنے کا ہی پڑھے اور نفل نماز ادا کرے جب تک پانی نپاوی اوسی مقام مین جہان کہ
اوسکو نماز تیمم سی پڑہنا درست ہے **العمل فی التیمم** تیمم کی ترکیب کا بیان **عن** نافع انہ اقبل هو وعبد الله بن

عمر من الجرف حتی اذا کانا بالمربد نزل عبد الله فتیمم صعیدا طیبا فمسح بوجهه ویدیه الی المرفقین ثم صلی

ترجمہ نافع کہتی ہین کہ مین اور عبداللہ بن عمر جرف سی آئی تو جب پہونچے مربد کو اترے عبداللہ اور متوجہ ہوئے پاک زمین کیطرف
تو مسح کیا اپنی منہ کا اور ہاتھون کا کہنیون تک پھر نماز پڑہے **ف** اس اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ تیمم کے صحیح ہونیکے
لیے سفر شرط نہین ہی بلکہ حضر مین بہی اگر پانی نہ ملی تو تیمم کرلے یا پانی دور ہو شہر مین اگرچہ ایک میل سی کم ہو اور یہی مذہب ہے
امام مالک کا کیونکہ جرف اور مربد مدینہ سے بہت قریب ہین جرف مدینہ سے تین میل پر ہے اور مربد تو ایک ہی میل پر ہے
اسیطرح جو شخص مقیم ہو اور تندرست ہو لیکن نماز کے قضا ہو جانیکا خوف ہو اوسکو بہی تیمم درست ہی (مصنف) مع زیادہ واقصا

عن نافع ان عبد الله بن عمر کان یتیمم الی المرفقین ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر رض تیمم کرتے تہی دونو کہنیون تک
کہا یحیے نی پوچھی گئی امام مالک رض تیمم کے ترکیب سے اور کہان تک کرنا چاہیے تو کہا کہ ایک دفعہ ہاتہہ مار کر منہ پر مسح کرے اور دوسرے دفعہ
ہاتہہ مار کر ہاتھون کا مسح کرے کہنیون تک **ف** صحیحین مین عمار سی روایت ہی کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
کافی تہا تجھکو یہہ پہر مارا حضرت نی دونو ہتیلیونکو اپنی خاک پر اور پہونک ماری اونمین اور مسح کیا منہ پر اور دونو ہاتھونکا
ہتیلیون تک اسی حدیث کیطرف امام احمد اور اصحاب حدیث گئی ہین اور یہی قول قدیم شافعی کا اور دو دفعہ ہاتہہ مارنیکی
بارہ مین جتنے حدیثین آئی ہین اکثر اونمین سے ضعیف ہین **تیمم الجنب** جنب کو تیمم کرنی کا بیان **عن** عبد الرحمن

بن حرملة ان رجلا سال سعید بن المسیب عن الرجل الجنب یتیمم ثم یدرک الماء فقال سعید اذا ادرک

الماء فعلیه الغسل لما یستقبل ترجمہ عبدالرحمن بن حرملہ سی روایت ہی کہ ایک شخص نی پوچھا سعید بن المسیب سے کہ

جنب نی تیمم کیا پھر پانی کو تو کہا سعید نے کہ جب پاوی پانی تو اوسپر غسل واجب ہوگا آیندہ کیواسطے **ف م** یعنی جو نماز تیمم سے پڑھ چکا اوسکا اعادہ ضرور نہین اگرچہ وقت باقی ہو کہا یحیے نے کہا مالک نے جس شخص کو احتلام ہو سفر مین اور نہو اوسکی پاس پانی مگر ہو اوق وضو کی تو اگر اوسکو پیاس کا خوف نہو تو اوس پانی سی اپنی شرمگاہ اور جو نجاست لگ گئی ہو دھو ڈالی پھر تیمم کری خاک پاک پر جیسا کہ حکم کیا ہی اوسکو اللہ جل جلالہ نے کہا یحیے نی سوال ہوا مالک سی کہ ایک جنب کو تیمم کے ضرورت ہوئی تو نپائی اوسنی مٹی مگر کہا نے مٹے نمک کے کیا تیمم کرے اوس سے اور کیا مکروہ ہے نماز اوسمین تو جواب دیا مالک نے کہ کہا ہے نکلیز مٹی سی تیمم کرنیمین اور اوسپر نماز پڑہنے مین کچھ مضائقہ نہین کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا فتیمموا صعیدا طیبا یعنی قصد کرو پاک زمین کا تو جو چیز زمین کہلاوے اوس سے تیمم کیا جاوے اگرچہ کہا ہے نکلین ہووے یا اور کچھ **مایحل للرجل من امراءتہ وھی حایض** حایضہ عورت سی مرد کو جو کام کرنا درست ہی اوسکا بیان **عن** زید بن اسلم ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مایحل لی من امراءتی وھی حایض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتشد علیھا ازارھا ثم شانک باعلاھا ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہی کہ ایک شخص نی پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا درست ہی مجکو اپنی عورت سے جب وہ حایض ہو تو فرمایا آپنی باندہ اوسپر تہبند اوسکی پھر جو چاہے اختیار ہی تہبند کے اوپر

ف م اس سے معلوم ہوا کہ ناف کی نیچی سی گھٹنے تک عورت حایضہ سے لذت نہ اوٹھانا چاہیے یہی مذہب ہی جمہور علما کا **عن** ربیعۃ بن ابی عبدالرحمن ان عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تحیض وھی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثوب واحد فاصابھا ثوبہ دم فاشارت بیدھا فدلکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالک لعلک نفست یعنی حضت قالت نعم قال فشدی علی نفسک اذارک ثم عودی الی مضجعک ترجمہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سی روایت ہی کہ حضرت عایشہ رضہ لیٹتی تہین ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک کپڑے مین اتنی مین کپڑے مین لوہو آلگا پھر تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی شاید حیض آیا تجھکو کہا ہان تو فرمایا آپنی باندہ لی تہبند اپنی پھر آکر وہین لیٹ جا **عن** نافع ان عبداللہ بن عبداللہ بن عمر ارسل الی عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالھا ھل یباشر الرجل امراءتہ وھی حایض فقالت لتشد ازارھا علی اسفلھا ثم یباشرھا ان شاء ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضہ نے بہیجا کسی آدمی کو حضرت عایشہ رضہ کے پاس پوچھوایا کہ درست ہی مباشرت کرے اپنے عورت سے حالت حیض مین تو کہا حضرت عایشہ نے چاہیے کہ باندہ لی تہبند نیچے کے جسم پر پھر اگر چاہے مباشرت کرے اوس سے **عن** مالک انہ بلغہ ان سالم بن عبداللہ وسلیمان بن یسار سئلا عن الحایض ھل یصیبھا زوجھا اذا رات الطھر قبل ان تغتسل فقالا لا حتی تغتسل ترجمہ امام مالک کے پہونچا کہ سالم بن عبداللہ بن عمر اور سلیمان بن یسار پوچہی گئی حایضہ عورت سے جب پاک ہو جاوے تو جماع کرے خاوند اوسکا قبل غسل کے کہا اون دونونے نہین جب تک غسل نکرے **ف م** برابر ہی کہ حیض اوسکا اکثر مدت مین ختم ہوا ہو یا اقل مدۃ مین یہی مذہب ہی مالک اور شافعی اور احمد اور زفر اور جمہور فقہا کا اور نقل کیا اسحاق بن راہویہ نے اجماع تابعین کا اسپر اور ابو حنیفہ

حایضہ عورت سے مرد کو جو کام کرنا درست ہی اوسکا بیان

نی کہا کہ اگر دس دنکی مدت مین حیض ختم ہوا تو قبل غسل کے اوس سی وطی جایز ہے اور جو دس سی کم مین ختم ہوا تو جب تک غسل نکرے یا اوسپر وقت موافق غسل اور تکبیر تحریمہ کے نہ گذر جاوے وطی درست نہین ہے ابن عبد البر نے کہا کہ یہ صرف تحکم ہی کوئی وجہ اسکی معلوم نہین ہوتی (زرقانی) **طہر الحایض** حایضہ کب پاک ہوتی ہی حیض سے اوسکا بیان **عن** ام علقمۃ مولاۃ عایشۃ ام المؤمنین انہا قالت کان النساء یبعثن الی عایشۃ بالدرجۃ فیہا الکرسف فیہ الصفرۃ من دم الحیض یسالنہا عن الصلوۃ فتقول لہن لا تعجلن حتی ترین القصۃ البیضاء تریدبذلک الطہر من الحیضۃ ترجمہ مرجانہ سے جو مان ہین علقمہ کے اور مولاۃ ہین حضرت عایشہ رضہ کی روایت ہی کہ عورتین ڈبیون مین روئی رکھکر حضرت عایشہ کو دکہانیکو بہیجتی تہین اور اوس روئی مین زردی ہوتی ہی حیض کے خون کی پوچہتی تہین کہ نماز پڑہین یا نہ پڑہین تو کہتے تہین حضرت عایشہ مت جلدی کرو تم نماز مین یہانتک کہ دیکہو سفید قصہ مراد یہ تہی کہ پاک ہوجانا حیض سے **ف م** قصہ وہ پانی ہی سفید جو وقت بند ہونی حیض کے رحم سے نکلتا ہے اور بعضون نے کہا کہ قصہ سی مراد وہ کپڑا ہے جو عورتین فرج مین رکہتی ہین جب بالکل سفید نکلی تو معلوم ہوا کہ اب خون بند ہوگیا مصنف مین ہی کہ قصہ ایک چیز ہے مثل سفید دلگی کی جو نکلتا ہی بعد خون بند ہونیکے اور اسی پر اکثر اہل علم ہین مالک نے کہا کہ پوچہا مین عورتون سی قصہ کو تو وہ پہچانتی تہین اوسکو **عن** بنت زید بن ثابت انہ بلغہا ان النساء کن یدعون بالمصابیح من جوف اللیل ینظرن الی الطہر فکانت تعیب ذلک علیہن وتقول ما کان النساء یصنعن ہذا ترجمہ ام کلثوم سی جو بیٹی ہین زید بن ثابت کی روایت ہی کہ اونکو خبر پہونچی ہبات کی کہ عورتین منگاتی ہین چراغ بیچ رات کو اور دیکہتے ہین کہ حیض سی پاک ہوئین یا نہ تو ام کلثوم عیب جانتے تہین ہبات کو اور کہتی تہین کہ صحابہ کی عورتین ایسا نہین کرتی تہین **ف م** یعنی یہہ بیفایدہ تکلیف اوٹہانا ہی زاو سوقت نماز کا وقت ہی نہ کچہ پہر کیا ضرور ہے کہ اتنا خوض کرے حافظ نے کہا کہ اس قول پر اعتراض یہ ہے کہ اوسوقت عشا کا وقت ہوتا ہے بعضون نے کہا عیب اسوجہ سی ہے کہ رات کو زردی سفیدی سے ملتبس ہوگی تو وہ نماز پڑہ لین گی قبل طہر کے (زرقانی) شاہ ولی اللہ صاحب نے کہا کہ عیب اسوجہ سے ہے کہ بیچ بیچ رات مین دیکہنا کیا ضرور ہے جب رات اتنی باقی رہی کہ غسل اور نماز کو مکتفے ہوا اوسوقت دیکہہ لین **کہا** یحییٰ نے پوچہی گئی امام مالک رضہ حایضہ سی جب پاک ہوجاوے لیکن پانی نہ پاوی تو تیمم کرلی کہا ہان تیمم کرلی کیونکہ مثال اوسکے جب کے سی ہے جب جنب کو پانی نہ ملے تو وہ بہی تیمم کرلیوے **جامع الحیضۃ** اس باب مین مختلف مسائل حیض کے مذکور ہین **عن** مالک انہ بلغہ ان عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت فی المراۃ الحامل تری الدم انہا تدع الصلوۃ ترجمہ امام مالک کو پہونچا حضرت عایشہ رضہ سے کہ کہا انہون نی عورت حاملہ اگر دیکہے خون کو تو چہوڑ دیوے نماز کو **ف م** کیونکہ حاملہ کو بہی کبہی حیض آتا ہے یہی مذہب ہے ابن المسیب ابن شہاب اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور سفیان ثوری کا مذہب ہی کہ وہ حیض نہین ہے **عن** مالک انہ سال ابن شہاب عن المراۃ الحامل تری الدم قال تکف عن الصلوۃ ترجمہ امام مالک نے پوچہا ابن شہاب سے

کہ عورت حاملہ اگر دیکھی خون کو تو کہا ابن شہاب نے باز رہی نماز سے **کہا** یحیی نی کہا مالک نی کہ ہمارا مذہب یہی ہی **عن** عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کنت ارجل راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا حایض **ترجمہ** حضرت عایشہ نی کہا مین کنگھی کرتی تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سر مین اور مین حایضہ ہوتے تہے **عن** اسماء بنت ابی بکر الصدیق انہا قالت سالت امراۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ارایت احدنا اذا اصاب ثوبہا الدم من الحیضۃ کیف تصنع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصاب ثوب احدکن الدم من الحیضۃ فلتقرصہ ثم لتنضحہ بالماء ثم لتصل فیہ **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہی کہ ایک عورت نی پوچہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر ہماری کپڑی کو خون حیض کا لگ جاوی تو کیا کرین فرمایا آپنی جب بہر جاوے کسی ایک کے کپڑی مین تم مین سی خون حیض کا تو مل ڈالی اوسکو پہر دہو ڈالی پانی سے پہر نماز پڑہے اوس کپڑے سے **فاجاء فی المستحاضۃ** مستحاضہ کا بیان مستحاضہ اوس عورت کو کہتی ہین جسکا خون بعد ایام حیض کے نہی آیا کرے **عن** عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت قالت فاطمۃ بنت ابی حبیش یا رسول اللہ انی لا اطہر افادع الصلوۃ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فاترکی الصلوۃ فاذا ذہب قدرہا فاغسلی عنک الدم وصلی **ترجمہ** عایشہ صدیقہ سے روایت ہی کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے کہا یارسول اللہ مین پاک نہین ہوتی ہون تو کیا چہوڑون نماز کو فرمایا آپنی یہ خون کسی رگ کا ہی اور حیض نہین ہے تو جب حیض آوی **ف م** یعنی وہ دن آوین جن دنون مین قبل اس کے یہ حیض آیا تہا **ت** تو چہوڑدی نماز کو پہر جب وہ مدت گذر جاوے تو خون دہو کر نماز پڑہ لے **ف م** یعنی بعد غسل کے جیسا بخاری کی روایت مین مصرح ہے اب ہر نماز کے لیئے وضو کرنا اوسکو مستحب ہے کیونکہ اس خون نکلنے سے وضو اوسکا نہ ٹوٹیگا نزدیک امام مالک کے اور بعض ائمہ کی نزدیک ہر نماز کے لیئے وضو کرنا ضرور ہے **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امراۃ کانت تہراق الدماء فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتت لہا ام سلمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر الی عدد اللیالی والایام التی کانت تحیضہن من الشہر قبل ان یصیبہا الذی اصابہا فلتترک الصلوۃ قدر ذلک من الشہر فاذا خلفت ذلک فلتغتسل ثم استثفر بثوب ثم لتصل **ترجمہ** ام سلمہ نی کہا ایک عورت کا خون بہا کرتا تہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تو فتوی پوچہا اوسکی واسطے ام سلمہ رضی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنی کہ شمار کرلے اون دنون اور راتون کا جن مین حیض آتا تہا قبل اس بیماری کے تو چہوڑدی نماز کو اوسقدر مدت مین ہر مہینے سے پس جب گذر جاوے وہ مدت تو غسل کرے اور ایک کپڑا باندہ لیوی فرج پر پہر نماز پڑہے **عن** زینب بنت ابی سلمۃ انہا رات زینب بنت جحش التی کانت تحت عبد الرحمن بن عوف وکانت تستحاض فکانت تغتسل و تصلی **ترجمہ** زینب بنت ابی سلمہ نے دیکہا زینب بنت جحش کو جو نکاح مین تہین عبد الرحمن بن عوف کی اونکو استحاضہ تہا اور وہ غسل کرکے نماز پڑہتے تہین **ف م** یہ غلطی ہے مؤطا کی راویون کی زینب بنت جحش سے عبد الرحمن بن عوف نی کبہی نکاح

نہین کیا بلکہ ان سی زید بن حارثہ نی نکاح کیا تہا پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور عبد الرحمن کی نکاح مین ام حبیبہ
بنت جحش تہین جو بہن ہین زینب بنت جحش کی اور دوسری حدیثون مین مذکور ہے کہ استحاضہ حمنہ بنت جحش کو ہو گیا تہا
ابن عبد البر نے کہا کہ یہ عجیب بات ہی کہ جحش کی تینون بیٹیان استحاضہ مین مبتلا تہین اور بعضون نی کہا کہ سوا حمنہ کے کسیکو
استحاضہ نہتہا واللہ اعلم (زرقانی) **عن** سی مولی ابی بکر ان القعقاع بن حکیم وزید بن اسلم ارسلاہ الی سعید بن
المسیب یسالہ کیف تغتسل المستحاضۃ فقال تغتسل من طہر الی طہر وتتوضاء لکل صلوۃ فان غلبہا الدم استثفرت
ترجمہ قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم نی سمی کو بہیجا سعید بن المسیب پاس کہ پوچہین اوسسی کیونکر غسل کرے مستحاضہ کہا سعید نے
غسل کرے ایک طہر سی دوسری طہر تک اور وضو کرے ہر نماز کے لیے تو اگر خون بہت آوی ایک کپڑا باندہ لی اپنی فرج پر **ف م**
ایک طہر سی دوسری طہر تک اس سے یہ غرض ہی کہ جب مدت مقررہ حیض کی گذر جاوے تو غسل کری اب جب پہر حیض کے دن آکر
گذر جاوینگی تو پہر غسل کریگی **عن** عروۃ بن الزبیر انہ قال لیس علی المستحاضۃ الا ان تغتسل غسلا واحدا ثم تتوضاء بعد ذلک لکل صلوۃ
ترجمہ عروہ بن الزبیر سی روایت ہی کہا انہون نی مستحاضہ پر ایک ہی غسل ہے پہر وضو کیا کری ہر نماز کے لیے **کہا** یحییٰ نے
کہا مالک نے ہماری نزدیک حکم یہ ہے کہ مستحاضہ جب نماز پڑہنے لگے تو خاوند کو جماع نہی درست ہی اسیطرح نفاء کو جب مدت
مقررہ کی انتہا تک خون آلیوے اور بعد اوسکے بہی خون دیکہے تو خاوند اوس سی جماع کر سکتا ہے اور یہ خون بہی بمنزلہ
استحاضہ کی ہی **ف م** نفاء وہ عورت ہے جو جننے کے بعد خون دیکہتی ہے **کہا** یحییٰ نے کہا مالک نے ہمارے نزدیک
حکم مستحاضہ کا عروہ کی حدیث کی موافق ہے جسکو روایت کیا عروہ نے عایشہ سی انہون آنحضرت سی جو ابتدا باب مین
گذری اور جتنی روایتین مینے اس باب مین سنین اب سی مجہکو وہ روایت زیادہ پسند ہے **ماجاء فی بول**
الصبی بچے کے پیشاب کا بیان **عن** عایشۃ انہا قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصبی فبال علی ثوبہ فدعا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بماء فاتبعہ ایاہ ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس ایک لڑکا لائے سو اوسنی پیشاب کر دیا اپنی کپڑی پر پس منگایا آپنی پانی تو ڈالدیا اوسپر **عن** ام قیس بنت محصن انہا
اتت بابن لہا صغیر لم یاکل الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجلسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فبال
علی ثوبہ فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بماء فنضحہ ولم یغسلہ ترجمہ ام قیس سے روایت ہی کہ وہ اپنی چہوٹے
بچے کو جسنی کہانا نہ کہایا تہا لی آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو بٹہا لیا آپنی اوس بچی کو گود مین اپنی تو موت دیا اوسنی
آپکی کپڑی پر پس منگایا آپنی پانی اور ڈالدیا اوسپر اور نہ دہویا کپڑیکو **ف م** یعنے نچوڑ کر نہ دہویا فقط پانی اوسپر بہادیا
زرقانی نی کہا کہ یہان برتین مذہب ہین ایک یہہ کہ لڑکے کے پیشاب پر صرف پانی چہڑکنا کافی ہی نہ لڑکی کی دوسری یہہ کہ دونو
کے پیشاب پر پانی چہڑکنا کافی ہی اور تیسری یہ کہ دونو کے پیشاب کو دہونا چاہیئے یہہ اختلاف جب تک ہی کہ لڑکا لڑکی کہانا نہ کہا
ہون صرف دودہ پیتی ہون ورنہ بالاتفاق دہونا چاہیئے **ماجاء فی البول قائما وغیرہ** کہڑی کہڑی پیشاب کرنے کا

بچے کے پیشاب کا بیان

لڑکی کے پیشاب کا بیان

کہڑی کہڑی پیشاب کرنے کا بیان

بیان عن یحیی بن سعید انہ قال دخل اعرابی المسجد فکشف عن فرجہ لیبول فصاح الناس بہ حتی علا الصوت
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترکوہ فترکوہ فبال ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذنوب من ماء فصب علی ذلک المکان
ترجمہ یحیی بن سعید انصاری سے روایت ہی کہ ایک اعرابی مسجد مین آیا اور ستر اپنا کھولا موتنے کے لئے تو غل مچایا لوگون نے اور بڑا پکارا اسپر آنحضرت
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی چھوڑ دو اوسکو پس چھوڑ دیا لوگون نی جب وہ پیشاب کرچکا تو حکم کیا آپنی ایک ڈول پانی کا
ڈالدیا گیا اوسجگہہ پر ف م مسلم کی روایت مین ہی کہ جب وہ پیشاب کرچکا تو آپنی اوسکو بلا کر سمجھایا کہ مسجد مین پیشاب پاخانہ
کے لئے نہین بنائی گئین بلکہ اللہ جل جلالہ کی ذکر اور نماز اور قرآن شریف پڑہنے کے لئے اس حدیث سی کمال خلق اور ترحم آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا معلوم ہوا بعض علمانی کہا ہی کہ اسمین بڑی بڑی حکمتین تہین اگر اوسیوقت اوس گنوار کو نکالدیتی یا مارتے
تو وہ بدل ہوجاتا اور بات نہ سمجہتا یا موتتا چلا جاتا تمام مسجد آلودہ ہوجاتی اگر بند کرتا تو بیمار ہوجاتا واللہ اعلم عن عبد اللہ بن
دینار انہ قال رایت عبد اللہ بن عمر یبول قائما ترجمہ عبد اللہ بن دینار سی روایت ہی کہ مینے دیکہا عبد اللہ بن عمر کو کھڑے
کھڑے پیشاب کرتے ہوئی ف م بعض احادیث مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی بہی کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منقول ہی
مگر حاکم اور بیہقی نے ابو ہریرہ سی روایت کیا کہ آپنی پیشاب کھڑے ہوکر اسواسطے کیا کہ آپکے گھٹنو نمین درد تہا لیکن یہ روایت
ضعیف ہی اور بعض علمانی کہا کہ حدیث کھڑی ہوکر پیشاب کرنیکے منسوخ ہے حدیث عائشہ سی کہ آنحضرت نی پیشاب کھڑی ہوکر نہین کیا
جیسے قرآن اوتار روایت کیا اوسکو ابو عوانہ اور حاکم نی زرقانی نی کہا کہ صحیح یہہ بات ہی کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنیکے حدیث منسوخ
نہین ہی کیونکہ عمر اور عبد اللہ بن عمر اور علی اور زید بن ثابت سی کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منقول ہی اور ممانعت مین اسکی کوئی
حدیث آنحضرت سی ثابت نہین ہوئی انتہی کہا یحیے نی سوال ہوا مالک سی کہ بعد پیشاب یا پاخانہ کی پانی سی استنجا کرنی مین
کوئی حدیث آئی ہی تو جواب دیا کہ مجہی پہونچا ہی بعض سلف سی کہ وہ استنجا کرتی ہی پانی سی بعد پاخانہ کی اور مین اچہا جانتا ہون
استنجا پانی سی بعد پیشاب کے ف م اگرچہ صرف ڈہیلا لینا بہی کفایت کرتا ہی (زرقانی) ماجاء فی السواک

مسواک کرنیکا بیان

مسواک کرنیکا بیان عن عبید بن السباق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی جمعۃ من الجمع یا معاشر المسلمین ان ہذا
یوم جعلہ اللہ عیدا فاغتسلوا ومن کان عندہ طیب فلا یضرہ ان یمس منہ وعلیکم بالسواک ترجمہ عبید بن السباق
سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی جمعہ کو فرمایا کہ یہ وہ دن ہی جسکو اللہ تعالی نی عید کا دن کیا ہی تو غسل کرو اور
جسکے پاس خوشبو ہو تو آج کی دن خوشبو لگانا نقصان نہین ہی اور لازم کرو تم مسواک کو عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر مشکل نہ گذرتا میری اُمت پر تو واجب کردیتا مین مسواک اونپر عن ابی ہریرۃ انہ قال لولا ان یشق علی امتی
لامرہم بالسواک مع کل وضوء ترجمہ ابو ہریرہ نی کہا اگر شاق نہوتا حضرت کی اُمت پر تو آپ حکم کرتے اونکو مسواک کرنیکا
ہر وضو کے ساتہ ف م ابن عبد البر نی کہا کہ اس حدیث کو معن بن عیسے اور ایوب بن صالح اور عبد الرحمن بن مہدی

وغیرہم نی امام امالک سے مرفوعًا روایت کیا ہی اس لفظ سی لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک مع کل وضوء اور اسیطرح
روایت کیا اوسکو شافعی نی مسند مین اور بیہقی نی اور طبرانی نی معجم اوسط مین باسناد حسن حضرت علی سی مرفوعًا اور روایت کیا
حاکم اور بیہقی نی ابوہریرہ سی مرفوعًا لولا ان اشق علی امتی لفرضت علیہم السواک مع الوضوء کہا حاکم نی صحیح علی شرطہما لم
یخرجاہ ولیس لہ علۃ اور بخاری کی روایت مین مع کل صلوۃ ہی اور اسیطرح مسلم کے روایت مین اور اختلاف کیا علما نی مسواک کی
حکم مین تو اکثر اہل علم عدم وجوب کے طرف گئی ہین اور اسحاق بن راہویہ اور داؤد ظاہری سی وجوب منقول ہی یہانتک کہ
اسحق بن راہویہ نے کہا کہ اگر قصدًا مسواک ترک کریگا تو نماز اوسکی باطل ہوجاویگی (زرقانی) **ماجاء فی النداء للصلوۃ**

اذان کے بیان مین

اذان کی بیان مین **عن** یحیی بن سعید انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اراد ان یتخذ خشبتین یضرب بہما
لیجتمع الناس للصلوۃ فاری عبد اللہ بن زید الانصاری ثم من بنی الحارث بن الخزرج خشبتین فی المنام فقال ازہما ترین
لینحی مما یرید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل الا تؤذنون للصلوۃ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین استیقظ فذکر لہ ذلک فامر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بالاذان ترجمہ یحیی بن سعید انصاری سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا دو لکڑیان بنانی کا
اسلیئے کہ جب اونکو مارین تو آواز پونہچے لوگونکو اور جمع ہون لوگ نماز کے لیئے پس خواب مین دیکہائی گئی عبد اللہ بن زید
دو لکڑیان اور کہا کہ یہ لکڑیان تو اسی ہین جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چاہتے ہین پہر کہا گیا اوسنی خواب مین کہ تم اذان
کیون نہین دیتی نماز کے لیئے تو جب جاگے آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا اوسنی خواب پس حکم دیا
آپنے اذان کا **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن
ترجمہ ابوسعید خدری سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان کو تو کہو جیسا کہ کہتا جاتا ہے
مؤذن **ف م** یعنی جو کلمہ مؤذن کہی سنی والا بہی وہی کہی مسلم نی عمر رضہ سے اور بخاری نی معاویہ رضہ سی روایت کی کہ
جب مؤذن حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہی تو سننے والا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے۔ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ
جواب اذان کا دینا واجب ہے اور یہی مذہب ہے بعض سلف کا اور یہی قول ہی حنفیہ اور ظاہریہ اور ابن وہب کا اور جمہور کے نزدیک
واجب نہین ہی شمس الائمہ نی کہا کہ جواب دینا صرف زبان سی نہین کافی ہی بلکہ اذان ہوتی ہی مسجد کو چلنا چاہیے تو جس
نی زبان سی جواب دیا اور پاؤن سی نہ چلا اوسنی جواب ہی ندیا (زرقانی ومحلی) اور جب تکبیر ہو تو اوسکا بہی جواب اسی طور سے
دے اور قد قامت الصلوۃ کی وقت اقامہا اللہ ابدا کہی جیسا حدیث مین وارد ہے (مسوی) **عن** ابوہریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستہموا علیہ لاستہموا ولو یعلمون ما فی
التہجیر لاستبقوا الیہ ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوہما ولو حبوا ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اگر معلوم ہوتا لوگونکو جو کچہ اذان دینی مین اور صف اول مین ثواب ہی پہر نہ پاسکتی اونکو بغیر قرعہ کے البتہ قرعہ ڈالتے اور اگر معلوم
ہوتا لوگونکو جو کچہ نماز کے اول وقت پڑہنے مین ثواب ہی البتہ جلدی کرتے اوسکی طرف اور اگر معلوم ہوتا جو کچہ ثواب ہی عشا

اور صبح کی نماز جماعت سے پڑہنے کا البتہ آتی جماعت مین گھٹنونکی بل گھسٹتے ہوئے **ف م** سب نماز ونکو اول وقت اور جماعت سی پڑہنا ضرور ہی عشا اور فجر کو اپنی خاص کیا کیونکہ یہ نیند کا وقت ہوتا ہے اکثر آدمی سی غفلت ہوجاتی ہی ایک حدیث مین آیا ہی کہ عشا کی نماز جماعت سے پڑہنا آدہی رات کی عبادت سی بہتر ہے اور صبح کی نماز جماعت سی پڑہنا ساری رات کی عبادت سی بہتر ہے ابن عمر رض کہتے ہین کہ جب ہم کسی آدمی کو عشا اور نماز فجر مین نہ پاتے تو اوسکی طرف گمان بد کرتے ہی یعنی اس امر کا کہ وہ شخص پورا مسلمان نہین ہی منافق ہی (زرقانی) **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ثوب بالصلوۃ فلا تاتوھا وانتم تسعون واتوھا وعلیکم السکینۃ فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا فان احدکم فی صلوۃ ما کان یعمد الی الصلوۃ

ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ دوڑتے ہوئے آؤ تم بلکہ آؤ اطمینان اور سہولت سی تو جتنی نماز تمکو ملی پڑہ لو اور جو نہ ملی اوسکو پورا کرلو کیونکہ جب کوئی تم مین سی قصد کرتا ہے نماز کا تو وہ نماز ہی مین ہوتا ہے **ف م** یعنی نماز کو جانا گویا نماز پڑہنا ہی تو جیسے نماز پڑہنے مین اطمینان اور سہولت چاہیے ویسا ہی نماز کیطرف چلنے مین چاہیئے اس حدیث سی استدلال کیا گیا ہی اسبات پر کہ جو کوئی امام کو رکوع مین پاوی تو وہ رکعت حساب کیجاویگی اور یہی قول ہی ابوہریرہ اور ایک جماعت کا اور ابن خزیمہ وغیرہ نے اسکو اختیار کیا ہے اور تقی سبکی نے اسکی تقویت کی ہی اور یہی مذہب ہے شوکانی کا اور اسکی تحقیق نیل الاوطار مین کمانبغی کی ہی **عن** عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعۃ الانصاری ان ابا سعید الخدری قال لہ انی اراک تحب الغنم والبادیۃ فاذا کنت فی غنمک او بادیتک فاذنت بالصلوۃ فارفع صوتک بالنداء فانہ لا یسمع مدی صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیء الا شہد لہ یوم القیمۃ قال ابو سعید سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ عبداللہ بن عبدالرحمن انصاری سے ابوسعید خدری نے کہا کہ تو بکریونکو اور جنگل کو دوست رکھتا ہے تو جب جنگل مین ہو اپنی بکریون مین اذان دی نماز کی بلند آواز سے کیونکہ نہین پہونچتی آواز موذن کی جن کو اور نہ آدمی کو اور نہ کسی شی کو مگر وہ گواہ ہوتا ہے اوسکا قیامت کی روز کہا ابوسعید نے سنا میں نے اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نودی للصلوۃ ادبر الشیطان لہ ضراط حتی لا یسمع النداء فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلوۃ ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ یقول لہ اذکر کذا واذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل ان یدری کم صلی

ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ جب اذان ہوتی ہی نماز کے لیئے شیطان پیٹ موڑ کر بادتا ہوا بہاگتا ہے تاکہ سنے اذان کو پہر جب اذان ہوچکتی ہے چلا آتا ہے پہر جب تکبیر ہوتے ہے بہاگ جاتا ہے پیٹ موڑ کر پہر جب تکبیر ہوچکتی ہے چلا آتا ہے یہانتک کہ وسوسہ ڈالتا ہی نمازی کی دلمین اور کہتا ہے اوسسے خیال کر فلان چیز کا خیال کر فلان چیز جسکا خیال نماز کی کی دل مین نہ تہا یہانتک کہ بہجاتا ہی نمازی اور نہین خبر ہوتی اوسکو کتنی رکعتین پڑہین **عن** سہل بن سعد الساعدی انہ قال ساعتان تفتح لہما ابواب السماء وقل داع ترد علیہ دعوتہ حضرۃ النداء للصلوۃ والصف فی سبیل اللہ

ترجمہ سہل بن سعد سی روایت ہی کہا انہون نے دو وقت کہلجاتی ہین دروازہ آسمان کی اور کم ہوتا ہی ایسا داعی کہ رد ہو اسکا دعا کرنا اذان کے وقت

دعا اوسکی ایک جبوقت اذان ہو نماز کی دوسری جبوقت صف باندہی جاوی جہاد کی لیئی **ف م** طبرانی اور حاکم اور دیلمی نے
اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہی اور ابو نعیم نے حلیہ مین روایت کیا حضرت عایشہ سی کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ساعتین ایسی ہین
کہ نہین دعا کرتا اونمین کوئی مسلمان مگر قبول کرتا ہی خدا وند تعالی دعا اوسکی جب تک دعا کرے ناتا توڑنی کی یا گناہ کی ایک جبوقت مؤذن
اذان دیتا ہی نماز کی یہانتک کہ فارغ ہو دوسرے جبوقت مسلمانون اور کافرون کی صفین جہاد مین ملجاتی ہین یہانتک کہ اللہ فیصلہ کرے اونکا
اور جبوقت پانی اوترتا ہی آسمان سی یہانتک کہ تھم جاوی **کہا** یحییٰ نی سوال ہوا امام مالک سی کیا جایز ہے جمعہ کی اذان قبل وقت کی بولی
نہین جب تک آفتاب ڈھل نہ جاوے **ف م** یہی مذہب جمہور کا ہی اور امام احمد کی نزدیک نماز جمعہ کی قبل زوال کی درست ہی (زرقانی)
کہا یحییٰ نی سوال ہوا امام مالک سی دو مسئلون سی پہلا مسئلہ یہہ اذان اور اقامت دو دو بار کہی جاوے **ف م** یعنی کلمات اذان
اور اقامت کی مثلاً اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح یہ سب دو دو بار کہی جاوین یا
ایک ایک بار **ص** دوسرا مسئلہ یہ کہ لوگ کب کھڑے ہون نماز کے لیئے جب تکبیر کہی جاوے تو کہا امام مالک نے کہ اذان اور اقامت مین
مجھے کوئی حدیث نہین پہونچی مگر میں اپنی شہر کی لوگونکو جسطرح پایا وہی جانتا ہون **ف م** یعنی اذان کی کلمات دو دو بار
کہی جاوین اسلیئے کہ بخاری نی انس رضہ سے روایت کیا کہ بلال کو حکم ہوا دو دو بار کہنی کا اذان مین اور ایک ایک بار کہنی کا اقامت
مین اور ابو داؤد طیالسی اور ابو داؤد سجستانی اور نسائی اور ابن خزیمہ نی روایت کیا عبداللہ بن عمر سی کہ فرمایا حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نی اذان دو دو بار کہی جاوے مگر اخیر کا لا الہ الا اللہ اس سے مستثنے ہے کیونکہ وہ سب کی نزدیک ایکبار کہنا چاہیئے (زرقانی)
ص اور اقامت ایک ایکبار کہی جاوے **ف م** اسطرح اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی
علی الفلاح قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور بعضون کی نزدیک قد قامت الصلوۃ کو دو مرتبہ کہین کیونکہ بخاری کی
روایت مین قد قامت الصلوۃ کا استثنا نہ کورہے زرقانی نی کہا کہ یہ استثنا حدیث مین داخل نہین ہی بلکہ ایوب کا قول ہے
ص اور اسی طریقہ پر ہمارے شہر کے لوگ ہین اور لیکن اوٹھنا لوگون کا وقت تکبیر کے تو مینے اسکی کوئی حد نہین سنی جو مقرر کیجاوے
مگر مین اس کو لوگون کی طاقت اور قوت کی لحاظ سے رکھتا ہون **ف م** یعنے جو شخص طاقت دار ہی وہ تکبیر شروع ہوتے ہی
اوٹھہ کھڑا ہووے اور جو شخص کمزور ہووے وہ جب تکبیر ختم ہوا اوٹھی اور اکثر علما کا مذہب یہ ہی کہ اگر امام مقتدیون کی ساتھ مسجد مین ہو
تو مقتدی لوگ اوٹھین جب تک تکبیر سے فراغت نہوا اور جو مسجد مین نہو تو جب تک امام نہ آلیوے تب تک اوٹھین ابن المنذر نے
انس سی روایت کیا کہ وہ اوٹھتے تھے جب موذن قد قامت الصلوۃ کہتا تھا اور سعید بن منصور نے اوسکو عبداللہ کی اصحاب سے روایت
کیا اور سعید بن المسیب سے مروی ہی کہ جب موذن اللہ اکبر کہی تو مقتدیون پر کھڑا ہونا واجب ہوجاتا ہے اور جب حی علی الصلوۃ کہے
صفین برابر کیجاوین اور جب لا الہ الا اللہ کہی امام تکبیر کہی اور ابو حنیفہ کا قول یہ ہی کہ جب حی علی الصلوۃ ہو تو اوٹھین اور جب قد قامت
الصلوۃ ہو تو امام تکبیر کہی مترجم کہتا ہی کہ صحیح تر کی نزدیک یہی ہی کہ تکبیر شروع ہوتی ہی اوٹھین کیونکہ عبدالرزاق نی ابن
شہاب سے روایت کیا کہ تھی صحابہ جب موذن اللہ اکبر کہتا تو اوٹھہ کھڑے ہوتے اور جب تک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لاتی

صفین برابر ہوجاتین اور بخاری نی ابوہریرہ سی روایت کیا کہ تکبیر ہوی پس برابر کین لوگون نی صفین پہر نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلم کی روایت مین ہی کہ تکبیر ہوئے پس کہڑی ہوئے ہم اور برابر کیا ہمنی صفونکو قبل اسکی کہ نکلین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم

ف امام مالک رح باوجود اسکی کہ محدثین کے نزدیک بڑی واقف اور کامل ہین علم حدیث مین اور امام ہین اہل مدینہ کے مگر اونکو اس مضمون مین کوئی حدیث نہین پہونچی تہی اس سے صاف معلوم ہوا کہ ہر مجتہد کو تمام حدیثین پہونچنا ضرور نہین ہے اور نہ یہ بات عقل مین آتی ہی کہ ایسا ہر چہ مین سی کسی امام کو یہی ساری حدیثین پہونچی ہون علی الخصوص امام اعظم اور امام مالک کو کیونکہ ان دونو کا زمانہ بہت اول تہا اور اوسوقت تک حدیث کی کتابین جمع نہین ہوئی تہین جا بجا صحابہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ملکون ملکون پہیل کر انتقال کر چکے تہی ایک ایک حدیث سننے کی واسطے لوگ صدہا کوس سفر کرتے تہی برخلاف اس زمانہ کے کہ تمام کتابین حدیث کی مدون ہوگئین اب حدیثونکا ملنا آسان ہوگیا اسیوجہ سے امام اعظم اور امام مالک وغیرہ کی بہت سی مسائل ایسی ہین جنمین انہون نی قیاس پر عمل کیا اور حدیث نہ پائی اب اگر قیاس اونکا مطابق حدیث صحیح کی نکلی تو قبول کیا جاوی ورنہ حدیث صحیح کا اتباع ضرور ہی پابندی اونکی قیاس کے لازم نہین ہی اس فائدہ کو یاد رکہنا چاہیئے کہا یحیی نی سوال ہوا امام مالک سی کہ اگر چند مقیم لوگ ارادہ کرین کہ جماعت سی ادا کرین فرض نماز کو تو صرف تکبیر کہہ لینا کافی ہی یا اذان بہی دینا ضرور ہی تو جواب دیا امام مالک نے کہ تکبیر کہہ لینا کافی ہی اور اذان واجب ہی اون مسجد ونمین جہان جماعت سی نماز ہوا کرتی ہی کہا یحیی نی سوال ہوا امام مالک سی کہ بعد اذان کی موذن سلام کری امیر کو اور بلاوے اوسکو نماز کی لیئی اور کون وہ شخص ہے جسپر اول سلام کیا موذن نی تو جواب دیا امام مالک نی کہ مجہی یہ خبر نہین پہنچی کہ اول زمانہ مین موذن سلام کرتا ہوا امیر کو ف یعنی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاے راشدین مین یہ دستور نہ تہا بلکہ موذن اذان کہہ دیتا تہا پہر اگر امام کسیکام مین ہوتا تو موذن اوسکو آنکر خبر دیتا کہ لوگ جمع ہین اب جو یہ تکلفات نکلی ہین کہ موذن امیر اور حاکم کی دروازہ پر آنکر کہتا ہی السلام علیک ایہا الامیر ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الصلوۃ یرحمک اللہ یہہ سب تکبر اور غرور کی باتین ہین اور نماز تو عاجزی اور غرور توڑنی کی لیئی ہی کیونکہ موذن جب اذان کہتا ہی تو اللہ تعالی جل شانہ کیطرف سی حی علی الصلوۃ کہہ کر نماز کو بلاتا ہے پہر امیر اور فقیر سب غلام ہین پروردگار جل شانہ کی فورا بندگی کرنیکو جانا چاہیئے ابو محذورہ نی بعد اذان کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب بلایا تو حضرت عمر خفا ہوے کیونکہ یہہ کلام نیا نکالا گیا دین مین اسکی اصل زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم مین نہتی ابن عبد البر نی کہا کہ اول اسکام کا رواج معاویہ نے پہیلایا اور موذن کو حکم دیا کہ بعد اذان کی اونکو اسطرح پر آنکر خبر دیا کرے السلام علی امیر المومنین الصلوۃ یرحمک اللہ اور بعضون نے کہا کہ سب سے پہلے اس فعل کو مغیرہ بن شعبہ نے رواج دیا لیکن پہلا قول صحیح ہی ابن ابی شیبہ نی مجاہد سی روایت کیا کہ جب عمر رض مکہ مین آئی تو ابو محذورہ اذان کہکر اونکی بلانیکو آئے اور کہا الصلوۃ یا امیر المومنین حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح تو حضرت عمر نے کہا خرابی ہو تیری کیا تو دیوانہ ہی کیا اذان کا بلانا کافی نہتا اور ہم نہ آتی پہر کاہیکو بلانیکو آیا الحاصل تحقیق اسبات مین یہی ہی کہ یہ فعل نہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانی مین تہا نہ خلفاے راشدین کی زمانہ مین بلکہ اونکی بعد امرا اور حکام نی اسکو

ف یعنی مجتہد کو تمام حدیثین پہونچنا ضرور نہین ہی اور نہ یہ بات عقل مین آتی ہے

رواج دیا پس اولی یہی ہی کہ ترک کیا جاوی اور اختیار کیا جاوی طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاے راشدین کا کیونکہ اونکا
بہتری ہی دنیا اور دین کی اور واقدی نی جو نقل کیا ہی کہ بلال رضہ بعد اذان کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازی پر آنکر
کہتے تہی السلام علیک یا رسول اللہ پہر ابوبکر کے زمانہ مین کہتی رہی السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ الصلوۃ یا خلیفۃ رسول اللہ قابل
اعتماد کی نہین ہے کیونکہ واقدی متروک ہی محدثین کی نزدیک علی الخصوص جبکہ نقل اوسکی مخالف ہو روایات معتبرہ کی (زرقانی) **کہا** یحیے نی سوال ہوا امام مالک سی کہ ایک موذن نی اذان دی پہر انتظار کیا لوگون کا لیکن کوئی نہ آیا آخر اوسنی اکیلے تکبیر کہکر نماز
پڑہ لی جبکہ نماز پڑہ چکا تو لوگ آئی اب موذن پہر اون لوگون کی ساتہ نماز پڑہی یا نہ پڑہے تو جواب دیا امام مالک نی کہ موذن
پہر نہ پڑہے اور جو لوگ آئی ہین وہ اکیلے اکیلے نماز پڑہ لیوین **ف م** یہ جب ہے کہ وہی موذن امام بہی ہو مسجد کا تو اگر امام انہو
لوگونکو درست ہے کہ جماعت سی پڑہ لیوین اور موذن بہی اگر چاہے پہر اونکی ساتہ پڑہ لیوی یہ مذہب امام مالک کا ہی کہ جس مسجد مین
امام مقرر ہو وہان دو جماعتین ایک نماز کی نہ کیجاوین اور یہی قول ہی سفیان ثوری کا اور امام ابوحنیفہ اور شافعی اور جمہور علما کا
مذہب ہی کی خلافت ہے وہ یہ کہتی ہین کہ دو یا تین بار جماعت کا ہونا مسجد مین کچہ قباحت نہین رکہتا اور نہ اللہ نی اس سے منع کیا ہے اور
رسول نی اور دلیل جواز کی یہ ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جماعت سی نماز پڑہ چکی تہی پہر ایک شخص آیا اور اوسنی اکیلی نماز پڑہنے کا
ارادہ کیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص تم مین سی تصدق کرتا ہے اوسپر تو نماز پڑہے ساتہ اوسکے سو ایک
شخص کہڑا ہوا اور وہ نماز پڑہ چکا تہا ساتہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر نماز پڑہے اوسنی ساتہ اوس شخص کے (زرقانی) **کہا** یحیے
نی سوال ہوا امام مالک سی کہ ایک موذن نی اذان دی پہر نفل پڑہنے لگا اب لوگون نی یہ ارادہ کیا کہ جماعت کہڑی کرین دوسری
شخص کے تکبیر سی تو جواب دیا امام مالک نی کہ اسمین کچہ قباحت نہین ہی خواہ موذن تکبیر کہی یا اور کوئی شخص کہے دونو برابر ہین
ف م اور یہی قول ابوحنیفہ کا ہی اور لیث اور ثوری اور شافعی اور اکثر اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص اذان دیوے
وہی تکبیر کہی اور دلایل ہر ایک کی موجود ہین کتب احادیث مین **کہا** یحیے نے کہا مالک نی کہ صبح کی اذان تو قدیم سی قبل وقت کی
ہوتی چلی آتی ہی لیکن اور نمازون کی اذان بعد وقت کی چاہیے **ف م** جمہور علما اور ائمہ ثلثہ کا مذہب یہی ہے کہ فجر کی اذان
صبح صادق سی اول درست ہے بدلیل حدیث ابن عمر کے جو آگی آتی ہی اور ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہی کہ فجر کی اذان بہی قبل وقت
کے نہ دی جاوے **کہا** امام مالک نی انہ بلغہ ان المؤذن جاء عمر بن الخطاب یؤذنہ لصلوۃ الصبح فوجدہ نائما فقال الصلوۃ
خیر من النوم یا امیر المؤمنین فامرہ عمر ان یجعلہا فی نداء الصبح **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عمر رضہ پاس موذن آیا نماز
صبح کی خبر کرنیکو تو سوتا ہوا پایا حضرت عمر کو پس کہا اوسنی الصلوۃ خیر من النوم یعنے نماز بہتر ہی سونی سی ای امیر مومنین
تو حکم کیا حضرت عمر نے موذن کو کہ کہا کری اس کلمہ کو صبح کی اذان مین **ف م** اس اثر کو دارقطنی نی ابن عمر سی سندا
روایت کیا کہ حضرت عمر نی موذن سی کہا جب پہنچی تو حی علی الفلاح پر فجر کے اذان مین تو کہہ بعد اوسکی الصلوۃ خیر من النوم دوبار
یہ جو حضرت عمر نی موذن سی کہا کہ اس کلمہ کو صبح کی اذان مین کہا کر اوسسے یہ غرض ہی کہ اذان کی باہر اس کلمے کی کہنی کا موقع نہین ہے

اور مکروہ رکہا حضرت عمر نی بعد اذان کی پہر اعلام کرنیکو جیسے کہ امرا اور حکام نی نکالا ہی چنانچہ ابہی اسکا ذکر گذرا ورنہ یہ کلمہ نکالا ہوا حضرت عمر کا نہین ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عہد مین بہی نماز فجر مین یہ کلمہ کہا جاتا تہا چنانچہ ابن ماجہ نی روایت کیا بلال سے کہ وہ آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر کرنیکے لیئے واسطے نماز صبح کی تو لوگون نی کہا کہ آپ سوتی ہین تو بلال نی کہا الصلوٰۃ خیر من النوم بعد اوسکی یہ کلمہ مقرر کیا گیا اذان فجر مین اور ایسا ہی حکم باقی رہا اور ابو محذورہ کی روایت ہی کہ مین لڑکا تہا تو مینی اذان دی فجر کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے حنین کے روز تو جب پہنچا مین حی علی الفلاح پر فرمایا آپنی ملا دی اسمین الصلوٰۃ خیر من النوم **عن** مالک بن ابی عامر الاصبحی انہ قال ما اعرف شیئا مما ادرکت علیہ الناس الا النداء بالصلوٰۃ

ترجمہ مالک بن ابی عامر اصبحی جو دادا ہین امام مالک کی کہتی ہین کہ مین نہین دیکہتا کسی چیز کو کہ باقی ہوا وسطور پر جسپر پایا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مگر اذان کو **ف** مگر یعنی سوا اذان کی اور تمام عبادات مین لوگون نی تغیر اور تبدل کر لیا ہی اور وہ طریقہ چہوڑ دیا ہی جسپر نبے صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ہتی سبحان اللہ جب تابعین کے زمانہ مین سے تہوڑے دین مین انقلاب ہوا تہا کہ سوا اذان کی سب عبادتین لوگون نی بدلڈالین نہین تو اس زمانہ پرآشوب اور فتنون کا کیا کہنا اب بہی جو شخص طالب حق ہی اور خدا اور رسولخدا کی اطاعت کا شایق اور شریعت کا عاشق ہی اوسکو کچہ مشکل نہین زمانہ کے فسادات اور علما کے اختلافات سی قطع نظر کرکے کتاب اللہ اور صحیح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری کیو اپنا دستور العمل بناوے تب ابہی طور سی ایمان اور یقین کی صلاوت پاوی ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم افسوس ہی کہ اس زمانہ اخیر مین اذان بہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر نرہی بعض لوگون نی اذان کی کلمات مین کمی وبیشی کی کسینے اول آخر مین اذان کی نئی نئی دعائین تراش لین کسی نے ترجیع کسینی مذکر دکالی کسینی انگلیون کا چومنا انگہوٹے آنکہون سی لگانا ضرور جانکر اذان کی جواب کو جو سنت تہا چہوڑ دیا کسینے راگ کی طرح اذان مین گانا شروع کیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم زرقانی نی کہا کہ اس اثر سے حجت پکڑے اون لوگون نی جو کہتی ہین اہل مدینہ کا قول وفعل کچہ شرعاً حجت نہین ہی بلکہ حجت وہی ہی جو باسناد صحیح پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکی خلفاء راشدین سی منقول ہی مترجم کہتا ہے کہ بہت سی اکابر علمانے تصریح کردی ہی ثبات کی مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے لوگون کا قول وفعل کچہ سند نہین ہی کیونکہ دونو مقامون مین بدعات کا رواج بہت ہوگیا ہی بلکہ سند کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ہے اللہ جل شانہ اپنی فضل وکرم سی کتاب اللہ اور حدیث نبوی پر عمل کرنیکی توفیق دیوے اور گمراہی سی بچاوی **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر سمع الاقامۃ وھو بالبقیع فاسرع المشی الی المسجد

ترجمہ نافع سی روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نی تکبیر سنی اور وہ بقیع مین ہتی تو جلدی جلدی چلے مسجد کو **ف** زرقانی نی کہا کہ مراد جلدی چلنے سے یہ ہے کہ معمولی چال سی ذرا تیز چلے نہ یہ کہ دوڑے کیونکہ حدیث مرفوع اوپر گذری کہ مت آؤ نماز کو دوڑتے ہوئے ابن عبدالبر نے کہا کہ واجب ہے جب نماز کو چلی تو آہستہ چلی اطمینان سے خواہ نماز کے ملنی کی امید ہو یا نہو کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم یہی ہی اور وہی حجت ہی جو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سی منقول ہی اور محمد بن زیدنی عبداللہ بن عمر سے نقل کیا کہ جب

اذان فجر مین مثل الصلوٰۃ خیر من النوم وغیرہ اذان مین بدعت ہے

نماز کو جاتی تو اتنا آہستہ جاتی کہ اگر جیو نٹی اونکی ساتھ چلی تو پہچہ ہ جاوی اللہ اعلم **النداء فی السفر وعلی غیر وضوء** سفر مین
اور بی وضو اذان کہنی کا بیان **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر اذن بالصلوۃ فی لیلۃ ذات برد وریح فقال الا صلوا
فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلۃ باردۃ ذات مطر یقول الا صلوا فی الرحال
ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضی نی اذان دی نماز کی رات کو جسمین سردی اور ہوا بہت تھی پہر کہا کہ نماز پڑہ لو اپنی اپنی
ڈیرونمین پہر کہا ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتی تھی موذن کو جب رات ٹہنڈی ہوتی ہی پانی برستا تہا یہ
پکاردی نماز پڑہ لو اپنی اپنی ڈیرونمین **ف م** صحیح البوعوانہ مین ہی کہ رات ٹہنڈی ہوتی ہی یا پانی برستا تہا یا ہوا چلتے
تہی معلوم ہوا کہ ان تینون امرون مین سی اگر ایک امر بہی ہو تو جماعت مین حاضر ہونا معاف ہی **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر
کان لا یزید علی الاقامۃ فی السفر الا فی الصبح فانہ کان ینادی فیہا ویقیم وکان یقول انما الاذان للامام الذی یجتمع
الناس الیہ ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر سفر مین صرف تکبیر کہتی تہی مگر نماز فجر مین اذان بہی کہتی تہی اور عبد اللہ بن عمر
یہہ بہی کہا کرتی تہی کہ اذان اوس امام کے لیئی ہی جسکی پاس لوگ جمع ہون **ف م** یہی مذہب ہے مالک کا اور ائمہ ثلثہ اسکی
خلاف ہین **عن** ہشام بن عروۃ ان اباہ قال لہ اذا کنت فی سفر فان شئت ان تؤذن وتقیم فعلت وان
شئت فاقم ولا تؤذن ترجمہ ہشام بن عروہ سی اونکی باپ نی کہا کہ جب تو سفر مین ہو تو تجہی اختیار ہے چاہی اذان اور
اقامت دونو کہہ چاہی فقط اقامت کہہ اور اذان نہ دی **کہا** یحیے نی مینی سنا مالک سی کہتی تہی سوار ہو کر اذان مینی مین کچھ حرج
نہین ہی **عن** سعید بن المسیب انہ کان یقول من صلی بارض فلاۃ صلی عن یمینہ ملک وعن شمالہ ملک فان اذن
واقام الصلوۃ صلی وراءہ من الملائکۃ امثال الجبال ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا جو شخص نماز پڑہتا ہی میدان مین
تو داہنی طرف اوسکی ایک فرشتہ اور بائین طرف اوسکی ایک فرشتہ نماز پڑہتا ہی پس اگر اوسنی اذان دیکر تکبیر کہکر نماز پڑہی تو اوسکے
پیچہے بہت فرشتی نماز پڑہتی ہین مثل پہاڑونکی **ف م** اس مضمون کو نسائی نی سلمان فارسی سی مرفوعاً روایت
کیا ہی اور سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی نی موقوفاً روایت کیا ہی بعض شافعیہ نے اس اثر سے استدلال کیا ہے
کہ اگر کسی شخص نی اکیلے نماز جنگل مین پڑہی پہر قسم کہائی ثابت کی کہ مینی جماعت سی نماز پڑہی تو وہ اپنی قسم مین سچا ہوگا
اسلئے کہ فرشتون کی جماعت سی اوسنی نماز پڑہے **قدر السحور من النداء** اذان کا سحر کے وقت ہونا **عن**
عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالا ینادی بلیل فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی بلال رات رہے سی اذان دیتی ہین تو تم کہا پیا کرو جب تک
اذان دیوی عبد اللہ بیٹا ام کلثوم کا **عن** سالم بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالا ینادی بلیل فکلوا و
اشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم قال وکان ابن ام مکتوم رجلا اعمی لا ینادی حتی یقال لہ اصبحت اصبحت
ترجمہ سالم بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی بلال اذان دیتا ہی رات سی تو تم کہا پیا کرو جب تک اذان

دیوی بیٹا ام مکتوم کا کہا ابن شہاب نی یا سالم نی یا عبداللہ بن عمر نی کہ تہا بیٹا ام مکتوم کا اذہا اذان نہ دیتا تہا جب تک لوگ اوس سے نہ کہتی تہی صبح ہوگئی صبح ہوگئی **ف م** اس حدیث سی اذہی کی اذان کا درست ہونا اور دو اذانون کا درست ہونا معلوم ہوا لیکن ایک کی بعد ایک ہوسا تہی دو اذانون کا ہونا بعضون نی مکروہ رکہا ہے **افتتاح الصلوٰۃ** نماز کے شروع کرنیکا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما کذلک ایضاً وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد وکان لایفعل ذلک فی السجود ترجمہ عبداللہ بن عمر سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع کرتے تہی نماز کو اوٹہاتی تہی دونو ہاتہ برابر دونو مونڈہونکی اور جب سر اوٹہاتی تہی رکوع سے تب بہی دونو ہاتہونکو اسیطرح اوٹہاتی اور کہتی سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد اور سجدونکی بیچ مین ہاتہ نہ اوٹہاتی سجدہ کو جاتی وقت **ف م** ابن وہب اور ابن قاسم اور ابن مہدی اور محمد بن الحسن اور عبداللہ بن یوسف اور ابن نافع وغیرہم نی اپنی اپنی موطامین امام مالک سی روایت کیا واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما کذلک ایضاً یعنی جب رکوع کرتے اور رکوع سی سر اوٹہاتی تب بہی دونو ہاتہونکو اسیطرح اوٹہاتی اور یحیی بن یحیی کی روایت مین اذا رکع کا لفظ چہوٹ گیا ہی ابن عبدالبر نے کہا روایت اور نوگونکی ٹہیک ہی اور ابن شہاب سی اور لوگ بہی سوا مالک کی اسیطرح روایت کرتے ہین اختلاف کیا علمانے ہاتہ اوٹہانے مین وقت رکوع کی اور وقت سر اوٹہانی کی رکوع سی تو جمہور علما مثل شافعی اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور طبری اور جماعت اہل حدیث کی نزدیک دونو وقت ہاتہ اوٹہانا چاہیئی اور یہی صحیح روایت ہی مالک سی اور ابوحنیفہ نی اسکی خلاف کہا ہی امام بخاری نے کتاب رفع الیدین مین عبداللہ بن عمر سی روایت کیا ہی کہ وہ جب کسیکو دیکہتے ہاتہ نہین اوٹہاتا وقت رکوع کی اور وقت سر اوٹہانے کی رکوع سی مارتے اوسکو کنکرون سی اور بخاری نے روایت کیا عبداللہ بن عمر سے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوٹہتی دو رکعت بڑہکے کہڑے ہوتے اور تکبیر کہتی اور دونو ہاتہ اوٹہاتی اور ابوداؤد نی حضرت علی اور ابوحمید ساعدی سی ایسا ہی روایت کیا اور صحیح کہا اوسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان نی تو اب چار مقام پر ہاتہونکا اوٹہانا نماز مین ثابت ہوا ایک شروع نماز کیوقت دوسرے رکوع کو جاتی وقت جبکے تیسرے رکوع سی کہڑا ہوے چوتہی جب پہلا تشہد پڑہ کر کہڑا ہو وی امام بخاری نی کتاب رفع الیدین مین کہا کہ رفع الیدین کی حدیث کو ستر صحابیون نی روایت کیا اور حاکم اور ابن مندہ نی عشرہ مبشرہ کو رفع کے رواۃ مین ذکر کیا اور بعض محدثین نی تالیس کیا رفع کی راویونکو تو پچاس صحابہ کی روایت سی پایا اور سوا ابن مسعود اور اصحاب ابن مسعود کے کسی سے بسند صحیح ترک اسکا ثابت نہین واللہ اعلم زرقانی **عن** علی بن حسین بن علی بن ابیطالب رض انہ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یکبر فی الصلوۃ کلما خفض ورفع فلم تزل تلک صلوتہ حتی لقی اللہ ترجمہ امام زین العابدین سی جنکا اسم مبارک علی ہی اور وہ بیٹی ہین حضرت امام حسین بن علی بن ابیطالب کے روایت ہی کہ تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتی نماز مین جب جہکتے اور جب اوٹہتی اور ہمیشہ رہی اسیطور سی نماز اونکی یہانتک کہ ملگئے اللہ جل جلالہ سے **ف م** سوا ایک جگہ کے جب

جب دو رکعت پڑہکے کہڑے ہوتے اور تکبیر کہتی اور دونو ہاتہ اوٹہاتی اور ابوداؤد نی حضرت علی اور ابوحمید ساعدی سی ایسا ہی روایت کیا اور صحیح کہا

سر اوٹھاتی رکوع سی تو فرماتی سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد جیسا اوپر گذرا (زرقانی) **عن** سلیمان بن یسار ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ فی الصلوٰۃ **ترجمہ** سلیمان بن یسار سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوٹھاتی تھی ہاتھونکو نماز مین **ف مہ** شعبہ کی روایت مین ہی اوٹھاتی تھی دونو ہاتھونکو جب تکبیر کہتی تھی شروع نماز مین اور
جب سر اوٹھاتی تھی رکوع سی (زرقانی) **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف ان ابا ھریرۃ کان یصلی لھم فیکبر کلما خفض ورفع
فاذا انصرف قال واللہ انی لاشبھکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابوسلمہ سی روایت ہی کہ ابوہریرہ امام
ہوتی تھی اونکی تو تکبیر کہتی تھی جب جھکتے اور جب اوٹھتی پھر جب فارغ ہوئی تو کہا قسم خدا کی مین زیادہ مشابہ ہون تم سب مین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز سی **عن** سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر کان یکبر فی الصلوٰۃ کلما خفض ورفع
ترجمہ سالم بن عبد اللہ سی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر تکبیر کہتے نماز مین جب جھکتے اور اوٹھتے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان
اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفعھما ذون ذالک **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ
بن عمر جب شروع کرتے نماز کو اوٹھاتی دونون ہاتھ برابر دونو مونڈھون کے اور جب سر اوٹھاتے رکوع سی اوٹھاتی دونون ہاتھ
ذرا کم اس سے **ف مہ** یعنی مونڈھون سی کچھ نیچی رہتی اس حدیث کو ایوب نی نافع سے انھون نی ابن عمر سے مرفوعاً روایت
کیا ہی اور دون ذلک کا لفظ سوا مالک کی اور کسی نے روایت نہین کیا بلکہ ابن جریج نی نافع سی پوچھا کہ کیا چھوڑ بارین ابن عمر
زیادہ بلند کرتے تھی ہاتھ بہ نسبت بعد کی کہا نہین (زرقانی) **عن** ابی نعیم وھب بن کیسان عن جابر بن عبد اللہ انہ
کان یعلمھم التکبیر فی الصلوۃ قال فکان یامرنا ان نکبر کلما خفضنا ورفعنا **ترجمہ** وہب بن کیسان سی روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری
سکھاتی تھی اونکو تکبیر نماز مین تو حکم کرتے تھی کہ تکبیر کہین ہم جب جھکین ہم اور اوٹھین ہم **عن** ابن شہاب انہ کان یقول اذا
ادرک الرجل الرکعۃ فکبر تکبیرۃ واحدۃ اجزاءت عنہ تلک التکبیرۃ **ترجمہ** ابن شہاب کہتی تھی جب پالیا کسی شخص نے
رکوع اور ایک تکبیر کہہ لی تو یہ تکبیر کافی ہوجاویگی تکبیر تحریمہ سی **ف مہ** اگرچہ نیت نکرے تکبیر تحریمہ کی یہ مذہب ابن شہاب کا
ہی اور یحیی نی کہا کہ مالک نی کہا ہمارے نزدیک جب کافی ہوگی کہ اوس تکبیر سے تکبیر تحریمہ کی نیت کرے (زرقانی) **کہا**
یحیے نی پوچھی گئی مالک اوس شخص سے جو امام کی ساتھ شریک ہوا نماز مین اور ہولیا تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کو یہانتک کہ ایک
رکعت پڑھ لی پھر یاد کیا کہ اوسنی تکبیر تحریمہ نہین کہی تھی نہ رکوع کیوقت تکبیر کہی تھی بلکہ دوسری رکعت مین تکبیر کہی تو جواب دیا
امام مالک نی کہ پھر سری سی پڑھنا نماز کا بہتر ہے اور جو امام کی ساتھ تکبیر تحریمہ کہنا بھول گیا لیکن رکوع کی وقت تکبیر کہہ لی
تو یہ تکبیر کافی ہوجاویگی تکبیر تحریمہ سی جب یہ نیت کی ہو اوسنی اس تکبیر سی تکبیر تحریمہ کی کہا یحیی نی کہا مالک نی جو شخص نماز
پڑھے اکیلا اور بھول جاوے تکبیر تحریمہ تو پھر سری سی پڑھے نماز کو **کہا** یحیے نی کہا مالک نی کہ امام اگر بھول جاوے تکبیر تحریمہ اور فارغ
ہوجاوے نماز سی تو پھر پڑھے اور جن لوگون نی اوسکی پچھی نماز پڑھی ہی وہ بھی نماز لوٹاوین اگرچہ اون لوگون نی تکبیر تحریمہ
کہی ہو **ف مہ** تکبیر تحریمہ جمہور علما اور ائمہ اربعہ کی نزدیک رکن ہی نماز کا لیکن رکوع کی تکبیر اوس سے کافی ہوجاتی ہے

اوس شخص کی لئی جو امام کی ساتھ آنکر شریک ہو بعض علما کی نزدیک اور بعض کے نزدیک جب تک فی ہوتی ہی کہ نیت کرے تکبیر تحریمہ کی (زرقانی) **القراءۃ فی المغرب والعشاء** مغرب اور عشا کی نماز مین قرارت کا بیان **عن** جبیر بن مطعم انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراء بالطور فی المغرب ترجمہ جبیر بن مطعم سی روایت ہی کہ سنا اونہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہا سورہ طور کو مغرب کی نماز مین **عن** عبد اللہ بن عباس ان ام الفضل بنت الحارث سمعته وھو یقراء والمرسلات عرفا فقالت لہ یا بنی لقد ذکرتنی بقراءتک ھذہ السورۃ انھا لاٰخر ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراء بھا فی المغرب ترجمہ ام الفضل نی عبد اللہ بن عباس کو سورہ والمرسلات عرفا پڑہتے سنا تو کہا ای بیٹی میری یاد دلادیا تو نی یہ سورہ پڑہ اخیر جو سنا مینی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی اسی سورۃ کو پڑہا تہا اپنی مغرب مین **عن** ابی عبد اللہ الصنابحی انہ قال قدمت المدینۃ فی خلافۃ ابی بکر رض فصلیت وراءہ المغرب فقراء فی الرکعتین الاولیین بام القراٰن وسورۃ سورۃ من قصار المفصل ثم قام فی الثالثۃ فدنوت منہ حتی ان ثیابی لتکاد ان تمس ثیابہ فسمعتہ قراء بام القراٰن وھذہ الاٰیۃ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ترجمہ ابو عبد اللہ صنابحی سی روایت ہی کہ مین آیا مدینہ مین جب ابو بکر رض خلیفہ ہتی تو پڑہی مینی پیچہے اونکی مغرب کی نماز تو پہلے دو رکعتون مین سورۃ فاتحہ اور ایک ایک سورۃ مفصل کی چہوٹے سورتون مین سی پڑہے پہر جب تیسرے رکعت کی واسطے کہڑے ہوئی تو مین نزدیک ہو گیا اونکی یہانتک کہ کپڑے میرے قریب تہے کہ چہو جاوین اونکی کپڑون سی تو سنا مینے پڑہتے اونہون نی سورہ فاتحہ اور اس آیت کو ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب **فائدہ** مفصل کی سورتون مین کس سورت سی شروع ہین اسمین بڑا اختلاف ہی بعض کہتی ہین سورہ والصافات سی بعض کہتی ہین سورہ حا عسق سی بعض کہتی ہین سورہ فتح سی بعض کہتی ہین سورہ حجرات سی بعض کہتی ہین سورہ قاف سی بعض کہتی ہین سورہ والذاریات سی بعض کہتی ہین سورہ تبارک سی بعض کہتی ہین سورہ اعلی سی بعض کہتی ہین سورہ والضحی سی اور مالکیہ اور شافعیہ اور حنفیہ کی نزدیک راجح یہی ہی کہ سورہ حجرات سی شروع ہی (اثر) سی معلوم ہوا کہ پچہلے رکعتون مین بہی بعد سورہ فاتحہ کی قرات قرآن درست ہی لیکن اکثر علما کی نزدیک اخیر کی رکعتون مین سورۂ فاتحہ پر قناعت کرنا چاہیئے کیونکہ روایت کیا بخاری مسلم نی ابو قتادہ سی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی ظہر کی پہلی دو رکعتون مین فاتحہ اور سورۃ پڑہی اور پچہلی دو رکعتون مین فاتحہ پڑہی اور بعضون نی کہا ہی کہ اس آیت کو حضرت ابو بکر رض نی بطور قنوت کی پڑہا اور ایک جماعت علما نی جایز رکہا ہی قنوت کو ہر نماز مین (زرقانی) **وعن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا صلی وحدہ یقراء فی الاربع جمیعا فی کل رکعۃ بام القراٰن وسورۃ من القراٰن وکان احیانا یقراء بالسورتین والثلث فی الرکعۃ الواحدۃ من صلوۃ الفریضۃ ویقرء فی الرکعتین من المغرب کذلک بام القراٰن وسورۃ سورۃ ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر جب اکیلی نماز پڑہتی ہے

تو چاروں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے اور کبھی دو دو تین تین سورتیں ایک رکعت میں پڑھتی تھے فرض کی نماز میں اور مغرب کی نماز میں دو رکعتوں میں فاتحہ اور سورت پڑھتے تھی **عن** البراء بن عازب انہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء فقراء فیھا بالتین والزیتون ترجمہ براء بن عازب سی روایت ہی کہ مینی نماز پڑھی ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشا کی تو پڑھی آپنی اوسمین والتین والزیتون **ف م** پہلی رکعت مین اور دوسرے رکعت مین انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور صحیحین مین سی کہ آپنی عشا کی نماز مین اذا السماء انشقت پڑھی اور معاذ کو آپنی فرمایا نماز عشا کی لئی کیون نہین پڑھتا تو سورہ بروج اور انشقت کی مانند (زرقانی) مع زیادۃ

العمل فی القراءۃ

کلام اللہ پڑھنی کا طریقہ **عن** علی بن ابیطالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس القسی وعن تختم الذھب وعن قراءۃ القرآن فی الرکوع ترجمہ حضرت علی سی روایت ہی منع کیا حضرت نی ریشمی کپڑا اور سونی کی انگوٹھی پہنی سی اور قرآن کو رکوع مین پڑھنے سی **ف م** ابو مصعب اور قعنبی اور معن کی روایت مین والمعصفر زیادہ ہی یعنی منع کیا کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننے سے یہ ممانعت مردون کے لئے ہے نہ عورتون کی لئی (زرقانی) **عن** فروۃ بن عمرو البیاضی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی الناس وھم یصلون وقد علت اصواتھم بالقراءۃ فقال ان المصلی یناجی ربہ فلینظر بما یناجیہ ولا یجھر بعضکم علی بعض بالقرآن ترجمہ فروہ بن عمرو سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی لوگون پاس اور وہ نماز پڑھ رہی تھی آوازین اونکی بلند تھین کلام اللہ پڑھنے سے تو فرمایا آپنی نمازی کا ناہوسی کرتا ہی اپنی پروردگار سی تو چاہئی سمجھکر کا ناہوسی کری اور نہ پکاری ایک تم مین کا دوسرے پر قرآن پڑھنی مین **ف م** کا ناہوسی سی یہ مراد ہی کہ اپنی پروردگار کی سمنے کھڑی ہوکر بحضور قلب اور خشوع وخضوع کی اوس سے عرض معروض کرتا ہی اور سمجھکر کا ناہوسی کرنے سے یہ غرض ہے کہ اچھی طور سی کلام اللہ پڑھی اعراب اور مخارج صحیح ادا کری (زرقانی) **عن** انس بن مالک قال قمت وراء ابی بکر وعمر وعثمان فکلھم کان لا یقرء بسم اللہ الرحمن الرحیم اذا افتتحوا الصلوۃ ترجمہ انس بن مالک نی کہا کہ نماز کو کھڑا ہوا مین پیچھے ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے جب نماز شروع کرتی تو کوئی اونمین سی بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھتا **ف م** یعنی پکار کر نہ پڑھنا یہی مذہب ہے اکثر علما کا اور یہی راجح ہی باعتبار قوت دلیل کی مگر آہستہ سی بسم اللہ الرحمن الرحیم ساتھہ سورہ فاتحہ اور ہر سورۃ کے پڑھنا ضرور ہی اکثر علما کی نزدیک جلال الدین سیوطی نی کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے پڑھنے اور نہ پڑھنے اور آہستہ سی پڑھنی اور پکار کی پڑھنی سب بابون مین احادیث بہت وارد ہین اور دونو امر ثابت ہین اور صحیح ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی **عن** مالک بن ابی عامر الاصبحی انہ قال کنا نسمع قراءۃ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی دار ابی جھم بالبلاط ترجمہ مالک بن ابی عامر اصبحی سی روایت ہی کہ ہم سنتے تھے قرات عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی اور وہ ہوتی تھی دار ابی جہم کے اور ہم ہوتی تھی بلاط مین **ف م** بلاط ایک مقام ہی مدینہ مین درمیان بازار اور مسجد کے ابن عبد البر نی کہا کہ حضرت عمر کی آواز بلند ہوتی تھی اسلئے بلاط کی لوگ قرات سنتے تھے اس سی معلوم ہوا کہ امام کو نماز مین خوب پکار کر کلام اللہ پڑھنا

درست ہی اور کراہت اوس شخص کی لئی ہی جو تنہا پڑہے اور شہب نے امام مالک سی روایت کیا کہ نفل نماز پڑہنی والا اگر اپنی گہر مین پکار کر کلام اللہ پڑہی تو کچہ حرج نہین ہے بلکہ یہہ باعث ہی نشاط اور قوت کا (زرقانی) **عن** نافع از عبداللہ بن عمر کان اذا فاتہ شئ من الصلوۃ مع الامام فیما جھر فیہ الامام بالقراۃ اذا اسلم الامام قام عبداللہ بن عمر فقراء لنفسہ فیما یقضی وجھر **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر جب فوت ہوجاتی کچہ نماز اونکی سنانہ امام کی جسمین امام نی پکار کر قرات کی تہی تو جب سلام پہیرتا اوٹہتی عبداللہ بن عمر اور پڑہتی جو رہ گئی تہی نماز پکار کر **عن** یزید بن رومان از قال کنت اصلی الی جانب نافع بن جبیر بن مطعم فیغمزنی فاقف علیہ ونحن نصلی **ترجمہ** یزید بن رومان سی روایت ہی کہ مین نماز پڑہتا تہا نافع کے ایکجانب تو اشارہ کردیتی تہی مجکو پس بتا دیتا تہا مین اونکو جہان وہ بہولجاتی تہی اور ہم نماز مین ہوتی تہی **ف ہ** اس اثر سی معلوم ہوا کہ سوا اپنی امام کے اور کو بہی بتا دینا درست ہی اور اہل کوفہ نی اپنی امام کو بہی بتانا مکروہ رکہا ہے اور مالک اور شافعی کے نزدیک درست ہی کیونکہ اللہ اور رسول نی منع نہین کیا اس سے اور ایک آیت مین متردد ہوتی تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو جب فارغ ہوئی نماز سی فرمایا شاید ابی بن کعب نہی مطلب تہا کہ اگر وہ ہوتے تو بتا دیتی (زرقانی) **القراءۃ فی الصبح** صبح کی نماز مین قرات کا بیان **عن** عروۃ بن الزبیر ان ابابکر الصدیق صلی الصبح فقرأ فیہا سورۃ البقرۃ فی الرکعتین کلتیہما **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سی روایت ہی کہ ابوبکر صدیق نی نماز پڑہائی صبح کے تو پڑہی اوسمین سورہ بقر دو رکعتون مین **ف ہ** پہر جب سلام پہیرا تو لوگون نی کہا آفتاب قریب تہا کہ نکل آوی فرمایا ابوبکر نی کہ اگر نکلتا تو ہمکو غافل نپاتا اس اثر سے معلوم ہوا کہ صبح کی نماز مین قرات طول کرنا اولی ہی اور وہ جو حدیث آئی ہی اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر روشن کرو فجر کو کیونکہ اسمین اجر زیادہ ہی اوس سے یہی غرض ہے کہ نماز مین اتنی قرارت کرو کہ فجر روشن ہوجاوے جیسا ابوبکر رضی نی کیا کہ نماز تاریکی مین شروع کی اور لمبی سورت پڑہ کر فجر کو روشن کردیا (زرقانی) **عن** عروۃ بن الزبیر انہ سمع عبداللہ بن عامر بن ربیعۃ یقول صلینا وراء عمر بن الخطاب الصبح فقرأ فیہا بسورۃ یوسف وسورۃ الحج قراۃ بطیئۃ فقلت واللہ اذا لقد کان یقوم حین یطلع الفجر فقال اجل **ترجمہ** عروہ بن الزبیر نی سنا عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سی کہتی تہی نماز پڑہی ہمنی پیچہی عمر بن الخطاب کے صبح کی تو پڑہی انہون نی سورہ یوسف اور سورہ حج ٹہہر ٹہہر کر عروہ نی کہا قسم خدا کی پس اوسوقت کہڑی ہوتی ہونگی نماز کو جب نکلتی ہی صبح صادق کہا عبداللہ نی ہان **ف ہ** یعنی بہت سویری صبح صادق نکلتی ہی کہڑے ہوتے ہونگے تب تو اتنی بڑی بڑی سورتین پڑہتے تہے اور پہر جلدی جلدی نہین ٹہہر ٹہہر کر پڑہتی تہی **عن** القاسم بن محمد ان الفرافصۃ بن عمیر الحنفی قال ما اخذت سورۃ یوسف الا من قراۃ عثمان بن عفان ایاہا فی الصبح من کثرۃ ما کان یرددہا **ترجمہ** قاسم بن محمد سی روایت ہی کہ فرافصہ بن عمیر حنفی نی کہا کہ نہین یاد کرے سورہ یوسف یاد کرے حضرت عثمان کی پڑہنی سی آپ صبح کی نماز مین اسکو بہت پڑہا کرتے تہے **ف ہ** ابن عبدالبر نی کہا کہ حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اپنی مقتدیون کا حال پہچانکر اور اونکی قوت اور حرص کو دیکہکر اتنی بڑی بڑی سورتین

صبح کی نماز مین قرارت کا بیان

پڑہتی تہی اور مالک نی مستحب کہا ہی طول قرارت کو صبحکے نماز خصوصًا جاڑی کی دنون مین لیکن آج کل کی زمانہ مین سو تخفیف لازم ہی جماعت مین البتہ اگر اکیلے پڑہے تو جتنی چاہی لمبی سورت پڑہی کیونکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی معاذ کو دہمکایا تہا لمبی سورت کی پڑہنی پر اور کہا تہا کیا تو فساد پیدا کرتا ہی کیون نہین پڑہتا اقرا باسم ربک والشمس وضحٰہا **عن** نافع از عبد اللہ بن عمر کان یقرأ فی الصبح فی السفر بالعشر السور الاول من المفصل فی کل رکعۃ بام القرآن وسورۃ **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضہ سفر مین مفصل کے پہلے دس سورتون مین سی ہر ایک رکعت مین سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑہا کرتے تہی **ف** بخاری مین ہی کہ آپنی صبحکے نماز مین سورہ طور پڑہی اور ایک روایت مین ہی کہ ساٹہ آیتون سی لیکر سو آیتون تک ایک رکعت یا دو نو رکعتون مین پڑہتے تہے اور مسلم مین ہی کہ صبح مین آپنی سورہ قاف پڑہی اور ایک روایت مین ہی کہ والصافات پڑہی اور حاکم نی روایت کیا کہ سورہ واقعہ پڑہی اور ایک روایت مین ہی کہ چہوٹے چہوٹے دو سورتین پڑہین اور یہہ اختلاف بوجہ اختلاف احوال اور مواقع کی ہی واللہ اعلم (زرقانی)

سورہ فاتحہ کی فضیلت کا بیان

ماجاء فی ام القرآن سورہ فاتحہ کی فضیلت کا بیان **عن** ابی سعید مولی عامر بن کریز ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نادی ابی بن کعب وھو یصلی فلما فرغ من صلوتہ لحق فوضع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یدہ علی یدہ وھو یرید ان یخرج من باب المسجد فقال انی لارجو ان لا تخرج من المسجد حتی تعلم سورۃ ما انزل فی التورۃ ولا فی الانجیل ولا فی القرآن مثلہا قال ابی فجعلت ابطی فی المشی رجاء ذلک ثم قلت یا رسول اللہ السورۃ التی وعدتنی قال کیف تقرأ اذا افتتحت الصلوۃ قال فقرأت علیہ الحمد للہ رب العلمین حتی اتیت علی آخرھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھی ھذہ السورۃ وھی السبع المثانی والقرآن العظیم الذی اعطیت

ترجمہ ابو سعید سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی پکارا ابی بن کعب کو اور وہ نماز پڑہ رہی تہی تو جب نماز سی فارغ ہوئی مل گئی آپنی پس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہ اپنا ابی کی ہاتہ پر اور وہ نکلنا چاہتی ہی مسجد کے دروازہ سی سو فرمایا آپنی مین چاہتا ہون کہ نہ نکلے تو مسجد کے دروازہ سی یہانتک کہ سیکہے ایک سورت ایسی کہ نہین اوتری توریت اور نہ انجیل اور قرآن مین مثل اوسکی کہا ابی نی پس ٹہہر ٹہہر کر چلنے لگا مین اسی امید مین پہر کہا مینے ای رسول اللہ وہ سورت جسکا آپنی وعدہ کیا تہا سکہائیگی مجہکو فرمایا آپنی کیونکر پڑہتا ہی تو جب شروع کرتا ہی نماز کو کہا ابی نی تو مین پڑہنی لگا الحمد للہ رب العلمین یہانتک کہ ختم کیا مینی سورت کو پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ یہی سورت ہی اور یہ سورت سبع مثانی اور قرآن عظیم ہی جو مین دیا گیا **ف** سبع مثانی سورہ فاتحہ کا نام ہے اسلیئے کہ اوسمین سات آیتین ہین پہلی آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اور مثانی اوسکو اسلیئے کہتی ہین کہ یہہ سورت دو بار اوتری ایک بار مکہ مین اور ایکبار مدینہ مین یا اسلیئے کہ ہر رکعت مین پڑہی جاتی ہی تو نماز مین مکرر ہوتی ہی یا اسلیئے کہ اوسمین ثنا اور تعریف ہی پروردگار کی یا اسلیئے کہ مثنےٰ ہوئی یہ سورت خاص اس امت کے لیئے یا ہیکہ اسکی ساتہ ایک سورت ملائی جاتی ہی اور قرآن عظیم بہی اسکا نام ہی کیونکہ یہہ سورت اجمالا تمام قرآن کی مضامین کو شامل ہی اوصاف الہی اور ثنای پروردگار اور اعتراف عبودیت بندہ کی جانب سی اور توحید اور

دعا سب اسمین موجود ہی یہ فرمودہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تفسیر ہی اوس آیت کی ولقد آتیناک سبعاً من المثانی والقرآن
العظیم عن ابی نعیم وہب بن کیسان انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول من صلے رکعۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فلم یصل الا وراء الامام
ترجمہ ابی نعیم وہب بن کیسان سی روایت ہی کہ انہون نی سنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضا سی کہتی تہی جس شخص نے ایک رکعت
پڑہی اور اوسمین سورہ فاتحہ نہ پڑہی تو گویا اوسنی نماز نہ پڑہی مگر جب کہ امام کی پیچہی ہو ف ہ اہل حدیث کا مذہب یہہ
ہے کہ سورہ فاتحہ پڑہنا نماز مین فرض ہی خواہ اکیلے نماز پڑہی یا امام کے پیچہی نماز جہری ہو یا سری ہر حالمین پڑہنا اسکا ضرور ہے
اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور مالک کا مذہب یہہ ہے کہ نماز جہری مین امام کی پیچہی نہ پڑہے اور سری مین پڑہ لی اور ابو حنیفہ کا
قول یہ ہی کہ امام کی پیچہی نہ پڑہے خواہ نماز جہری ہو یا سری صابونی نی اپنی عقاید مین منجملہ شعار اہل حدیث لکہا ہے دیوبندیون
قرأۃ فاتحۃ الکتاب خلف الامام اور واجب کرتی ہین پڑہنا فاتحہ کا امام کی پیچہی مگر یہ قول جابر بن عبد اللہ کا موید ہی ابو حنیفہ
کے مذہب کے القراۃ خلف الامام فیما لا یجہر فیہ بالقراۃ سورہ فاتحہ امام کی پیچہی سری نماز مین پڑہنی کا بیان
عن ابی السایب مولی ہشام بن زہرۃ یقول سمعت اباہریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلے صلوۃ لم یقرأ فیہا
بام القرآن فہی خداج ہی خداج ہی خداج غیر تمام قال قلت یا اباہریرۃ انی احیانا اکون وراء الامام قال فغمز ذراعی ثم قال
اقراء بہا فی نفسک یا فارسی فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالی قسمت الصلوۃ بینی وبین عبدی نصفین
فنصفہا لی ونصفہا لعبدی ولعبدی ماسال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقرأوا یقول العبد الحمد للہ رب
العلمین یقول اللہ حمدنی عبدی یقول العبد الرحمن الرحیم یقول اللہ اثنی علی عبدی یقول العبد مالک یوم
الدین یقول اللہ مجدنی عبدی یقول العبد ایاک نعبد وایاک نستعین فہذہ الایۃ بینی وبین عبدی ولعبدی ماسال
یقول العبد اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فہولاء لعبدی ولعبدی ماسال
ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نی پڑہی نماز اور نہ پڑہی اوسمین سورہ فاتحہ تو نماز اوسکی
ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے ہرگز تمام نہین ہی ابو السایب نے کہا ای ابو ہریرہ کبہی مین امام کی پیچہی ہوتا ہون تو دبا دیا ابو ہریرہ
نے میرا بازو اور کہا پڑہ لی اپنی دلمین ای فارسی کے رہنی والے کیونکہ مینی سنا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی فرماتے ہے
فرمایا اللہ تعالی نی بٹ گئی نماز میری اور میری بندہ کی بیچ مین آدہی آدہی ہے اور آدہی میری اور آدہی اوسکی اور جو بندہ میرا مانگا اوسکو
دونگا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہو بندہ کہتا ہی سب تعریف اللہ کو ہی جو صاحب ہے سارے جہان کا پروردگار
کہتا ہی میری تعریف کی میری بندہ نی بندہ کہا ہے بڑے رحمت کرنیوالا مہربان پروردگار کہتا ہی خوبی بیان کی میری
میری بندہ نی بندہ کہتا ہے مالک بدلے کے دن کا پروردگار کہتا ہے بڑائی کی میری میرے بندہ نے بندہ کہتا ہے
خاص تجہکو پوجتی ہین ہم اور تجہی سی مدد چاہتے ہین ہم تو یہ آیت میری اور میری بندہ کی بیچ مین ہی یعنی پروردگار کے
عظمت ہے اور بندہ کیطرف سے اقرار ہی بندگی کا بندہ کہتا ہے دکہا ہمکو سیدہے راہ اون لوگون کی راہ جن پر تو نی اپنا کرم

سورہ فاتحہ امام کی پیچہی سری نماز مین پڑہنی کا بیان

کیا نہ دشمنونکی اور گمراہونکی تو یہ آیتین بندہ کی لیئی ہین اور میرا بندہ جو مانگی سو ونگا **ف م** اس حدیث سی نماز کی نہایت عظمت اور بزرگی ثابت ہوئی کیونکہ نماز ایسی عبادت ٹہری جسمین پروردگار سی باتین ہوتین ہین پس بندہ کو اس سی زیادہ اور کیا شرف اور فخر ہوگا کہ اوسکا مالک بلکہ مالک سارے جہان کا اوس سے باتین کرے اور اوسکے مراد ین بر لانیکا وعدہ فرماوی اس حدیث سی یہ بہی معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ فاتحہ کی جز نہین ہی اوس صورت مین انعمت علیہم پر جہٹی آیت ختم ہوگی اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ساتوین آیت ہوگی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جس نماز مین سورہ فاتحہ نہ پڑہی جاوے وہ نماز ناقص ناتمام ہی تو ظاہر حدیث مطلق ہی اور شامل ہی منفرد اور مقتدی دونونکو اسلیئے ابو ہریرہ نے ابواب بہی سوال کا یہ جواب دیا کہ جب تو امام کے پیچھے ہو تو جیکے جیکے دلمین پڑہ لیا کر اب اختلاف ہی ہمین کہ امام کے ساتہ پڑہنا چاہیے یا امام جو بیچ مین سکتے کرتا جاوے اوسمین پڑہتا جاوے یا امام جب ولا الضالین پر سکتہ کرے اوسوقت پڑہ لیوی اس حدیث سی یہ بات معلوم نہین ہوتی کہ مقتدی جہری نماز مین امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑہے اور سرے مین پڑہے بلکہ یہ حدیث عام ہے دونو صورتون مین پڑہنا چاہیئے پس امام مالک نے جو سری نماز مین پڑہنے کی لیئی اس حدیث کو خاص کیا اوسکی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی اور ناقص اور ناتمام کہنی سی یہ کوئی نہ سمجہے کہ نماز ہو جاتی ہی لیکن ناقص رہتی ہی کیونکہ ناقص کا تمام کرنا ضرور ہے اور ناقص اوسی شی کو کہینگے جسکا کوئی جز فوت ہو جاوے **عن** عروۃ بن الزبیر انہ کان یقرأ خلف الامام فیما لا یجہر فیہ الامام بالقراۃ ترجمہ عروہ بن الزبیر سورہ فاتحہ پڑہتے تہی امام کی بہی سری نماز مین **عن** یحیی بن سعید و عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن ان القاسم بن محمد کان یقرأ خلف الامام فیما لا یجہر فیہ الامام بالقراءۃ ترجمہ قاسم بن محمد امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑہتے تہے سری نماز مین **عن** یزید بن رومان ان نافع بن جبیر بن مطعم کان یقرأ خلف الامام فیما لا یجہر فیہ الامام بالقراۃ ترجمہ نافع سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑہتے تہی سری نماز مین کہا یحیے نے کہ مالک نی کہا مجہی یہ اثر نہایت پسند ہے اون روایتون مین جو مینے اس باب مین سنین **ترک القراءۃ خلف الامام فیما جہر فیہ** سورہ فاتحہ جہری نماز مین امام کی بہی نہ پڑہنے کا بیان **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا سئل ہل یقرأ احد خلف الامام قال اذا صلی احدکم خلف الامام فحسبہ قراۃ الامام واذا صلی وحدہ فلیقرأ قال وکان عبد اللہ بن عمر لا یقرأ خلف الامام ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر سے جب کوئی پوچہتا کہ سورہ فاتحہ پڑہی جاوے امام کے پیچھے تو جواب دیتے کہ جب کوئی تم مین سی نماز پڑہے امام کے پیچھے تو کافی ہو اوسکو قرارت امام کے اور جو اکیلے پڑہے تو پڑہ لیوے کہا نافع نی اور تہی عبد اللہ بن عمر نہین پڑہتے تہے پیچھے امام کے **ف م** یہ اثر بظاہر موید ہی ابو حنیفہ رح کے مذہب کو یعنی جب امام کے پیچھے ہو سری نماز مین یا جہری نماز مین تو سورہ فاتحہ نہ پڑہے لیکن امام مالک نے اسکو نماز جہری سی خاص کیا ہی کہا یحیے نے سنا مینے امام مالک سی کہتی تہی ہماری نزدیک حکم ہے کہ نماز جہری مین امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑہے اور سری مین پڑہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من صلوۃ جہر فیہا بالقراۃ فقال ہل قرأ معی منکم احد

سورہ فاتحہ جہری نماز مین امام کے پیچھے نہ پڑہنے کا بیان

انفا فقال رجل نعم انا یا رسول اللہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اقول مالی انازع القران فانتھی الناس عن القرأۃ مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیما جھر فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالقراءۃ حین سمعوا ذلک
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم فارغ ہوے ایک نماز جہری سی پہر فرمایا کیا تم مین سے کسینے میرے ساتہ کلام اللہ پڑہا تہا ایک شخص بول اوٹہا کہ ہان
مینے یارسول اللہ فرمایا آپی جب ہی مین کہتا تہا اپنی دلمین کیا ہوا ہی مجہکو جھینا جاتا ہی مجہسی کلام اللہ کہا ابن شہاب
یا ابوہریرہ نے تب لوگون نی موقوف کیا قرأت کو حضرت کی پچہی نماز جہری مین جب سے یہ حدیث سنی آپ سی ف ۵۰ اس
حدیث سی صرف یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ امام کی پچہی سورہ فاتحہ ایسی آواز سے نہ پڑہے جسکے باعث سی امام کی پڑہنی مین
خلل ہو اور ممانعت پڑہنے کے ثابت نہین ہوتی کیونکہ اگر آپکو ممانعت منظور ہوتی تو صاف فرمادیتی کہ امام کے پیچھے پڑہا ہے
مت کرو نہ آہستہ نہ زور سی اور ابن شہاب یا ابوہریرہ کا کلام کہ لوگون نی پڑہنا چہوڑ دیا حضرت کی پچہی نماز جہری مین
یہ ایک حکایت ہی اوسکا مطلب یہ بہی ہوسکتا ہے کہ پکار کر پڑہنا چہوڑ دیا یا سورہ فاتحہ سے زیادہ جو کچہ کلام اللہ پڑہتے
تہے اوسکا پڑہنا چہوڑ دیا یا حضرت کی ساتہ پڑہنا چہوڑ دیا بلکہ جب آپ سکتہ کرتے تو پڑہ لیتے واللہ سبحانہ اعلم مناوین الکل

ماجاء فی التامین خلف الامام امام کی پچہی آمین کہنی کا بیان - آمین کے معنے یہ ہین کہ ہمکو امن سے رکہہ
ای پروردگار یا قبول کر ہماری دعا کو عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانہ من
وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ قال ابن شہاب وکان رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم یقول آمین ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جب امام کہی آمین تو تم
بہی آمین کہو کیونکہ جسکی آمین ملجاویگی ملائکہ کی آمین سی بیشک اوسکی اگلی گناہ اوسکی کہا ابن شہاب نے اور رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم آمین کہتی ہتی ف ۵۱ یہ حدیث مرسل ہی دارقطنی نی غرایب اور علل مین اسکو موصولا ابن شہاب سے
انہون نی سعید بن المسیب سے انہون نی ابی ہریرہ سی روایت کیا اور کہا کہ حفص متفرد ہوا ساتہ اس روایت کی اور وہ ضعیف ہے
اور ابن السراج نی روایت کیا ابن شہاب سی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین کہتی تو آمین پکار کر کہتے
اور ابن حبان کی روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوتی سورہ فاتحہ سی بلند آواز سے آمین کہتے
اور حمیدی نی روایت کیا ابوہریرہ سی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کہتی ولا الضالین بلند آواز سی فرماتی آمین
یہانتک کہ صف اول کے لوگ سنتے جو نزدیک ہوتی آپ سی اور وہ جو بعض لوگون نی کہا ہے کہ جہر آمین کا ابتدای اسلام
مین تہا پہر منسوخ ہوا تو رد کرتا ہی اسکو وہ جو روایت کیا ترمذی اور ابوداود اور ابن حبان نی وایل بن حجر سی کہ نماز پڑہی
مینے پیچہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تو پکار کر آمین کہی آپنی اور وایل بن حجر اخیر مین اسلام لائے ہین علاوہ اسکی یہ جو حدیث امام
مالک نی ابوہریرہ سی روایت کی کہ جب امام آمین کہی تو تم بہی آمین کہو اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ آمین پکار کر کہنا چاہیئے ورنہ

آمین کی پکار کر کہنی کا بیان

امام کا آمین کہنا مقتدیونکو معلوم کیونکر ہوگا (زرقانی محلی) عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہی تو تم آمین کہو کیونکہ جسکا آمین کہنا برابر ہوجاویگا ملائکہ کی کہنی کی بخشدی جاویگی اگلی گناہ اوسکی عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال احدکم آمین قالت الملائکۃ فی السماء آمین فوافقت احدہما الاخری غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تم مین سی کوئی آمین کہتا ہی فرشتی بہی آسمان مین آمین کہتی ہین پس اگر برابر ہوجاوے ایک آمین دوسری آمین سی تو بخشدیے جاتی ہین اگلی گناہ اوسکے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہی تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو ف م بعض روایات مین ربنا لک الحمد ہی بعض مین ربنا لک الحمد بعض مین اللہم ربنا ولک الحمد بہی ہی بعض مین اللہم ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ ہی ترجمہ کیونکہ جسکا کہنا ملائکہ کے کہنے کے برابر ہوجاویگا اوسکی اگلی گناہ بخشدیے جاوینگے

العمل فی الجلوس فی الصلوۃ نماز مین بیٹھنے کا حال عن علی بن عبد الرحمن المعاوی انہ قال رأیت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اعبث بالحصباء فی الصلوۃ فلما انصرفت نہانی وقال اصنع کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فقلت وکیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع قال کان اذا جلس فی الصلوۃ وضع کفہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وقبض اصابعہ کلہا واشار بإصبعہ التی تلی الابہام ووضع کفہ الیسری علی فخذہ الیسری وقال ہکذا کان یفعل ترجمہ علی بن عبد الرحمن کہتی ہین کہ دیکہا مجہکو عبد اللہ بن عمر نے نماز مین کنکریون سی کہیلتا ہوا تو جب فارغ ہوا مین نماز سے منع کیا مجہکو اور کہا کہ کیا کر جیسا کرتی تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مینے کہا کیسے کرتے تہے کہا جب بیٹہتے تہے آپ نماز مین تو داہنی ہتیلے کو داہنی ران پر رکہتی اور سب اونگلیونکو بند کرلیتے اور کلمہ کے اونگلی سی اشارہ کرتے اور بائین ہتیلے کو بائین ران پر رکہتی اور کہا کہ اسطرح کرتے تہی آپ ف م اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس وقت سی تشہد کے لیئے بیٹہے اوسیوقت سی کلمہ کے اونگلی سے اشارہ کرے مسلم کی روایت مین ہے کہ فرمایا آپنے کہ وہ اشارہ کرنیوالا ہی شیطان کو زیادہ بہاریگا کوئی تم مین سی جب تک اشارہ کریگا اپنی اونگلی سے اور بعض روایات مین حرکت دینا بہی اونگلی کا منقول ہے لیکن ائمہ اربعہ سی جواز ثابت ہی اونگلی کا وقت اشہد ان لا الہ الا اللہ کے اونکی کتابون مین مذکور ہی اوسکی اصل کسی حدیث سی مینے نہین پائی باوجودیکہ مینے تلاش کیا اسکی دلیل کو کتب حنفیہ اور شافعیہ اور مالکیہ اور حنابلہ مین مگر نہ پایا کوئی شاذ اوسکی لیئی اور حدیث سی جو اشارہ ثابت ہی وہ یہ ہے کہ ابتدای قعدہ سی انگشت شہادت سی اشارہ کرتا رہی عن عبد اللہ بن دینار انہ سمع عبد اللہ بن عمر وصلی الی جنبہ رجل فلما جلس الرجل فی اربع تربع وثنی رجلیہ فلما انصرف عبد اللہ عاب ذلک علیہ فقال الرجل فانک تفعل ذلک فقال عبد اللہ بن عمر انی اشتکی ترجمہ عبد اللہ بن دینار سی روایت ہی

کہ عبداللہ بن عمر رضی کی پہلو مین نماز پڑہی ایک شخص نے تو جب وہ بیٹھا بعد چار رکعت کی چار زانو بیٹھا اور لیٹ گئی دونو پاؤن اپنی تو جب فارغ ہوئی عبداللہ بن عمر نماز سی عیب کیا اسبات کو تو اوس شخص نے جواب دیا کہ آپ ایسا کرتی ہین کہا مین تو بیمار ہون

فہم اختلاف کیا ہی علمانے کسطرح نماز مین بیٹھی شافعی نی کہا کہ پہلے قعدہ مین سیدہا پاؤن کہڑا کری اور بائین پر بیٹھے اور دوسری قعدہ مین تورک کری یعنی بائین پاؤن کو ران کی نیچی سی نکالکر لٹا دیوی اور داہنی پاؤنکو کہڑا رکہی اور بائین ران سرین سمیت زمین سے لگی رہی اور امام مالک نی کہا کہ دونو قعدہ مین تورک کری اور امام ابوحنیفہ رحمہ نی کہا کہ دونو قعدون مین سیدہا پاؤن کہڑا رکہی اور بائین پاؤن پر بیٹھے اور سب صورتین جایز ہین اور خدا کا دین واسع ہی لیکن یہ اختلاف اسمین ہے کہ مستحب کونسی شکل ہے (مصنف) **عن** المغیرۃ بن حکیم انہ رای عبداللہ بن عمر یرجع فی السجدتین فی الصلوۃ علی صدور قدمیہ فلما انصرف ذکر ذلک لہ فقال انہا لیست سنۃ الصلوۃ وانما افعل ہذا من اجل انی اشتکی ترجمہ مغیرہ بن حکیم سی روایت ہے کہ انہون نے دیکہا عبداللہ بن عمر کو کہ بیٹہی ہتی درمیان دو سجدون کی دونون پاؤنکی انگلیون پر اور پہر سجدہ مین چلی جاتے تہے تو جب فارغ ہوئی نماز سی ذکر ہوا اسکا بس کہا عبداللہ نے کہ اسطرح بیٹہنا نماز مین سنت نہین ہی لیکن مین بیمار کی وجہ سی اسطرح بیٹہتا ہون

عن عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر انہ اخبرہ انہ کان یری عبداللہ بن عمر یتربع فی الصلوۃ اذا جلس قال ففعلتہ وانا یومئذ حدیث السن فنہانی عبداللہ بن عمر وقال انما سنۃ الصلوۃ ان تنصب رجلک الیمنی وتثنی رجلک الیسری فقلت لہ فانک تفعل ذلک فقال ان رجلی لا تحملانی ترجمہ عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر سی روایت ہی کہ انہون نی دیکہا عبداللہ بن عمر کو چار زانو بیٹہتے ہوئی نماز مین تو وہ بہی چار زانو بیٹہی اور کم سن تہے وہ اون دنون مین پس منع کیا اونکو عبداللہ نے اور کہا کہ سنت نماز مین یہ ہی کہ داہنے پاؤن کو کہڑا کرے اور بائین پاؤن کو لٹا وی کہا عبید اللہ نے کہ مینے اوسی کہا تم تو چار زانو بیٹہتے ہو جواب دیا عبداللہ نے کہ میری پاؤن میرا بوجہہ اوٹہا نہین سکتے **عن** یحیی بن سعید ان القاسم بن محمدا اراہم الجلوس فی التشہد فنصب رجلہ الیمنی وثنی رجلہ الیسری وجلس علی وزکہ الایسر ولم یجلس علی قدمہ فقال ارانی ہذا عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر وحدثنی ان اباہ کان یفعل ذلک ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ قاسم بن محمد نی سکہایا لوگونکو بیٹہنا تشہد مین تو کہڑا کیا داہنی پاؤنکو اور چہکایا بائین پاؤنکو اور بیٹہی بائین سرین پر اور نہ بیٹہی بائین پاؤن پر پہر کہا قاسم نی کہ بتایا مجہکو اسطرح بیٹہنا عبید اللہ نی اور کہا کہ میری باپ عبداللہ بن عمر اسیطرح کرتے تہے

التشہد فی الصلوۃ تشہد کا بیان **عن** عبدالرحمن بن عبدالقاری انہ سمع عمر بن الخطاب وہو علی المنبر یعلم الناس التشہد یقول قولوا التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ترجمہ عبدالرحمن بن عبدالقاری نی سنا عمر بن الخطاب رضی سی اور وہ منبر پر تہی سکہاتی تہی لوگونکو تشہد کہتی تہی کہو التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات اللہ الخ **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یتشہد فیقول

تشہد کا بیان

بسم اللہ التحیات للہ الصلوٰت للہ الزاکیات للہ السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ
الصالحین شہدت ان لا الہ الا اللہ شہدت ان محمدا رسول اللہ یقول ھذا فی الرکعتین الاولیین ویدعو اذا
قضی تشہدہ بما بدا لہ فاذا جلس فی اٰخر صلوتہ تشہد کذلک ایضا الا انہ یقدم التشہد ثم یدعو بما بدا لہ فاذا قضی تشہدہ
واراد ان یسلم قال السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین السلام علیکم
عن یمینہ ثم یرد علی الامام فان سلم علیہ حل عز بیساہ رد علیہ ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر تشہد پڑہتے تہی اسطرح
بسم اللہ التحیات للہ الخ کہتے تہے یہ پہلی دو رکعتون کے بعد اور دعا مانگتی تہی بعد تشہد کی جو کچہ جی چاہتا تہا پہر جب اخیر قعدہ کرتے
تو اسیطرح تشہد پڑہتے مگر پہلے تشہد پڑہتے پہر دعا مانگتی جو چاہتے اور بعد تشہد کے جب سلام پہیرنے لگتے تو کہتے السلام علی النبی ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین السلام علیکم داہنے طرف کہتے پہر امام کی سلام کا جواب دیتی پہر اگر کوئی بائین طرف والا
اونکو سلام کرتا تو اوسکو بہی جواب دیتی **ف م** اس اثر سی کتنی باتین معلوم ہوئین ایک یہ کہ پہلے قعدہ مین بہی بعد تشہد کے
دعا مانگنا درست ہی دوسرے یہ کہ کوئی دعا خاص نہین جو دل چاہے پروردگار سی مانگی تیسرے یہ کہ تین سلام کرے ایک سلام داہنے
طرف والونکو دوسرے امام کو تیسرے بائین طرف والونکو اور جو بائین طرف کوئی نہو تو وہی سلام کرے واللہ اعلم عن عائشۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا کانت تقول اذا تشہدت التحیات الطیبات الصلوٰت الزاکیات للہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ وان محمدا عبد اللہ ورسولہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین السلام علیکم ترجمہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی سی روایت ہی کہ
وہ کہتین تشہد مین التحیات الطیبات الصلوات الزاکیات الخ عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تقول اذا تشہدت التحیات
الطیبات الصلوٰت الزاکیات للہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبد اللہ ورسولہ السلام علیک ایہا
النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین السلام علیکم ترجمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا تشہد مین کہتی تہین التحیات الطیبات الخ **ف م** امام مالک نی تشہد حضرت عمر کا جو اوپر گذرا اختیار کیا ہی اور
شافعی نے تشہد عبداللہ بن عباس کا جو مسلم نے اور صحاب سنن نی روایت کیا اس لفظ سی التحیات المبارکات الصلوات الطیبات
السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ
اختیار کیا ہی اور اہل حدیث اور امام احمد اور امام اعظم اور اکثر علمانے تشہد ابن مسعود کا اختیار کیا ہی جسکو روایت کیا ایمہ ستہ نی اس لفظ
سے التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد
ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ حافظ نے کہا کہ اہل حدیث نی اتفاق کیا اس امر پر کہ کوئی تشہد عبداللہ بن مسعود
کے تشہد سی زیادہ صحیح نہین ہے اور راویون نی اختلاف نہین کیا اوسکی الفاظ مین اور اتفاق کیا اوسپر ایمہ ستہ نی لفظاً و معناً
ف عبداللہ بن عمر کے تشہد مین السلام علی النبی وارد ہی اور بخاری نی روایت کیا ابن مسعود سی کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

زندہ تھی تو ہم یوں کہتی تھی نماز مین السلام علیک ایہا النبی پھر جب آپکی وفات ہوگئی تو ہم کہنی لگی السلام علی النبی اور روایت کیا اوسکو ابو عوانہ اور سراج اور جوزقی اور ابو نعیم اصبہانی نے اور بیہقی نے طرق متعددہ سی اور سب مین یہ ہی کہ جب آپ کی وفات ہوئی تو ہم السلام علی النبی کہنی لگی اور ایسا ہی روایت کیا اوسکو ابو بکر بن ابی شیبہ نے ابو نعیم سی زرقانی نے کہا کہ یہ روایت ابن مسعود سے بلاشک صحیح ہی اور عینی نے اسکا ایک متابع قوی پایا ہی ابن عبد الرزاق نے روایت کیا اخبرنا ابن جریج اخبرنی عطاء ان الصحابۃ کانوا یقولون والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حی السلام علیک ایہا النبی فلما مات قالوا السلام علی النبی یعنی کہا عطاء نے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زندہ تھی السلام علیک ایہا النبی پھر جب آپ کی وفات ہوئی تو کہنے لگے السلام علی النبی اور یہہ سناد صحیح ہی اور سعید بن منصور نے روایت کیا کہ عبد اللہ بن عباس نے بحث کی ابن مسعود سی کہ ہم السلام علیک ایہا النبی جب کہتی تھی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم زندہ تھی تو ابن مسعود نی جواب دیا کہ ہمکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہیطرح سکہایا اور ہم ایسا ہی جانتی ہین لیکن یہ روایت ضعیف ہی کیونکہ ابو عبید نی ابن مسعود سی نہین سنا اور سناد بہی ضعیف ہی بلکہ صحیح روایت ابن مسعود سی وہی ہی جو بخاری نے بواسطہ ابو معمر کے روایت کیا اور اخراج کیا اوسکا بہت ائمہ حدیث نی طرق متعددہ اور اسانید صحیحہ سی پھر جب ثابت ہوگیا یہ امر عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور صحابہ کرام سی کہ وہ بعد آپکی وفات کے السلام علی النبی کہتی تھی تو واجب ہے اتباع اوسکا پھر ان آثار سی یہ امر صاف معلوم ہوگیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا اعتقاد یہی تھا کہ بعد وفات کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے سلام کو نہین سنتے ہین پھر ندا کرنا نا جایز ہوگا تو جب سلام پڑہنا ندا کی ساتہ مختلف فیہ ہوا پھر مطلق ندا کا کیا حال ہوگا وہ کیونکر درست ہوگے ۔ اہل سنت کا اعتقاد یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے قبر شریف مین زندہ ہین لیکن یہ زندگی دنیا کی زندگی کی سی نہین ہی بلکہ ایک قسم کی حیات برزخی ہی جسکا ادراک ہم لوگونکو نہین ہوسکتا اور جو شخص یہ سمجہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر جگہہ اور ہر مقام مین پکارنیوالی کی سن لیتی ہین اور اوسکے حاجت روائی کرتے ہین تو وہ مشرک ہی کیونکہ یہ صفت اللہ جل جلالہ کی ہی کہ ہر جگہہ اور ہر مقام سی سنتا ہی اور ہر ایک کی حاجت اور مراد بر لاتا ہی سوا اللہ جل جلالہ کے کسی ولی یا نبی مین یہ قدرت نہین ہی **عن مالک انہ سال ابن شہاب فاونافعا** مولی ابن عمر عن رجل دخل مع الامام فی الصلوۃ وقد سبقہ الامام بوکعۃ ایتشہد معہ فی الرکعتین والاربع وان کان ذلک لہ وترا فقال لا نعم لیتشہد معہ قال مالک وھو الامر عندنا ترجمہ امام مالک نی ابن شہاب زہری اور نافع مولی ابن عمر سی پوچہا کہ ایک شخص امام کی ساتہ آکر شریک ہوا جب ایک رکعت ہوچکی تہی اب وہ امام کے ساتہ تشہد پڑہی قعدہ اولی اور قعدہ اخیر مین یا نہ پڑہے کیونکہ اوسکے تو ایک رکعت ہوئی قعدہ اولی مین اور تین رکعتین ہوئین قعدہ اخیرہ مین تو جواب دیا دونون نے کہ ہان تشہد پڑہے امام کے ساتہ امام مالک نی کہا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے **ما یفعل من رفع راسہ قبل الامام** جو شخص سر اوٹہالیوے امام کی بیشتر رکوع یا سجدہ مین اوسکا بیان **عن ابی ہریرۃ انہ قال الذی یرفع راسہ ویخفضہ قبل الامام فانما ناصیتہ بید شیطان** ترجمہ ابو ہریرہ رضہ نے کہا کہ جو شخص سر اوٹہاتا ہے

جو شخص سر اوٹہالیوے امام کی بیشتر رکوع یا سجدہ سی

یا جھکاتا ہی امام کی پیشتر تو اوسکا ماتھا شیطان کی ہاتہ مین ہی **ف م** یعنی خدا اور رسول خدا کی حکم کی پابندی نہین کرتا تو وہ گویا شیطان کے ہاتہ مین ہے خدا کا حکم یہ ہے کہ امام کے ساتہ اوٹھاؤ اور جھکاؤ اور امام کی متابعت کرو اور وہ اسکا لحاظ نہین رکہتا اس حدیث کو در اور دے نی مرفوعًا روایت کیا ہی اور ایمہ ستہ نی ابو ہریرہ سی مرفوعًا روایت کیا کہ جو شخص اپنا سر اوٹھاتا ہی امام کے پیشتر وہ اللہ سے نہین ڈرتا کہ سر اوسکا مثل گدہی کی سر کے ہو جاوے یا اوسکی صورت گدہی کی ہو جاوے ان احادیث سی معلوم ہوتا ہے کہ متابعت امام کے واجب ہے کہا مالک نی جو شخص بہول کر امام سی اول سر اوٹھا لیوے رکوع مین یا سجدہ مین تو سنت یہ ہی کہ پہر رکوع یا سجدہ مین چلا جاوے اور امام کے سر اوٹھانیکا انتظار نہ کرے اور جس شخص نے قصدًا ایسا کیا تو اوسنے خطا کی کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اسلئے امام ہوا ہے کہ اوسکی پیروی ہو اور تا بعد اسکی جاوے تو نہ اختلاف کرے پیچہے یعنے آگے پیچہے اوس سی ارکان ادا نکرو اور ابو ہریرہ نی کہا کہ جو شخص سر اپنا اوٹھاتا ہی یا جھکاتا ہی قبل امام کی تو ماتھا اوسکا شیطان کی ہاتہ مین ہے **ف م** ظاہر یہ اور امام احمد کے نزدیک اگر قصدًا کوئی امام کی مخالفت کریگا تو اوسکی نماز نہو گی

(زرقانی) **مایفعل من سلم من رکعتین ساہیا** جس شخص نی دو رکعتین پڑہ کر بہولے سے سلام پہیر دیا اوسکا

بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من اثنتین فقال لہ ذوالیدین اقصرت الصلوۃ ام نسیت یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق ذوالیدین فقال الناس نعم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رکعتین اخریین ثم سلم ثم کبر فسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع ثم کبر فسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام پہیر دیا دو رکعتین پڑہ کر تو کہا ذوالیدین نے کیا نماز گہٹ گئی یا آپ بہولگئے ای رسول اللہ کے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور لوگون سے کیا سچ کہتا ہی ذوالیدین کہا لوگون نے ہان سچ کہتا ہی پس کہڑے ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پڑہین دو رکعتین پیچہلے پہر سلام پہیر کر تکبیر کہے اور سجدہ کیا مثل سجدون کی یا کچہ بڑا پہر سر اوٹھایا اور تکبیر کہی اور سجدہ کیا مثل سجدون کے یا کچہ بڑا پہر سر اوٹھایا **ف م** ذوالیدین ایک صحابی ہین نام اونکا خرباق بن عمرو سلمی ہی اونکی ماتہ لمبی لمبی تھی یا وہ دونو ماتہ سی کام کیا کرتے تہے یا وہ بہت سخی تہی اسلیئے اونکو ذوالیدین کہتی تہے اس حدیث سی بہت سی مسائل معلوم ہوئے ایک یہ کہ کلام کرنا بہولے سے نماز مین نماز کو فاسد نہین کرتا دوسرے یہ کہ ایک شخص کے شہادت قابل اعتماد کی نہین ہے جب تک دوسرا اوسکی شریک نہو تیسرے یہ کہ سجدہ سہو بعد سلام کے کرنا چاہیئے جو کہتے ہے یہ کہ انبیا سی بہی سہو اور خطا ہوتی ہے **عن** ابی ہریرۃ یقول صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العصر فسلم فی رکعتین فقام ذوالیدین فقال اقصرت الصلوۃ یا رسول اللہ ام نسیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ذلک لم یکن فقال قد کان بعض ذلک یا رسول اللہ فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس فقال اصدق ذوالیدین فقالوا نعم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتم ما بقی من الصلوۃ ثم سجد سجدتین بعد التسلیم وھو جالس ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ نماز پڑہی

جس شخص نی دو رکعتین پڑہ کر بہولی سی سلام پہیر دیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی عصر کی تو سلام پہیر دیا دو رکعتین پڑہ کر پس کہڑا ہوا ذوالیدین اور کہا کیا نماز کم ہوگئی یا بہول گئے آپ ای رسول اللہ کے فرمایا آپنی کوئی بات نہین ہوئی ذوالیدین نے کہا کچہ تو ہوا ہی ای رسول اللہ کے پس متوجہ ہوئی آپ لوگون پر اور کہا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہی لوگون نی کہا ہان پس اوٹہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام کیا جسقدر نماز باقی تہی پہر دو سجدے کئی بعد سلام کی اور آپ بیٹہی تہی **عن** ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمۃ قال بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکع رکعتین من احدی صلوتی النہار الظہر او العصر فسلم من اثنتین فقال له ذو الشمالین رجل من بنی زہرۃ بن کلاب اقصرت الصلوۃ یا رسول اللہ ام نسیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قصرت الصلوۃ وما نسیت فقال له ذو الشمالین قد کان بعض ذلک یا رسول اللہ فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس فقال اصدق ذو الیدین فقالوا نعم فاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بقی من الصلوۃ ثم سلم ترجمہ ابی بکر بن سلیمان سی روایت ہی کہ پہونچا مجہکو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی دو رکعتین پڑہین ظہر یا عصر کی پہر سلام پہیر دیا تو کہا ذوالشمالین نی اور وہ ایک شخص تہا بنی زہرہ بن کلاب سے کہ نماز کم ہوگئی یا رسول اللہ یا آپ بہول گئی آپنی فرمایا نہ نماز کم ہوئی نہ مین بہولا ذوالشمالین نے کہا کچہ تو ہوا یا رسول اللہ پس متوجہ ہوئے آپ لوگون پر اور کہا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہی لوگون نے کہا ہان تو تمام کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے باقی نماز کو پہر سلام پہیرا **ف ۵** ذوالشمالین کا نام عمیر بن عبد تہا اور وہ شہید ہوئی دن بدر کے اور ابوہریرہ پانچ برس بعد جنگ بدر کے اسلام لائی اس نظر سی محدثین نے کہا کہ یہ وہم ہی ابن شہاب کا حقیقت مین یہ ذوالیدین تہے جنکو انہون نے بہولے سے ذوالشمالین کہا جیسا اور روایات مین ہی اور اس روایت مین بہی بعد کو ذوالیدین کا لفظ موجود ہے اسمین سجدہ سہو کا بہی ذکر نہین کیا

عن سعید بن المسیب وعن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن مثل ذلک ترجمہ سعید بن المسیب اور ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے بہی یہ حدیث اسیطرح مروی ہی کہا یحیے نی کہا مالک نی نماز مین بہولنا دو طرح کا ہوتا ہی ایک یہ کہ بہولی سی نماز مین کچہ نقصان ہوجاوے تو سجدہ سہو قبل سلام کے کرے دوسرے یہ کہ بہولے سے نماز مین کچہ زیادہ کردی تو سجدہ سہو بعد سلام کے کرے **ف ۵** اور شافعی کے نزدیک ہمیشہ سجدہ سہو قبل سلام کے کرے اور ابوحنیفہ کے نزدیک ہمیشہ بعد سلام کے کرے ابن عبد البر نے کہا کہ مالک کا قول اقوی ہی کیونکہ اس سے جمع ہوجاتا ہی حدیثون مین اور امام احمد نے کہا کہ جن جن سہو ونمین حدیث آگئی ہی وہان جیسا حضرت نی کیا ہے اوسطرح کری کہین قبل سلام کے کہین بعد سلام کے اور ماسوا انکی قبل سلام کی کری نووی نی کہا کہ یہہ اختلاف افضل مین ہی لیکن جایز سب کے نزدیک ہوجاویگا خواہ بعد سلام کی کری یا قبل سلام کی اور داؤد ظاہری نی کہا کہ سجدہ سہو نہ کرے مگر اون پانچ مقامون مین جہان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی سجدہ کیا ہی **اتمام المصلی ما ذکر اذا شک فی صلوتہ** جب مصلے کو شک ہوجاوے تو اپنی یاد پر نماز تمام کرنے کا بیان **عن** عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شک احدکم فی صلوتہ فلم یدر کم صلی اثلاثا ام اربعا فلیصل رکعۃ ولیسجد سجدتین وہو جالس قبل التسلیم فان کانت الرکعۃ التی صلی خامسۃ شفعہا بہاتین السجدتین وان کانت رابعۃ فالسجدتان ترغیم للشیطان

جب مصلے کو شک ہوجاوے تو اپنی یاد پر نماز تمام کرنے کا بیان

ترجمہ عطار بن یسار سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب شک ہو تم مین سی کسیکو نماز مین تو نہ یاد رہی اوسکو کہ تین رکعتین پڑہین ہین یا چار تو چاہیئے کہ ایک رکعت اور پڑہ لی اور دو سجدہ کر لیوی قبل سلام کے پہر اگر یہ رکعت جو اوسنی پڑہی ہی درحقیقت پانچوین ہوگی تو ان سجدون سی ملکر ایک دوگانہ ہو جاویگا اور اگر چوتھی ہوگی تو یہ سجدون سے ذلت ہوگی شیطان کو ف ہ کیونکہ شیطان نی یہ سمجھکر اسکو بہلایا تہا کہ نماز اسکی درست نہوا اب نماز کی نماز ہوگئی اور دو سجدون کا یا دو رکعتون کا ثواب اور ہوا اس ذلت ہوی شیطان مردود کو عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر کان یقول اذا شک احدکم فی صلوتہ فلیتوخ الذی یظن انہ نسی من صلوتہ فلیصل ثم لیسجد سجدتی السہو وہو جالس ترجمہ سالم بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر کہتی تہی جب شک کری کوئی تم مین کا اپنی نماز مین تو سوچی جو بہول گیا ہی پہر پڑہ لی اوسکو اور دو سجدہ سہو کے بیٹہکر کر لیوی عن عطاء بن یسار انہ قال سالت عبد اللہ بن عمر و بن العاص وکعب الاحبار عن الذی یشک فی صلوتہ فلا یدری کم صلی ثلثا ام اربعا فکلاہما قالا لیصل رکعۃ اخری ثم لیسجد سجدتین وہو جالس ترجمہ عطار بن یسار سی روایت ہی کہ پوچہا مینے عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور کعب احبار سے اوس شخص سی جو شک کری اپنی نماز مین تو نہ یاد رہی اوسکو کہ تین رکعتین پڑہین ہین یا چار پس جواب دیا دونون نی کہ ایک رکعت اور پڑہ کر دو سجدہ سہو کے کر لیوی بیٹہی بیٹہی عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا سئل عن النسیان فی الصلوۃ قال لیتوخ احدکم الذی یظن انہ نسی من صلوتہ فلیصل ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر سی سوال ہوا نماز مین بہول جانیکا تو کہا سوچ لیوے جو بہول گیا ہی پہر پڑہ لی اوسکو من قام بعد اتمام او فی الرکعتین جو شخص پورے نماز پڑہ کر یا دو رکعتین پڑہ کر کہڑا ہو جاوے اوسکا بیان عن عبد اللہ بن بحینۃ انہ قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ رکعتین ثم قام فلم یجلس فقام الناس معہ فلما قضی صلوتہ ونظرنا تسلیمہ کبر ثم سجد سجدتین وہو جالس قبل التسلیم ثم سلم ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو رکعتین پڑہا کر اوٹہہ کہڑی ہوئے اور نہ بیٹہے تب لوگ بہی آپکی ساتہ اوٹہہ کہڑے ہوئے پس جب تمام کیا نماز کو اور انتظار کیا ہمنے سلام کا تکبیر کہی آپنی اور دو سجدہ کئی بیٹہے بیٹہے قبل سلام کے پہر سلام پہیرا عن عبد اللہ بن بحینۃ انہ قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ الظہر فقام فی اثنتین ولم یجلس فیہما فلما قضی صلوتہ سجد سجدتین ثم سلم بعد ذلک ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سی روایت ہی کہ نماز پڑہائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی ظہر کے پہر کہڑے ہوگئے دو رکعتین پڑہ کر اور نہ بیٹہے تو جب پورا کر چکے نماز کو دو سجدہ کئے پہر سلام پہیرا بعد اوسکی ف ہ یعنی بعد سجدون کی پہر تشہد نہ پڑہا (زرقانی) کہا یحیے نی کہا امام مالک نی جو شخص چارون رکعتین پڑہ کر پہر بہولے سی کہڑا ہو جاوے اور قرارت کری اور رکوع کری پہر جب سر اوٹہا دی رکوع سی یاد کرے کہ وہ چارون رکعتین پڑہ کر نماز کو تمام کر چکا تہا تو اوس شخص کو چاہیئی کہ بیٹہہ جاوے اور سجدہ نہ کری اور اگر ایک سجدہ کر چکا ہی تو دوسرا نہ کرے پہر تشہد پڑہکر دو سجدہ کرے سہو کے بعد سلام کی ف ہ اہل اس باب مین حدیث ابن مسعود رضہ کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتین پڑہین تو لوگون نے کہا کیا نماز زیادہ ہو گئی

x جو شخص نماز مین دو رکعتین پڑہ کر کہڑا ہو جاوے اور بیٹہے نہ

فرمایا کیون لوگون نی کہا آپنی پانچ رکعتین پڑہین تو سجدہ کئے آپنے دو سجدہ بعد سلام کے پہر متوجہ ہوئی لوگون پر اور فرمایا کہ
اگر نماز مین کوئی نئی بات ہوتی تو تمکو بتا دیتا لیکن مین بہی تمہارے طرح ایک آدمی ہون بہولجاتا ہون جیسے تم بہولتے ہو تو
جب بہول جاؤن مین یاد دلا دو مجہکو اور جب کوئی شک کرے تم مین سی اپنی نماز مین تو چاہیئے کہ سوچ بچار کر نماز کو تمام کرے
پہر دو سجدی کرلیوے روایت کیا اوسکو بخاری و مسلم نے **النظر فی الصلوۃ الی ما یشغلک عنہا** نماز مین
اوسکیز کیطرف دیکھنے کا بیان جو غافل کردی نماز سے **عن** مرجانۃ عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت اھدی ابوجہم بن
حذیفۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمیصۃ شامیۃ لہا علم فشہد فیہا الصلوۃ فلما انصرف قال ردی ہذہ الخمیصۃ
الی ابی جہم فانی نظرت الی علمہا فی الصلوۃ فکاد یفتنی ترجمہ مرجانہ سی روایت ہی
کہ عائشہ رضی نی فرمایا کہ ابوجہم بن حذیفہ نے تحفہ بہیجی ایک چادر شام کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے جسمین نقش یعنے
بیل بوٹی بنی ہوئی ہتی تو نماز کو آئی آپ اوسکو اوڑہ کر پہر جب فارغ ہوئی نماز سی فرمایا کہ پہیر دی یہ چادر ابوجہم کو کیونکہ مینے
دیکہا اسکی بیل بوٹونکو نماز مین پس قریب تہا کہ غافل ہو جاؤن مین **عن** عروۃ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس خمیصۃ
شامیۃ لہا علم ثم اعطاہا ابا جہم واخذ من ابی جہم انبجانیۃ لہ فقال یا رسول اللہ ولم قال انی نظرت الی علمہا فی الصلوۃ
ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر شام کی بنی ہوئی نقشی پہنی پہر دیدی چادر
ابوجہم کو دیدی اور ایک چادر موٹی سادی لی لی تو ابوجہم نے کہا کیون ایسا یا رسول اللہ فرمایا یعنی نماز مین اوسکے
نقش و نگار کیطرف دیکہا **ف م** خمیصہ کہتی ہین باریک چادر کو جو اون کی بنی ہوی ہوتی ہی اور انبجانیہ موٹے
چادر کو دونو قسم ہین مکمل کی آپنی ابوجہم کی نقشے چادر پہیر کر سادی اون سی لی کیونکہ نقشے کی اوڑہنے سے نماز مین
خیال اوسکی نقش و نگار کیطرف جاتا تہا اور نماز مین خلل ہوتا تہا اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو لباس اس قسم کی
بہڑک کہتا ہو کہ نماز مین اوسکی پہنی سی خلل واقع ہو تو اوسکو پہنکر نماز پڑہنا مکروہ ہی اسیطرح آرایش اور زیب و زینت
مکان کی یا مسجد کی اس وجہ کرنا کہ نماز مین خیال اوسکی طرف جاوے مکروہ ہے **عن** عبداللہ بن ابی بکر ان ابا طلحۃ
الانصاری کان یصلی فی حائطہ فطار دبسی ظفق یترددیلتمس مخرجا فاعجبہ ذلک فجعل یتبعہ بصرہ ساعۃ ثم رجع
الی صلوتہ فاذا ہو لا یدری کم صلی فقال لقد اصابتنی فی مالی ہذہ فتنۃ. فجاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فذکر لہ الذی اصابہ فی حائطہ من الفتنۃ وقال یا رسول اللہ ہو صدقۃ للہ فضعہ حیث شئت ترجمہ عبداللہ بن ابی بکر
سی روایت ہی کہ ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نماز پڑہ رہے تہے اپنے باغ مین تو ایک چڑیا اوڑی اور ڈہونڈہنے لگی راہ
نکلنے کی کیونکہ باغ اسقدر گنجان تہا اور پیڑ اسمین ایسی ملی ہوی ہتی کہ چڑیا کو جگہ نکلنے کی نہ ملتی ہتی پس پسند آیا
اونکو یہ امر اور خوش ہوی اپنی باغ کا یہ حال دیکہکر تو ایک گہڑی تک اوسیطرف دیکہتے رہے پہر خیال آیا نماز کا
سو بہول گئی کہ کتنی رکعتین پڑہین تب کہا کہ مجہی آزمایا اللہ جل جلالہ نے اس مال سی تو آئی رسول اللہ صلی اللہ

وسلم پاس اور بیان کیا جو کچھ باغ مین قصہ ہوا تہا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ صدقہ ہی واسطے اللہ کے تو صرف کیجئی
اوسکو جہان آپ جا ہیئے عن عبداللہ بن ابی بکر ان رجلا من الانصار کان یصلی فی حائط له بالقف وادمن اودیة
المدینة فی زمان التمر والنخل قد ذللت فهی مطوقة بثمرها فنظر الیها فاعجبه ما رای من ثمرها ثم رجع الی
صلوته فاذا هو لا یدری کم صلی فقال لقد اصابتنی فی مالی هذا فتنة فجاء عثمان بن عفان وهو یومئذ
خلیفة فذکر له ذلک وقال هو صدقة فاجعله فی سبیل الخیر فباعه عثمان بن عفان بخمسین الفا
فسمی ذلک المال الخمسین ترجمہ عبداللہ بن ابی بکر سی روایت ہی کہ ایک شخص انصار مین سی نماز پڑہ رہا تہا اپنی باغ مین
اور وہ باغ قف مین تہا جو نام ہی ایک وادی کا مدینہ کے وادیون سی ایسی موسم مین کہ کہجور پک کر لٹک رہی تہی گویا
بہون کے طوق شاخون کے گلے مین پڑے ہین تو اوسنے نماز مین اوسطرف دیکہا اور نہایت پسند کیا پہلونکو بہر جب
خیال کیا نماز کا تو بہول گیا کتنی رکعتین پڑہین تو کہا کہ مجہی اس مال مین آزمایش ہوئی اللہ جل جلالہ کے پس آیا
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پاس اور وہ اون دنون خلیفہ تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بیان کیا اون سے
یہ قصہ پہر کہا کہ وہ صدقہ ہے تو صرف کرو اوسکو نیک راہ مین پس بیچا اوسکو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پچاس ہزار کو
اور اوس مال کا نام ہوگیا پچاس ہزار **ف** سبحان اللہ صحابہ کرام کی تقوی اور پرہیزگاری اسدرجہ کو پہونچی
تہی کہ ایسا مال عزیز نہ رکہا اور ایک دم بہر جو اوسکی باعث سی خدا کی عبادت مین غفلت ہوگئی تو اوس مالکو کال
ڈالا حضرت سلیمان علیہ السلام نی بہی تمام گہوڑون کی کونچین کاٹ ڈالین اور اونکو قتل کیا جب اونکی دیکہنے کی وجہ سے
نماز کا وقت فوت ہوگیا تہا **العمل فی السهو** نماز مین بہول جانیکا علاج عن ابی هریرة ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال ان احدکم اذا قام یصلی جاءه الشیطان فلبس علیه حتی لا یدری کم صلی فاذا
وجد ذلک احدکم فلیسجد سجدتین وهو جالس ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیشک کہے ئی تم مین سی جب کہڑا ہوتا ہی نماز کو تو آتا ہی شیطان اوسکی پاس پہر بہولا دیتا ہی اوسکو یہانتک کہ اوسکو یاد
نہین رہتا کتنی رکعتین پڑہین تو جب تم مین سی کسیکو ایسا اتفاق ہو تو وہ دو سجدی کری عن مالک انه بلغه ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال انی لانسی او انسی لاسن ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی مین
بہولتا ہون یا بہولایا جاتا ہون تاکہ میری امت کی لئی ایک راہ پیدا کرون **ف** یعنی اور لوگون کا بہولنا اسوجہ
سے ہوتا ہی کہ شیطان اونپر غالب ہوجاتا ہی اور خدا کی یاد سی غافل کردیتا ہی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر شیطان کا
کچہ زور نہ چلتا تہا بلکہ اللہ جل جلالہ کی آپکی بہول جانی یا بہولا دینی مین یہ حکمت تہی کہ امت کو سہو کی مسائل معلوم ہوجاہی
اگر آپ نماز مین نہ بہولتی تو لوگونکو یہہ مسئلے کیونکر معلوم ہوتے ابن عبدالبر نی کہا کہ اس حدیث کو میں کسی کتاب مین
محدثین کی نہین پایا نہ مسندا نہ مقطوعا اور یہ حدیث بہی منجملہ اون چار حدیثون کی ہی جو سوا موطا کی اور کتابین نہین پائی جاتی

نماز مین بہول جانیکا علاج

عن مالک انہ بلغہ ان رجلا سال القاسم بن محمد فقال انی اہم فی صلوتی فیکثر ذلک علی فقال القاسم امض فی صلوتک فانہ لن یذہب عنک حتی تنصرف وانت تقول ما اتممت صلوتی ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ ایک شخص نے قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق سی پوچھا کہ مجھی نماز مین وہم ہوتا ہے اور بہت وہم ہوتا ہی تو قاسم نی کہا کہ تو نماز اپنی پڑہی جا اور وہم کیطرف مت خیال کر اسلیئے کہ وہم تجھی کبھی نہ چھوڑیگا جب تک تو نماز سی فارغ ہو اور دل مین یہ خیال رہی کہ مینی پوری نماز نہین پڑہی

ف ہ یعنی جس شخص کو وہم ہوجاوے تو اوسکا یہی علاج ہی کہ ایکدفعہ نماز پڑہ لی اور وہم کی کہنی پر توجہ نکری وہ تو یہی کہیگا کہ نماز پوری نہین ہوئی پہر پڑہنا چاہیے۔ **العمل فی غسل یوم الجمعۃ** جمعہ کے دن غسل کا بیان

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فی الساعۃ الاولی فکانما قرب بدنۃ ومن راح فی الساعۃ الثانیۃ فکانما قرب بقرۃ ومن راح فی الساعۃ الثالثۃ فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعۃ الرابعۃ فکانما قرب دجاجۃ ومن راح فی الساعۃ الخامسۃ فکانما قرب بیضۃ فاذا خرج الامام حضرت الملائکۃ یستمعون الذکر

ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کری جمعہ کے دن مانند غسل جنابت کی پہر جاوے مسجد کو پہلے ساعت مین تو گویا اوسنی صدقہ دیا ایک اونٹ اور جو جاوے دوسری ساعت مین تو گویا اوسنی صدقہ دیا ایک بیل یا گائی اور جو جاوے تیسری ساعت مین تو گویا اوسنی صدقہ دیا ایک مینڈہا سینگ دار اور جو چوتہی ساعت مین جاوے تو گویا اوسنی صدقہ دیا ایک مرغ اور جو پانچوین ساعت مین جاوے تو گویا اوسنی صدقہ دیا ایک انڈہ پہر جسوقت امام نکلتا ہی خطبہ کو فرشتے آتے ہین خطبہ سننے کو

ف ہ بعض محدثین نی یہ معنی کیی ہین کہ غسل کرے دن جمعہ کی جنابت کا یعنے اپنی بی بی سی جماع کرکے جنابت کا غسل کرکے جاوے اوسکی ضمن مین جمعہ کا غسل بہی ادا ہوجاویگا اور بعضون نے یہ معنے کیا ہے کہ غسل کری مثل غسل جنابت کی یعنی جیسے جنابت کا غسل ہوتا ہے اوسطرح غسل کری اور یہی معنی صحیح ہی لیکن بیہقی نی شعب الایمان مین روایت کیا ابوہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے تم مین سی کوئی اس بات سی کہ صحبت کری اپنی بی بی سے ہر جمعہ کو تو اوسکو دو اجر ملین گی ایک اپنی غسل کا اور دوسرا بی بی کی غسل کا اور یہ جو کہا کہ جو پہلے ساعت مین جاوے اوسنی گویا ایک اونٹ صدقہ دیا اور جو دوسرے ساعت مین جاوے اوسنی بیل صدقہ دیا تو ساعت سی یہان لحظہ مراد ہی یعنی جو بعد زوال کے پہلے لحظہ مین مسجد کو چلا اوسکو زیادہ اجر ہی پہر جو دوسرے لحظہ مین چلا پہر جو تیسرے لحظہ مین چلا اسیطرح اخیر تک اور اکثر علما کہتے ہی کہ ساعت سی مراد ساعت معروفہ ہی اوسصورت مین ان ساعات کا حساب طلوع آفتاب سی ہوگا تو جو شخص بعد طلوع آفتاب کی پہلی گہنٹہ مین جاویگا اوسکو زیادہ اجر ہی پہر جو دوسرے گہنٹہ مین جاویگا اسیطرح اخیر تک عن ابی ہریرۃ ان کان یقول غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم کغسل الجنابۃ ترجمہ ابوہریرہ کہتی تہی جمعہ کی روز غسل کرنا واجب ہی ہر بالغ پر مثل غسل جنابت کی

ف ہ واجب سی مراد سنت موکدہ ہی اور ظاہریہ کی نزدیک واجب ہی واجب شرعی مراد ہی اور یہی روایت ہی احمد رض سے ابن عبدالبر نے کہا کہ یہ حدیث مرفوعا بہی مروی ہی مگر اسناد اوسکے

قوی نہین ہی (زرقانی) عن سالم بن عبد اللہ انہ قال دخل رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد یوم الجمعۃ وعمر بن الخطاب یخطب فقال عمر ای ساعۃ ھذہ فقال یا امیر المؤمنین انقلبت من السوق فسمعت النداء فما زدت علی ان توضأت فقال عمر الوضوء ایضا وقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر بالغسل

ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہی انہون نی کہا ایک شخص آئی اصحاب مین سی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین جمعہ کے دن اور حضرت عمر رضہ خطبہ پڑہ رہی تہی تو بولے حضرت عمر رضہ کیا وقت ہی یہ آنیکا جواب دیا اوس شخص نے کہ مین بہر ا بازار سی تو سنا مینے اذان کو پس وضو کیا اور چلا آیا تو کہا حضرت عمر رضہ نی یہ دوسرا قصور ہی تمنے صرف وضو کیا حالانکہ تمکو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تہی غسل کا ف م یہ شخص حضرت عثمان بن عفان رضہ تہی جیسا کہ ابن وہب اور ابن القاسم کی روایت مین ہی مالک سی اسحدیث سی معلوم ہوا کہ خطبہ کے بیچ مین دین کی بات کرنا امام کو درست ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جمعہ کا غسل فرض نہین ہی اگر فرض ہوتا تو حضرت عثمان غسل کی لیئی لوٹ جاتی اور حضرت عمر اونکو غسل کرنیکا حکم دیتی ابن عبد البر نی کہا کہ اسی مضمون کی حدیث مرفوعا بہی مروی ہی لیکن وہ وہم ہے کیونکہ یہ قصہ حضرت عمر کا ہی نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (زرقانی) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم ترجمہ ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا غسل جمعہ کا واجب ہی ہر شخص بالغ پر عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جاء احدکم الجمعۃ فلیغتسل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص آوی جمعہ کو تو غسل کرکے آوی یا جو شخص نماز جمعہ کا ارادہ کرے تو غسل کرے کہا یحییٰ نی کہا مالک نی جس شخص نی غسل کر لیا جمعہ کے روز صبحکے وقت اور نیت کی اوسنی غسل جمعہ کی تو یہ غسل کافی ہوگا یہانتک کہ غسل کرے نماز کو جاتی وقت کیونکہ عبد اللہ بن عمر کے حدیث مین ہی جب کوئی تم مین سی نماز جمعہ کا ارادہ کرے تو غسل کرے کہا یحییٰ نی کہا مالک نی جو شخص غسل کرے جمعہ کی دن جلدی یا دیر سی اور نیت کرلے غسل جمعہ کی پہر ٹوٹ جاوی وضو اوسکا تو وضو کرلیوے اور غسل کافی ہوجاویگا

جمعہ کے دن جب خطبہ ہو تو چپ رہنا چاہیئے

ماجاء فی الانصات یوم الجمعۃ والامام یخطب عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قلت لصاحبک انصت والامام یخطب یوم الجمعۃ فقد لغوت ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت امام خطبہ پڑہتا ہے اگر تو اپنی پاس والی سی کہی چپ رہ تو تو نی بہی ایک لغو حرکت کی ف م کیونکہ جمعہ کو خطبہ کی وقت چپ رہنا چاہیئے اور تو چپ نرہا بلکہ تو نے کلام کیا امام احمد اور بزار نی ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا کہ جس شخص نی بات کی جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑہتا تہا تو وہ مثل گدہی کی ہی جسپر کتابین لدی ہون اور جو اوسسے کہی چپ رہ اوسکا جمعہ نہوگا یعنی کامل نہوگا ابن عبد البر نے کہا کہ خطبہ کی وقت چپ رہنا واجب ہے اکثر علما کی نزدیک عن ثعلبۃ بن ابی مالک القرظی انہ اخبرہ انہم کانوا فی زمن عمر بن

الخطاب یصلون یوم الجمعۃ حتی یخرج عمر بن الخطاب فاذا خرج عمر وجلس علی المنبر واذن المؤذنون قال ثعلبۃ جلسنا نتحدث فاذا سکت المؤذنون وقام عمر یخطب انصتنا فلم یتکلم منا احد قال ابن شہاب فخروج الامام یقطع الصلوٰۃ وکلامہ یقطع الکلام ترجمہ ثعلبہ بن ابی مالک قرظی سی روایت ہی کہ لوگ نماز پڑہا کرتی تہی جمعہ کی دن یہانتک کہ نکلیں عمر بن الخطاب رضہ پہر جب نکلتے عمر رضہ اور بیٹہتے منبر پر اور اذان دیتی اذان دینے والی تو ثعلبہ کہتی ہین کہ ہم بیٹہی ہوئی باتین کیا کرتے جب موذن چپ ہو رہتی اور عمر رضہ کہڑی ہو کر خطبہ پڑہتے تو کوئی بات نکرتا کہا ابن شہاب نے جب امام نکلے خطبہ کے لیئے تو نماز موقوف کرنا چاہیئے اور جب خطبہ شروع کرے تو بات موقوف کرنا چاہیئے عن مالک بن ابی عامر الاصبحی ان عثمان بن عفان کان یقول فی خطبتہ قل ما یدع ذلک اذا خطب اذا قام الامام یخطب یوم الجمعۃ فاستمعوا وانصتوا فان للمنصت الذی لا یسمع من الحظ امثل ما للمنصت السامع فاذا قامت الصلوٰۃ فاعدلوا الصفوف وحاذوا بالمناکب فان اعتدال الصفوف من تمام الصلوٰۃ ثم لا یکبر حتی یاتیہ رجال قد وکلہم بتسویۃ الصفوف فیخبرونہ ان قد استوت فیکبر ترجمہ مالک بن ابی عامر سی روایت ہی کہ عثمان بن عفان رضہ جب خطبہ کو کہڑے ہوتی تو اکثر کہا کرتے بہت کم چہوڑ دیتے اے لوگو جب امام کہڑا ہو خطبہ کی لیئی تو سنو خطبہ کو اور چپ رہو کیونکہ جو شخص چپ رہی گا اور خطبہ اوسکو نہ سنائی دیگا اوسکو بہی اوتنا ہی اجر ملیگا جتنا اوس شخص کو ملیگا جو چپ رہی اور خطبہ اوسکو سنائی دیوے اور جب تکبیر ہو نماز کی تو برابر کرو صفون کو اور برابر کرو مونڈہے ہونکو کیونکہ صفین برابر کرنا نماز کا تمہی ہی پہر تکبیر تحریمہ نہ کہتی تہی عثمان رضہ یہانتک کہ خبر دیتی آن کر اونکو وہ لوگ جنکو مقرر کیا تہا صفین برابر ہو کرنے پر سب بات کی کہ صفین برابر ہوگئین اوسوقت تکبیر تحریمہ کہتے ہے ف م صفین برابر کرنیکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی بڑی تاکید فرمائی ہی امام احمد کے نزدیک اگر کوئی صف کی باہر نماز پڑہیگا اور صف مین جگہہ باقی ہی تو اوسکی نماز باطل ہوئی اور ایمہ ثلثہ کے نزدیک مکروہ ہوگے افسوس ہے کہ اس زمانہ مین مسلمانون کو اسطرف توجہ جاتی رہی صفون کا اہتمام جیسا چاہیئے ویسا نہین کرتے کوئی آگی کہڑا ہوتا ہے کوئی پیچہے صف ٹیڑی ہوجاتی ہے کوئی شخص صف اول مین جگہہ ہوتے پر پیچہے کہڑا ہوجاتا ہے حرمین شریفین مین قبل تکبیر کے حدیث تسویہ صفوف کی پڑہ دیتے ہین لیکن اوسپر عمل نہین کیا جاتا علمائے حرمین کو اسکا سند وبست کرنا چاہیے اللہ جل جلالہ اونکو توفیق خیر بخشے اور سنت پر عمل کرنیکے ہدایت کرے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر رای رجلین یتحلقان والامام یخطب یوم الجمعۃ فحصبہما ان اصمتا ترجمہ نافع سی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضہ نی دیکہا دو مردونکو کہ خطبہ کے وقت باتین کر رہی ہین تو کنکر پہینکے اونپر اسلیئے کہ چپ رہین ف م اس اثر سے معلوم ہوا کہ اشارہ سی منع کرنا درست ہے زبان سی نہ کہی اور امام مالک کی نزدیک اشارہ بہی نکرے کیونکہ اشارہ بہی مثل کہنی کے حرکت لغو ہے (زرقانی)

عن مالک انہ بلغہ ان رجلا عطس یوم الجمعۃ والامام یخطب فشمتہ انسان الی جنبہ فسال عن ذلک سعید بن المسیب فنہاہ عن ذلک وقال لا تعد ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ ایک شخص چھینکا دن جمعہ کے اور امام خطبہ

پڑہتا تہا تو جواب دیا اوسکو ایک آدمی نے یعنی یرحمک اللہ کہا پہر پوچہا سعید بن المسیب سے تو منع کیا انہون نے اس سے اور کہا کہ پہر ایسا نکر **ف ہ** یعنے حالت خطبہ مین جب نماز پڑہنا ممنوع ہے تو چھینک کا جواب یا سلام کا جواب دینا بطریق اولی ناجایز ہوگا یہی قول ہی اکثر علماے مدینہ اور مالک اور ابو حنیفہ اور شافعے کا اور ایک روایت شافعی سے ہے کہ چھینک کا جواب اور سلام کا جواب دیوی کیونکہ یہہ فرض ہی اور دلیل پکڑے شافعے نے ام مین حسن بصری کی حدیث سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب چھینکے کوئی آدمی اور امام خطبہ پڑہتا ہو تو جواب دی اوسکو اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ابراہیم نخعی سے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم جواب دیتے تہے سلام کا دن جمعہ کے خطبہ کے وقت اور جواب دیتے تہے چھینکنے والے کا (زرقانی) **عن** مالک انہ سال ابن شہاب عن الکلام یوم الجمعۃ اذا نزل الامام عن المنبر قبل ان یکبر قال ابن شہاب لا باس بذلک **ترجمہ** امام مالک سے روایت ہے کہ انہون نے پوچہا ابن شہاب زہری سے کہ جب امام منبر سے اوترے خطبہ پڑہ کر تو قبل تکبیر کے بات کرنا کیسا ہی کہا ابن شہاب نے کچہ قباحت نہین ہی **ف ہ** یہی مذہب ہے ابو یوسف اور محمد اور علماے مدینہ کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے (محلی) **ماجاء فی من ادرک رکعۃ یوم الجمعۃ** جسنے امام کے ساتہ ایک رکعت جمعہ کی پائی اوسکا بیان **عن** ابن شہاب انہ کان یقول من ادرک من صلوۃ الجمعۃ رکعۃ فلیصل الیہا رکعۃ اخری قال مالک قال ابن شہاب وہی السنۃ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے تہے جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پاوی تو وہ ایک رکعت اور پڑہ لے یہی سنت ہی **ف ہ** یعنے جسنے ایک رکعت جمعہ کے امام کے ساتہ پائی تو اوسکا جمعہ صحیح ہوگیا اب وہ ایک رکعت اور پڑہ لیوے اور مجاہد اور عطا اور ایک جماعت تابعین کا مذہب یہ ہے کہ جس شخص نے خطبہ نہ پایا اوسکو جمعہ نہ ملا تو اوسکو چار رکعتین ظہر کے پڑہنا چاہیئے ابن شہاب نے جو کہا کہ یہی سنت ہی اوس سے یہ غرض ہی کہ یہ قول حدیث کی مطابق ہی اور وہ حدیث یہ ہی من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ جو اوپر گذری اور ابو حنیفہ اور اصحاب ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہی کہ اگر امام کی سلام پہیرنے کے اول شریک ہوگیا تو اوسنے جمعہ پالیا (زرقانی) **کہا** یحیے نے کہا مالک نے ہمنے اپنے شہر کے عالمونکو اسی قول پر پایا اور دلیل اوسکے یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے ایک رکعت نماز مین سے پالی تو اوسنے وہ نماز پالی **کہا** یحیی نے کہا مالک نے اگر جمعہ کے دن آدمیونکا ہجوم ہو اور کسی شخص کو رکوع کرنا ممکن ہو لیکن سجدہ نکر سکتا ہو جب تک امام سجدہ سے نہ اوٹہے یا اپنے نماز سے فارغ نہو تو اگر اوس شخص نے سجدہ کر لیا جب لوگ اوٹہے سجدہ سے فبہا ورنہ اگر سجدہ نکر سکا یہانتک کہ لوگ فارغ ہوگئے نماز سے تو اوسکو چاہیئے کہ نئے سرے سے ظہر کے چار رکعتین پڑہے **ماجاء فیمن رعف یوم الجمعۃ** جس شخص کی ناک سی خون بہنی لگی جمعہ کے دن اوسکا بیان **کہا** یحیے نے کہا مالک نے جس شخص کی ناک سی خون بہنی لگی جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑہتا ہو اور وہ باہر چلا جاوے پہر جب امام فارغ ہو جاوے نماز سے تو لوٹ کر آوے وہ چار رکعتین ظہر کی پڑہی **کہا** یحیے نے کہا مالک نے جس شخص نے ایک رکعت پڑہی امام کی ساتہ جمعہ کی پہر اوسکی ناک سی خون بہنی لگا

جسنے امام کی ساتہ ایک رکعت جمعہ کی پائی اوسکا بیان

جس شخص کی ناک سی خون بہنی لگی جمعہ کے دن اوسکا بیان

تو وہ باہر چلا گیا اب جب امام دو نو رکعتین پڑہ چکا تو لوٹ کر آیا تو وہ ایک رکعت اور پڑہ لی اگر اوسنی بات نہ کی ہو
کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جسشخص کے ناک سی خون بہنے لگے یا اور کوئی امر ایسا لاحق ہو کہ نکلنے کی ضرورت واقع ہو تو امام سے
اجازت لینا ضرور نہیں ہے ف م اور جمہور علما کا یہی مذہب ہی اور آیہ واذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذہبوا حتی یستاذنوہ
کو حمل کرتے ہین جہاد پر اور بعضون کی نزدیک امام سی اجازت لیکر جاوے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ایسا ہی
رواج تہا آپ اشارہ سی اجازت دیتے تہی (مصفے) **ماجاء فی السعی یوم الجمعۃ** جمعہ کے دن سعی کا بیان

عن مالک انہ سال ابن شہاب عن قول اللہ تبارک وتعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی
ذکر اللہ فقال ابن شہاب کان عمر بن الخطاب یقرأہا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فامضوا الی ذکر اللہ

ترجمہ امام مالک نی پوچہا ابن شہاب سی کہ اس آیت کی تفسیر کیا ہی اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ
تو ابن شہاب نی جواب دیا کہ حضرت عمر بن الخطاب اس آیت کو یون پڑہتے تہے اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فامضوا
الی ذکر اللہ ف م تو معلوم ہوا کہ فاسعوا کے معنے فامضوا ہین سبب تفسیر کا یہ ہوا کہ سعی کی معنی لغت مین
دوڑنے کے آئے ہین تو ظاہر آیت کا مطلب ہوتا ہے کہ جب اذان ہو نماز کی جمعہ کی روز تو دوڑو خدا کی یاد کی لیئے حالانکہ
دوڑنے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ہی کیونکہ فرمایا آپنی جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ آؤ دوڑتے ہوئے بلکہ آؤ
اطمینان سی اور جسقدر نماز پاؤ جماعت کی اوسکو پڑہ لو جو باقی رہی اوسکی قضا کر لو تو ابن شہاب نے یہ جواب دیا کہ حضرت عمر
بجائی فاسعوا کی فامضوا پڑہتے تہے اس سی معلوم ہوا کہ سعی کی معنی یہان دوڑنے کے نہین ہین بلکہ جانیکے اور گذرنے کے
معنے ہین اذان سی مراد آیت مین وہ اذان ہی جو امام کے منبر پر بیٹہنے کے وقت ہوتے ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے عہد مین جمعہ کے روز یہی اذان تہی اور پہلی اذان حضرت عثمان رضہ کے وقت سی شروع ہوئے کہا یحییٰ نے
کہا مالک نے سعی سی مراد اللہ کے کتاب مین عمل اور فعل ہے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے واذا تولی سعی فی الارض یعنی جب پیٹہ
موڑ کر جاتا ہی تو کام کرتا ہی زمین مین فساد کا اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے وجاء من اقصا المدینۃ رجل یسعی یعنے جو شخص
پاس آیا عمل کرتا ہوا اور دوڑتا ہوا پروردگار سی اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے ثم ادبر یسعی پہر پیٹہہ موڑا کام کرتا ہوا
اور فرمایا اللہ جل جلالہ نی ان سعیکم لشتی تمہاری کام اقسام کی ہین کہا یحییٰ نے کہا مالک نے تو اس سعی سی ہی مراد
عمل اور فعل ہی نہ پاؤن سی چلنا اور نہ دوڑنا اور نہ یونہ چلنا **ماجاء فی الامام ینزل بقریۃ یوم الجمعۃ فی السفر** سفر مین امام کا جمعہ کے دن کسی گانون مین اترنیکا بیان کہا یحییٰ نے کہا مالک نی اگر امام
گانو نہین اترا جہان جمعہ واجب ہے اور امام مسافر ہی اوسنی خطبہ پڑہا اور جمعہ ادا کیا تو گانون والی بہی اوسکے ساتہ جمعہ پڑہ لین کہا
یحییٰ نی کہا مالک نے اگر امام نی ایسی گانون مین جمعہ پڑہا جہان پر جمعہ واجب نہین ہے تو نہ امام کا جمعہ درست ہوگا نہ جن لوگون نے اوسکی ساتہ جمعہ
پڑہا اونکا نہ گانون والون کا بلکہ جو لوگ مقیم ہین وہ اپنی چار رکعتین پوری کرین کہا یحییٰ نی کہا مالک نے مسافر پر جمعہ واجب نہین ہے

ف اجماعًا کیونکہ روایت کیا طبرانی نی معجم اوسط مین ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلم پر جمعہ نہین ہی (زرقانی) **ماجاء فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ** جمعہ کے دن اور ساعت کا بیان جسمین دعا قبول ہوتی ہی **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر یوم الجمعۃ فقال فیہ ساعۃ لا یوافقھا عبد مسلم وھو قایم یصلی یسال اللہ شیئا الا اعطاہ ایاہ واشار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ یقللھا

ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ذکر کیا جمعہ کا پھر کہا کہ اوسمین ایک ساعت ایسی ہی کہ نہین پاتا اوسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز مین کھڑا ہوتا ہی اور مانگتا ہی اللہ سے کچھ مگر دیتا ہی اللہ اوسچیز کو اوسکو اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اپنی ہاتہ سی کہ وہ ساعت تہوڑی ہی **ف** یعنی زمانہ اوسکا نہایت قلیل ہی **عن** ابی ہریرۃ انہ قال لقیت بصرۃ الی الطور فلقیت کعب الاحبار فجلست معہ فحدثنی عن التورۃ وحدثتہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان فیما حدثتہ ان قلت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ ھبط وفیہ تیب علیہ وفیہ مات وفیہ تقوم الساعۃ وما من دابۃ الا وھی مصیخۃ یوم الجمعۃ من حین تصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعۃ الا الجن والانس وفیہ ساعۃ لا یصادفھا عبد مسلم وھو یصلی یسال اللہ شیئا الا اعطاہ ایاہ قال کعب ذلک فی کل سنۃ یوم فقلت بل فی کل جمعۃ فقرا کعب التوراۃ فقال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ھریرۃ فلقیت بصرۃ بن ابی بصرۃ الغفاری فقال من این اقبلت فقلت من الطور فقال لو ادرکتک قبل ان ترجع الیہ ما خرجت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تعمل المطی الا الی ثلثۃ مسجد الحرام والی مسجدی ھذا والی مسجد ایلیاء او بیت المقدس یشک قال ابو ھریرۃ ثم لقیت عبد اللہ بن سلام فحدثتہ بمجلسی مع کعب الاحبار وما حدثتہ فی یوم الجمعۃ فقلت قال کعب ذلک فی کل سنۃ یوم فقال عبد اللہ بن سلام کذب کعب فقلت ثم قرا کعب التوراۃ فقال بل ھی فی کل جمعۃ فقال عبد اللہ بن سلام صدق کعب ثم قال عبد اللہ بن سلام قد علمت ای ساعۃ ھی قال ابو ھریرۃ فقلت لہ اخبرنی بھا ولا تضن علی فقال عبد اللہ بن سلام ھی اٰخر ساعۃ فی یوم الجمعۃ قال ابو ھریرۃ فقلت وکیف تکون اٰخر ساعۃ فی یوم الجمعۃ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصادفھا عبد مسلم وھو یصلی تلک الساعۃ لا یصلی فیھا فقال عبد اللہ بن سلام الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا ینتظر فیہ الصلوۃ فھو فی صلوۃ حتی یصلی قال ابو ھریرۃ فقلت بلی قال فھو ذلک

ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ مین گیا کوہ طور کو تو ملا مین کعب الاحبار سی اور بیٹہا مین اونکی پاس پس بیان کین کعب الاحبار نے مجھسے باتین توراۃ کی اور مین بیان کین اونسی باتین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو جو باتین مین اونسی کہین اونمین ایک یہ بہی تہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر سب دنون مین جنمین سورج نکلا ہی جمعہ کا دن ہی اوسی دن پیدا ہوئے آدم اور اوسیدن اوتاری گئی جنت سی اور اوسیدن معاف ہوا گناہ اونکا اور اوسیدن مرے اور اوسیدن قیامت قایم ہوگی اور کوئی جان دار ایسا نہین ہی جو کان نہ لگادی جمعہ کی دن آفتاب کی نکلنے تک قیامت کی خوف سی **ف** یعنی ہر جاندار کو جب صبح ہوتی ہی جمعہ کی تو اندیشہ رہتا ہی قیامت قایم ہونیکا یہانتک کہ آفتاب نکل آتا ہی تو پھر اندیشہ جاتا رہتا ہی کیونکہ قیامت جمعہ کو علی الصباح قایم ہوگی **ف** مگر جنات اور آدمی غافل رہتی ہین اور جمعہ مین ایک ساعت ایسی ہی کہ نہین پاتا

اوسکو مسلمان بندہ نماز مین اور وہ مانگی اللہ سی کچھ مگر دیوی اللہ جل جلالہ اوسکو **ف م** جب تک حرام کام کے لئے دعا نہ کرے (ابن ماجہ) **ت** کعب الاحبار نے کہا یہ تو ہر سال مین ایکدن ہوتا ہی یعنی کہا نہین بلکہ ہر جمعہ مین تو کعب نے توراۃ کو پڑہا پہر کہا کہ سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا ابوہریرہ نی پہر ملا مین بصرہ بن ابی بصرہ غفاری سی تو کہا اونہون نے کہان سی آتی ہو مینے کہا کوہ طور سی کہا اونہون نی اگر قبل طلوع جاتے تم مجہسے ملتی تو تم نہ جاتی سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سی فرماتی تہی نہ تیار کئے جاوین اونٹ مگر تین مسجدون کی لیی ایک مسجد الحرام دوسرے میری مسجد یہہ یعنے مدینہ طیبہ کے تیسرے مسجد ایلیا یا بیت المقدس شک ہی راوی کو **ف م** یعنی مسجد ایلیا کہا یا مسجد بیت المقدس اگرچہ مراد دونون لفظون سی ایک ہی ہی زرقانی نی کہا کہ مراد اس حدیث سی یہ ہی کہ کسی مسجد مین نماز پڑہنی کے لئے سفر نہ کیا جاوے سوا ان تین مسجدون کی کیونکہ باقی مسجدین سب برابر ہین فضیلت مین اور یہ مراد نہین کہ سوا ان تین مسجدون کی اور کہین سفر نہ کیا جاوے اور نووی نی کہا کہ اختلاف کیا ہے علمانی سفر کرنے مین سوا ان تین مسجدون کے جیسے سفر کرنا قبور صالحین کے زیارت کی لیی یا اور مواضع متبرکہ کے واسطے تو ابو محمد جوینی اور عیاض مالکی نی یہی اختیار کیا ہی کہ وہ حرام ہی اور صحیح ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہی کہ مکروہ نہین ہی اور اسیکو اختیار کیا ہے امام الحرمین اور محققین نے اور حدیث کا یہ مطلب کہا ہی کہ سوا ان تین مسجدون کی اور کسی مسجد کیطرف سفر نہ کیا جاوے اور مزید ہے اس توجیہ کے وہ جو روایت کیا امام احمد نے مسند مین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین لایق ہی مصلے کو کہ سفر کرے کسی مسجد کے لئی واسطے نماز کے سوا مسجد حرام اور مسجد اقصی اور میرے مسجد کے مترجم کہتا ہی کہ ظاہر حدیث جو صحاح مین مروی ہی مطلق ہی اور قول بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کا مؤید ہے اوس مذہب کے جو کہتے ہین کہ مطلق سفر کرنا سوا ان تین مسجدون کی اور کہین کے لئی حرام ہی اسواسطے کہ ابوہریرہ کوہ طور کو گئی تہی اور اونہون نی کہا کہ اگر تم مجہسے پیشتر ملتی تو نہ جاتی حالانکہ کوہ طور کوئی مسجد نہین ہے اور نہ وہان نماز کے واسطے سفر کیا جاتا ہے اور مسند احمد کی حدیث کو ضعیف کیا محدثین نے بوجہ ضعف اسناد کے اور یہی فرمایا شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور شیخ علامہ ابن قیم رحمہما اللہ کا ہی **ت** کہا ابوہریرہ نی کہ پہر ملا مین عبداللہ بن سلام سی اور بیان کیا مینے اونسے جو کچھ گفتگو کی تہی مینے کعب الاحبار سے جمعہ کے باب مین اور مینے یہ کہا کہ کعب الاحبار نے کہا یہ دن ہر سال مین ایک بار ہوتا ہی تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ جہوٹ بولا کعب نے پہر مین نی کہا کہ کعب نے توراۃ کو پڑہ کر یہہ کہا کہ یہ ساعت ہر جمعہ کو ہوتی ہی تب عبداللہ بن سلام نے کہا کہ سچ کہا کعب نے پہر کہا عبداللہ بن سلام نے مین جانتا ہون اوس ساعت کو وہ کونسی ہی ابوہریرہ نے کہا کہ بتاؤ مجہکو اور بخل نکر و عبداللہ بن سلام نے کہا کہ وہ آخر ساعت ہے جمعہ کے ابوہریرہ نے کہا کیونکر آخر ساعت ہوگی حالانکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پاتا اوسکو مسلمان بندہ نماز مین مگر جو مانگتا ہی اللہ سے دیتا ہی اوسکو اور یہ ساعت تو ایسی ہے کہ اوسمین نماز نہین ہوسکتی **ف م** اسلیئے کو منع کیا حضرت نی نماز پڑہنے سے بعد عصر کے یہانتک کہ غروب ہو آفتاب **ت** تو جواب دیا عبداللہ بن سلام نے کیا نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بیٹہی نماز کے انتظار مین تو وہ نماز ہی مین ہی یہانتک کہ نماز پڑہی ابوہریرہ نے کہا

جمعہ کے دن کپڑے بدلنے اور لوگونکو پھاندکر جانی اور امام کیطرف منہ کرکر بیٹھنے کا بیان

ہان عبداللہ بن سلام نی کہا بس یہی مطلب ہے **ف م** اکثر محدثین اسیطرف گئی ہین کہ وہ ساعت یہی ہی جو بیان کی عبداللہ بن سلام نے اور ایک حدیث صحیح مین ابوموسی سی روایت ہی کہ وہ ساعت امام کی منبر پر بیٹھنے سی نماز کے ختم ہونے تک ہے روایت کیا اوسکو مسلم نے اور ابوداود نے اور جب خود شارع نی بیان کردیا اس ساعت کو تو اب کیا شبہ ہا پس التفات کرنا چاہیئے اور اقوال کیطرف زرقانی نی بیالیس قول بیان کیئی ہین علما کی اس ساعت کی باب مین پر یہہ کہا کہ سب مین راجح وہی قول ہی جسپر ابوموسی کی حدیث دلالت کرتی ہی **الہیئۃ وتخطی الرقاب واستقبال الامام یوم الجمعۃ**

جمعہ کے دن کپڑی بدلنی اور لوگونکو پھاندکر جانی اور امام کیطرف منہ کرکر بیٹھنے کا بیان **عن** یحیی بن سعید ان بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما علی احدکم لو اشتری ثوبین لجمعۃ سوی ثوبی مہنتہ ترجمہ یحیی بن سعید انصاری سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی کیا نقصان ہی کسی کو تم مین سی اگر بار کہی دو کپڑے جمعہ کے نماز کیسوا اپنی سوار وزمرہ کی کپڑون کی

ف م زرقانی نی کہا کہ اس حدیث مین رغبت ہی کہ نفیس والیکو کہ اچھی کپڑے بناوے جمعہ اور عیدین کے لیئی اور تجمل کرے اوسمین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تہی اور عمامہ باندہتے تہے اور خوشبو لگاتی تہی اور اچھا کپڑا پہنتے تہے جمعہ عیدین مین اور حکم کرتے تہی آپ مسواک اور خوشبو اور تیل لگانیکا ابن عبدالبر نے اس حدیث کو موصولا روایت کیا یحیی بن سعید سی انہون نی عمرہ سی انہون نی عایشہ سی **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان لا یروح الی الجمعۃ الا ادھن وتطیب الا ان یکون حراما ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر رضہ نہ جاتی جمعہ کو یہانتک کہ لگاتی تیل اور خوشبو جب احرام باندہی ہوتے **عن** ابی ھریرۃ انہ کان یقول لان یصلی احدکم بظہر الحرۃ خیر لہ من ان یفعل حتی اذا قام الامام یخطب جاء یتخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ ترجمہ ابوہریرہ نی کہا اگر کوئی تم مین سے نماز پڑہے ظہر حرہ مین بہتر ہے اوس سے کہ بیٹہا رہی اپنی گہر مین پہر جب امام خطبہ پڑہنے کو کہڑا ہو آوی پہاندتا ہوا گردنون کو لوگون کی دن جمعہ کے

ف م ظہر حرہ ایک زمین ہی مدینہ کی باہر وہان کی پتہر سیاہ ہین گویا آگ سی جلی ہوئی ہین اور اجماع کیا علما نی اس فعل کی کراہت پہ مگر دو صورتون مین ایک یہ کہ امام ہو تو اوسکو پہاندکر آگی جانا ضرور ہی دوسرے یہہ کہ آگے کی صف مین جگہہ خالی ہو اور بغیر پہاندی ہوی وہان تک جانہ سکے اور باقی ضرور تو نکو بہی اسی پر قیاس کرنا چاہیئے (مصنف) **کہا** یحیی نی کہا مالک نی سنت ہمارے نزدیک یہہ ہی کہ جب امام خطبہ شروع کری تو لوگ امام کیطرف منہ کرین خواہ قبلہ کی نزدیک ہون یا اور کسی جانب مین

ف م تو جو لوگ امام کی سامنی ہین وہ تو امام کیطرف منہ کرینگے اور قبلہ کیطرف بہی اور جو لوگ دہنی بائین ہین وہ امام کیطرف منہ کرین قبلہ کیطرف سی بہنہ موڑلین ابن عبدالبر نی کہا کہ مین اسمین کسیکا اختلاف نہین پاتا اور کوئی حدیث مسند اسباب مین نہین ملی مگر یہہ کہ شعبی نی کہا سنت ہی امام کیطرف منہ کرنا دن جمعہ کے اور خارجہ بن ثابت نی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑہتے تہے تو صحابہ آپکی طرف منہ کرتے تہی اور بیہقی نی ابن عمر سے اس فعل کو نقل کیا ہی اور نعیم بن حماد نی باسناد صحیح انس رضہ سے روایت کیا کہ جب امام خطبہ شروع کرتا جمعہ کی روز تو وہ منہ کرتی امام کیطرف یہانتک کہ فارغ ہو

خطبہ سی کہا ترمذی نی کہ اس باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی صریحًا کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی (زرقانی)

القرأة فی صلوٰة الجمعة والاحتباء لمن ترکها من غیر عذر

نماز جمعہ مین قرارت کا بیان اور احتبا کا بیان اور جمعہ کو جو ترک کری بغیر عذر کے اوسکا حال

عن الضحاك بن قيس انه سال النعمان بن بشير ماذا كان يقرأ به رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة على اثر سورة الجمعة قال كان يقرأ هل اتاك حديث الغاشية

ترجمہ ضحاک بن قیس نے پوچھا نعمان بن بشیر سی کہ کون سی سورت پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز بعد سورہ جمعہ کے کہا کہ پڑہتے تہے ہل اتاک حدیث الغاشیہ

ف ہ یعنی پہلے رکعت مین سورہ جمعہ پڑہتے تہے اور دوسری رکعت مین ہل اتاک حدیث الغاشیہ اور ایک روایت مین ہے کہ پہلے رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی پڑہتے تہی اور دوسری رکعت مین ہل اتاک اور ایک روایت مین ہی کہ پہلی رکعت مین سورہ جمعہ اور دوسری رکعت مین اذا جاءک المنافقون امام مالک کی نزدیک پہلی رکعت مین سورہ جمعہ کو ترک نکرنا چاہیے اور دوسری رکعت مین جو سورت چاہی پڑہی

عن مالك انه بلغه ان عبد الله بن عمر كان يحتبي يوم الجمعة والامام يخطب

ترجمہ مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ بن عمر احتبار کرتے تہی دن جمعہ کے اور امام خطبہ پڑہتا تہا

ف ہ احتبا کی معنے یہ ہین کہ دونو پاؤن کو کہڑا کرکے سرین پر بیٹہے اور پاؤن کو کمری باندہ لیوی یا تہامہ سی یا کپڑی سی ابوداؤد نی مرفوعًا روایت کیا کہ آنحضرت نی منع کیا اس سے باعث حماقت کا یہ ہی کہ اسطرح بیٹہنا نیند لاتا ہی اگر نیند آنیکا خوف نہو تو مکروہ نہین ہی جیسا ابن عمر سی منقول ہی (مصفے)

عن صفوان بن سليم قال مالك لا ادري عن النبي صلى الله عليه وسلم ام لا انه قال من ترك الجمعة ثلث مرات من غير عذر ولا علة طبع الله على قلبه

ترجمہ صفوان بن سلیم سی روایت ہی لیکن مالک کہتی ہین کہ مجہی معلوم نہین کہ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی نقل کیا یا نہین کہا جو شخص چہوڑ دیگا جمعہ کو تین بار بغیر عذر اور بیماری کی مہر کردیگا اللہ تعالے اوسکی دل پر

ف ہ یعنی اپنا فیض اوسکی دلسی روک لیگا اور جہل اور غفلت اور نفاق سی اوسکا دل بہر کر بند کردیگا اس حدیث کو شافعی نی ام مین اور احمد اور اصحاب سنن اور حاکم نی روایت کیا ابو الجعد ضمیری سی مرفوعًا کہ جو شخص چہوڑ دیگا جمعہ کو تین بار بغیر ضرورت کے مہر کردیگا اللہ اوسکی دل پر ابو عمرو نی کہا کہ ایک شخص ابن عباس سی ایک مہینہ تک روز پوچہتا کرتا کہ تم کیا کہتے ہو اوس شخص مین کہ روزہ رکہتا ہی نمازہ اور عبادت کرتا ہی اتکو لیکن حاضر نہین ہوتا جمعہ اور جماعت مین ابن عباس یہی کہتے تہی کہ وہ جہنم مین جاویگا (زرقانی)

عن محمد الباقر بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب خطبتين يوم الجمعة وجلس بينهما

ترجمہ امام محمد باقر رضی سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو خطبے پڑہے جمعہ کو اور بیٹہی درمیان مین اونکی

الترغیب فی الصلوٰة فی رمضان

رمضان مین تراویح پڑہنے کا بیان

عن عايشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى في المسجد ذات ليلة فصلى بصلوته ناس ثم صلى من القابلة فكثر الناس ثم اجتمعوا من الليلة الثالثة او الرابعة فلم يخرج اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبح قال قد رايت الذي صنعتم فلم يمنعني من الخروج اليكم الا ان خشيت ان يفرض عليكم وذلك في رمضان

ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضی سی روایت ہی کہ رسول

رمضان مین تراویح پڑہنے کا بیان

صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی مسجد مین ایک رات **ف ہ** مراد نماز تراویح ہی **ت** تو نماز پڑہی بیچہی ایکلی لوگون نے
پہر دوسری رات مین اسیطرح پڑہی تو لوگ بہت آئی پہر جمع ہوئے لوگ تیسری یا چوتہی رات مین لیکن نہ نکلی آپ جب صبح ہوئے
تو فرمایا کہ مین نی دیکہا جو تمنی کیا لیکن تمرو کا مجہکو کسی چیز نے نکلنے سے مگر اسی خوف نی کہ فرض نہو جاوے تمپر اور یہہ قصہ رمضان
مین تہا **ف ہ** ابن حبان نی باسناد صحیح روایت کیا جابر سی کہ آپنی آٹہہ رکعتین پڑہین تہین اور صحیح کہا اوسکو ابن
خزیمہ نی کہا زرقانی نی یہ صحیح ہی اور وہ جو روایت کیا ابن ابی شیبہ نی ابن عباس سے کہ آپنی بیس رکعتین پڑہین اور
وتر ضعیف ہے مترجم کہتا ہے اوسکے اسناد مین ابو شیبہ قاضی واسط متروک الحدیث ہی پہر کیسی یہ روایت اعتماد کی
لایق ہوگی علی الخصوص جبکہ روایت صحیحہ جابر رضہ سی اوسکی معارض ہو **عن** ابہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرغب
فی قیام رمضان من غیر ان یامر بعزیمۃ فیقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قال
ابن شہاب فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذلک ثم کان الامر کذلک فی خلافۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر بن الخطاب
ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رغبت دلاتی تہی لوگونکو تراویح پڑہنے کی رمضان کے راتون مین
اور نہ حکم کرتی تہی بطور وجوب کے تو فرماتی تہی آپ جسنی تراویح پڑہی رمضان مین اوسکو حق سمجہکر خاص خدا کی لئی بخشے جاوینگے
اگلی گناہ اوسکی کہا ابن شہاب نے اسپر وفات ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ایسا ہی حال رہا **ف ہ** یعنی کچہ
لوگ تراویح پڑہتے تہے کچہ نہ پڑہتے تہی کوئی اپنی گہر مین پڑہتا تہا کوئی مسجد مین اور مسجد مین بہی ایک امام کی بیچہی پڑہتے تہے
متفرق جماعتین ہوتین تہین **ت** پہر ایسا ہی حال رہا حضرت ابوبکر رضہ کی خلافت مین اور شروع شروع حضرت
عمر کے خلافت مین **عن** عبد الرحمن بن عبد القاری انہ قال خرجت مع عمر بن الخطاب فی رمضان الی المسجد فاذا الناس اوزاع
متفرقون یصلی الرجل لنفسہ ویصلی الرجل فیصلی بصلوتہ الرہط فقال عمر واللہ انی لارانی لو جمعت ہولاء علی قارئ واحد
لکان امثل فجمعہم علی ابی بن کعب قال ثم خرجت معہ لیلۃ اخری والناس یصلون بصلوۃ قارئہم فقال عمر نعمت البدعۃ ہذہ والتی ینامون عنہا
افضل من التی تقومون یعنی اخر اللیل وکان الناس یقومون اولہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن عبد القاری سی روایت ہی کہ مین نکلا عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کی ساتہ رمضان مین مسجد کو تو دیکہا کہ لوگ جدا جدا متفرق نماز پڑہ رہی ہین کوئی شخص اکیلے پڑہ رہا ہے
کسی شخص کے ساتہہ آٹہہ دس آدمی پڑہ رہی ہین تو کہا عمر رضہ نی قسم خدا کی مجہی معلوم ہوتا ہی کہ اگر ان سبکو ایک قاری
پیچہے کردون تو اچہا ہو پہر اون سب لوگونکو ابی بن کعب کے پیچہے کر دیا کہا عبد الرحمن نے پہر جب دوسری رات کو مین اونکی
ساتہ آیا تو دیکہا کہ سب لوگ ابی بن کعب کے پیچہے نماز پڑہ رہی ہین تب کہا حضرت عمر نے اچہی ہی یہہ بدعت اور جسوقت
تم سوتی ہو یعنی اخیر رات وہ بہتر ہی اوسوقت سی جب نماز پڑہتے ہو یعنی اول رات اور لوگ کہڑی ہوتی تہی اول رات مین **ف ہ**
بدعت لغت مین ہر نئی چیز اور نئی کام کو کہتی ہین اور اصطلاح شرع مین بدعت اوس امر کو کہتی ہین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے بعد دین مین نکالا جاوے اور کسی دلیل شرعی سی ثابت نہو تراویح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پڑہی جاتی تہی اور جماعت سے

بہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو تین راتون تک پڑہا جیسا کہ اوپر کی حدیثون سی معلوم ہوا پہر یہہ قول حضرت عمر کا کہ اچہی ہے
یہ بدعت مراد اس سے بدعت شرعی نہین ہوسکتی اس لئے کہ بدعت شرعی وہی امر ہی جو آنحضرت کی بعد دین مین نکالا جاوی اور
کسی دلیل شرعی سی ثابت نہو پس معلوم ہوا کہ مراد حضرت عمر کے بدعت سی بدعت لغوی ہی یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور
ابوبکر کے زمانہ مین تراویح کا اہتمام ایسا نہ تہا نہ ایک امام مقرر تہا اسلئے یہ ایک نیا امر ہوا پس لغۃً اوسکو بدعت کہا مگر شرعاً نہین
کیونکہ بدعت شرعی کی تعریف تراویح پر جو حضرت کی زمانہ مین موجود ہے کسطرح صادق آویگی اور بدعت شرعی کو حضرت عمر
اچہا کیونکر کہینگے بلکہ ہر بدعت شرعی گمراہی ہی اور ہر گمراہی جہنم مین لیجاویگی جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل بدعۃ
ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار اس فائدہ کو یاد رکہنا چاہیے عن سایب بن یزید انہ قال امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب وتمیم الداری
ان یقوما للناس بحدی عشرۃ رکعۃ قال وکان القاری یقرأ بالمئین حتی کنا نعتمد علی العصی من طول القیام وما کنا ننصرف الا فی فروع الفجر

ترجمہ سایب بن یزید سی روایت ہی کہ حکم کیا حضرت عمر رضی ابی بن کعب اور تمیم داری کو گیارہ رکعت پڑہانیکا ف ہ یعنی آٹہہ
رکعت تراویح اور تین رکعتین وتر کی اور ایسا ہی ثابت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کیا بخاری مسلم نی عائشہ رضہ سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان مین گیارہ رکعتون سی زیادہ نہین پڑہتی تہی اور روایت کیا سعید بن منصور نے
کہ حضرت عمر رضی نے حکم دیا ابی بن کعب کو تو وہ پڑہاتی تہی نماز تراویح مردونکو اور تمیم داری امامت کرتے تہی عورتون کے ت
کہا سایب بن یزید نی کہ امام پڑہتا تہا سو سو آیتین ایک رکعت مین یہانتک کہ ہم ٹیکا لگاتی تہی لکڑی پر اور نہین فارغ ہوتے
تہی ہم مگر قریب فجر کے عن یزید بن رومان انہ قال کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان بثلاث وعشرین رکعۃ

ترجمہ یزید بن رومان سی روایت ہی کہ لوگ پڑہتے تہے حضرت عمر رضہ کے زمانہ مین تیئیس رکعتین ف م یعنی بیس رکعتین تراویح
اور تین رکعتین وتر کے بہیقی نے اس روایت اور پہلی روایت مین جمع کیا ہے سا طور سی کہ پہلے وہ لوگ گیارہ رکعتین پڑہتے تہے
پہر بیس رکعتین پڑہنے لگے اور تین رکعتین وتر کی اسلیئے کہ پہلے رکعتین بہت لمبی لمبی پڑہتی تہی پہر لوگ ضعیف ہوگئی تو زیادہ
کردیا رکعتونکو تاکہ بالکل فضیلت جاتی نہ رہی جاتی اور ابن ابی شیبہ نی روایت کیا مرفوعاً ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی جماعت سی رمضان مین بیس رکعتین پڑہین لیکن ضعیف کیا اس حدیث کو ابن عبد البر اور بہیقی نی اسلئے کہ
کہ اوسکی اسناد مین ابو شیبہ ہی بہرحال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی بیس رکعتین تراویح کی پڑہنا بسند صحیح ثابت نہین ہے
بلکہ صرف آٹہہ رکعتین پڑہنا ثابت ہوتا ہی اور بیس رکعتین حضرت عمر رضہ کی زمانہ سی منقول ہین تو آٹہہ رکعتین سنت ہوئے
اور سنت خلفاء دونون ہین اور بیس رکعتین سنت ہین خلفاء راشدین کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی تمسکوا
بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین لیکن سنت خلفا کی سنت مؤکدہ نہین ہوسکتے بلکہ غایت درجہ یہ کہ مستحب ہوگی اسصورت مین
آٹہہ رکعتین سنت ہونگی اور بیس رکعتین مستحب اور یہی مذہب ہے علماء محققین کا شکر اللہ سعیہم عن داؤد بن الحصین انہ سمع
الاعرج یقول ما ادرکت الناس الا وہم یلعنون الکفرۃ فی رمضان قال وکان القاری یقرأ بسورۃ البقرۃ فی ثمانی

رکعات فاذا قام بها فی اثنق عشرة رکعة رای الناس انه قد خفف ترجمہ داود بن الحصین نے سنا
عبدالرحمن بن ہرمز اعرج سی کہتی ہی مینی بایا لوگونکو لعنت کرتے ہی کافرون پر رمضان مین اور امام پڑہتا تہا سو بقر
آٹہہ رکعتون مین جب بارہ رکعتون مین پڑہتا تہا تو لوگونکو معلوم ہوتا تہا کہ تخفیف کی ف م لعنت کرتے ہی کافرون پر
یعنی وتر مین دہ قنوت پڑہتے ہی جسمین لعنت ہی کافرون پر اور وہ قنوت یہ ہے اللهم اغفر للمؤمنین والمؤمنات و
المسلمین والمسلمات والف بین قلوبهم واصلح ذات بینهم وانصرهم علی عدوك وعدوهم اللهم العن الکفرة الذین یصدون
عن سبیلك ویکذبون رسلك ویقاتلون اولیاءك اللهم خالف بین کلمتهم وزلزل اقدامهم وانزل بهم بأسك الذی
لا ترده عن القوم المجرمین جب مسلمانون پر کوئی آفت نازل ہو تو اس دعا کو ہر نماز مین اخیر رکعت کی رکوع سی کہڑی ہوکر
پڑہنا چاہیے اور مقتدی آمین کہتی جاوین عن عبدالله بن ابی بکر انه قال سمعت ابی یقول کنا ننصرف فی رمضان فنستعجل
الخدم بالطعام مخافة الفجر ترجمہ عبداللہ بن ابی بکر سی روایت ہی کہتی ہی سنا مینے اپنے باپ سی کہتی ہی ہم جب فرغت پاتی ہی تراویح سے
رمضان مین تو جلدی مانگتی ہی نوکرون سی کہانیکو فجر ہوجانیکے ڈر سے عن عروة بن الزبیر ان ذکوان ابا عمرو وکان
عبدا لعائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فاعتقته عن دبر منها کان یقوم یقرأ لها فی رمضان
ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ ذکوان جو غلام ہی حضرت عایشہ رضہ کے اور اونکو حضرت عایشہ نی آزاد کردیا تہا
اپنی بعد کہڑی ہوتی ہی اور پڑہاتی ہی نماز اونکی رمضان مین ف م بخاری اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے کہ کلام الله
سے دیکہکر وہ پڑہتے ہی اس اثر سے ثابت ہوتا ہی کہ غلام کی امامت درست ہی اور نوافل مین جیسے تراویح وغیرہ کلام الله دیکہکر
پڑہنا اور اپنی امام کو بتانا درست ہی یہی قول ہی شافعی اور احمد کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک درست نہین ہے ماجاء
فی صلوة اللیل تہجد کا بیان عن عایشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما من امرأ تکون له صلوة
باللیل یغلبه علیها نوم الا کتب الله له اجر صلوته وکان نومه علیه صدقة ترجمہ عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ فرمایا
رسول الله صلے الله علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہین ہے جو نماز پڑہا کری ہمیشہ رات کو پہر غالب ہوجاوے اوسپر نیند ف م
یعنی نیند کی وجہ سی اٹہہ نہ سکے یا اوٹہی لیکن نماز نہ پڑہ سکے (باجی) ت مگر یہ کہ الله جل جلالہ لکہی گا اوسکی لیی ثواب نماز کا
اور سونا اوسکا صدقہ ہوگا ف م یعنی نماز جو روز پڑہا کرتا ہی لیکن اوس رات نہ پڑہ سکا نیند کے باعث سی تو اوس
نماز کی صدقہ سی الله جل جلالہ سونیکا حساب نہ لیگا اور نماز کا ثواب لکہدیگا عن عایشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها
قالت کنت انام بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجلای فی قبلته فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی فاذا
قام بسطتهما قالت والبیوت یومئذ لیس فیها مصابیح ترجمہ عایشہ صدیقہ رضہ سی روایت ہی کہ مین سوتی تہی سامنی رسول الله
صلے الله علیہ وسلم کے اور پاؤن میری آپکی سامنے ہوتی پس جب سجدہ کرتے ہی آپ دبا دیتی ہی مجہکو سو سمیٹ لیتی ہی مین پاؤن
اپنی پہر جب آپ کہڑے ہوجاتے تو پہیلا دیتی ہی مین پاؤن اپنی کہا حضرت عایشہ نی اور گہرون مین اوندنون چراغ نہ تہے

عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نعس احدکم وھو فی الصلوۃ فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لا یدری لعلہ یذھب یستغفر فیسب نفسہ ترجمہ حضرت عایشہ رضی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں سی نماز میں تو سو رہی یہانتک کہ نیند بہر جاوے کیونکہ اگر نماز پڑہیگا اونگھتے ہوئے تو شاید وہ استغفار کرنا چاہے اور اپنی تئیں برا بولنی لگی ف ہ یعنی دعا کی عوض بد دعا کرے کیونکہ نیند میں آدمی کو ہوش نہیں ہوتا تو نیکی برباد گنہ لازم ہے عن اسمعیل بن ابی حکیم ان بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع امرأۃ من اللیل تصلی فقال من ھذہ فقیل لہ ھذہ الحولاء بنت تویت لا تنام اللیل فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک حتی عرفت الکراھیۃ فی وجھہ ثم قال ان اللہ تبارک وتعالی لا یمل حتی تملوا اکلفوا من العمل ما لکم بہ طاقۃ ترجمہ اسمعیل بن ابی حکیم کو پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنی سنا ذکر ایک عورت کا جو نماز پڑہا کرتی تہی رات بہر تو پوچہا کہ کون ہی یہ عورت کہا لوگون نی یہ حولا ہی بیٹی تویت کی نہیں سوتی ہی رات کو تو برا معلوم ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ امر یہانتک معلوم ہوئی ناراضی آپکی چہرہ سے پہر فرمایا آپنے خداوند کریم نہیں بیزار ہوتا تمہارے بیزار ہی تک تو تنا عمل کرو جسکی طاقت رکھو ف ہ یعنی اللہ تعالے کے پاس ثواب کی کمی نہیں ہی جسقدر تم عمل کر جاؤگے وہ ثواب دیتا جاویگا لیکن تمکو چاہیئے کہ طاقت کی موافق جہانتک جی لگی عبادت کرو اگر جی نہ لگی اور دل بیزار ہو تو ایسی عبادت کس کام آویگی غرض یہ ہی کہ اللہ جل جلالہ ثواب دینی سی تہک نہ جاویگا بلکہ بندہ عمل کرتے کرتے تہک جاویگا اور دل اوسکا اوچاٹ ہوجاویگا اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بہت مبالغہ کرنا عبادت میں اور نفس کو مطلق چین نہ دینا جیسا بعضے جاہل درویش کیا کرتے ہین کچہ اچہی بات نہیں ہی عمدہ وہی ہی جو طریقہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تہا آپ رات کو سوتے بہے اور عبادت بہی کرتے روزہ بہی رکہتی افطار بہی کرتے عورتون سی صحبت بہی کرتے کہاتی پیتی اچہا کپڑے پہنتے خوشبو لگاتی عن اسلم ان عمر بن الخطاب کان یصلی من اللیل ما شاء اللہ حتی اذا کان من آخر اللیل ایقظ اھلہ للصلوۃ فیقول لھم الصلوۃ الصلوۃ ثم یتلو ھذہ الآیۃ وأمر اھلک بالصلوۃ واصطبر علیھا لا نسألک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی ترجمہ اسلم سی روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رات کو نماز پڑہتے جتنا اللہ کو منظور ہوتا پہر جب پچھلی رات ہوتے تو اپنے گہر والونکو جگاتی نماز کے لیئے اور کہتے اونسے نماز نماز پہر پڑہتے اس آیت کو اور حکم کرا اپنی گہر والونکو نماز کا اور صبر کرا اوسکے لیئے ہم نہیں تم سے مانگتے تجھسے روزی بلکہ ہم کہلاتے ہین تجھکو اور عاقبت کی بہتری پرہیزگاری سی ہی عن مالک انہ بلغہ ان سعید بن المسیب کان یقول یکرہ النوم قبل العشاء والحدیث بعدھا ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تہی مکروہ ہی سونا عشا کی نماز سی پہلی اور باتین کرنا بعد نماز عشا کی ف ہ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے ابوہریرہ سی مرفوعاً روایت کیا ہی عن مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب کان یقول صلوۃ اللیل والنہار مثنی مثنی یسلم من کل رکعتین ترجمہ امام مالک کو پہنچا حضرت عمر بن الخطاب سی فرماتی تہی نماز نفل رات اور دن کی دو دو رکعتین ہین سلام پہیرے ہر دو رکعتون کے بعد ف ہ زرقانی نی کہا کہ اس حدیث سے

رد ہوگیا اہل کوفہ پر جو کہتی ہین دس یا آٹھہ یا چھہ یا چار رکعتین نفل ایک سلام سی درست ہین اور ابن عمر نی روایت کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ پڑہتے تہی قبل ظہر کے دو رکعتین اور بعد ظہر کے دو رکعتین اور قبل عصر کے دو رکعتین اور بعد مغرب کے دو رکعتین (زرقانی) کہا مالک نی ہمارے نزدیک یہی حکم ہے **صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الوتر** وتر کا بیان **عن** عایشۃ رضی اللہ عنہا صلی اللہ علیہ وسلم **ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ یوتر منہا بواحدۃ فاذا فرغ اضطجع علی شقہ الایمن**

ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم راتکو گیارہ رکعتین پڑہتے ایک رکعت اوتر سے وتر کی ہوتی تو جب فارغ ہوتی آپ لیٹ جاتے داہنے کروٹ پر **ف مہ** اکثر اصحاب نی ابن شہاب کی یون روایت کیا کہ لیٹ جاتی آپ بعد سنتون فجر کے داہنے کروٹ پر یہانتک کہ آتا موذن واسطے تکبیر کے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ وتر کے ایک رکعت نہی پڑہنا درست ہے محمد بن نصر مروزی نی کتاب قیام اللیل مین بہت دلیلون سی رد کیا ہے اون لوگون پر جو کہتے ہین وتر تین رکعت سی کم پڑہنا درست نہین ہی اور بیان کیا ہے کہ احادیث صحیحہ اور افعال اجلای صحابہ سی وتر کے ایک رکعت اور تین رکعت اور پانچ رکعت اور سات رکعت پڑہنا ایک سلام سی اور دو سلام سے ثابت ہی اور یہی حق ہی **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف انہ سال عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسال عن حسنہن وطولہن ثم یصلی اربعا فلا تسال عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلثا قالت عایشۃ فقلت یا رسول اللہ اتنام قبل ان توتر فقال یا عایشۃ ان عینی تنامان ولا ینام قلبی

ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سی روایت ہے کہ انہون نے پوچہا حضرت عایشہ رضہ سی کیونکر تہی نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رمضان مین تو کہا حضرت عایشہ نے نہین زیادہ کرتے تہے آپ رمضان اور نہ غیر رمضان مین گیارہ رکعت پر پڑہتے تہے چار رکعتین تو مت پوچہہ اونکی خوبی اور طول کا حال پہر پڑہتے تہی چار رکعتین تو مت پوچہہ اونکی خوبی اور طول کا حال پہر تین رکعتین پڑہتے تہے پوچہا حضرت عایشہ نی ای رسول اللہ آپ سو جاتی ہین وتر پڑہنے کے آگے تو فرمایا آپنی ای عایشہ میری دونو آنکہین سوتی ہین اور دل نہین سوتا **ف مہ** یہ معجزہ تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ ظاہر مین سو جاتی لیکن دل ہوشیار رہتا اسی واسطی آپ سو کر اوٹہتی اور وضو نکرتے پہر نماز پڑہتے یہہ جو حضرت عایشہ نی چار چار رکعتون کا حال بیان کیا اس سے یہ مراد نہین ہی کہ چار رکعتین ایک سلام سے پڑہتے بلکہ اونکی حسن اور طول اور ترتیب کا حال بیان فرمایا کیونکہ روایت کیا عروہ نے عایشہ سے کہ آپ سلام پہیرتے تہی ہر دو رکعتون کے بعد اور فرمایا آپنی صلوۃ اللیل والنہار مثنی مثنی اور محال ہی کہ قول آپکا مخالف ہو فعل کی (زرقانی) **عن** عایشۃ ام المومنین انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باللیل ثلث عشرۃ رکعۃ ثم یصلی اذا سمع النداء بالصبح رکعتین خفیفتین

ترجمہ عایشہ ام المومنین سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے راتکو تیرہ رکعتین پہر جب اذان سنتے صبح کی تو پڑہتی دو رکعتین ہلکی پہلکی **ف مہ** یہ پہلی روایت کی خلاف ہی مگر شاید حضرت عایشہ نی عشا کی سنتونکو بہی یہین ملا لیا

کیونکہ آپ اونکو گھر مین پڑہا کرتے یا تہجد کی شروع مین پڑہتے (زرقانی) عن عبداللہ بن عباس انہ بات لیلۃ عند میمونۃ وہی خالۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاضطجعت فی عرض الوسادۃ واضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واہلہ فی طولہا فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا انتصف اللیل او قبلہ بقلیل او بعدہ بقلیل استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلس یمسح النوم عن وجہہ بیدہ ثم قرأ العشر الآیات الخواتم من سورۃ آل عمران ثم قام الی شن معلق فتوضأ منہا فاحسن وضوءہ ثم قام یصلی قال ابن عباس فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذہبت فقمت الی جنبہ فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الیمنی علی رأسی وأخذ باذنی الیمنی یفتلہا فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم اوتر ثم اضطجع حتی جاء المؤذن فصلی رکعتین خفیفتین ثم خرج فصلی الصبح ترجمہ عبداللہ بن عباس سی روایت ہی کہ وہ ایک رات رہی اپنی خالہ میمونہ پاس جو بی بی تہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا ابن عباس نے پس لیٹا مین تکیہ کے عرض کیطرف اور آپ اور آپ کی بی بی لیٹی تکیہ کے طول مین پس سو گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ جب آدہی رات ہوئی یا کچہ پہلے یا کچہ بعد اوس سے جاگی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو بیٹہے آپ اور ملنی لگی آنکہین اپنی ہاتہ سی پہر پڑہین دس آیتین اخیر کی سورۂ آل عمران سی یعنی ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف اللیل والنہار آیات لاولی الالباب سی اخیر سورت تک پہر گئے آپ ایک مشک پاس جو لٹک رہی تہی اور وضو کیا اوس سے اچہی طرح پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے ابن عباس کہتے ہین میں اوٹہہ کہڑا ہوا اور جیسا آپنی کیا ویسا ہی مینی بہی کیا تو جب مین آپکی پاس گیا آپنی اپنا داہنا ہاتہ میرے سر پر رکہا اور میرا داہنا کان پکڑ کر ملنی لگی پہر پڑہین آپنی دو رکعتین پہر دو رکعتین پہر دو رکعتین پہر دو رکعتین پہر دو رکعتین پہر دو رکعتین پہر وتر پڑہا پہر لیٹ رہی جب موذن آیا تو دو رکعتین ہلکی پڑہین پہر باہر نکلے اور نماز پڑہے صبح کے ف مراد آپنی نماز کے اندر ابن عباس کے سر پر ہاتہ رکہا اور اونکی کان ملی پیار سی تاکہ وہ اندہیری رات مین گہبراوین نہین تو سب تیرہ رکعتین ہوئین بارہ تہجد کے اور ایک وتر کے عن زید بن خالد الجہنی انہ قال لارمقن اللیلۃ صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فتوسدت عتبتہ او وسطہا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رکعتین طویلتین طویلتین طویلتین ثم صلی رکعتین وہما دون اللتین قبلہما ثم صلی رکعتین وہما دون اللتین قبلہما ثم صلی رکعتین وہما دون اللتین قبلہما ثم صلی رکعتین وہما دون اللتین قبلہما ثم صلی رکعتین وہما دون اللتین قبلہما ثم اوتر فذلک ثلث عشرۃ رکعۃ ترجمہ زید بن خالد جہنی سی روایت ہی کہ انہون نی کہا میں ضرور دیکہونگا نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رات کو کہا زید نے کہ تکیہ لگایا مینے آپکے مکان کی چوکہٹ پر یا گہر کہ بالون سی ڈہپا ہوا تہا پہر کہڑی ہوی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سو پڑہی دو رکعتین بہت لمبی بہت لمبی بہت لمبی پہر پڑہین دو رکعتین اوسی کچہ کم پہر پڑہین دو رکعتین اوسی کچہ کم پہر پڑہین دو رکعتین اوسی کچہ کم پہر پڑہین دو رکعتین اوسی کچہ کم پہر پڑہین دو رکعتین اوسی کچہ کم پہر ایک رکعت وتر کے پڑہے سب تیرہ رکعتین پڑہین عن عبداللہ بن عمران رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی

متنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی رکعۃ واحدۃ توتر ما قد صلی ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو تو فرمایا رات کی نماز دو رکعتین ہین تو جب ڈر ہو صبح ہونیکا پڑہ لیوی ایک رکعت جو طاق کردی اوسکی نماز کو ف ہ وہی ایک رکعت وتر ہی محمد بن نصر مروزے نے روایت کیا ابوہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت پڑہو وتر کے تین رکعتین تاکہ مشابہت ہو مغرب کے نماز سے صحیح کیا اس حدیث کو حاکم نی اور روایت کیا محمد بن نصر مروزی اور ابن حبان اور حاکم نے ابوہریرہ سے مرفوعًا مانند اوسکی اور طریقہ سے اور سنا د اوسکا شیخین کے شرط پر ہے اور روایت کیا مروزی نی اور بزار نی ابن عباس اور عایشہ سے کہ مکروہ ہے تین رکعتین وتر کے پڑہنا امہ سلیمان بن یسار سے بہی ایسا ہی روی ہی تاکہ مشابہ بہو نفل فرض کی اور کہا محمد بن نصر نے کہ ہمنے کوئی حدیث صحیح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی نہین پائی جس سے وتر کے تین رکعتین ایک سلام سی پڑہنا ثابت ہو ہان تین رکعتین پڑہنا ثابت ہی اس سی باطل ہوگیا قول اون لوگون کا جو کہتی ہین اجماع کیا صحابہ نے کہ وتر کی تین رکعتین ایک سلام سے پڑہنا چاہیئے اور طول کیا محمد بن نصر مروزی نی کتاب قیام اللیل مین اور بہت اچہی طرح رد کیا وتر کے واجب ہونیکو اور ثابت کیا یہ امر کہ وتر سنت ہی اور کہا کہ ابوحنیفہ نے جو اوسکی وجوب کو اختیار کیا ہی اوس حدیث سی کہ زیادہ کی اللہ نی تمہارے لئے ایک نماز اور وہ وتر ہی تو یہ حدیث ضعیف ہی باوجود اوسکی اس سی وجوب نہین نکلتا پہر ابن المبارک سی نقل کیا کہ امام ابوحنیفہ علم حدیث مین یتیم تہی یعنی حدیثین اونکو بہت کم پہونچین تہین واللہ اعلم عن عبداللہ بن محیریز ان رجلا من بنی کنانۃ یدعی المخدجی سمع رجلا بالشام یکنی ابا محمد یقول ان الوتر واجب قال المخدجی فرحت الی عبادۃ بن الصامت فاعترضت لہ وھو رایح الی المسجد فاخبرتہ بالذی قال ابو محمد قال عبادۃ کذب ابو محمد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس صلوات کتبہن اللہ علی العباد فمن جاء بھن لم یضیع منھن شیئا استخفافا بحقھن کان لہ عند اللہ عھد ان یدخل الجنۃ ومن لم یات بھن فلیس لہ عند اللہ عھد ان شاء عذبہ وان شاء ادخل الجنۃ ترجمہ عبداللہ بن محیریز سے روایت ہی کہ ایک شخص نے بنی کنانہ سی جسکو مخدجی کہتی ہی سنا ایک شخص سی شام مین جسکی کنیت ابو محمد ہے (انصار صحابی ہین) کہتی ہی وتر واجب ہے مخدجی نی کہا کہ مین عبادہ بن الصامت رض پاس گیا اور ابو محمد کے قول کو نقل کیا عبادہ نی کہا کہ جہوٹہ کہا ابو محمد نی سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتی ہی پانچ نمازین ہین جو فرض کین اللہ نے اپنے بندونکو جو شخص اونکو پڑہیگا اور ہلکا جانکر اونکو نہ چہوڑیگا تو اللہ جل جلالہ نے اوسکے لیئے عہد کر رکہا ہی کہ جنت مین اوسکو لیجاویگا اور جو شخص اونکو چہوڑدی تو اللہ پاس اوسکا کچہ عہد نہین ہی چاہی اوسکو عذاب کری چاہی جنت مین پہنچادی ف ہ اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ وتر واجب نہین ہی اور نماز کی ترک کرنے سے آدمی کافر نہین ہوتا لیکن حدیث صحیح سی ثابت ہی کہ جس شخص نی نماز ترک کی قصدًا وہ کافر ہوگیا امام احمد رض کا یہی مذہب ہے عن سعید بن یسار انہ قال کنت اسیر مع عبداللہ بن عمر بطریق مکۃ قال سعید فلما خشیت الصبح نزلت فاوترت ثم ادرکتہ فقال لی عبداللہ بن عمر

این کنت فقلت له خشیت الصبح فنزلت فاوترت فقال عبد الله لقد کان لک فی رسول الله اسوة حسنة فقلت بلی
والله قال فان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یوتر علی البعیر ترجمہ سعید بن یسار سی روایت ہی کہ مین اتکو سفر مین ساتھ تہا
عبد اللہ بن عمر کے مکہ کے راہ مین کہا سعید نے جب مجھے ڈر ہوا صبح کا تو مینے اونٹ پر سے اوتر کر وتر پڑہا پہر دونگوا گی بڑہ کر پالیا تو عبد اللہ
بن عمر نے مجھہ سی پوچہا کہ تو کہان تہا مینے کہا مجھی صبح ہوجانیکا اندیشہ ہوا اسلیئے مینے اوتر کر وتر پڑہا تو عبد اللہ نی کہا کیا تو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہین کرتا مینے کہا واہ کیون نہین کہا عبد اللہ نے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو وتر پڑہتے تہی اونٹ
ف م اس حدیث سی یہی معلوم ہوا کہ وتر واجب نہین ہی بلکہ سنت ہی جب تو اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکو ادا کیا عن سعید بن المسیب انه قال کان ابو بکر الصدیق اذا اراد ان یاتی فراشه اوتر وکان عمر بن الخطاب
یوتر اخر اللیل قال سعید بن المسیب اما انا فاذا جئت فراشی اوتر ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ ابو بکر صدیق رضہ جب سونیکو آتے
اپنے بچونے پر تو وتر پڑہ لیتے اور عمر بن الخطاب آخر رات مین وتر پڑہتے بعد تہجد کے اور سعید بن المسیب نے کہا کہ مین تو جب اپنی بچونے
پر سونیکو آتا ہون تو وتر پڑہ لیتا ہون ف م اس خوف سی کہ مبادا آنکہہ نہ کہلے اور وتر فوت ہوجاوے تو جس شخص کو اپنی
جاگنی کا اعتبار نہو وہ سونیکے اول وتر پڑہ لیوی اور جسکو اعتبار ہو وہ بعد تہجد کے اخیر رات مین پڑہے عن مالک انه بلغه ان
رجلا سال عبد الله بن عمر عن الوتر اواجب هو فقال عبد الله بن عمر قد اوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم واوتر المسلمون قال فجعل الرجل
یردد علیه وعبد الله یقول قد اوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم واوتر المسلمون ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ ایک شخص نے پوچہا عبد اللہ بن عمر
سے کیا وتر واجب ہے تو کہا عبد اللہ بن عمر نے وتر ادا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون نی کہا راوی نی تو بار بار پوچہتا تہا
وہ شخص اور عبد اللہ بن عمر یہی کہتے تہی وتر ادا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون نی ف م عبد اللہ بن عمر نے
وتر کو واجب کہا کیونکہ واجب تہا اور سنت اسلیئے نہ کہا کہ وہ شخص سستی نکرے وتر کے پڑہنے مین عن مالک انه بلغه ان عایشة
زوج النبی صلی الله علیه وسلم کانت تقول من خشی ان ینام حتی یصبح فلیوتر قبل ان ینام ومن رجا ان یستیقظ اخر اللیل
فلیوتر وقته ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ بی بی عایشہ رضہ فرماتی تہین جس شخص کو خوف ہو کہ اوسکی آنکہہ نہ کہلے گی صبح تک تو وہ
وتر پڑہ لیوے سونے سے پیشتر اور جو امید رکہی جاگنی کی آخر شب مین تو وہ دیر کرے وتر مین عن نافع انه قال کنت مع
عبد الله بن عمر بطریق مکة والسماء مغیمة فخشی عبد الله الصبح فاوتر بواحدة ثم انکشف الغیم فرای انه علیه لیلا فشفع
بواحدة ثم صلی بعد ذلک رکعتین رکعتین فلما خشی الصبح اوتر بواحدة ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ تہا مین عبد اللہ بن عمر کے ساتہ مکہ کی راہ مین
اور آسمان پر ابر چہایا ہوا تہا تو ڈرے عبد اللہ بن عمر صبح ہوجانے سے پس پڑہی ایک رکعت وتر کے پہر کہل گیا ابر تو دیکہا کہ ابہی رات
باقی ہی پس دو رکعت نماز کیا اوس رکعت کو ایک رکعت اور بڑہ کر پہر اوسکے بعد دو دو رکعتین پڑہین پہر جب خوف ہوا صبح کا تو ایک
رکعت وتر پڑہے ف م نہ قانی نی کہا کہ مثل اسکی مروی ہی حضرت علی اور عثمان اور ابن مسعود اور اسامہ اور عروہ اور
مکحول اور عمرو بن میمون سے اور اکثر اہل علم کا مذہب یہی ہی کہ وتر بڑہ کر پہر اوسکو توڑنا درست نہین اور حجت اونکی قول ہی رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کا نہین ہین دو وتر ایک رات مین روایت کیا اوسکو نساری اور ابن خزیمہ نے باسناد حسن طلق بن علی سی
مترجم کہتا ہی کہ فعل عبداللہ بن عمر کا اس حدیث کی منافی نہین ہی کیونکہ انہون نی جو پہلی ایک رکعت وتر کی پڑہی تہی اوسکو ایک
رکعت اور پڑہ کر دوگانہ کر لیا اب ہوا مگر ایک وتر جو اخیر مین انہون نی پڑہا **عن نافع** ان عبداللہ بن عمر کان یسلم بین الرکعتین
والرکعۃ فی الوتر حتی یامر ببعض حاجتہ **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر سلام پہیرتے تہی دو رکعت وتر کی پڑہ کر
اور کچہ کام ہوتا تو اوسکو کہدیتی پہر ایک رکعت پڑہتے تہی **ف م** سعید بن منصور نے روایت کیا باسناد صحیح بکر بن عبداللہ
مزنی سی کہ ابن عمر نی دو رکعتین وتر کی پڑہ کر اپنی غلام سی بات کی پہر کہڑے ہو کر ایک رکعت پڑہی اور طحاوی نی روایت کیا سالم
سے انہون نی باپ سی اپنی کہ وہ وتر کے دو رکعتین پڑہ کر سلام پہیرتے تہی پہر ایک رکعت پڑہتے تہے اور کہتی تہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نی ایسا ہی کیا ہے (زرقانی) **عن** ابن شہاب ان سعد بن ابی وقاص کان یوتر بعد العتمۃ بواحدۃ **ترجمہ**
ابن شہاب سی روایت ہی کہ سعد بن ابی وقاص وتر پڑہتے تہے بعد عشا کے ایک رکعت **کہا** مالک نی ہمارا عمل اس پر نہین ہے بلکہ
کم سی کم وتر کے تین رکعتین ہین **ف** دو سلام سی لیکن روایت کیا ابوداؤد اور نساری نی اور صحیح کیا اوسکو ابن حبان
نے اور حاکم نی ابو ایوب انصاری رضی سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وتر ضرور ہی جو چاہی وتر کی پانچ رکعتین پڑہے اور جو چاہے
تین رکعتین پڑہے اور جو چاہے ایک رکعت پڑہے پہر جب احادیث صحیحہ ناطق ہین اس امر پر کہ ایک رکعت وتر کی پڑہنا درست ہی تو کون
کہہ سکتا ہی کہ نادرست ہی مگر جو غافل ہو ان احادیث سی **کہا** مالک نی جو شخص وتر پڑہ لی اول شب مین پہر سو کر اوٹہی اور نماز
نفل پڑہنا چاہے تو دو دو رکعتین کر کے پڑہنا مجہی پسند ہے **ف م** بعد ان رکعتون کی وتر دوبارہ نہ پڑہے البتہ اگر ایک
رکعت ان نوافل کی پہلی پڑہ کر وتر کا دوگانہ پورا کر دیوی تو بعد ان نوافل کے پہر وتر پڑہ لیوے جیسا عبداللہ رضی سی ثابت ہوا

الوتر بعد الفجر وتر پڑہنا بعد فجر ہو جانیکے **عن** سعید بن جبیر ان عبداللہ بن عباس قد نام ثم استیقظ فقال
لخادمہ انظر ما صنع الناس وہو یومئذ قد ذہب بصرہ فذہب الخادم ثم رجع فقال قد انصرف الناس من الصبح
فقام عبداللہ بن عباس فاوتر ثم صلی الصبح **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عباس سو رہی پہر جاگے تو کہا اپنی
خادم سی دیکہہ لوگ کیا کر رہی ہین اور اون دنون مین عبداللہ بن عباس کے بصارت جاتی رہی تہی سو گیا خادم پہر آیا اور کہا کہ لوگ
پڑہ چکی صبحکی نماز تو کہڑی ہوئے عبداللہ بن عباس اور وتر پڑہا پہر نماز پڑہی صبحکے **ف م** اس اثر سی ثابت ہوا کہ وتر بعد طلوع
فجر کے پڑہ سکتے ہین جب تک نماز نہ پڑہی ہو صبحکے (زرقانی) **عن** مالک انہ بلغہ ان عبداللہ بن عباس وعبادۃ بن الصامت
والقاسم بن محمد وعبداللہ بن عامر بن ربیعۃ قد اوتروا بعد الفجر **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عبداللہ بن عباس اور عبادہ بن
الصامت اور قاسم بن محمد اور عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نی وتر پڑہا بعد فجر ہو جانیکے **عن** عروۃ بن الزبیر ان عبداللہ بن مسعود
قال ما ابالی لو اقیمت صلوۃ الصبح اوتر **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود نی کہا کہ مجہی کچہ ڈر نہین ہے اگر مین وتر پڑہتا ہون اور تکبیر
ہو جاوے صبح کی نماز کے **عن** یحیی بن سعید انہ قال کان عبادۃ بن الصامت یؤم قوما فخرج یوما الی الصبح فاقام المؤذن

وتر پڑہنا بعد فجر ہو جانیکے

صلوۃ الصبح فاسکتہ عباۃ حتی وتر بصلیہم الصبح ترجمہ یحیی بن سعید سی روایت ہی کہ عبادہ بن الصامت امامت کرتے تھی ایک قوم کی تو نکلے ایکروز صبح کی نماز کے لیئے اور موذن نی تکبیر کہی پس خاموش کیا عبادہ نی موذن کو یہانتک کہ وتر پڑہا پہر نماز پڑہائی صبح کی عن عبدالرحمن بن القاسم انہ قال سمعت عبداللہ بن عامر بن ربیعۃ یقول انی لاوتر وانا اسمع الاقامۃ للصبح وبعد الفجر یشک عبدالرحمن فی ذلک قال ترجمہ عبدالرحمن بن القاسم سی روایت ہی کہ سنا انہون نی عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سی وہ کہتی تھی مین وتر پڑہتا ہون اور سنا کرتا ہون تکبیر صبحکی یا وتر پڑہتا ہون بعد فجر کے شک ہی عبدالرحمن کو کسطرح کہا انہون نی عن عبدالرحمن بن القاسم انہ سمع اباہ القاسم بن محمد یقول انی لاوتر بعد الفجر ترجمہ عبدالرحمن بن قاسم نی سنا اپنی باپ سی وہ کہتے تھے مین وتر پڑہتا ہون بعد فجر ہو جانیکے کہا مالک نی بعد فجر ہو جانیکے وہ شخص وتر پڑہے جو سو گیا ہو اور وتر نہ پڑہا ہو لیکن کسی شخص کو قصداً یہہ بات درست نہین ہی کہ وتر بعد فجر ہو جانیکے پڑہے ف ہم ورنہ وتر مکروہ ہو گا صحیح ابن خزیمہ مین ابو سعید سی مرفوعاً روایت ہی کہ جو شخص صبح کری اور وتر نہ پڑہے تو اوسکا وتر نہو گا اور یہہ محمول ہی اوس شخص پر جو قصداً ترک کرے وتر کو یہانتک کہ صبح ہو جاوے یعنے اوسکا وتر کامل نہو گا کیونکہ جو وقت اختیاری تہا اوسکو فوت کرکے وقت ضروری مین ڈالدیا اسلیئے کہ ابو داؤد نی ابی سعید سی مرفوعاً روایت کیا جو شخص بہول جاوے وتر کو یا سو جاوے اوس سے تو پڑہ لی اوسکو جب یاد آوے وہ یعنے جب تک صبح کی نماز نہ پڑہے ہو اور ایک طائفہ نی کہا اونمین سے طاوس ہین کہ قضا کرلے وتر کے بعد طلوع آفتاب کی اور عطا اور اوزاعی نی کہا کہ قضا کرلے اگرچہ آفتاب نکل آوی غروب تک اور سعید بن جبیر سے مروی ہی کہ قضا کرلے دوسری رات تک اور بعضون نی کہا ہی کہ ہر حال مین قضا کرے اور اکثر علما نے اونمین سی مالک ہین یہ کہا ہے کہ وتر کی قضا نہ کری بعد صبح کے نماز کے محمد بن نصر مروزی نی کتاب قیام اللیل مین کہا کہ ہمنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی کوئی حدیث نہین پائی جس سے یہہ ثابت ہو کہ آپنی وتر کے قضا پڑہی یا حکم کیا اور ونکو قضا پڑہنے کا اور جس شخص نے یہہ گمان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قضا کی تہی وتر کی جب صبح کی نماز قضا ہوئے تہی آپکی وادی مین تو اوسنی غلطی کی (زرقانی) ماجاء فی رکعتی الفجر صبح کی سنتون کا بیان عن حفصۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا سکت المؤذن عن الاذان لصلوۃ الصبح صلے رکعتین خفیفتین قبل ان تقام الصلوۃ ترجمہ حضرت ام المومنین حفصہ رضہ سے روایت ہی کہ جب اذان ہو چکتی صبح کی تو پڑہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو رکعتین ہلکی جماعت کہڑی ہونے سے پیشتر عن عایشۃ ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیخفف رکعتی الفجر حتی انی لاقول اقرأ بام القرآن ام لا ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جلدی پڑہتے تھی فجر کی سنتونکو یہانتک کہ مین کہتی تھی سورہ فاتحہ بہی پڑہے آپنے یا نہین ف ہم اس حدیث کی بنا پر امام مالک اور ایک طائفہ نی کہا ہے کہ فجر کے سنتون مین صرف سورہ فاتحہ پر قناعت کرے یعنے بعد فاتحہ کے سورہ نہ پڑہے لیکن جمہور علما کے نزدیک سورت پڑہے اور یہی صواب ہی کیونکہ یہ روایت کیا مسلم نے ابو ہریرہ سی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے تھے

فجر کی سنتون کا بیان

فجر کے سنتون مین سورہ کافرون اور اخلاص اور ترمذی اور نسائی نی ابن عمر سے اور ابن مسعود سی ایسا ہی روایت کیا اور بزار نے انس سی مثل اسکی نقل کیا اور ابن حبان نی حضرت عائشہ سی روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہی دو رکعتون کو قبل فجر کے اور فرماتی تہی کیا اچہی ہین دو سورتین جو پڑہی جاتی ہین ان رکعتون مین کافرون اور قل ہو اللہ احد عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ قال سمع قوم الاقامۃ فقاموا یصلون فخرج علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصلوتان معا اصلوتان معا وذلک فی صلوۃ الصبح فی الرکعتین اللتین قبل الصبح ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن سی روایت ہی کہ لوگون نی تکبیر سنی تو کہڑی ہو کر پڑہنے لگے سنتون کو تب نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا دو دو نماز ین ایکساتہ کیا دو دو نمازین ایکساتہ اور فرمایا آپنے یہہ صبحکی نماز مین اُن دو رکعتون مین جو پڑہے جاتے ہین قبل نماز صبح کے ف م اس حدیث سی تو صراحۃً یہہ امر معلوم ہوگیا کہ فجر کے سنتون کو نہ پڑہنا چاہیے جب فرض کی تکبیر ہو اگرچہ جماعت کے ملنے کی امید ہو اسیطرح اور سنتون کو بہی ترک کرنا چاہیے تکبیر ہوتے وقت کیونکہ روایت کیا مسلم اور اصحاب سنن اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نی ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑہی جاوے سوا فرض کی ابن عدی کی روایت مین ہے کہ صحابہ نی پوچہا فجر کے دو سنتون کو فرمایا نہ فجر کے دو رکعتین یعنی وہ بہی پڑہے جاوین زرقانی نی کہا کہ ابن عدی کی سند حسن ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک فجر کے دو سنتین پڑہ لینا چاہیے اگر جماعت کے ملنے کی امید ہو مگر اسکے کوئی دلیل جو قابل اعتماد کی ہو پائی نہین گئی وہ جو بعض روایات مین الا رکعتی الفجر کا استثنا منقول ہے موضوع اور باطل ہے عن مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عمر فاتتہ رکعتا الفجر فقضاہما بعد ان طلعت الشمس ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ بن عمر کے فوت ہوگئین سنتین فجر کے تو پڑہ لین انہون نی بعد آفتاب نکلنے کے عن القاسم بن محمد مثل الذی صنع ابن عمر ترجمہ قاسم بن محمد سی بہی ایسا ہی مروی ہے ف ترمذی نی روایت کیا ابو ہریرہ سی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسنے نہ پڑہین ہون سنتین فجر کے تو وہ پڑہ لیوے بعد آفتاب نکلنے کے ابن عبد البر نی کہا ان احادیث سی سنت موکدہ ہونا فجر کے دو رکعتونکا ثابت ہوتا ہے اور شافعی اور عطا اور عمرو بن دینار نے جایز رکہی ہی قضا پڑہنا سنتون کی فجر کی بعد سلام پہیرنے امام کے نماز فرض سی اور مالک اور اکثر علمانے اسکا انکار کیا ہی کیونکہ منع کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہنے سے بعد نماز فجر کے یہانتک کہ نکلی آفتاب زرقانی نی کہا کہ شافعی کے دلیل حدیث ہی عمرو بن قیس کے کہ دیکہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخصکو پڑہ رہا ہے بعد صبح کے دو رکعتین سو فرمایا آپنی نماز صبحکے دو ہی رکعتین ہین وہ شخص بولا کہ مینے سنتین نہین پڑہین تہین اسلیئے اب پڑہ لیں پس چپ ہو رہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم **فضل صلوۃ الجماعۃ علی صلوۃ الفذ** نماز جماعت کی فضیلت کے بیان ف م علامہ ابن القیم نے کتاب الصلوۃ مین لکہا ہے کہ اختلاف کیا ہے علمانے اس امر مین کہ جماعت سے نماز پڑہنا فرض ہے یا سنت ہے تو عطا بن ابی رباح اور حسن بصری اور ابو عمر اور اوزاعی اور ابو ثور اور امام احمد کا

مذہب یہ ہی کہ جماعت واجب ہی اور مالکیہ اور حنفیہ کے نزدیک سنت ہی بہر سیان ہمین بارہ دلیلین احادیث اور اجماع صحابہ سی اوپر وجوب جماعت کی بہر حال جماعت ایک امر عظیم ہے اگر بعذر ترک کریگا تو بعضون کے نزدیک نماز ہی نہوگی مگر یہ ضرور نہین کہ جماعت مسجد ہی مین ہو بلکہ گھر مین بہی اگر جماعت سی پڑہ لی تو کافی ہی اور ایک روایت مین امام احمد سے گھر مین بہی جماعت بدون عذر کے درست نہین ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الجماعۃ تفضل صلوۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی فضیلت رکہتی ہی اکیلے نماز پڑہنے سے ستائیس درجہ **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الجماعۃ افضل من صلوۃ احدکم وحدہ بخمس وعشرین جزء **ترجمہ** ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی افضل ہے اکیلے نماز پڑہنے سے پچیس حصہ **ف م** یہ روایت پہلے روایت کی مخالف نہین ہے کیونکہ جب جماعت کی نماز ستائیس درجہ افضل ہوگی تو پچیس درجہ ضرور افضل ہوگی اور بعضون نے کہا ہے کہ درجہ حصہ سے کچہ کم ہے تو پچیس حصہ کی ستائیس درجہ ہونگی **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لقد ہممت ان امر بحطب فیحطب ثم امر بالصلوۃ فیؤذن لہا ثم امر رجلا فیوم الناس ثم اخالف الی رجال فاحرق علیہم بیوتہم والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدہم انہ یجد عظما سمینا او مرماتین حسنتین لشہد العشاء **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم اوس شخص کے جسکے قبضے مین میری جان ہی مینی قصد کیا کہ حکم کرون لکڑیان توڑ کر جلانیکا پہر حکم کرون نماز کا اور اذان ہو پہر حکم کرون ایک شخص کو امامت کا اور وہ امامت کرے پہر جاؤن مین پیچہے سے اون لوگون پاس جو نہین آئی جماعت مین اور جلادون اونکی گہرونکو قسم اوس شخص کے جسکے ہاتہ مین میری جان ہے اگر کسیکو اونمین سی معلوم ہوجاوے کہ ایک ہڈی عمدہ گوشت کی یا دو کہر بکرے کے اچہے ملین گے تو ضرور آوے عشا کی جماعت مین **ف م** اس حدیث سی جماعت کی بہت تاکید ثابت ہوئی کیونکہ جماعت مین حاضر نہ ہونیکے سزا آپنی یہ تجویز کی کہ مکان اونکے جلادیئے جاوین اور اونکی گہر ویران کردیئے جاوین امام ہمام ابن القیم علیہ الرحمۃ نے اسکے بڑی تفصیل کتاب الصلوۃ مین بیان کی ہی جسکو شوق ہو دیکہے **عن** بشر بن سعید ان زید بن ثابت قال افضل الصلوۃ صلوتکم فی بیوتکم الا المکتوبۃ **ترجمہ** بسر بن سعید سے روایت ہی کہ زید بن ثابت نی کہا افضل نماز وہ ہی جو گہرونمین پڑہی جاوی مگر فرض **ف م** کہ اوسکا مسجد مین جماعت سی پڑہنا ضرور ہے بخاری مسلم اور ابو داؤد و ترمذی نے زید بن ثابت سی اس حدیث کو مرفوعا روایت کیا ہے اس لفظ سے خیر صلوتکم صلوتکم فی بیوتکم الا الصلوۃ المفروضۃ **ماجاء فی العتمۃ والصبح**
عشا اور صبح کے جماعت کی فضیلت کا بیان **عن** سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بیننا وبین المنافقین شہود العشاء والصبح لا یستطیعونہما او نحو ہذا **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور منافقون کے درمیان مین فرق یہ ہے کہ وہ صبح اور عشا کی جماعت مین نہین آسکتے یا مثل

اسکی کچھ کسر نہیں عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی بطریق اذ وجد غصن شوک علی الطریق فاخرہ فشکر اللہ فغفر لہ وقال الشہداء خمسۃ المطعون والمبطون والغرق وصاحب الہدم والشہید فی سبیل اللہ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص جارہا تہا راہ مین اوسنی ایک کانٹا پایا تو اوسکو ہٹا دیا پس راضی ہوگیا اللہ اوس سے تو بخشدیا اوسکو اور فرمایا آپنے شہید پانچ قسم کے لوگ ہین جو طاعون (ایک پھوڑا ہوتا ہے بغل مین) سے مرجاوے یا دستون سے مرے یا ڈوب جاوی یا مکان گر کر مرجاوے یا اللہ جل جلالہ کی راہ مین شہید ہوجاوے ف ہ علمانی کہا ہے کچھ معلوم نہین ہوتا کہ امام مالک اس حدیث کو اسباب مین کیون لائے بعضون نی کہا اسوجہ سی کہ جب کانٹی دور کرنیکا یہ ثواب ہوا کہ گناہ بخشدیے جاوین اور جنت مین جاوے تو عشا اور فجر کی جماعت مین حاضر ہونیکا جو نہایت شان ہی کسقدر ثواب ہوگا مگر یہ توجیہ دوسری حدیث مین جسمین شہیدون کا ذکر ہی چل نہین سکتی اور حق یہ ہے کہ مقصود اصلی حدیث اخیر یعنی لو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوہما ولو حبوا ہے مگر امام نے بیان کیا ان احادیث کو جیسا کہ سنا تہا وقال ایضا لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستہموا علیہ لاستہموا ولو یعلمون ما فی التہجیر لاستبقوا الیہ ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوہما ولو حبوا ترجمہ اور یہی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر جانین لوگ جو کچھ ثواب ہی اذان مین اور صف اول مین پہر نہ پاوین اوسکو بغیر قرعہ کے البتہ قرعہ ڈالین اوسپر اور اگر جانین جو کچھ ثواب ہی نماز کے اول وقت پڑہنے مین البتہ جلدی کرین طرف اوسکے اور اگر جانین جو کچھ ثواب ہے عشا اور صبح کی جماعت مین حاضر ہونیکا البتہ آوین گہسٹتے ہوئے گہٹنون اور کہنیون پر ف ہ یہ اخیر کی حدیث موطا کی مشہور نسخون مین نہین پائی جاتی زرقانی نی کہا شاید عبید اللہ بن یحیی نی یہ خیال کیا کہ یہ حدیث اوپر گذر چکے ہے پس اسکا پھر ذکر کرنا بیجا ہے اسلیے چھوڑ دیا لیکن ابن وضاح کے روایت مین یحیے بن یحیے سے یہہ حدیث موجود ہے اور سہاب ہی اصل مقصود اسی حدیث کا ذکر ہے عن ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمۃ ان عمر بن الخطاب فقد سلیمان بن ابی حثمۃ فی صلوۃ الصبح وان عمر بن الخطاب غدا الی السوق ومسکن سلیمان بین السوق والمسجد فمر علی الشفاء ام سلیمان فقال لہا لم ار سلیمان فی صلوۃ الصبح فقالت انہ بات یصلی فغلبتہ عینہ فقال عمر لان اشہد صلوۃ الصبح فی الجماعۃ احب الی من قوم لیلۃ

ترجمہ ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب نی نہ پایا سلیمان بن ابی حثمہ کو صبح کی نماز مین اور عمر بن الخطاب گئی بازار کو اور گہر سلیمان کا بازار اور مسجد کے بیچ مین تہا سو ملے اونکو شفا ام سلیمان کی تو پوچہا حضرت عمر نے شفا سے کہ مینے نہین دیکہا سلیمان کو صبح کی نماز مین تو کہا شفا نے کہ وہ رات کو نماز پڑہتے

رہی سلئے اونکی انکھین لگ گئین تب فرمایا حضرت عمر رضہ نے البتہ مجھے صبح کی جماعت مین حاضر ہونا رات کی عبادت سے بہتر معلوم ہوتا ہے **عن** عبد الرحمن بن ابی عمرۃ الانصاری انہ قال جاء عثمان بن عفان الی صلوۃ العشاء فرای اھل المسجد قلیلا فاضطجع فی موخر المسجد ینتظر الناس ان یکثروا فاتاہ ابن ابی عمرۃ فجلس الیہ فسالہ من ھو فاخبرہ فقال ھل معک من القرآن فاخبرہ فقال لہ عثمان من شھد العشاء فکانما قام نصف لیلۃ ومن شھد الصبح فکانما قام لیلۃ

ترجمہ عبد الرحمن ابن ابی عمرہ انصاری سے روایت ہی کہ عثمان بن عفان رضہ آئی مسجد مین نماز عشا کی لئی تو دیکھا کہ لوگ کم ہین تو لیٹ رہی مسجد کی اخیر مین انتظار کرتے تھے لوگون کی جمع ہونیکا پس آئی ابن ابی عمرہ اونکے پاس عثمان کی پاس پس پوچھا عثمان نی کہ کون ہو تم تو بیان کیا اون سے ابن ابی عمرہ نے نام اپنا پھر پوچھا عثمان رضہ نے کہ کتنا قرآن تمکو یاد ہے تو بیان کیا انہون نے پھر فرمایا حضرت عثمان نی اوسنی جو شخص حاضر ہو عشا کی جماعت مین تو گویا اوسنی آدہی رات عبادت کی اور جو حاضر ہو صبح کی جماعت مین تو گویا اوسنی ساری رات عبادت کی **ف ہ** مسلم اور ابو داؤد ترمذی کی روایت مین حضرت عثمان نی بیان کیا پہلے قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی **اعادۃ الصلوۃ مع الامام** امام کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنے کا بیان **عن** محجن بن ابی محجن الدیلی انہ کان فی مجلس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن بالصلوۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجع ومحجن جالس فی مجلسہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منعک ان تصلی مع الناس الست برجل مسلم فقال بلی یا رسول اللہ ولکنی قد صلیت فی اھلی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئت فصل مع الناس وان کنت قد صلیت

ترجمہ محجن بن ابی محجن رضہ سے روایت ہی کہ وہ بیٹھے تھے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتنی مین اذان ہوئی نماز کی تو اوٹھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور نماز پڑھ کر آئی دیکھا کہ محجن وہین بیٹھے ہین تب فرمایا اون سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی کیون تمنی نماز نہین پڑہی سب لوگون کی ساتھ کیا تم مسلمان نہین ہو کہا محجن نی کیون نہین یا رسول اللہ بلکہ مین پڑہ چکا تہا نماز اپنی گہر مین تب فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تو آوی مسجد مین تو نماز پڑہ لوگون کی ساتھ اگرچہ تو پڑہ چکا ہو **ف ہ** اس حدیث کو بخاری نی ادب مفرد مین اور نسائی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا ہی اور طبرانی نے معجم اوسط مین روایت کیا عبد اللہ بن سرجس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑہ لی کوئی تم مین سی اپنی گہر مین پھر جاوے مسجد کو اور لوگ نماز پڑہتے ہین تو پڑہے ساتھ اونکے وہ نفل ہو جاویگے **عن** نافع ان رجلا سال عبد اللہ بن عمر فقال انی اصلی فی بیتی ثم ادرک الصلوۃ مع الامام افاصلی معہ فقال عبد اللہ بن عمر نعم فقال الرجل ایتہما اجعل صلوتی فقال لہا ابن عمر وذلک الیک انما ذلک الی اللہ یجعل ایتہما

ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ ایک شخص نے پوچھا عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہ مین نماز پڑہ لیتا ہون اپنی گہر مین پھر پاتا ہون

جماعت کو ساتھ امام کے کیا پھر پڑھون ساتھ امام کے کہا عبداللہ بن عمر نے ہان کہا اوس شخص نے پس دو نماز وہین سے کونسے نماز کو فرض سمجھون اور کسکو نفل تو جواب دیا عبداللہ بن عمر نے کہ تجھکو اس سے کیا مطلب یہ تو اللہ جل جلالہ کا اختیار ہے جسکو چاہے فرض کردیوے اور جسکو چاہے نفل کردیوے **ف ۵** اوپر کے حدیث سی جسکو طبرانی نے روایت کیا یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ پہلے نماز فرض ہوگی اور دوسری نفل اور یہی مذہب ہی اکثر اہل علم کا اور بعضونکے نزدیک دوسری نماز فرض ہوگی اور عبداللہ بن عمر کا جواب بہت اچھا ہے میرے نزدیک **عن** یحیی بن سعید ان رجلا سال سعید بن المسیب فقال انی اصلی فی بیتی ثم اتی المسجد فاجد الامام یصلی فاصلی معہ فقال سعید نعم فقال الرجل فایتہما اجعل صلوتی فقال لہ سعید وانت تجعلہا انما ذلک الی اللہ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ ایک شخص نے پوچھا سعید بن المسیب سے مین نماز پڑہ لیتا ہون اپنی گہر مین پہر آتا ہون مسجد مین سو پاتا ہون امام کو نماز پڑہتا ہوا کیا پہر پڑہون اوسکے ساتھ کہا سعید نے ہان تو کہا اوس شخص نی پہر کس نماز کو فرض سمجھون کہا سعید نے کیا تو فرض اور نفل کرسکتا ہی یہ کام اللہ جل جلالہ کا ہی **عن** رجل من بنی اسد انہ سال ابا ایوب الانصاری فقال انی اصلی فی بیتی ثم اتی المسجد فاجد الامام یصلی افاصلی معہ فقال ابو ایوب نعم صل معہ فان من صنع ذلک فان لہ سہم جمع او مثل سہم جمع **ترجمہ** ایک شخص سی جو بنی اسد کے قبیلہ سے تہا روایت ہی کہ اوسنی پوچھا ابو ایوب انصاری رضی سی تو کہا کہ مین نماز پڑہ لیتا ہون گہر مین پہر آتا ہون مسجد کو تو پاتا ہون امام کو نماز پڑہتے ہوئے کیا نماز پڑہ لون دوبارہ ساتھ امام کے کہا ابو ایوب نے ہان جو ایسا کریگا اوسکو ثواب جماعت کا ملیگا یا مثل ثواب جماعت کے یا اوسکو لشکر اسلام کے ثواب کا ایک حصہ ملیگا یعنی غازی کا ثواب پاویگا یا اوسکو مزدلفہ مین رہنے کا ثواب ملیگا یا اوسکو دوہرا ثواب ملیگا ایک اکیلی نماز پڑہنے کا دوسرے جماعت سی پڑہنے کا **ف ۵** اس حدیث کو ابو داؤد نے مرفوعاً روایت کیا ہے (زرقانی) **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول من صلی المغرب فی البیت ثم ادرکہا مع الامام فلا یعدلہا **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر کہتے تہے جو شخص نماز پڑہ لیوے مغرب یا صبح کے پہر پاوے جماعت کو تو دوبارہ نہ پڑہے **کہا** مالک نے جو شخص نماز پڑہ لیوے اکیلے پہر پاوی نماز کو ساتھ امام کے تو دوبارہ پڑہ لینے مین کچہ حرج نہین ہی مگر مغرب کی نماز کیونکہ وہ دوبارہ پڑہنے مین طاق نہ رہیگی بلکہ تین دوگانہ ہوجاوینگے **ف ۵** امام محمد نے اسکی وجہ یہہ بیان کی ہے کہ مغرب دوبارہ پڑہنے سے نفل ہوگی اور نفل کی طاق رکعتین مشروع نہین ہین مگر اوسکا علاج یہ ہوسکتا ہے کہ امام کے فراغت کے بعد ایک رکعت اور کہڑے ہوکر پڑہ لے بعض علما کی نزدیک فجر اور عصر کی نماز کو بہی دوبارہ نہ پڑہے اسلیئے کہ بعد فجر کے اور عصر کے نماز پڑہنے کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا اور بعض علما یہ کہتے ہین کہ یہہ حدیث مطلق ہے ہر نماز کو دوبارہ

پڑہ سکتا ہی بلکہ خاص صبح کی نماز مین ایک حدیث تصریح سے موجود ہے جسکو روایت کیا ابوداود نے یزید بن الاسوسی کہ مین آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ حجۃ الوداع مین تو نماز پڑہے مینے آپکے ساتہ صبح کی تو جب نماز پڑہ چکے آپ دیکہا دو شخصون کو انہون نے نماز نہین پڑہے آپکے ساتہ تو پوچہا آپنے اون سے کیون تمنے نماز نہین پڑہے ساتہ ہمارے انہون نے جواب دیا ہم پڑہ چکے تہے اپنے ڈیرون مین فرمایا آپنے ایسا نکرو جب تم پڑہ چکو نماز اپنی ڈیرے مین پہر آؤ مسجد مین تو نماز پڑہو امام کے ساتہہ وہ نفل ہوجاویگے (زرقانی) **العمل فی صلوۃ الجماعۃ** جماعت سی نماز پڑہنے کا بیان **عن**

ابوہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ قال اذا صلے احدکم للناس فلیخفف فان فیہم السقیم والضعیف والکبیر اذا صلے احدکم لنفسہ فلیطول ما شاء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز پڑہا دے کوئے تم مین سے تو چاہیئے کہ تخفیف کرے کیونکہ جماعت مین بیمار اور ضعیف اور بوڑہے بہے ہوتے ہین اور جب اکیلے پڑہے تو جتنا چاہے طول کرے

ف تخفیف سے یہ غرض ہے کہ موافق سنت کے جسطرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پڑہا کرتے تہے اوسطرح پڑہا وے اور ارکان کو بخوبی ادا کرے علامہ ابن القیم نے اسکے تحقیق خوب بیان کی ہے جسکا جی چاہے اوسکی کتاب الصلوۃ کو ملاحظہ کرے **عن** نافع انہ قال قمت وراء عبداللہ بن عمر فی صلوۃ من الصلوات ولیس فی الصلوۃ غیری فخالف عبداللہ بن عمر بیدہ فجعلنی حذاءہ عن یمینہ ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ مین اکہڑا ہوا نماز کو ساتہ عبداللہ بن عمر کے اور کوئی نہتا سوا میری تو مجہے سے پکڑکے عبداللہ نے مجہے اپنے داہنے طرف برابر کہڑا کیا **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اگر ایک ہی مقتدی ہو امام کے ساتہ تو امام کے برابر داہنے طرف کہڑا ہو **عن** یحیی بن سعید ان رجلا کان یؤم الناس بالعقیق فارسل الیہ عمر بن عبدالعزیز فنہاہ ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ ایک شخص امامت کرتا تہا لوگون کے عقیق مین (ایک موضع ہے مدینہ مین) تو منع کروا بہیجا امامت سی اوسکو عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ نے کہا مالک نی منع کروا بہیجا اوسکو امامت سی اسلیئے کہ اوسکا باپ معلوم نہوتا تہا

ف یعنی وہ ولد الزنا تہا اور ولد الزنا کے پیچہے نماز مکروہ ہے امام محمد نے کتاب الآثار مین ابراہیم نخعی سے روایت کیا کہ اعرابی اور ولد الزنا اور غلام اگر قرارت جانتا ہو تو اوسکے پیچہے نماز پڑہنے مین کچہ قباحت نہین ہے **صلوۃ الامام وھو جالس**

امام کا بیٹہہ کر نماز پڑہنا **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب فرسا فصرع عنہ فجحش شقہ الایمن فصلے صلوۃ من الصلوات وھو قاعد وصلینا وراءہ قعودا فلما انصرف

قال انما جعل الامام لیؤتم به فاذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہوئی ایک گھوڑی پر پس گر پڑی اوسپر سے تو چھل گیا داہنا جانب آپکا پس نماز پڑہی آپنی بیٹھہ کر اور نماز پڑہی ہمنی آپکی پیچھے بیٹھہ کر پہر جب فارغ ہوئی آپ نماز سی تو فرمایا کہ امام اسلیئے مقرر کیا گیا ہی کہ اوسکی پیروی کیجاوی تو جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑہے تو تم بہی کھڑے ہو کر پڑہو اور جب امام رکوع کرے تو تم بہی رکوع کرو اور جب امام سر اوٹہاوی تو تم بہی سر اوٹہاؤ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہی تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب امام بیٹھہ کر نماز پڑہے تو تم سب بیٹھہ کر پڑہو ف م امام احمد اور اسحاق کا یہی مذہب ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک اگر امام کو عذر ہو اور وہ بیٹھکر پڑہے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑہیں شافعی نے کہا کہ یہہ حدیث منسوخ ہی بدلیل اوس حدیث کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین بیٹھہ کر نماز پڑہی اور صحابہ نی آپکی پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑہے (محلے) بظاہر یہہ حدیث مخالف ہی حضرت عایشہ کے حدیث کی جو بعد اسکے ہی اور صورت تطبیق کی یہہ ہی کہ انس کی روایت مین اختصار ہی گویا کہ انس نی وہی حال بیان کیا ہی جو بعد امر بالجلوس کے فرمایا۔

(زرقانی) عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو شاکٍ فصلی جالسا وصلی وراءہ قوم قیاما فاشار الیہم ان اجلسوا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم به فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ نماز پڑہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیماری سی بیٹھہ کر اور لوگون نی کھڑے ہو کر پڑہنا شروع کیا تب اشارہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہ بیٹھہ جاؤ پہر جب فارغ ہوئی نماز سی فرمایا امام اسلیئے مقرر ہوا ہی کہ اوسکی پیروی کیجاوے تو جب امام رکوع کرے تم بہی رکوع کرو اور جب سر اوٹہاوی تم بہی سر اوٹہاؤ اور جب امام بیٹھہ کر نماز پڑہے تم بہی بیٹھہ کر نماز پڑہو عن عروۃ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج فی مرضہ فاتی المسجد فوجد ابا بکر وھو قائم یصلی بالناس فاستاخر ابو بکر فاشار الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کما انت فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی جنب ابی بکر وکان ابو بکر یصلی بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان الناس یصلون بصلوۃ ابی بکر ترجمہ عروہ بن الزبیر سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ماہر نکلے مرض موت مین سو آئی مسجد مین اور پایا ابو بکر کو نماز پڑہا رہی تہی کھڑے ہو کر تو پیچھے ہٹنا چاہا ابو بکر رضہ نی پس اشارہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم اپنی جاہی پر رہو اور بیٹھہ گئے آپ برابر پہلو مین ابو بکر رضہ کے تو ابو بکر حضرت کی نماز کے پیروی کرتے تہی اور لوگ ابو بکر رضہ کی پیروی کرتے تہے ف م یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ ابو بکر کے ہو گئے بوجہ ضعف کے حضرت کی آواز سب مقتدیونکو نہ پہونچتی اسواسطے ابو بکر زور سی تکبیر کہتے فی الحقیقت امام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تہے اس حدیث کو اکثر اہل علم کہتی ہین کہ ناسخ ہے پہلی حدیث کی امام احمد اور اسحاق نسخ کا انکار کرتے ہین اور کہتی ہین جب امام بیٹھہ کر نماز پڑہی تو مقتدیونکو بہی بیٹھکر پڑہنا چاہیئے اگرچہ وہ قیام پر قادر ہون امام احمد نے کہا کہ ایسا ہی کیا

چار صحابیون نی بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ جابر رضہ اور ابو ہریرہ اور اسید بن حضیر اور قیس بن قہد ہین
اس حدیث سی یہ بہی معلوم ہوا کہ مصلے کو اشارہ کر دینا درست ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ اگر امام بدلجاوی تو نماز مین
خلل نہین ہوتا **فضل صلوٰۃ القاعد علی صلوٰۃ القاعد** کہڑی ہوکر نماز پڑہنی کی فضیلت کا بیان بیٹہہ کر
پڑہنے سے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال صلوٰۃ احدکم وھو قاعد مثل نصف صلوٰتہ
وھو قائم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیٹہہ کر نماز پڑہنے
مین آدہا ثواب ہی بہ نسبت کہڑی ہوکر پڑہنے کے **ف م** یعنی نفل نماز کو اگر بیٹہہ کر ادا کریگا اور کہڑی ہونیکی
طاقت رکہتا ہی تو آدہا ثواب ہوگا لیکن فرض بیٹہہ کر پڑہنا اوسیصورت مین درست ہی جب کہڑی ہونیکی طاقت
نہو **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضہ قال لما قدمنا المدینۃ نالنا وباء من وعکہا شدید فرح رسول اللہ
صلی اللہ علی الناس وھم یصلون فی سبحتہم قعودا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ القاعد مثل نصف
صلوٰۃ القائم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ جب آئی ہم مدینہ مین تو بخار وبائی بہت سخت ہوگیا ہم کو
پس آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگونکی پاس اور وہ نفل نمازین بیٹہہ کر پڑہ رہی تہی سو فرمایا آپنی جو بیٹہہ کر
پڑہیگا اوسکو کہڑے ہوکر پڑہنے والیکا آدہا ثواب ملیگا **باب ما جاء فی صلوٰۃ القاعد فی النافلۃ** نفل نماز
بیٹہکر پڑہنے کا بیان **عن** حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ انہا قالت ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ صلی فی سبحتہ قاعدا
قط حتی کان قبل وفاتہ بعام فکان یصلی فی سبحتہ قاعدا ویقرأ بالسورۃ فیرتلہا حتی تکون اطول
من اطول منہا ترجمہ حضرت ام المومنین حفصہ رضی روایت ہی کہ نہین دیکہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
نفل نماز بیٹہکر پڑہتے ہوے کبہی مگر وفات سی ایکسال پہلے آپ نفل بیٹہکر پڑہتے اور سورت کو اسقدر خوبی سی ٹہہر ٹہہر کر
پڑہتے کہ وہ بڑی سی بڑی ہوجاتی **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ انہا اخبرتہا انہا لم تر رسول اللہ صلی اللہ
یصلی صلوٰۃ اللیل قاعدا قط حتی اسن فکان یقرأ قاعدا حتی اذا اراد ان یرکع قام فقرأ نحوا من
ثلثین او اربعین آیۃ ثم رکع ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہی کہ انہون نے کبہی نہین دیکہا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تہجد کی نماز بیٹہکر پڑہتے ہوی مگر جب سن آپکا زیادہ ہوگیا تو بیٹہہ کر پڑہنے لگے جب رکوع
تیس یا چالیس آیتین رکوع سی پہلے کہڑے ہوکر پڑہ لیتے تب رکوع کرتے **ف م** یعنے پہلے بیٹہکر پڑہنا شروع
کرتے جب رکوع قریب ہوتا تو کچہ آیتین کہڑے ہوکر پڑہ لیتے پہر رکوع کرتے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نفل نماز مین
بیٹہے ہی کہڑے ہوجانا درست ہی اسیطرح کہڑے سی بیٹہہ جانا بہی درست ہی **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قراتہ قدر ما یکون ثلاثین او اربعین
آیۃ قام فقرأ وھو قائم ثم رکع وسجد ثم صنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک ترجمہ

نفل نماز بیٹہکر پڑہنے کا بیان

عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑھتے تو پڑھا کرتے کلام اللہ کو بیٹھی جب تیس یا چالیس آیتین باقی رہتین تو کھڑی ہوکر اونکو پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے اور دوسری رکعت مین اسیطرح کرتے **عن مالک انه** بلغہ ان عروة بن الزبیر و سعید بن المسیب کانا یصلیان النافلة وهما محتبیان ترجمہ امام مالک کو پہنچا عروہ بن الزبیر اور سعید بن المسیب سے کہ وہ نفل نماز پڑھتے بیٹھکر دونون پاؤن کو کھڑا کرکے اور سرین زمین سی لگاکر **ف** نفل نماز مین بیٹھنے کی کوئی صورت خاص مقرر نہین ہی جسطرح چاہے بیٹھے خواہ نماز فرض کی قعدہ کیطرح یا چار زانو یا سرین پر دارقطنی نی روایت کیا عایشہ رضہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھی چار زانو بیٹھکر قاضی عبدالوہاب نی کہا کہ یہی صورت افضل ہی (زرقانی) **الصلوٰة الوسطے** نماز وسطے کا بیان **عن ابی یونس مولی** عایشة ام المؤمنین انه قال امرتنی عایشة ان اکتب لها مصحفا ثم قالت اذا بلغت هذه الآیة فاذنی حافظوا علی الصلوات والصلوٰة الوسطے وقوموا لله قانتین فلما بلغتها اذنتها فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوٰة الوسطے وصلوٰة العصر وقوموا لله قانتین ثم قالت سمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابو یونس سی روایت ہی کہ حکم کیا مجھکو ام المؤمنین عایشہ رضہ نے کلام اللہ کے لکھنے کا اور کہا کہ جب تم اس آیت پر پہنچو حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطے الآیة تو مجھہ سی خبر کردینا پس جب پہنچا مین اس آیت کو تو خبر دیدی مینی اونکو کہا انہون نی یون لکھہ حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطے وصلوة العصر یعنے محافظت کرو نمازون پر اور وسطے نماز پر اور عصر کی نماز پر پھر کہا عایشہ رضہ نی کہ سنا مینے اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف** اس حدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ صلوة وسطے عصر کے نماز نہین ہے لیکن یہ روایت یون بھی آئی ہی والصلوة الوسطے صلوة العصر بغیر واو عطف کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عطف تفسیری ہی نووی نی کہا کہ احادیث صحیحہ اس امر پر ناطق ہین کہ صلوة وسطے عصر کے نماز ہے اور بعضون کے نزدیک فجر کی نماز ہی اور بعضون کے نزدیک ظہر کے اور بعضون کے نزدیک مغرب کی اور بعضون کی نزدیک عشا کی اور بعضون کے نزدیک جمعہ کے اور بعضون کی نزدیک وتر کے اور بعضون کے نزدیک عیدین کے لیکن ان سب اقوال مین صحیح تر یہ ہی کہ صلوة وسطے عصر کے نماز ہی اور یہی مذہب ہے حنابلہ اور حنفیہ کا پھر یہ قول کہ صبح کی نماز ہی اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور مالکیہ کا بعضون نی کہا ہے کہ صلوة وسطے ہر شخص کے نسبت مختلف ہے جو شخص جس نماز مین سستی کرتا ہے اور وہ اوسپر شاق ہوتی ہی اوسکی حق مین وہی وسطی ہی اور مصلحت صلوة وسطے کی پوشیدہ رکھنے مین یہ ہی جو ساعة جمعہ اور شب قدر کے مخفی رکھی مین ہی تاکہ لوگ ہر نماز کے محافظت کو لازم جانین **عن عمرو بن** رافع انه قال کنت اکتب مصحفا لحفصة ام المؤمنین فقالت اذا بلغت هذه الآیة فاذنی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطے وقوموا لله قانتین فلما بلغتها اذنتها فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطے وصلوة العصر وقوموا لله قانتین ترجمہ عمرو بن رافع سی روایت ہی کہ مین کلام اللہ لکھتا تھا حضرت ام المومنین حفصہ کے واسطے تو کہا انہون نی جب تم اس آیت کو پہنچو حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطے تو مجھسے اطلاع کرنا پس جب مین پہنچا اس آیت پر خبر کی مینی اونکو تو لکھوایا

انہون نی اسطرح حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطے وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین یعنی محافظت کرو نمازون پر اور بیچ والی نماز
اور عصر کی نماز پر اور کہڑی ہو اللہ کے سامنی چپ اور خاموش **عن** عبد الرحمن بن سعید بن یربوع الخ وہو انہ قال سمعت زید بن
ثابت یقول الصلوۃ الوسطی صلوۃ الظہر **ترجمہ** عبد الرحمن بن سعید سے روایت ہی کہ انہون نے سنا زید بن ثابت رضہ سی کہتی تہی صلوۃ وسطے
ظہر کے نماز ہے **عن** مالک انہ بلغہ ان علی بن ابیطالب وعبد اللہ بن عباس کانا یقولان ان الصلوۃ الوسطی صلوۃ الصبح **ترجمہ** امام مالک کو
پہنچا حضرت علی بن ابیطالب اور عبد اللہ بن عباس رضہ سی وہ دونو صاحب فرماتی تہی کہ صلوۃ وسطی صبح کے نماز ہی کہا یحیی نی کہا
مالک نی اور قول حضرت علی اور عبد اللہ بن عباس کا سب سے اپنون مین مجہی زیادہ پسند ہی **الرخصۃ فی الصلوۃ فی**
الثوب الواحد ایک کپڑی مین نماز پڑہنے کا بیان **عن** عمر بن ابی سلمۃ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب
واحد مشتملا بہ فی بیت ام سلمۃ واضعا طرفیہ علی عاتقیہ **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ سی روایت ہی کہ انہون نی دیکہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے ہوی ایک کپڑی مین لپیٹی تہی آپ اوسکو اوپر دونو کنارے اوسکی دونو کندہون پر تہی حضرت
ام سلمہ کے گہر مین **ف مہ** دونو کنارے اوسکی دونو کندہون پر تہے اسسے یہ مطلب ہے کہ ایک کنارہ آپنی داہنی ہاتہ کے
نیچے سی لیکر بائین کندہی پر ڈال لیا اور دوسرا کنارہ بائین ہاتہ کی نیچی سی لیکر داہنے کندہے پر ڈال لیا اسکو زبان عربی
مین تورشح اور ضباع بہی کہتی ہین **عن** ابی ہریرۃ ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی ثوب واحد
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولکلکم ثوبان **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ ایک شخص نی پوچہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے کیا نماز درست ہی ایک کپڑی مین فرمایا آپنی کیا تم مین سی ہر کسیکو دو کپڑی ملتی ہین **ف مہ** یعنی ہر شخص کے پاس
دو کپڑے نہین ہوتی اور نماز پڑہنا فرض ہی پہر خواہ مخواہ ایک کپڑے سے پڑہیگا اسسے معلوم ہوگیا کہ ایک کپڑی سی نماز
پڑہنا درست ہی **عن** سعید بن المسیب قال سئل ابو ہریرۃ ہل یصلی الرجل فی ثوب واحد قال نعم فقیل لہ ما یفعل احدنا ان فعل ذلک فقال
نعم انی اصلی فی ثوب فحمان ثیابی لعلی المشجب **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ پوچہی گئی ابو ہریرہ ایک کپڑی مین نماز پڑہنے
سے تو کہا درست ہی پس کہا گیا انہون سی کیا تم بہی ایسا کرتے ہو جواب دیا کہ ہان مین ایک کپڑے مین نماز پڑہتا ہون
باوجود اسبات کے کہ میرے کپڑے تہائی پر رکہی ہوتے ہین **ف مہ** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ باوجود کپڑے موجود ہونیکے
ایک کپڑے سی نماز درست ہی لیکن افضل یہ ہے کہ دو کپڑون سے پڑہے خصوصا مسجد مین جانا اچہی کپڑے پہن کر اولے
ہے فرمایا اللہ جل جلالہ نی خذوا زینتکم عند کل مسجد یعنی لیلو زینت اپنی ہر مسجد مین جاتی وقت **عن** مالک انہ بلغہ
ان جابر بن عبد اللہ کان یصلی فی الثوب الواحد **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ جابر بن عبد اللہ انصاری نماز پڑہتے تہے ایک کپڑے
مین **ف مہ** روایت کیا اس حدیث کو بخاری نی اور زیادہ کیا کہ جابر نے کہا دیکہا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز
پڑہتے ہوئے ایک کپڑے مین اور ایک روایت مین ہی کہ جابر نے نماز پڑہی ایک تہبند مین اور کپڑے اونکی تہائی پر رکہی ہوی
تہی پس بولا ایک شخص کیا تم نماز پڑہتے ہو ایک تہبند مین جابر نے جواب دیا کہ مینی یہ امر اسلیے کیا تاکہ تجہسا بیوقوف مجہی دیکہے

ایک کپڑے مین نماز پڑہنے کا بیان

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین ہم لوگونمین سی کسکے پاس دو کپڑے تہی (زرقانی) عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن
ان محمد بن عمرو بن حزم کان یصلی فی القمیص الواحد ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سی روایت ہی کہ محمد
بن عمرو بن حزم نماز پڑہتے تہے صرف کرتہ پہنکر عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یجد ثوبین فلیصل
فی ثوب واحد ملتحفا بہ فان کان الثوب قصیرا فلیتزر بہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہ پاوی دو کپڑے تو نماز پڑہے ایک کپڑا لپیٹ کر اگر کپڑا چہوٹا ہو تو اوسکے تہ بند کرلیوی کہا
یحیے نی کہا مالک نی جو شخص نماز پڑہے ایک قمیص مین تو اوسکو چاہیئے کہ اپنی مونڈہون پر کوئی کپڑا ڈال لیوے ف ہ
کیونکہ بخاری نی روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی نہ نماز پڑہی کوئی تم مین سی ایک کپڑا پہن کر مونڈہی کہولکہ
قمیص سے مراد اس مقام مین شاید وہ قمیص ہے جسمین بازو نہین ہوتین مثل صدریہ کے بنایا جاتا ہی اسلیئے مونڈہے چہپانی کا
حکم کیا یا وہ قمیص جسکی چاک مونڈہی پر ہون اور چہپ نہ سکتے ہون الرخصۃ فی صلوۃ المراۃ فی الدرع والخمار
عورت کی نماز فقط کرتے اور سر بند ہن مین عجانیکا بیان ف ہ اس باب سی مجاہد کے قول کا رد منظور ہے انہون نے
کہا کہ عورت کی نماز چار کپڑون سی کم مین نہین ہوسکتے ایک کرتہ دوسرے خمار جسکو سر بند ہن کہتی ہین تیسرے ازار جسکو کہتے
دوپٹہ ابن منذر نے کہا کہ جمہور علما کی نزدیک عورت کو کرتہ اور سر بند ہن ہونا ضرور ہے اور غرض اس سے یہ ہی کہ اوسکا تمام
بدن اور سر نماز مین چہپا رہی پس اگر ایک ہی کپڑا اسقدر بڑا ہو کہ سمیت سارا بدن ڈہپ جاوے تو نماز درست ہو جاویگی (زرقانی)
عن مالک انہ بلغہ ان عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تصلی فی الدرع والخمار ترجمہ امام مالک کو پہونچا
کہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ نماز پڑہتے تہین کرتہ اور سر بند ہن مین ف ہ مگر وہ کرتہ اتنا لمبا ہوتا تہا جس سے
سارا بدن ڈہپ جاتا تہا یہانتک کہ پاؤن بہی ڈہپے رہتی تہی جیسا کہ آگی کی حدیث مین آتا ہی عن ام حرام انہا سالت
ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ماذا تصلی فیہ المراۃ من الثیاب فقالت تصلی فی الخمار والدرع السابغ اذا غیبت
ظہور قدمیہا ترجمہ ام حرام سی روایت ہی کہ انہون نی پوچہا حضرت ام سلمہ رضہ سے عورت کسقدر کپڑون مین نماز پڑہ سکتے
ہے تو جواب دیا کہ خمار اور کرتہ مین مگر وہ کرتہ ایسا لمبا ہو کہ اوسکی پاؤن ڈہپ جاوین عن عبید اللہ الخولانی وکان فی
حجر میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان میمونۃ کانت تصلی فی الدرع والخمار لیس علیہا ازار ترجمہ عبید اللہ خولانی جو لی پالک تہے
حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے اونسی روایت ہی کہ حضرت میمونہ رضہ نماز پڑہتے تہین کرتہ اور خمار یعنی
سر بند ہن مین اور ازار نہین پہنی ہوتین تہین عن عروۃ بن الزبیر ان امراۃ استفتت فقالت انی المنطق یشق علی
افاصلی فی درع وخمار فقال نعم اذا کان الدرع سابغا ترجمہ عروہ بن الزبیر سی ایک عورت نی پوچہا کہ ازار
باندہنا دشوار ہوتا ہے مجہکو کیا نماز پڑہ لون مین کرتہ اور سر بند ہن مین جواب دیا عروہ نی کہ ہان جب کرتہ خوب لمبا ہو
ف ہ یعنے اسقدر نیچا کہ پاؤن کی پشت چہپی رہی اس سی معلوم ہوا کہ عورت کا سارا بدن ستر ہے سوا منہ اور

عورت کی نماز فقط کرتے اور سر بند ہن مین ہونیکا بیان

دونوکف کی اور یہی مذہب ہی اکثر علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر پاؤن کی پشت بہی کہلی رہی تو نماز ہوجاویگی (مصنف)

الجمع بین الصلوتین فی الحضر والسفر دو نمازون کے جمع کرنیکا بیان سفر اور حضر مین **عن** (اعرج از رسول علیہ السلام) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجمع بین الظہر والعصر فی سفرہ الی تبوک ترجمہ عبد الرحمن اعرج سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمع کرتے تہے ظہر اور عصر مین سفر تبوک مین **ف م** تبوک ایک مقام کا نام ہی جہان یہ لڑائی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گئے تہے زرقانی نے کہا کہ جمع دو طرح کا ہوگا ایک جمع تقدیم دوسرا جمع تاخیر جمع تقدیم یہ ہے کہ ظہر کے وقت مین عصر پہلے پڑہ لے اور جمع تاخیر یہ کہ عصر کے وقت مین ظہر پڑہے اسیطرح مغرب اور عشا مین جمع تقدیم یہ ہے کہ مغرب کے وقت مین عشا بہی پڑہ لے اور جمع تاخیر یہہ ہے کہ عشا کی وقت مین مغرب پڑہے ابو داؤد نے کہا اکثر حدیثین جمع تاخیر پر دلالت کرتے ہین اور جمع تقدیم مین کوئی حدیث قایم نہین پائی گئی مگر ترمذی اور احمد اور ابن حبان کی روایت مین ہے معاذ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر تبوک مین جب کوچ کرتے قبل زوال آفتاب کی تو جمع تاخیر کرتے اور جب کوچ کرتے بعد زوال آفتاب کی تو جمع تقدیم کرتے اور احمد نے ابن عباس سے بہی ایسا ہی روایت کیا ہے مرفوعا لیکن اوسکے اسناد مین ضعف ہی اور بیہقی نے باسناد صحیح ابن عباس سے موقوفا روایت کیا جمع تقدیم کو علما مالکی اس مقام مین بہت مذاہب مین حنفیہ کا یہہ قول ہی کہ جمع بالکل درست نہین ہے مگر عرفات مین ظہر اور عصر اور مزدلفہ مین مغرب اور عشا کا حج مین اور شافعی کے نزدیک مسافر کو جمع درست ہے اسیطرح جب پانی برستا ہو اور احمد اور اسحاق کے نزدیک سفر اور مطر اور مرض مین جمع درست ہی اور محققین اہل حدیث کی نزدیک حضر مین بہی حاجت دینیہ یا دنیویہ کے لیے جمع کرنا درست ہی بشرطیکہ عادت اسکی نکرلے اور یہی مختار ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا **عن** معاذ بن جبل انہم خرجوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام تبوک فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء قال فاخر الصلوۃ یوما ثم خرج فصلی الظہر والعصر جمیعا ثم دخل ثم خرج فصلی المغرب والعشاء جمیعا ثم قال انکم ستاتون غدا ان شاء اللہ عین تبوک وانکم لن تاتوہا حتی یضحی النہار فمن جاءہا فلا یمس من مائہا شیئا حتی اجی فجئناہا وقد سبقنا الیہا رجلان والعین تبض بشیء من ماء فسالہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل مسستما من مائہا شیئا فقالا نعم فسبہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لہما ما شاء اللہ ان یقول ثم غرفوا بایدیہم من العین قلیلا قلیلا حتی اجتمع فی شیء ثم غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ وجہہ ویدیہ ثم اعاده فیہا فجرت العین بماء کثیر فاستقی الناس ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک یا معاذ ان طالت بک حیاۃ ان تری ماہہنا قد ملاء جنانا ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ صحابہ نکلے ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غزوہ تبوک کی سال تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمع کرتے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو پس ایک دن تاخیر کے ظہر کے پہر نکلکر ظہر اور عصر کو ایک ساتہ پڑہا پہر داخل ہوئے ایک مقام مین پہر وہان سے نکلکر مغرب اور عشا کو ایک ساتہ پڑہا پہر فرمایا کہ کل اگر خدا

چاہی تو تم پہنچ جاوگے تبوک کی چشمہ پر سو تم ہرگز نہ پہونچوگے یہانتک کہ دن چڑہ جاویگا اگر تم مین سی کوئی اوس چشمہ پر پہونچے تو اوسمین کا پانی نہ چہوئے جب تک مین نہ آؤن پہر پہونچے ہم اوس چشمہ پر اور ہم سی اگی دو شخص وہان پہونچ چکے تہی اور چشمہ مین کچہ تہوڑا سا پانی چمک رہا تہا پس پوچہا اون دونو شخصون سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی کیا تمنے چہوا اسکا پانی بولی ہان سو خفا ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اون دونون پر اور سخت کہا اونکو اور جو منظور تہا اللہ کو وہ کہا اون سی پہر لوگون نے چلوؤن سی تہوڑا تہوڑا پانی چشمہ سے نکالکر ایک برتن مین اکٹہا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنا مُنہ اور دونو ہاتہ اوسمین دہوکر وہ پانی پہر اوس چشمہ مین ڈالدیا پس چشمہ خوب بہر کر بہنے لگا سو پیا لوگون نی پانی اور پلایا جانورونکو بعد اوسکے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہی ای ۔ اذ اگر زندگی تیری زیادہ ہو تو دیکہے گا تو کہ یہ پانی بہر دیگا باغونکو **ف ۵** یہ پیشین گوئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچ ہوئی معاذ نے اپنی زندگی مین دیکہہ لیا کہ اوسکا پانی باغون مین بہرا جاتا تہا ابن وضاح نی کہا کہ مینے خود جاکر اس مقام کو دیکہا چشمہ کے گرد تمام باغ سرسبز لگے ہوئے تہے اور شاید قیامت تک ایسا ہی رہی **عن** نافع از عبد اللہ بن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عجل بہ السیر جمع بین المغرب والعشاء **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب جلد چلنا سفر مین منظور ہوتا تو جمع کر لیتے مغرب اور عشا کو **عن** عبد اللہ بن عباس انہ قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا من غیر خوف ولا سفر قال یحیی قال مالک ارٰی ذلک کان فی مطر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ پڑہین ہمارے ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ایک ساتہ یعنے جمع کیا اونکو اور مغرب اور عشا ایک ساتہ یعنے جمع کیا اونکو بغیر خوف کی اور بغیر سفر کے امام مالک نی کہا کہ میری نزدیک شاید یہہ واقعہ بارش کیوقت ہوگا **ف ۵** یہہ خیال امام مالک کا صحیح نہین ہوسکتا کیونکہ صحیح مسلم اور صحاب سنن کی روایت مین من غیر خوف ولا مطر موجود ہی یہی حدیث دلیل ہی محققین اہل حدیث کی اسباب مین کہ جمع کرنا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کا حضر مین حاجت دینہ یا دنیوی کے لیئے درست ہی اگرچہ ائمہ اربعہ اسکی خلاف ہین پہر جب حدیث صحیح موجود ہو تو خلاف ائمہ اربعہ بلکہ سارے جہان کی ائمہ اور علما کا ضرر نہین کرتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی خطا نہین ہوسکتے اور سارے جہان کے مولوی اور امام خطا کر سکتے ہین بعض لوگون نی اسکی خلاف مین جو استدلال کیا ہے اوس حدیث سی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نی جمع کیا دو نمازون مین سوا وسنی ایک کبیرہ گناہ کیا روایت کیا اوسکو ترمذی نی جواب اسکا یہ ہی کہ یہ استدلال بالکل نادرست ہی کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہی باجماع محدثین کی پہر کیونکر معارض ہوگی حدیث صحیح کے **عن** نافع از عبد اللہ بن عمر کان اذا جمع الامراء بین المغرب والعشاء فی المطر جمع معہم **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر جمع کر لیتے حاکمون کے ساتہ مغرب اور عشا مین بارش کی وقت **عن** ابن شہاب انہ سال سالم بن عبد اللہ ہل جمع

بین الظهر والعصر السفر فقال نعم لا باس بذلك الم تر الی صلوة الناس بعرفة ترجمہ ابن شہاب نی پوچھا سالم بن
عبداللہ بن عمر سے کیا سفر مین ظہر اور عصر جمع کی جاوین بولی کچھ حرج نہین ہے کیا تمنے عرفات مین نہین دیکھا ظہر اور
عصر کو جمع کرتے ہین عن علی بن الحسین انه کان یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اراد ان یسیر یوم جمع بین الظهر و
العصر واذا اراد ان یسیر لیلة جمع بین المغرب والعشاء ترجمہ امام زین العابدین رضی سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب
دنکو چلنا چاہتے ظہر اور عصر جمع کر لیتے اور جب اتکو چلنا چاہتے مغرب اور عشا کو جمع کر لیتے ف م بعض حنفیہ نے
اس جمع کے معنے یہ بیان کئی ہین کہ مراد جمع سی جمع صوری ہے نہ حقیقی یعنے ظہر کے تاخیر کرنا اسقدر کہ جب نماز ظہر کے
پڑہ لین تو عصر کا اول وقت ہوجاوی پس عصر پڑہ لین تو صورةً یعنے ظاہر مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونو نمازون کا
جمع ہوا مگر نفس الامر اور حقیقت مین ایسا نہین ہی بلکہ ہر ایک نماز اپنی وقت مین ہی لیکن یہہ توجیہ مردود ہی اسلیئی کہ جمع
مشروع ہوا ہی واسطے آسانی اور رفع حرج کی چنانچہ ابن عباس سے جب سوال ہوا اسکا تو اونہون نی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے جمع ہی یہہ قصد کیا کہ میرے امت کو حرج نہو اور جمع صوری مین تو بڑی دقت اور نہایت حرج ہی کیونکہ اول و آخر
وقت کا کسیکو آسانی سی معلوم نہین ہوسکتا بلکہ سوای اخص الخواص کے بہت خواص اور تمام عوام اسکی دریافت سی عاجز
ہین **قصر الصلوة فی السفر** سفر مین قصر کرنیکا بیان عن امیة بن عبدالله بن خالد بن اسید انه سال عبدالله
بن عمر فقال یا ابا عبدالرحمن انا نجد صلوة الخوف وصلوة الحضر فی القرآن ولا نجد صلوة السفر فقال عبدالله
بن عمر یا ابن اخی ان الله تعالی بعث الینا محمدا صلی الله علیه وسلم ولا نعلم شیئا فانا نفعل کما رایناه یفعل

سفر مین قصر کرنیکا بیان

ترجمہ امیہ بن عبداللہ نے پوچھا عبداللہ بن عمر رضہ سے کہ ہم پاتی ہین خوف کی نماز اور حضر کے نماز کو قرآن مین اور نہین
پاتی ہین ہم سفر کے نماز کو قرآن مین عبداللہ بن عمر نے جواب دیا کہ ای بہتیجے میرے اللہ جل جلالہ نے بہیجا ہمارے طرف
حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت مین کہ ہم کچھ نہ جانتے تھے پس کرتے ہین ہم جسطرح ہمنے دیکھا حضرت کو
کرتے ہوی ف م یعنے کلام اللہ مین قصر کا ذکر موجود ہی لیکن اوسی شرط سے جب خوف ہو کفار کا اور بغیر خوف
کے سفر مین قصر کرنیکا کلام اللہ مین ذکر نہین ہی یہ حدیث ہی ثابت ہی مسلم کی روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نے
یہ صدقہ ہی اللہ کا سو قبول کرو اوسکو اور ابن عباس نے کہا کہ ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے
بیچ مین دو دو رکعتین پڑہین اور ہم امن سی تھی کسیطرح کا خوف نہ تھا عن عایشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم
انها قالت فرضت الصلوة رکعتین رکعتین فی الحضر والسفر فاقرت صلوة السفر وزیدت فی صلوة الحضر
ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ کہا اونہون نی نمازین دو دو رکعتین فرض ہوئین تھین حضر اور
سفر مین بعد اوسکے سفر کے نماز اپنی حال پر رہی اور حضر کی نماز بڑہا دی گئی ف م بخاری کی روایت مین ہے
کہ نماز پہلے دو دو رکعتین فرض ہوئین تھین پہر جب ہجرت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تو چار ہوگئین اور ابن خزیمہ

اور ابن حبان اور بیہقی نے حضرت عائشہ سی روایت کیا کہ حضر اور سفر مین دو دو رکعتین فرض ہوئین تہین لیکن جب آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین اور اطمینان ہوگیا تو حضر کے نماز مین دو دو رکعتین اور بڑہا دی گئین اور فجر کے نماز اپنی حال پر رہے تاکہ اوسمین قرات طول کیجاوے اور مغرب کے نماز اپنی حال پر رہی کیونکہ وہ وتر ہی دنکا اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سفر مین چار رکعتین پڑہنا درست نہین ہے کیونکہ اصل سفر کی نماز وہی رکعتین مشروع ہوئین ہین اور بعض ائمہ کی نزدیک سفر مین قصر کرنا رخصت ہی اور تمام کرنا افضل ہے (زرقانی) عن یحیی بن سعید انہ قال لسالم بن عبد اللہ ما اشد ما رایت اباک اخر المغرب فی السفر فقال سالم ما رایته اخرها الا ان یرانا قد نزلنا او نحن نزلنا ننتظره او ان یحبس احدنا بطنه ونحن بذات الجیش فصلی المغرب بالعقیق **ترجمہ** یحیی بن سعید نی کہا سالم بن عبد اللہ سی کہ تمنے اپنی باپ کو کہانتک دیر کرتے دیکہا مغرب کی نماز مین سفر مین سالم نی کہا آفتاب ڈوب گیا تہا اور ہم اوسوقت ذات الجیش مین تہی پہر نماز پڑہے مغرب کی عقیق مین **فہ** حالانکہ ذات الجیش سی عقیق بارہ میل ہی اور ابن دضاح نی کہا سات میل ہی اور ابن وہب نے کہا چہہ میل ہی بہرحال مغرب کو دیر کرکے عشا کی وقت مین عشا کی ساتہ پڑہا اس سے جمع کرنا سفر مین ثابت ہوا **وما یجب فیه قصر الصلوة** قصر کی مسافت کا بیان۔ علمانی اختلاف کیا ہی اسمین بعض کہتی ہین دو دن کی راہ مین قصر کرنا چاہیے بعض کہتی ہین ایکدن کی راہ مین بعض کہتے ہین تین دنکی راہ مین مگر محققین اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ جسکو عرف عام مین سفر کہین اوسمین قصر کرنا چاہیے اور جسکو سفر نہ کہین اوسمین قصر نہ کیا جاوی اسلیئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی کوئی مدت خاص تصریح سہاب مین منقول نہین ہی اور وہ جو حدیث ابن عباس سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اہل مکہ نہ قصر کرو تم نماز کا چار برد سی کم مین تو یہ حدیث ضعیف ہی قابل اعتماد کی نہین ہی روایت کیا اوسکو دارقطنی اور ابن ابی شیبہ نے اور اللہ جل جلالہ کا کلام واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوة مطلق ہی شامل ہی ہر قسم کی سفر کو واللہ اعلم **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا خرج حاجا او معتمرا قصر الصلوة بذی الحلیفة **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر جب مدینہ سی نکلتے مکہ کو حج یا عمرہ کی لیئے تو قصر کرتے نماز کا ذوالحلیفہ سی **فہ** ذوالحلیفہ ایک مقام کا نام ہی مدینہ سے چہہ میل پر وہی میقات ہی اہل مدینہ کا **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیه انه رکب الی ریم فقصر الصلوة فی مسیره ذلك **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ اونکی باپ عبد اللہ بن عمر مدینہ سی سوار ہوی ریم کو جانی کی لیئے تو قصر کیا نماز کو راہ مین **کہا** یحیی نی کہا مالک نی کہ ریم مدینہ سی چار برد کے فاصلہ پر ہے **فہ** رُد برید کی جمع ہی ایک برید چار فرسخ کا ہوتا ہی اور ایک فرسخ تین میل کا تو چار برید کے اڑتالیس میل ہوی اور اڑتالیس میل کی چوبیس کوس ہوتی ہین جو ہندوستان کی دو منزلین ہوئین اس سے دو منزل کی مسافت مین قصر کرنا ثابت ہوتا ہے **عن** سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر رکب الی ذات النصب فقصر الصلوة فی مسیره ذلك **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر سوار ہوی مدینہ سے ذات النصب کو تو

قصر کے مسافت کا بیان

قصر کیا نماز کو راہ مین کہا مالک نی ذات النصب مدینہ سی چار برد ہوگا عن عبد اللہ بن عمر انہ کان یسافر الی خیبر فیقصر الصلوٰۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سفر کرتے ہتی مدینہ سی خیبر کا تو قصر کرتی ہتی نماز کا ف م مدینہ سے خیبر ۹۶ میل ہی عبد الرزاق نی نافع سی روایت کیا کہ ادنی مسافت قصر کے استدر ہتی عبد اللہ بن عمر کی نزدیک (زرقانی) عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر کان یقصر الصلوٰۃ فی مسیرۃ الیوم التام ترجمہ سالم بن عبد اللہ سی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر قصر کرتے ہتی نماز کا پوری ایکدن کی مسافت مین عن نافع انہ کان یسافر مع عبد اللہ بن عمر البرید فلا یقصر الصلوٰۃ ترجمہ نافع سفر کرتے ہتی عبد اللہ بن عمر کے ساتہ ایک برید کا تو نہین قصر کرتے ہتی نماز کا عن مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عباس کان یقصر الصلوٰۃ فی مثل ما بین مکۃ والطائف وفی مثل ما بین مکۃ وعسفان وفی مثل ما بین مکۃ وجدۃ ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عباس قصر کرتے ہتی نماز کا استدر مسافت مین جتنے مکہ اور طائف کی بیچ مین ہی اور جتنی مکہ اور عسفان کی بیچ مین ہی اور جتنی مکہ اور جدہ کی بیچ مین ہی کہا مالک نی یہ روایت بہت پسند ہی مجہی قصر کے باب مین اور یہ سب مسافتین چار چار برد کی ہونگی کہا مالک نی قصر کرے مسافر نماز کا جب تک نکل نہ جاوی آبادی سی شہر کے اور نہ ترک کرے قصر کو جب تک آبادی نہین شہر کے داخل نہو یا اوسکے قریب نہو جاوی ف م زرقانی نی کہا کہ یہ امر اجماعی ہی لیکن جب سفر کو نکلنے لگی تو قصر کہان سے شروع کرے اسمین اختلاف ہی بعض سلف نی یہ کہا ہی کہ جب ارادہ سفر کا کرلے تو اپنے گہر سے قصر کرسکتا ہی اور ابن منذر نے اسکو رد کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جتنے روایتین آئی ہین سب سے یہی ثابت ہوتا ہی کہ بعد مدینہ سے باہر ہوجانیکے آپنے قصر کیا صلوۃ المسافر اذا لم یجمع مکثا مسافر جب نیت اقامت کی نکرے اور یون ہی ٹہرجاوی تو قصر کرتا رہیگا بیان عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر کان یقول اصلی صلوۃ المسافر ما لم اجمع مکثا وان جبسنی ذلک اثنتی عشرۃ لیلۃ ترجمہ سالم بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر کہتے ہتے مین نماز قصر کیا کرتا ہون جب تک نیت نہین کرتا اقامت کی اگرچہ بارہ راتون تک پڑا رہون ف م ترمذی نی کہا اجماع کیا اہل علم نے کہ اگر مسافر نیت اقامت کی نکری مگر کسی باعث سی ٹہرجاوی تو وہ قصر کیا کرے اگرچہ کئی سال اسیطرح گذر جاوین عن نافع ان ابن عمر اقام بمکۃ عشر لیال یقصر الصلوۃ الا ان یصلیہا مع الامام فیصلیہا بصلوتہ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر مکہ مین دس رات تک ٹہیرے رہے اور نماز کا قصر کرتے رہی مگر جب امام کے ساتہ پڑہتے تو پوری پڑہ لیتی صلوۃ المسافر اذا اجمع مکثا مسافر جب نیت اقامت کی کرے تو اوسکا بیان عن عطاء الخراسانی انہ سمع سعید بن المسیب یقول من اجمع اقامۃ اربع لیالٍ فھو مسافر فلیصل صلوۃ المقیم ترجمہ سعید بن المسیب کہتی ہتی جو شخص نیت کرے چار رات کی رہنی کی تو وہ پورا پڑہے نماز کو کہا مالک نی مجہے یہی پسند ہے ف م اور شافعی اور ابو ثور اور داؤد اور ایک جماعت علما کا یہی مذہب ہے دلیل اونکی حدیث علاء بن حضرمی کی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی ٹہرے مہاجر بعد ادا کرنے ارکان حج کے مکہ مین تین دن اسسے

مسافر جب نیت اقامت کی نکرے اور یون ہی ٹہرجاوی تو قصر کرتا رہیگا بیان

معلوم ہوا کہ اگر چار دن ٹہر لیگا تو مکہ کا مقیم ہوجاویگا اور مہاجرین مدینہ کو اوس زمانہ مین مکہ کے اقامت درست نہ تھی
ثوری اور ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہی کہ جب تک پندرہ روز کے اقامت کی نیت نکرے قصر کرتا رہی اور ایسا ہی مروی ہے
ابن عمر اور ابن عباس سے طحاوی نی کہا کہ مخالفت ان دونو صحابہ کی اور صحابیون کی جانب سی ثابت نہین ہی تو ضرور
ہی عمل کرنا ان کی قول پر امام محمد نے موطا مین کہا ہم اس روایت سعید بن المسیب سے جو مالک نے نقل کی ہی اخذ نہین کرتے
بلکہ ہمارے نزدیک جب تک مسافر پندرہ روز ٹہرنیکے نیت نکرے قصر کیجاوی اور یہی قول ہے ابن عمر اور ابن المسیب کا ابن
ابی شیبہ نے مجاہد سی روایت کیا کہ ابن عمر رضہ جب پندرہ روز ٹہرنیکے نیت کرتے تو نماز پوری پڑہتے (محلی و زرقانی)
کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سی قیدی کی نماز کا تو جواب دیا کہ قیدی مثل مقیم کے نماز پڑہے مگر جب مسافر ہو تو قصر
کری **صلوۃ المسافر اذا کان اماما او وراء امام** مسافر کا امام ہونا یا امام کی پیچھی نماز پڑہنا **عن** عبد اللہ بن عمر ان عمر
بن الخطاب کان اذا قدم مکۃ صلی بہم رکعتین ثم یقول یا اھل مکۃ اتموا صلوتکم فانا قوم سفر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی کہ عمر بن الخطاب رضہ جب
مدینہ سے مکہ مین آئی تو جماعت کی ساتہ دو رکعتین پڑہا کر سلام پہیر دیتی پہر کہتی ای مکہ والو تم اپنی نماز پوری پڑہو کیونکہ ہم مسافر ہین **قہ**
ترمذی نی اس حدیث کو مرفوعاً عمران بن حصین سے روایت کیا ہی کہ مین حاضر ہوا ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
فتح مکہ مین تو آپنے اقامت کی مکہ مین اٹہارہ راتون تک نہین پڑہتی تہی آپ مگر دو رکعتین پہر فرمادیتی تہی ای شہر والو
تم پڑہو لو چار رکعتین کیونکہ ہم مسافر ہین زرقانی نی کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان
یصلی وراء الامام بمنی اربعا فاذا صلی لنفسہ صلی رکعتین ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر امام کے پیچھے منی مین
چار رکعتین پڑہتی تہی اور جب اکیلی پڑہتی تہی تو دو رکعتین پڑہتے تہے **عن** صفوان بن عبد اللہ بن صفوان انہ قال جاء
عبد اللہ بن عمر یعود عبد اللہ بن صفوان فصلی لنا رکعتین ثم انصرف فاتممنا ترجمہ صفوان بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ عبد اللہ
بن عمر عیادت کرنے آئے عبد اللہ بن صفوان کی پاس تو دو رکعتین پڑہائین پہر جب انہون نی سلام پہیرا ہم اوٹہی اور
پورا کیا نماز کو **صلوۃ النافلۃ فی السفر بالنہار واللیل** سفر مین رات اور دن کو نفل پڑہنی کا
بیان اور جانور پر نماز پڑہنے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر انہ لم یکن یصلی مع صلوۃ الفریضۃ فی السفر شیئا قبلہا ولا بعدہا
الا من جوف اللیل فانہ کان یصلی علی الارض وعلی راحلتہ حیث توجہت بہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سفر مین
فرض کی ساتہ نفل نہین پڑہتے تہی نہ اگی فرض کی نہ بعد فرض کی مگر رات کو زمین پر اور ترکے اور کبہی اونٹ ہی پر نفل پڑہتے
تہی اگرچہ منہ اونٹ کا قبلہ کیطرف نہوتا **قہ** صحیح مسلم مین حفص بن عاصم سی روایت ہی کہ مین عبد اللہ بن عمر کے
ساتہ ہوا مکہ کے راہ مین تو ظہر کے دو رکعتین فرض کی پڑہ کر چلے آئے اور ہم بہی اونکی ساتہ چلے آئے پہر دیکہا لوگون کو
نماز پڑہتے ہوئے پوچہا کیا پڑہتے ہین لوگون نے کہا سنت پڑہتے ہین ابن عمر نے کہا کہ مین ساتہ رہا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان کی ان مین سی کوئی دو رکعتون فرض سی زیادہ نہ پڑہتا تہا پہر اس آیت کو پڑہا

سفر مین رات اور دن کو نفل پڑہنے کا بیان اور جانور پر نماز پڑہنے کا بیان

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ زرقانی نے کہا کہ بعض احادیث مین کبھی کبھی نفل پڑہنا سفر مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہی ابوداود و ترمذی نے براء بن عازب سے روایت کیا کہ مینے اٹہارہ سفر کیے ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کبھی ترک نہین کی آپنی دو رکعتین سنت کی قبل ظہر کے اور تمام سلف سے جواز سنتون کی پڑہنے کا سفر مین ثابت ہی مترجم کہتا ہے کہ ہمارے مشایخ کا طریقہ سفر مین یہ ہے کہ سوا فجر کے سنتون کے اور ایک رکعت وتر کے کوئی سنت نہین پڑہتے بلکہ صرف فرض پڑہ لیتے ہین اور ظہر عصر اور مغرب عشا کو جمع کرتے ہین کبھی جمع تقدیم کبھی جمع تاخیر رضی اللہ عنہم **عن** مالک انہ بلغہ ان قاسم بن محمد وعروۃ بن الزبیر وابابکر بن عبد الرحمن کانوا یتنفلون فی السفر **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ قاسم بن محمد اور عروہ بن الزبیر اور ابوبکر بن عبد الرحمن نفل پڑہا کرتے تہے سفر مین کہا یحیے نے سوال ہوا امام مالک سے سفر مین نفل پڑہنے کا تو جواب دیا کہ کچہ قباحت نہین ہی اور بعض اہل علم سے مجہی پہونچا ہے کہ وہ نفل پڑہتے تہے سفر مین

عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یری ابنہ عبید اللہ بن عبد اللہ یتنفل فی السفر فلا ینکر ذلک علیہ **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر اپنے بیٹے عبید اللہ کو سفر مین نفل پڑہتے ہوئے دیکہتے تہے پہر کچہ انکار نہ کرتے تہے اوپر **ف** اس اثر سے جواز ثابت ہوا اور اسمین کسیکو کلام نہین ہی غرض ہماری اولویت سے ہے **عن** عبد اللہ بن عمر انہ قال رایت رسول اللہ صلعم یصلی وہو علی حمار وہو متوجہ الی خیبر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ مینے دیکہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے ہوئے گدہے پر اور رخ آپکا خیبر کے جانب تہا **ف** رکوع اور سجود اشارہ ہی کرتے تہے (زرقانی)

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی علی راحلتہ فی السفر حیث توجہت بہ قال عبد اللہ بن دینار وکان عبد اللہ بن عمر یفعل ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے اونٹ پر سفر مین جسطرف اونٹ کا منہ ہوتا تہا اوسی طرف اپنا منہ کرتے تہے عبد اللہ بن دینار نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر بہی ایسا ہی کرتے تہے **ف** یعنے نفل نماز پڑہتے تہے اسلئے کہ فرض بغیر عذر کے سواری پر درست نہین ہی اوپر حدیث مین عبد اللہ بن عمر نے جو بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان سفر مین فرض پر زیادہ نکلتے تہی اس سے یہ غرض ہی کہ نوافل کو زمین پر نہین پڑہتے تہے بلکہ اونٹ پر یا سواری پر پڑہ لیتے تہی پس اب وہ روایت اس روایت کی مخالف نہوگی واللہ اعلم **عن** یحیی بن سعید انہ قال رایت انس بن مالک فی سفر وہو یصلی علی حمار وہو متوجہ الی غیر القبلۃ یرکع ویسجد ایماء من غیر ان یضع وجہہ علی شیء **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ مینے دیکہا حضرت انس رضہ کو نماز پڑہتے ہی سفر مین گدہی پر اور منہ اونکا قبلہ کیطرف نہتہا رکوع اور سجدہ اشارہ سے کر لیتے تہے بغیر اس امر کے کہ منہ اپنا کسی چیز پر رکہین **ف** بخاری و مسلم نے زیادہ کیا کہ انس رضہ کہتے تہی اگر مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکہتا تو مین نہ کرتا **صلوۃ الضحی** چاشت کی نماز کا بیان جسکو اشراق کی نماز بہی کہتے ہین وقت اوسکا آفتاب کی بلند ہونے سے دوپہر تک ہی **عن** ام ہانی بنت ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی عام الفتح ثمانی رکعات ملتحفا فی ثوب واحد ترجمہ ام ہانی سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
جس سال مکہ فتح ہوا آٹھہ رکعتین چاشت کی پڑہین ایک کپڑا اوڑہ کر عن ام ھانئ بنت ابی طالب تقول ذھبت الی رسول اللہ
صلعم عام الفتح فوجدتہ یغتسل وفاطمۃ ابنتہ تسترہ بثوب قالت فسلمت علیہ فقال من ھذہ فقلت ام ھانئ بنت
ابی طالب فقال مرحبا بام ھانئ فلما فرغ من غسلہ قام فصلی ثمانی رکعات ملتحفا فی ثوب واحد ثم انصرف فقلت یا رسول اللہ زعم ابن امی
علی انہ قاتل رجلا اجرتہ فلان بن ھبیرۃ قال رسول اللہ صلعم قد اجرنا من اجرت یا ام ھانئ قالت ام ھانئ وذلک ضحی
ترجمہ ام ہانی سی روایت ہی کہ مین گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس جس سال فتح ہوا مکہ تو پایا مینی آپ کو غسل کرتے ہے
اور فاطمہ بیٹی آپکی جہپائے ہوئی تہین آپکو ایک کپڑے سے کہا ام ہانی نی سلام کیا مینے آپکو تو پوچہا آپنی کون ہی مینی
کہا ام ہانی بیٹی ابو طالب کے تب فرمایا آپنی خوشی ہو ام ہانی کو پہر جب فارغ ہوئی آپ غسل سے کہڑے ہوکر آٹھہ رکعتین
پڑہین ایک کپڑا اپہیکر جب نماز سے فارغ ہوئے تو مینے کہا یا رسول اللہ میری بہائی علی رضؓ کہتے ہین مین مار ڈالونگا
اوس شخصکو جسکو تو نی پناہ دی ہی وہ شخص فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمنے
پناہ دی اوس شخصکو جسکو تو نی پناہ دی ای ام ہانی کہا ام ہانی نی اوسوقت چاشت کا وقت تہا ف ہر اس
حدیث سی آٹھہ رکعتین ضحی کی معلوم ہوئین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ امان دینا عورت کا صحیح ہی اور یہی مذہب ہے ائمہ اربعہ کا
عن عایشۃ زوج النبی صلعم انہا قالت ما رایت رسول اللہ صلعم یصلی سبحۃ الضحی قط وانی لاسبحہا وان کان رسول اللہ
صلعم لیدع العمل بالشئ وھو یحب ان یعمل بہ خشیۃ ان یعمل بہ الناس فیفرض علیھم ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضؓ
سے روایت ہی کہ اونہون نی کہا نہین دیکہا مینی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز چاشت کی پڑہتے ہوئے کبہی مگر مین
پڑہتے ہون اوسکو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تہا کہ ایک بات کو دوست رکہتی تہی مگر اوسکو نہین کرتے
تہے اس خوف سی کہ لوگ بہی اوسکو کرنے لگین اور وہ فرض ہوجاوے ف ہر اوصحابہ کی روایت سی آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کا نماز ضحی پڑہنا ثابت ہی اسصورت مین حضرت عایشہ رضؓ کا نہ دیکہنا ضرر نہین کرتا چنانچہ عبد الرحمن بن
عوف اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر کو بہی اس نماز کا علم نتہا اور نہ وہ اوسکو پڑہتے تہے لیکن مسلم نے
روایت کیا عایشہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز ضحی کی چار رکعتین پڑہتے تہے اور زیادہ کرتے ہے جسقدر اللہ
چاہتا مگر یہ حدیث اوس حدیث کی منافی نہین ہی اسلئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کبہی کبہی ضحی کی نماز پڑہتے تہے
پس جایز ہے کہ حضرت عایشہ نے اپنے آنکہون سی اوسی نہ دیکہا ہو مگر جس شخص نی دیکہا تہا اوس سے سنکر پڑہنے کا حال
اونکو معلوم ہوا جب تو حضرت عایشہ نے کہا کہ مین اوسکو پڑہا کرتے ہون اگر بالکل حضرت نی اوسی نہ پڑہا ہوتا تو
حضرت عایشہ کب پڑہتین عن عایشۃ ام المؤمنین رضؓ کانت تصلی الضحی ثمانی رکعات ثم تقول لو نشر لی ابوای ما ترکتھن
ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضؓ نماز ضحے کی آٹھہ رکعتین پڑہا کرتین پہر کہتین اگر میری مان باپ جی اوٹہین تو

مین ان رکعتونکو نہ چھوڑون **عن** انس بن مالک ان جدتہ ملیکۃ دعت رسول اللہ صلعم لطعام فاکل منہ ثم قال رسو
اللہ صلعم قوموا فلاصلی لکم قال انس فقمت الی حصیر لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحتہ بماء فقام رسول اللہ صلعم
وصففت انا والیتیم وراءہ والعجوز من ورائنا فصلی لنا رکعتین ثم انصرف **ترجمہ** انس بن مالک سی روایت ہی کہ اونکی نانی
ملیکہ نی دعوت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیس کہا یا آپنی کہا نا پھر فرمایا کہ کھڑے ہوتا کہ مین نماز پڑہون تمہارے
واسطے کہا انس نی بس کھڑا ہوا مین ایک بوریہ لیکر جو سیاہ ہوگیا تہا بوجہ پورا نہ ہونیکے تو بہگویا مینے اوسکو پانی سے
اور کھڑے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوسپر اور صف باندی مینے اور یتیم نے پیچھے آپکے اور بڑہیا نے پیچھے ہمارے
تو پڑہائین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین پھر چلے گئے آپ **ف م** یہہ دعوت طلوع آفتاب کے بعد تہی
اسوجہسی یہ نماز ضحے کے سمجھے گئے اس حدیث سی بہت سی مسائل معلوم ہوئے عورت کی دعوت قبول کرلینا بڑانے
فرش پر جسکی نجاست اور طہارت کا حال معلوم نہو نماز پڑہ لینا نفل نمازونکو جماعت سی پڑہنا اور ایکمرد ایک لڑکے کا
پیچھے امام کے صف باندہ کر کھڑا ہونا عورت کا مردون کے پیچھے کھڑے ہونا **عن** عبداللہ بن عتبۃ بن مسعود
انہ قال دخلت علی عمر بن الخطاب بالہاجرۃ فوجدتہ یسبح فقمت وراءہ فقربنی حتی جعلنی حذاءہ عن یمینہ فلما جاء یرفا
تاخرت وصففنا وراءہ **ترجمہ** عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ مین گیا عمر بن الخطاب پاس گرمی کی وقت تو پایا مینے
اونکو نفل پڑہتے ہوئے بس کھڑا ہوئی لگا مین پیچھے اونکے سو قریب کرلیا انہون نی مجھکو اور کھڑا کیا اپنے برابر داہنے
طرف بعد اوسکے جب آیا یرفا تو پیچھے ہٹ گیا مین اور صف باندہی ہم دونون نے پیچھے حضرت عمر کے **ف م**
یرفا حضرت عمر کے خادم کا نام تہا اس حدیث سی بہی نوافل مین امامت اور جماعت کا جایز ہونا معلوم ہوا

التشدید فی ان یمر احد بین یدی المصلی نمازی کی سامنے سے چلے جانیکا بیان

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم یصلی فلا یدع احدا یمر بین یدیہ ولیدرأہ ما استطاع
فان ابی فلیقاتلہ فانما ہو شیطان **ترجمہ** ابوسعید خدری سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
جب تم مین سی کوئی نماز پڑہتا ہو تو کسیکو اپنی سامنی سی جانی نہ دی اگر کوی جانا چاہی تو اوسکو اشارہ سی منع
کرے اگر نہ مانی تو پہر زور سی منع کرے اسلیئے کہ وہ شیطان ہے **ف م** یعنی شیطان کا سا کام کرتا ہی کہ نکہ
باوصف منع کرنیکے پری کام سے باز نہین آتا بعضون نے کہا فلیقاتلہ سے مراد یہ ہے کہ بعد نماز کے اوس سے لڑے اور
جہگڑا کرے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نماز مین ہاتہ سے اشارہ کرنا درست ہی **عن** ابی جہیم قال قال رسول اللہ صلعم
لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ قال ابو النضر لا ادری اقال اربعین یوما
او شہرا او سنۃ **ترجمہ** ابوجہیم سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اگر جانی گذر جانیوالا
سامنے سے نماز کی کہ کتنا عذاب ہی اوسپر البتہ چالیس (دن یا مہینے یا برس) کہڑا رہی تو بہتر معلوم ہوا اوسکو

گذر جانی سی شک ہی اسس روایت مین ابو النضر کو **ف** ابن ماجہ اور ابن حبان کی روایت مین ہی کہ سو برس تک کھڑا رہی تو بہتر معلوم ہوا وسکو اس ایک قدم سے اس حدیث سی نمازی کی سامنی سی چلی جانی کی بڑی وعید ثابت ہوئی مگر افسوس ہی کہ اس زمانہ مین لوگ اس فعل کو آسان سمجھتی ہین علی الخصوص حرمین شریفین مین تو بلا نکیر نمازی کی سامنے سے لوگ آتی جاتی ہین وہانکی علما کو بھی اسطرف توجہ نہین ہے کہ عوام کو منع کرتے رہین **عن** عطاء بن یسار ان کعب الاحبار قال لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یخسف بہ خیر لہ من ان یمر بین یدیہ **ترجمہ** عطاء بن یسار سی روایت ہی کہ کعب الاحبار نی کہا جو شخص گذرتا ہی نمازی کی سامنے سے اگر اوسکو معلوم ہو عذاب اس فعل کا البتہ اگر دہس جاوے زمین مین تو اچھا معلوم ہوا وسکو سامنے سے گذر جانی سی **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان لا یمر بین یدی احد ولا یدع احدا یمر بین یدیہ **ترجمہ** نافع سی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نہین گذرتی تہی نماز مین کسیکے سامنے سی اور نہ اپنی سامنے کسے کو گذرنی دیتی تہی **الرخصۃ فی المرور بین یدی المصلی** نمازی کی سامنے سی گذر جانی کی اجازت **عن** عبد اللہ بن عباس انہ قال اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ قد ناھزت الاحتلام ورسول اللہ صلعم یصلی للناس بمنی فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت فارسلت الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم ینکر ذلک علی احد **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ مین گدہی پر سوار ہو کر آیا اور سن میرا قریب بلوغ کی تہا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہا رہی تہی منا مین تو گذر گیا مین تہوڑی صف کی سامنے سے پہر اوترا مین اور چہوڑ دیا گدہی کو وہ چرتی رہی اور مین صف مین شریک ہو گیا بعد نماز کے کسینے کچہ برا نہ مانا **ف** اسوجہ سے کہ امام کے سامنے سترہ ہو گا اور امام کا سترہ مقتدیونکو کفایت کرتا ہے اس حدیث سی یہ بہی معلوم ہوا کہ گدہی کا سامنے سی گذرنا نماز کو نہین توڑتا اور ایسا ہی عورت اور سیاہ کتی کا سامنے سے گذر جانا نماز کو فاسد نہین کرتا لیکن امام احمد کے نزدیک اگر سیاہ کتا نمازی کی سامنے سے گذر جاوے تو نماز فاسد ہو جاویگی **عن** مالک انہ بلغہ ان سعد بن ابی وقاص کان یتزین بین یدی بعض الصفوف والصلوۃ قائمۃ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ سعد بن ابی وقاص صفون کی سامنے سے گذر جانی کو نماز مین کہا **مالک** نی مین اس فعل کو جایز جانتا ہون اوس صورت مین کہ نماز کہڑے ہو جاوے اور امام تکبیر تحریمہ کہہ لیوے اور آدمی کو اندر جانی کی جگہہ نہ ملی بغیر صفون کے سامنے سی جائے ہوئی **ف** لیکن یہ بہی ضرور ہے کہ اندر جانیکے کوئی ضرورت واقع ہو مثلا پہلے صف مین کچہ جگہہ خالی نہ پایا اور کوئی باعث ہو ورنہ جایز نہین الا اوسصورت مین کہ امام کی سامنے سترہ ہووے **عن** مالک انہ بلغہ ان علی بن ابی طالب قال لا یقطع الصلوۃ شی مما یمر بین یدی المصلی **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا حضرت علی سی کہتی تہی نمازی کی سامنے سے کوئی چیز نہی گذر جاوی مگر نماز اوسکی نہین ٹوٹتی **ف** اس حدیث کو سعید بن منصور نے حضرت علی اور عثمان سی موقوفا روایت کیا ہے (زرقانی) **عن** سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر کان یقول لا یقطع الصلوۃ شی مما یمر بین یدی المصلی **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے

نمازی کی سامنے سے گذر جانیکے اجازت

کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے نمازی کی سامنے سے کوئی چیز بے گذر جاوی مگر اوسکی نماز نہین ٹوٹتی ف دارقطنی نی اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہی مگر اوس کے اسناد ضعیف ہی اور ابوداود نی ابوسعید سے اور دارقطنی نی انس اور ابی امامہ سی مثل اسکی روایت کیا ہی اور طبرانی نی اوسط مین جابر سے ایسا ہی اخراج کیا ہی مگر اسناد ان سب روایتون کی ضعیف ہی یہی مذہب ہی مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جمہور علما کا اور ایک قوم کے نزدیک عورت یا گدہی یا سیاہ کتی کی سامنے سی نماز فاسد ہوجاتی ہے کیونکہ ابوذر کے حدیث مین ہی کہ جب کوئی تم مین سی نماز کو کھڑا ہو تو اپنے سامنے کوئی چیز پالان کی پچھلے لکڑے کے برابر رکھ لے ورنہ توڑ دیگی نماز اوسکی عورت اور گدہا اور سیاہ کتا الحدیث روایت کیا اوسکو مسلم نے اور بہی مسلم نی مرفوعاً ابوہریرہ سے روایت کیا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہی عورت اور گدہی اور کتی کی سامنے گذر جانے سی اور اگر سامنے کوئی چیز مثل پالان کی لکڑی کے ہو تو ان سب اوقات سی نماز بچ جاتی ہی محققین اہل حدیث کا مذہب یہ ہی کہ حدیثین نماز ٹوٹ جانیکی عورت اور گدہی اور کتے کے گذر جانے سی صحیح ہین اور حدیث نہ ٹوٹنی نماز کی کسی چیز سے ضعیف ہے اس قابل نہین کہ معارض ہو اون احادیث صحیحہ کے بس اخذ کرنا احادیث صحیحہ سے بہتر ہے علی الخصوص جبکہ اوسمین احتیاط بہی ہو واللہ اعلم قاضی شوکانی نی نیل الاوطار مین اس مقام پر بہت بسط کیا ہی خلاصہ تحقیق یہ ہی کہ سیاہ کتی اور عورت حائض کی گذر جانی سی بیشک نماز ٹوٹ جاتی ہی اور گدہی اور عورت غیر حائض اور کتی سی جو سیاہ نہین ہی نماز ٹوٹنے مین کلام ہے **سترۃ المصلی فی السفر** سفر مین سترہ کا بیان **عن** مالک انہ بلغہ ان عبداللہ بن عمر کان یستتر بالراحلۃ اذا صلی ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عبداللہ بن عمر رضہ اپنی اونٹ کو سترہ بنا لیتی جب نماز پڑہتے سفر مین ف صحیحین مین یہ فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی منقول ہے **عن** ہشام بن عروۃ ان اباہ کان یصلی فی الصحراء غیر مستتر ترجمہ ہشام بن عروہ سی روایت ہی کہ اونکے باپ نماز پڑہتے تہی صحرا مین بغیر سترہ کے ف اسوجہ سی کہ وہان کسیکے آنی یا گذرنیکا احتمال نہ تہا ہی مقام پر سترہ لگانا بہی کچہ ضرور نہین ہی سترہ وہان چاہیئے جہان کسیکے گذرنیکا احتمال ہو **مسح الحصباء فی الصلوٰۃ** نماز مین کنکرو لنکا ہٹانا **عن** ابی جعفر القاری انہ قال رایت عبداللہ بن عمر اذا اھوی لیسجد مسح الحصباء امامہ جبہتہ مسحا خفیفا ترجمہ ابوجعفر قاری سی روایت ہی کہ دیکہا مینے عبداللہ بن عمر کو جب جہکتے تہے سجدہ کرنے کے لیے تو اپنے سجدہ کی مقام سی ملکے سے کنکریونکو ہٹا دیتی تہی **عن** یحیی بن سعید انہ بلغہ ان اباذر کان یقول مسح الحصباء مسحۃ واحدۃ وترکھا خیر من حمر النعم ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ پہونچا اونکو کہ ابوذر کہتے تہے کنکریون کا ہٹانا ایکبار درست ہی اور نہ ہٹانا سرخ اونٹون سی بہتر ہے ف احمد اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی ابوذر سے مرفوعاً روایت کیا کہ جب کوئی تم مین سی نماز کو کھڑا ہو جاوے تو رحمت اوسکی سامنے ہوتی ہی پس نہ ہٹاوی کنکریون کو اور عبدالرزاق نی ابوذر سے روایت کیا کہ مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی ہر چیز کو پوچہا یہانتک کہ کنکریان ہٹانیکو بہی پوچہا تو آپنے ایکبار کے اجازت دی پہر کہا جہوڑ دی اور امام احمد نی جابر سے روایت کیا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی پوچہا کنکریان

سفر مین سترہ کا بیان

نماز مین کنکرو لنکا ہٹانا

ہنا نیکو اپنی ایکبار کی اجازت دی اور کہا کہ اگر تو باز رہی اس سی تو بہتر ہے سو اونٹون کالی آنکھ والون سی اور حسن صبیحہ
سی کنکریان ہٹانا ثابت ہی وہ اوسی موقع پر ہی کہ سجدہ نہو سکتا ہو اگر سجدہ ہو سکتا ہو تو نہ ہٹانا اولی ہی **ماجاء**
فی تسویۃ الصفوف صفین برابر کرنیکا بیان **عن** نافع ان عمر بن الخطاب کان یامر بتسویۃ الصفوف فاذا جاؤہ
فاخبروہ ان قد استوت کابن ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب لوگونکو صفین برابر کرنیکا حکم دیتی تھی جب
لوگ لوٹ کر خبر دیتی کہ صفین برابر ہو گئین اوسوقت تکبیر کہتے **ف ۵** ابوداؤد اور ابن خزیمہ اور حاکم نی بہنا صحیح روایت
کیا ابن عمر سی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو صفون کو اور مونڈہی سی مونڈہا ملاؤ اور بیچ مین جگہہ نہ چھوڑو
ہو اوسکو بند کرو اور بیچ مین خالی جگہہ شیطان کیواسطے نہ چھوڑو اور بخاری نی انس رضی سی روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے برابر کرو صفون کو کیونکہ صفین برابر کرنا نماز کی قایم کرنے سی ہی اور ایک روایت مین مسلم اور ابوداؤد کی ہی
کہ نماز کے تمہ سی ہی اور ایک روایت مین بخاری کی ہی کہ صفین اپنی برابر کرو ورنہ اللہ جل جلالہ تمہارے بیچ مین پھوٹ ڈالدے
گا اسیطرح بیشمار حدیثین صفین برابر کرنیکے تاکید مین آئی ہین مگر افسوس ہی کہ اس زمانہ مین لوگونکو جیسا چاہیے
ویسا اسکا خیال نرہا اللہ اونکو ہدایت کرے **عن** مالک بن ابی عامر الاصبحی انہ قال کنت مع عثمان بن عفان فقامت الصلوۃ
وانا اکلمہ فی ان یفرض لی فلم ازل اکلمہ وھو یسوی الحصباء بنعلیہ حتی جاءہ رجال قد کان وکلھم
بتسویۃ الصفوف فاخبروہ ان الصفوف قد استوت فقال استووا فی الصف ثم کابن ترجمہ مالک بن ابی عامر اصبحی سے
روایت ہی کہ تہا مین عثمان بن عفان کی ساتہ اتنی مین تکبیر ہوئی نماز کی اور مین اوسی باتین کرتا رہا اس لیے کہ میرا
کچہ وظیفہ مقرر کرین اور وہ برابر کر رہی تہی کنکریونکو اپنی جوتون سی یہانتک کہ آن پہونچی وہ لوگ جنکو صفین برابر
کرنیکے لیے مقرر کیا تہا اور انہون نی خبر دی اونکو اسبات کی کہ صفین برابر ہو گئین تو کہا مجہہ سی کہ شریک ہو جا
صف مین پہر تکبیر کہے **ف ۶** اس اثر سے باتین کرنیکا جواز تکبیر کے وقت ثابت ہوتا ہی اور یہہ بہی معلوم ہوتا ہے
کہ امام کو بعد تکبیر کے تہوڑا وقفہ کرنا چاہیے جب تک صفون کی برابر ہونیکی خبر آجاوی **وضع الیدین احدھما**
علی الاخری فی الصلوۃ نماز مین داہنا ہاتہ بائین ہاتہ پر رکہنا **عن** عبد الکریم بن ابی المخارق البصری انہ
قال من کلام النبوۃ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ووضع الیدین احدھما علی الاخری فی الصلوۃ یضع الیمنی
علی الیسری وتعجیل الفطر والاستیناء بالسحر ترجمہ عبد الکریم سی روایت ہی کہ انہون نی کہا نبوت
کے باتون مین سی یہ بات ہی کہ جب تجہی حیا نہ ہو تو جو چاہے کر اور نماز مین داہنا ہاتہ بایان ہاتہ پر رکہنا اور روزہ جلدی
افطار کرنا اور سحری کہانی مین دیر کرنا یعنے صبح کے قریب کہانا **ف ۷** زرقانی نی کہا کہ یہ امر اتفاقی ہی مگر
اسکے مقام مین اختلاف ہی کوئی موضع معروف نہین ہے عبد الوہاب نی کہا شافعی کا مذہب یہ ہی کہ سینہ کے نیچے
اور ناف کی اوپر رکہی اور ابوحنیفہ کے نزدیک ناف کی نیچی رکہی اور امام مالک سی دو روایتین ہین ایک روایت

ف ۶ نماز مین داہنا ہاتہ بائین ہاتہ پر رکہنا

مین ہاتہ باندہی اور ایک روایت مین چہوڑدی لیکن روایت ثانی کی کوئی دلیل احادیث اور افعال صحابہ سے
پائی نہین جاتی اور ابن المنذر نی امام مالک سی اوسکو نقل نہین کیا مگر اکثر اصحاب مالک کے ارسال کیطرف گئے
ہین مترجم کہتا ہے کہ صحیح ابن خزیمہ مین باسناد صحیح مروی ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتہ سینہ پر باندہے
اور ابوداؤد مین حضرت علی کا قول مذکور ہے کہ سنت ہی ایک کف کا دوسرے کف پر رکہنا ناف کی نیچے اور
ابن ابی شیبہ نے وایل بن حجر سے مرفوعاً تحت السرہ کو نقل کیا ہے اور سب واسع ہے اہل تحقیق کی نزدیک
مگر ہاتہ چہوڑنا بالکل مرجوح ہے اصحاب مالکیہ کو اوسپر عمل نکرنا چاہیئے اور احادیث صحیحہ پر جو ہاتہ باندہنی
طرق متعددہ سے وارد ہین عمل کرنا چاہیئے علے الخصوص اوسصورت مین کہ امام مالک فی موطا مین بہی ہاتہ
باندہنے کو ثابت کیا ہے عن سہل بن سعد الساعدی قال کان الناس یؤمرون ان یضع الرجل الید الیمنی علی ذراعہ
الیسری فی الصلوۃ قال ابو حازم لا اعلم الا انہ ینمی ذلک ترجمہ سہل بن سعد ساعدی رضہ سے مروی ہی کہ لوگ حکم کیئے
جاتی تہی نماز مین داہنا ہاتہ بائین ہاتہ پر رکہنی کا کہا ابو حازم نے کہ مین یہی سمجہتا ہون کہ سہل اس حدیث کو
مرفوع کرتے تہے ف م زرقانی نی کہا ابن خزیمہ نی وایل سی روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ہاتہ سینہ پر باندہے اور بزار نے روایت کیا کہ نزدیک سینہ کے باندہے اور زیادات مسند مین ہی حضرت علے
کی حدیث سے کہ انہون نی ہاتہ نیچے ناف کے باندہے مگر سند اوسکی ضعیف ہے **القنوت فی الصبح**
صبح کی نماز مین قنوت کا بیان عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان لا یقنت فی شئ من الصلوۃ ترجمہ نافع
سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر قنوت نہین پڑہتے تہے کسی نماز مین ف م احادیث صحیحہ سی قنوت پڑہنا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نماز صبح مین بعد رکوع کے ثابت ہی اور ترک بہی ثابت ہی سچ یہ ہے کہ اکثر آپنی
ترک کیا کبہی کبہی پڑہا ہے بد دعا کے لیئے کفار پر امام ہمام ابن قیم نے کتاب الصلوۃ مین لکہا ہے کہ احادیث
متفق ہوگئین اس پر کہ آپنی قنوت پڑہا بعد رکوع کے اور وہ بہی کسی عارضہ سی پہر چہوڑدیا اوسکو امام احمد نے
کہا کہ احادیث صحیحہ اکثر اسی طرف ہین کہ آپنے وتر مین بہی قنوت بعد رکوع کے پڑہا ہے تو عمل اسپر اولی ہے
اور قبل رکوع کے بہی جایز ہے وتر مین جو قنوت صحیح طور سے ثابت ہی وہ یہہ ہے اللہم اہدنی فیمن ہدیت
وعافنی فیمن عافیت اخیر تک اور یہ قنوت اللہم انا نستعینک الی آخرہ بسند ضعیف ابن مسعود سے موقوفاً مروی
ہے صحاح مین اسکا ذکر نہین ہے ابن قیم نے کتاب الصلوۃ مین لکہا ہے کہ عبدوس بن مالک عطار نے
سوال کیا امام احمد بن حنبل سے کہ مین ایک شخص مسافر ہون بصرہ کا رہنے والا اور ہمارے وہان لوگون نی چند امور
مین اختلاف کیا ہے تو ہم چاہتے ہین کہ آپسے پوچہین کہا انہون نی کہہ مینے کہا کہ بصرہ مین بعض لوگ نماز مین
قنوت پڑہا کرتے ہین اونکی پیچہی نماز درست ہی امام احمد نے جواب دیا کہ ہان درست ہی اگلی زمانہ مین لوگ نماز

بڑھا کرتی تہی اون لوگونکی بھی جو قنوت پڑھتے تہے اور جو نہین پڑھتے تہے البتہ اگر قنوت مین کوئی حرف یا دعا اپنی طرف سے زیادہ کرین جیسے انا نستعینک یا عذابک الجد یا نخفد تو تو اپنی نماز توڑ کر الگ ہو جا انتہے مترجم کہتا ہے کہ اس قول سے امام احمد کے ثابت ہوتا ہی کہ اللہم انا نستعینک و نستغفرک الخ اس قنوت کی کوئی اصل حدیث سے نہین پائی جاتی مگر جمزری نی حصن حصین مین ابن السنی کی اذکار اور ابن ابی شیبہ کے مصنف اور بیہقی کے سنن کبیر سے اس قنوت کو سیقدر مرفوعًا اور کسیقدر موقوفًا ابن مسعود اور عمر بن الخطاب سے نقل کیا ہے اور ابتدای کتاب مین جزرے نی لکھا ہی ارجوان یکون جمیع مافیہ صحیحا اسوجہ سے معلوم ہوتا ہی کہ اسناد بہی اوسکی صحیح ہو آیندہ العلم عند اللہ۔ ہمارے مشایخ دعای قنوت مین اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ جو سند صحیح سے مروی ہی پڑہا کرتی ہین **النہی عن الصلوٰۃ والانسان یرید حاجتہ** پاخانہ یا پیشاب کی حاجت کی وقت نماز نہ پڑہنا **عن عروۃ الزبیر ان عبداللہ بن الارقم کان یؤم** اصحابہ فحضرت الصلوٰۃ یوما فذہب لحاجتہ ثم رجع فقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اراد احدکم الغایط فلیبدء بہ قبل الصلوٰۃ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ عبداللہ بن الارقم امامت کرتے تہے اپنے لوگون کے تو ایکدن جب نماز تیار ہوئی چلی گئی حاجت کو پہر آئے اور بولے کہ سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے تہے جب قصد کرے کوئی تم مین سی پاخانہ کا تو پہلے پاخانہ کر لیوے پہر نماز پڑہے **عن زید بن اسلم ان عمر بن الخطاب قال لا یصلین احدکم وھو ضام بین ورکیہ** **ترجمہ** حضرت عمر رضی فرمایا کو تم مین سی نماز نہ پڑہے جب وہ روکے ہو پیشاب یا پاخانہ کو **انتظار الصلوٰۃ والمشی الیہا** نماز کے انتظار کرنیکا اور نماز کو جانیکا ثواب **عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الملائکۃ تصلی علی احدکم مادام فی مصلاہ الذی یصلی فیہ مالم یحدث اللہم اغفر لہ اللہم ارحمہ** **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرشتے دعا کرتے ہین اوس شخصکی لئی جو بیٹہا رہی اوسجگہہ مین جہان وہ نماز پڑہ چکا ہی جب تک اوسکو حدث نہو کہتے ہین ای اللہ بخشدے اوسکو رحم کر اوسپر **ف ۵** یعنے ایک نماز پڑہ کر دوسری نماز کے انتظار مین بیٹہا رہے کہا مالک نی مراد حدث سی وہ امر ہے جس سی وضو ٹوٹ جاوے **عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال احدکم فی صلوٰۃ ما کانت الصلوٰۃ تحبسہ لا یمنعہ ان ینقلب الی اھلہ الا الصلوٰۃ** **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی نماز ہی مین رہتا ہے وہ شخص جسکو نماز گہر جانی سے روکے ہے **ف ۶** یعنے ایک نماز پڑہ کر دوسری نماز کے انتظار مین مسجد مین بیٹہا رہی اور اپنی گہر کو نہ جاوے محض نماز کیواسطی تو اوسکی لئے ثواب نماز کا لکہا جاویگا اگرچہ وہ خالی بیٹہا رہے **عن موسی مولی ابی بکر ان ابا بکر بن عبدالرحمن کان یقول من غدا او راح الی المسجد لا یرید غیرہ لیتعلم خیرا او یعلمہ ثم رجع الی بیتہ کان کالمجاہد فی سبیل اللہ رجع غانما** **ترجمہ** ابوبکر بن عبدالرحمن کہتی تہی جو شخص صبحکو یا سہ پہر کو جاوے مسجد مین نیک امر سیکہنے کو یا سکہانیکو پہر لوٹ آوی اپنی گہر

ف ۵ پاخانہ یا پیشاب کی حاجت کی وقت نماز نہ پڑہنا کا بیان

ف ۶ نماز کی انتظار کرنیکا اور نماز کو جانیکا ثواب

ہین تو گویا جہاد سی غنیمت لیکر لوٹا ف م طبرانی نی اس حدیث کو مرفوعًا سہل بن سعد اور ابی امامہ سے روایت کیا ہے لیکن ابی امامہ کے روایت مین ہی کہ اوسکو ایک پورے حج کا ثواب ملیگا عن ابی ہریرۃ یقول اذا صلی احدکم ثم جلس فی مصلاہ لم تزل الملائکۃ تصلی علیہ اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ فان قام من مصلاہ فجلس فی المسجد ینتظر الصلوۃ لم یزل فی صلوۃ حتی یصلی ترجمہ ابوہریرہ کہتے ہے جو شخص تم مین سی نماز پڑہ کر وہین بیٹہا رہی تو ملائکہ دعا کرتے ہین اوسکے لیے یا اللہ بخشدے اسکو رحم کر اوسپر اگر اٹہکر ہو گیا اور جگہہ ہی لیکن بیٹہا رہا مسجد مین نماز کے انتظار مین تو گویا وہ نماز ہی مین ہے جب تک نماز پڑہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ادلکم علی ما یمحوا اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات اسباغ الوضوء علی المکارہ وکثرۃ الخطا الی المساجد وانتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ فذلکم الرباط فذلکم الرباط فذلکم الرباط ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتاؤن مین تمکو وہ چیزین جو دور کرتی ہین گناہونکو اور بڑہاتی ہین درجون کو پورا کرنا وضو کا تکلیف کے وقت یعنے وضو کی اعضا کو سردی کی موافق ہونا اوسمین یکی نکرنا تکلیف کے وقت مثلاً سردی یا ہوا کی وقت یا بیماری کی وقت ت اور قدم بہت ہونا مسجد تک ف م یعنی مکان دور ہو مسجد سی جاتے مسجد کو آنا اور جانا بنی سلمہ نے جب ارادہ کیا کہ مسجد نبوی پاس رہین کیونکہ اونکی مکان دور تہی تو فرمایا آپنی دیار کم تکتب آثارکم اپنی گہر وہین ہو تمہاری قدم لکہی جاتی ہین ت اور انتظار کرنا نماز کا بعد ایک نماز کے یہ باطہی ہے رباط ہے یہ باندہنا ف م یعنے سبیل جلالہ نے جو فرمایا یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا تو رباط سے یہ امور مراد ہین رباط سے نماز پر مواظبت کرنا مقصود ہے اور اہل مین رباط کہتے ہین دشمن کی فکر مین رہنی کو اور سو وجہ ہین دشمن کا انتظار کرنیکو عن مالک انہ بلغہ ان سعید بن المسیب قال لا یخرج احد من المسجد بعد النداء الا احد رجلین یریدالوضوء الیلا فی سفر ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا کہتے ہین مالک کہ بعد اذان کی جو نکلجاوی اور پہر اسنکا ارادہ نہو تو وہ منافق ہی ف م مقصود یہ ہے کہ یہ کام اوسکا منافقون کا سا ہے اگر نماز جماعت سی پڑہ چکا ہے تو بکبیر شروع ہونیکا اول نکل سکتا ہے اگر تکبیر ہو جاوے تو پہر پڑہے النہی عن الجلوس من دخل المسجد قبل ان یصلی جو شخص مسجد مین جاوے تو بغیر دو رکعتین نفل پڑہے ہوئے نہ بیٹہے عن ابی قتادۃ الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس ترجمہ ابوقتادہ انصاری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم مین سی کوئی مسجد مین جاوے تو دو رکعتین پڑہ کر بیٹہے ف م اسکو تحیۃ المسجد کہتے ہین اگر مسجد الحرام مین جاوے تو وہان طواف شروع کرے اور دو گانہ طواف کا تحیۃ المسجد کے قایم مقام ہو جاویگا عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ قال لہ لم ار صاحبک اذا دخل المسجد یجلس قبل ان یرکع قال ابو النضر یعنی بذلک عمر بن عبید اللہ ویعیب ذلک علیہ ان یجلس اذا دخل المسجد قبل ان یرکع

جو شخص مسجد مین جاوے تو بغیر دو رکعتین نفل پڑہے ہوئے نہ بیٹہے

ترجمہ ابو النضر سی روایت ہی کہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا مجہہ سے مین نہین دیکہتا تمہاری صاحب یعنے عمر بن عبید اللہ کو تحیۃ المسجد پڑہتے ہوئے جب آتی ہین مسجد کو تو بیٹہہ جاتی ہین بغیر دو رکعتین پڑہے ہوئے ابو النضر نے کہا کہ ابو سلمہ عیب کرتی تہی اس امر کا عمر بن عبید اللہ پر کہا مالک نی تحیۃ المسجد پڑہنا مستحب ہے واجب نہین ہے ف م باتفاق ائمہ اربعہ کی اور ظاہریہ کے نزدیک واجب ہے مگر ابن حزم نی عدم وجوب لکہا ہی زرقانی نی کہا ہمین کچہہ اشکال نہین ہے اگرچہ ابن حزم ظاہری ہین مگر بعض مسائل مین خلاف کرنا کچہہ ممنوع نہین ہی جیسی بہت مقلدین ائمہ اربعہ مین سی بعض مسایل مین خلاف اپنی ائمہ کا کرتے ہین **ووضع الیدین علی ما یوضع علیہ الوجہ فی السجود** جس چیز پر سجدہ کرے اوسی پر دونو ہاتہ رکہی ف م یعنے اگر سجدہ زمین پر کری تو ہاتہ بہی زمین پر رکہی یہ نکری کہ ہاتہ سستے کی ماری کپڑی مین سی باہر نہ نکالی **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا سجد وضع کفیہ علی الذی یوضع علیہ وجہہ قال نافع ولقد رایتہ فی یوم شدید البرد واندیخرج کفیہ من تحت ثوبہ حتی یضعہما علی الحصباء ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر جب سجدہ کرتے تہی تو جس چیز پر سجدہ کرتے تہی اوسی پر ہاتہ رکہتی تہی نافع نی کہا کہ سخت جاڑی کی دن مین میں عبد اللہ بن عمر کو دیکہا اپنی ہاتہ نکالتی تہی جبہ سی اور رکہتے تہے اوسکو کنکریلی زمین پر عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من وضع جبہتہ بالارض فلیضع کفیہ علی الذی یضع علیہ جبہتہ ثم اذا رفع فلیرفعہما فان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جو شخص پیشانی زمین پر رکہی تو اپنی ہاتہ بہی زمین پر رکہی پہر منہ اوٹہاوے تو ہاتہ بہی اوٹہاوی اسلئے کہ ہاتہ بہی سجدہ کرتے ہین جیسے منہ سجدہ کرتا ہے **الالتفات والتصفیق فی الصلوۃ عند الحاجۃ** نماز مین کسی طرف دیکہنا یا دستک دینا وقت حاجت کی **عن** سہل بن سعد الساعدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذہب الی بنی عمرو بن عوف لیصلح بینہم وحانت الصلوۃ فجاء المؤذن الی ابی بکر فقال اتصلی للناس فاقیم فقال نعم فصلی ابو بکر فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس فی الصلوۃ فتخلص حتی وقف فی الصف فصفق الناس وکان ابو بکر لا یلتفت فی صلوتہ فلما اکثر الناس من التصفیق التفت ابو بکر فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشار الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امکث مکانک فرفع ابو بکر یدیہ فحمد اللہ علی ما امرہ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک ثم استاخر حتی استوی فی الصف وتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ثم انصرف فقال یا ابا بکر ما منعک ان تثبت اذ امرتک فقال ابو بکر ما کان لابن ابی قحافۃ ان یصلی بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالی رایتکم اکثرتم من التصفیح من نابہ شیء فی صلوتہ فلیسبح فانہ اذا سبح التفت الیہ وانما التصفیح للنساء ترجمہ سہل بن سعد رضی سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئی بنی عمرو بن عوف کی پاس اونمین صلح کرنیکو ف م کیونکہ دو آدمی اونمین سی آپسمین لڑتے تہی تہہ دن سے ل اور وقت آگیا نماز کا تو موذن ابو بکر صدیق پاس آنکر بولا اگر تم نماز پڑہاؤ تو مین تکبیر کہون بولی اچہا

پس شروع کی نماز ابو بکر رضی نے اور آگئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور لوگ نماز پڑہ رہی تہی سو آپ صفون کو چیر کر
پہلے صف مین آنکر کہڑی ہوگئی **ف م** اس سی معلوم ہوا کہ صفون کو چیر کر صف اول مین جانا درست ہی جب
وہان جگہہ خالی ہو یا وہ شخص امام ہو **ت** پس دستک دی لوگون نی مگر ابو بکر نماز مین کسی طرف دہیان نہین کرتی تہی
یہانتک کہ لوگون نی بہت زور سے دستکین دینا شروع کین تب دیکہا ابو بکر رضی نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور
ارادہ کیا پیچہے ہٹنے کا پس اشارہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اپنی جگہہ پر رہو تو دونو ہاتہ اوٹہا کر ابو بکر رضی
نے خدا کا شکر کیا اسبات پر کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو امام رہنی کا حکم دیا **ف م** اس سے ثابت
ہوا کہ دونو ہاتہ اوٹہانا دعا یا ثنا کے لیے نماز مین درست ہی **ت** پہر پیچہے ہٹ آئی ابو بکر رضی اور آگی پڑہنے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور نماز پڑہا کر فارغ ہوئی **ف م** اس سے ثابت ہوا کہ ایک نماز دو اماموں کے پیچہے درست
ہے اور اگر امام غائب ہو تو دوسرے کو امامت کرنا درست ہی پہر جب اصلی امام آجاوی تو اوسکو اختیار ہے چاہے
اقتدا کرے یا خود امام ہوجاوے اور جو شخص پہلے کہڑا ہوگیا تہا وہ پیچہے آجاوے ابن عبد البر نے کہا کہ یہ امر اور امام کے
لئے نہین ہوسکتا بلکہ یہ خصایص مین سی تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور دعوے کیا اجماع کا اس فعل کے
عدم جواز پر زرقانی نی کہا کہ دعوی اجماع غلط ہے بلکہ شافعیہ کے نزدیک صحیح مشہور یہ ہے کہ یہ فعل جایز ہے اور نماز
فاسد نہوگی **ت** پہر فرمایا آپنی امی ابو بکر تم کیون اپنی جگہہ پر کہڑے نرہے جب مین نی تم سے اشارہ کیا تہا
ابو بکر نے کہا بہلا ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ پہونچتا ہے کہ نماز پڑہاوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے
ف م ابو بکر نے اپنے نام کو تواضع اور انکسار کے راہ سی بیان نہین کیا ابو قحافہ ابو بکر کے باپ کی کنیت ہے
اور نام اونکا عثمان بن عامر ہے اگر کوئی کہی ابو بکر نے مخالفت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کے کیونکہ
آپنی حکم کیا تہا کہ اپنی جگہہ پر رہو اور الامر فوق الادب کا لحاظ نہ کیا تو جواب اوسکا یہ ہی کہ ابو بکر نے قرینہ حال سے
پہچان لیا کہ یہ امر اختیاری نہا نہ وجوبی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قصد نماز پڑہانیکا تہا ورنہ صفین چیر کر
آپہ نہ آتے (زرقانی) **ت** تب فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے تمنے اسقدر دستکین کیون
بجائین جس شخص کو نماز مین کچہہ حادثہ پیش آوی تو سبحان اللہ کہی لوگ اوسطرف دیکہہ لینگی اور دستک دینا
عورتون کے لئے ہے **ف م** اس حدیث سی ثابت ہوا کہ بغیر ضرورت کے نماز مین داہنی بائین دیکہنا
مکروہ ہے اور اہل ظاہر کے نزدیک حرام ہے بدلیل حدیث عایشہ کے کہ التفات یعنی داہین بائین دیکہنا نماز مین
شیطان کی اوچک ہی اوچک لیتا ہے نماز مین سے اور حدیث ابی ذر کے کہ اللہ متوجہ رہتا ہے بندہ کیطرف نماز مین
جبتک وہ قبلہ کیطرف دیکہتا رہے پہر جب وہ قبلہ سے منہ پہیرتا ہے تو اللہ اوسکے طرف سے منہ پہیر لیتا ہے بعض
علمانی لکہا ہے کہ نماز مین التفات تین قسم ہی ایک یہ کہ بغیر گردن موڑی ہوی صرف گوشہ چشم سی ادہر ادہر

جو شخص آیا اور امام کو رکوع مین پایا وہ کیا کرے

دیکھنی مکروہ نہین ہے بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہی منقول ہی دوسرے یہ کہ گردن موڑکر ادہر اودہر دیکھی یہ مکروہ ہے تیسرے یہ کہ سینہ موڑکر دیکہی اس سے نماز ٹوٹ جاویگی **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر لم یکن یلتفت فی صلوتہ **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر نماز مین التفات نہین کرتے تہے **عن** ابی جعفر القاری انہ قال کنت اصلی وعبداللہ بن عمر یصلی امامی والی الشعر یہ فالتفت فغمزنی **ترجمہ** ابوجعفر قاری سے روایت ہی کہ مین نماز پڑہتا تہا اور عبداللہ بن عمر میرے آگے نماز پڑہتے تہے مجہے خبر ہوئی مین نے اونکو دیکہا تو دبا دیا اونہون نے مجہکو یعنی منع کیا التفات سے **مایفعل من جاء والامام راکع** جو شخص آیا اور امام کو رکوع مین پایا وہ کیا کرے **عن** ابی امامۃ بن سہل بن حنیف انہ قال دخل زید بن ثابت المسجد فوجد الناس کوعا فرکع ثم دب حتی وصل الصف **ترجمہ** ابوامامہ بن سہل سے روایت ہی کہ زید بن ثابت مسجد مین آئے تو امام کو رکوع مین پایا پس رکوع کرلیا پہر آہستہ چلکر صف مین ملگئے **عن** مالک انہ بلغہ ان عبداللہ بن مسعود کان یدب راکعا **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا عبداللہ بن مسعود سے کہ وہ رکوع مین آہستہ چلتے تہے صف مین ملجانیکو **مطلب** یہ ہے کہ جس شخص کو خیال ہو کہ جب تک صف مین جاکر رہونگا تو امام رکوع سے کہڑا ہوجاویگا اور رکعت فوت ہوجاویگی وہ جہان پر ہو وہین رکوع کرکے آہستہ آہستہ آگے بڑہ کر صف مین شریک ہوجاوے شافعی نے اس فعل کو مستحب کہا ہی اور ابوحنیفہ نے مکروہ کہا ہی ایک شخص کے واسطے اور جایز رکہا ہی جماعت کیواسطے **مایجاء فی الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم** درود شریف کی بیان مین **عن** ابی حمید الساعدی انہم قالوا یارسول اللہ کیف نصلی علیک فقال قولوا اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید **ترجمہ** ابوحمید ساعدی سے روایت ہی کہ صحابہ نے پوچہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یارسول اللہ کیونکر درود بہیجین آپ پر تو فرمایا آپنے کہو اے پروردگار رحمت اوتار اپنی محمد اور اونکی بی بیون اور اونکی آل پر جیسے رحمت کی تو نے ابراہیم پر اور برکت اوتار محمد اور اونکی بیبیون پر اور آل پر جیسے تو نے برکت اوتاری ابراہیم کے اولاد پر بیشک تو تعریف کی لایق اور بڑا ہے **عن** ابی مسعود الانصاری انہ قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلس سعد بن عبادۃ فقال لہ بشیر بن سعد امرنا اللہ ان نصلی علیک یارسول اللہ فکیف نصلی علیک قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تمنینا انہ لم یسالہ ثم قال قولوا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید والسلام کما قد علمتم **ترجمہ** ابومسعود انصاری سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے ہمارے پاس سعد بن عبادہ کی مکان مین تو کہا آپ سے بشیر بن سعد نے حکم کیا ہمکو اللہ جل جلالہ نے درود بہیجنے کا آپ پر تو کیونکر درود بہیجین آپ پر پس چپ ہورہے آپ یہانتک کہ ہمکو تمنا ہوئی کہ کاش نہ پوچہتے آپ سے پہر فرمایا آپنے کہو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی

درود شریف کے بیان مین

العالمین انک حمید مجید اور سلام بھیجنے کے ترکیب جیسے تم جان چکی ہو **ف م** یعنی السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ
برکاتہ **عن** عبداللہ بن دینار قال رایت عبداللہ بن عمر یقف علی قبر النبی صلی اللہ علیہ فیصلی علی النبی وعلی ابی بکر وعمر
ترجمہ عبداللہ بن دینار سی روایت ہی کہ مینے دیکھا عبداللہ بن عمر کو کھڑے ہوتی تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قبر پر پھر درود
بھیجتے تھے آپ پر اور ابوبکر اور عمر پر **ف م** یعنے آپ پر درود بھیجکر اون دونو کے لیے دعا کرتے تھی یا ابوبکر اور عمر پر
بھی ساتھ ہی آپکی نام کے درود بھیجتے تھے اور غیر نبی پر درود بھیجنا نبی کے متابعت سی درست ہی مثلا یون کہنی اللھم صل
علی محمد علی صاحبیہ ابی بکر وعمر **العمل فی جامع الصلوۃ** متفرق حدیثین نماز کی **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ کان یصلی قبل الظہر رکعتین وبعدھا رکعتین وبعد المغرب رکعتین فی بیتہ وبعد صلوۃ العشاء
رکعتین وکان لا یصلی بعد الجمعۃ حتی ینصرف فیصلی رکعتین **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے تھے ظہر کے اول دو رکعتین اور بعد ظہر کے دو رکعتین اور بعد مغرب کی دو رکعتین اپنی گہر مین اور
بعد عشا کی دو رکعتین اور نہین پڑہتے تھے بعد جمعہ کے مسجد مین جبہ یہانتک کہ گہر مین آتی تو دو رکعتین پڑہتے۔
ف م امام بخاری نے روایت کیا عایشہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے اول چار رکعتین نہین چہوڑتی تھے
غرض یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی ظہر کے اول دو سنتین ہی ثابت ہین اور چار ہی ثابت ہین امام ہمام
ابن قیم نے کتاب الصلوۃ مین چار سنتین ظہر کے اول اختیار کیے ہین تو سب سنتین دن رات مین بارہ ہوئین
دو قبل فجر کے اور چار قبل ظہر کے اور دو بعد اوسکے اور دو بعد مغرب کی اور دو بعد عشا کے اور قبل عصر کے سنتین آنحضرت
سے ثابت نہین ہین مگر اصحاب سنن نے مرفوعا روایت کیا کہ رحم کرے اللہ اوس شخص پر جو عصر کے اول چار رکعتین
پڑہ لیوے سو طرح جمعہ کے اول سنتون کا پڑہنا حدیث صحیح سے ثابت نہین ہی مگر چند ضعیف حدیثین آئی ہین اور
بعد جمعہ کے ایک روایت مین دو سنتین ایک روایت مین چار آئی ہین مگر ان سنتونکو حضرت نبی گہر مین پڑہا ہے
عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال اترون قبلتی ھھنا فواللہ ما یخفی علی من خشوعکم
ولا رکوعکم انی لاراکم من وراء ظہری **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تم دیکھتے ہو میرا منہ قبلہ کیطرف قسم خدا کی مجہہ سی چہپا نہین ہی خشوع تمہارا نماز مین اور رکوع تمہارا مین دیکھتا ہون
تمکو پیٹ کے پیچہے سے **ف م** یعنے وحی سی تمہارا حال معلوم کرلیتا ہون یا التفات کرکے تمہین دیکھہ لیتا ہون
یا خلاف عادت بطور معجزہ کے پیچہے سے بہی تمکو دیکھتا ہون یہی اخیر قول صحیح ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ کان یاتی قباء راکبا وماشیا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم آتی تھی قبا مین سوار ہوکر اور پیدل **ف م** ہر ہفتہ کے دن باجی نی کہا کہ قبا کو سوار ہوکر آنا حدیث
تاشد الرحال کے منافی نہین ہے اسواسطے کہ وہ حدیث دور و دراز سفر کی ممانعت مین ہی اور اپنی شہر کی مسجدون

مین سوار ہوکر جانا کچھ ممنوع نہین ہے البتہ اگر کوئی قبا کی نیت کرکے اور کسی شہر سے آوے تو ممنوع ہے عن النعمان بن مرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ماترون فی السارق والسالق والزانی وذلک قبل ان ینزل فیہم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ھن فواحش وفیھن عقوبۃ واسوء السرقۃ الذی یسرق صلوتہ قالوا وکیف یسرق صلوتہ یارسول اللہ قال لا یتم رکوعھا ولا سجودھا ترجمہ نعمان بن مرہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا راے ہی تمہاری اوس شخص مین جو شراب پیوی اور چوری کرے اور زنا کرے اور تمہا یہ امر قبل اوترنے حکم کے انکے باب مین تو کہا صحابہ نے اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپنی یہ بری کام ہین انکی سزا ضرور ہی اور سب چوریون سی بُری نماز کی چوری ہی پوچھا صحابہ نے نماز کا چور کیونکر ہے فرمایا آپنی نماز کا چور وہ ہے جو رکوع اور سجدہ کو پورا نہ کرے ف م اس حدیث کو بہت ایمہ حدیث نے مسند ابوہریرہ اور ابوسعید خدری سی روایت کیا ہی اور ابوسعید کی روایت مین ہی کہ نماز کا چور وہ ہی جو رکوع اور سجدہ اور خشوع پورا نہ کرے رکوع مین اچھی طرح جھکنا اور پیٹ کو اور سر کو برابر کرنا اور اقل مرتبہ تین بار سبحان اللہ العظیم کہنا ہر رکوع سی سر اوٹھا کر سیدھا کھڑا ہوجانا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہنا اچھی طرح اطمینان سے پھر سجدہ کرنا اور ہر سجدہ مین کم سے کم تین بار سبحان ربی الاعلی کہنا اور دو سجدونکی بیچ مین اچھی طرح بیٹھنا اور اطمینان اور وقار اور سہولت سی سب ارکان ادا کرنا اسکا نام تعدیل ارکان ہی بعض کے نزدیک یہ امر واجب ہے اور بعض ایمہ اور محققین اہل حدیث کی نزدیک فرض ہے اور رکن ہی نماز کا بغیر اسکے نماز ادا نہوگی بلکہ ہنکی برباد گنہ لازم ہوگا امام ہمام ابن قیم نے تعدیل ارکان کی فرضیت کو احادیث متعددہ سے کتاب الصلوۃ مین خوب ثابت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل نے بھی رسالہ صلوۃ مین اسکو خوب لکھا ہے بخوف تطویل اون دونو کتابون کے مضامین یہان نہین لکھے

فرضیت تعدیل ارکان

عن عروۃ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا من صلوتکم فی بیوتکم ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ ایک حصہ اپنی نماز مین سے اپنے گھرون مین ادا کرو ف م تاکہ گھر مثل قبرستان کے نہوجاوین دوسری حدیث مین ہے کہ افضل نماز آدمی کی وہ ہی جو اپنی گھر مین ہو مگر فرض کہ وہ مسجد مین جماعت سی ادا کرنا چاہیئے اور نوافل کا گھر مین پڑہنا اولے ہے عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول اذا لم یستطع المریض السجود اومی برأسہ ایماء ولم یرفع الی جبھتہ شیئا ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے بیمار کو اگر سجدہ کرنے کی طاقت نہو تو سر سے اشارہ کرے لیکن کوئی چیز اپنی پیشانی کی سامنی اونچی نہ رکھی ف م مثل تکیہ وغیرہ کے تاکہ اوسپر سجدہ کرے کیونکہ یہ مکروہ ہے اکثر علما کی نزدیک اور ابن عباس اور عروہ بن الزبیر اور ام سلمہ کے نزدیک درست ہے

عن ربیعۃ بن ابی عبدالرحمن ان عبداللہ بن عمر کان اذا جاء المسجد وقد صلی الناس بدأ بصلوۃ المکتوبۃ ولم یصل قبلھا شیئا ترجمہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر جب آئی مسجد مین اور معلوم ہوتا کہ جماعت ہوچکی ہے

تو فرض شروع کرتی اور سنتین نہ پڑہتے عن نافع ان عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وھو یصلی فسلم علیہ فرد الرجل
کلاما فرجع الیہ عبداللہ بن عمر فقال لہ اذا سلم علی احدکم وھو یصلی فلا یتکلم ولیشر بیدہ
ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر گذرے ایک شخص پر اور وہ نماز پڑہ رہا تہا تو سلام کیا اوسکو اوسنی جواب یا زبان سے
پہر لوٹی عبداللہ بن عمر اور کہا اوس سے جب کوئی سلام کرے تمپر اور تم نماز پڑہتے ہو تو زبان سی جواب نہ دو بلکہ ہاتہ سی اشارہ
کردو ف م کیونکہ زبان سی جواب سلام کا دینا فاسد کرتا ہے نماز کو امام اربعہ کی نزدیک اور قتادہ اور حسن اور ایک
جماعت تابعین کی نزدیک فاسد نہین کرتا بلکہ زبان سے جواب دینا نماز مین درست ہے ابن عبدالبر نے کہا کہ مصلے کو سلام کرنا
بعض کی نزدیک درست ہی اور بعض کی نزدیک نادرست ہی اور دلیل جواز کی حدیث ہی انصار کی کہ وہ آتی تہی اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نماز مین ہوتے تہے پس سلام کرتی تہی انصار اور آپ جواب دیتی تہی اشارہ سی بعضون نی اسکی تاویل
یون کی ہی کہ آپ اشارہ سی منع کرتے تہے کہ پہر ایسا نکرین (زرقانی) یہ تاویل ظاہر متبادر کی بالکل خلاف ہی اسلیئے
کہ اگر مقصود آپکو منع ہوتا تو بعد نماز کے ایکبار منع کردیتے تاکہ انصار پہر ایسا نکرتے مگر ایسا نہین ہوا بلکہ انصار جب آتے
تہے اور آپ نماز مین ہوتے تہے تو سلام کرتے تہے عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول من نسی صلوۃ فلم یذکرھا الا
وھو مع الامام فاذا سلم الامام فلیصل الصلوۃ التی نسی ثم لیصل بعدھا الاخری ترجمہ نافع سی روایت
ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تہے جو شخص بہولجاوی نماز کو پہر یاد کری اور وہ دوسرے نماز مین امام کی پیچہے ہو تو جب امام
سلام پہیرے تو چاہیئے کہ اوس نماز کو پڑہ کر جو نماز امام کی ساتہ پڑہی ہے اوسکا اعادہ کرے ف م مثلاً ظہر کے
پڑہنا بہولگیا اور عصر کی نماز جماعت سی پڑہ رہا تہا جب اوسکو یاد آیا کہ ظہر کے نماز نہین پڑہی ہے تو بعد امام کی فراغت کی ظہر کی
نماز پڑہے اور پہر عصر کو دوبارہ پڑہے اسلیئے کہ عصر اوسکی درست نہین ہوئی بوجہ ترتیب فوت ہوجانیکی ائمہ ثلثہ یعنی
ابوحنیفہ اور مالک اور احمد کا یہی قول ہی اور شافعی کی نزدیک ظہر پڑہ لی اور عصر کا اعادہ نکرے عن واسع بن حبان
انہ قال کنت اصلی وعبداللہ بن عمر مسند ظہرہ الی جدار القبلۃ فلما قضیت صلوتی انصرفت الیہ من
قبل شقی الایسر فقال عبداللہ بن عمر ما منعک ان تنصرف عن یمینک قال فقلت رایتک فانصرفت الیک
فقال عبداللہ فانک قد اصبت ان قائلا لا یقول انصرف عن یمینک فاذا کنت تصلی فانصرف حیث شئت ان شئت عن
یمینک وان شئت عن یسارک ترجمہ واسع بن حبان سی روایت ہی کہ مین نماز پڑہ رہا تہا اور عبداللہ بن عمر قبلہ کیطرف پیٹ
کئے ہوئے بیٹہے تہے تو جب نماز سے مین فارغ ہوا بائین طرف سی مڑکر اونکی بائین گیا تو عبداللہ بن عمر نے کہا تو داہنی
طرف سے مڑکر کیون نہ آیا مینے کہا کہ آپکو دیکہکر بائین طرف سے مڑکر چلا آیا عبداللہ نے کہا تو نے اچہا کیا ایکشخص کہتی ہین
کہ جب نماز پڑہ چکے تو داہنے طرف سی مڑکر تو جب نماز پڑہے تو جدہر سے چاہے مڑکر جاوے داہنے طرف سی یا بائین طرف سے
ف م آنحضرت سی دونو فعل ثابت ہین سو اسطے عبداللہ بن عمر نے انکار کیا اوس شخص پر جو داہنی طرف سے

مرنیکو لازم جانتا ہے عن عبد ربہ بن سعید قال سئل رجل من المہاجرین ابا بکر بن محمد بن عمرو بن
العاص اصلی فی عطن الابل فقال ابی لا ولکن صل فی مراح الغنم ترجمہ عبد ربہ بن سعید کہتے ہین
پوچھا کیا نماز پڑہون مین اونٹون کے بیٹھنے کی جگہہ مین کہا نہین نماز بکری کی تہانون مین ف ہم
یہ حدیث اسانید متعددہ سے مروی ہی اونٹون کی منزل کی جگہہ مین نماز کو منع فرمایا اسلیئے کہ وہان نماز
کے ٹوٹ جانیکا یا نماز ہی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہی بر خلاف بکریون کی اور ایک روایت مین ابوداؤد کے ہے کہ
اونٹون کی بیٹھنے کی جگہہ مین شیاطین ہین اور بکریون کی جگہہ مین برکت ہی تو وہان نماز پڑہو عن سعید ابن
المسیب انہ قال ما صلوا فیجلس فی کل رکعۃ منہا فقال سعید ما ذلک الذی یذہب اذا فاتتہ منہا رکعۃ ترجمہ سعید بن
المسیب نے کہا کہ وہ کون سی نماز ہی جسمین ہر رکعت کی بعد بیٹہنا پڑے ہر رکعت کی بعد بیٹہنا تو نماز مغرب کی ہی جب ایک رکعت
فوت ہوجاوی امام کی ساتہ کہا مالک نی یہی طریقہ ہی کل نماز کا ف فرماتی ہر نماز مین جسقدر فوت ہوجاوی
اوسکو آخر نماز کا سمجہنا اور جسقدر ملی اوسکو اول اپنی نماز کا یعنی اسیواسطے اگر کسی شخصکو مغرب کی ایک رکعت ملی تو
وہ ایک رکعت اور پڑہ کر بیٹہے کیونکہ اب اوسکی دو رکعتین ہوئین اس سے معلوم ہوا کہ جو رکعت اوسنے پائی ہی وہ
ابتدا ہی اوسکی نماز کے ورنہ اگر اخیر ہوتی تو دو رکعتونکے بعد بیٹہنا پڑتا ہی حکم ہر نماز مین ہی اور بعضون نی اس
عبارت کی معنی یہ کیئی ہین کہ ہر نماز مین یہ سوال پورا ہوسکتا ہے دوگانہ نماز جیسے فجر کی اوسمین تو ظاہر ہی اور چار
رکعتی نماز مین اسطور سے کہ ایک شخص نے امام کے پیچہے اقتدا کی اور وہ ایک رکعت پڑہ چکا تہا تو اب ایک رکعت پڑہ کی امام
کے ساتہ بیٹہا پہر اوسکی نکسیر پہوٹی اور وضو کرکے آیا جب تک امام نماز پڑہ چکا اب وہ ایک رکعت اور پڑہ کر بیٹہے گا پہر تیسری
رکعت پڑہکر بہول کی بیٹہہ گیا اب وہ چوتہی رکعت پڑہکر پہر بیٹہے گا تو ہر رکعت کے بعد قعدہ ہوا عن ابی قتادۃ الانصاری
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی وہو حامل امامۃ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولابی العاص بن ربیعۃ بن عبد شمس فاذا
سجد وضعہا واذا قام حملہا ترجمہ ابو قتادہ انصاری سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے اپنی
نواسی امامہ کو جو بیٹی زینب کے تہین ابو العاص سے اوٹہای ہوی تو جب سجدہ کرتے آپ بٹہا دیتی اونکو زمین پر پہر جب
کہڑے ہوتے اوٹہا لیتے ف ہم زینب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی بیٹی تہین شوہر اونکی ابو العاص
بن ربیعہ کافر تہے پہر اسلام لائے قبل فتح کے اور ہجرت کی تو دیدیا آنحضرت نی زینب کو اونہین کو اور مرین زینب
اونکے نکاح مین امام مالک نے اس حدیث کی تاویل یہ کی ہی کہ یہ فعل نوافل مین تہا کیونکہ یہ عمل کثیر ہے اور عمل کثیر
فاسد کرتا ہے نماز کو مگر یہ تاویل صحیح نہین معلوم ہوتی کیونکہ مسلم کی روایت مین ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم امامت کرتے
تہے لوگون کی اور امامہ اونکی کندہی پر تہین اور ابو داؤد کی روایت مین ہی کہ یہ واقعہ ظہر یا عصر کے نماز مین تہا
نووی نی کہا کہ بعض مالکیہ نی اس حدیث کی منسوخ ہونیکا دعوی کیا ہے بعضون نے یہ کہا ہے کہ یہ فعل خصائص

ہین سی تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعضون نی کہا بہ سبب ضرورت کے تہا اور یہ سب دعوی باطل اور مردود ہین اور حق یہ ہے کہ اسقدر عمل سی نماز باطل نہین ہوتے (زرقانی باختصار) عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یتعاقبون فیکم ملائکۃ باللیل وملائکۃ بالنہار ویجتمعون فی صلوۃ العصر وصلوۃ الفجر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسالہم وھو اعلم بھم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناھم وھم یصلون واتیناھم وھم یصلون ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی آتی جاتی رہتی ہین فرشتی تمہاری باس رات کی جدا اور دن کی جدا اور جمع ہوجاتی ہین سب عصر کے اور فجر کے نماز مین پہر وہ فرشتی جو رات کو تمہاری ساتہ رہتی ہین چڑہ جاتی ہین اوپر پس پوچہتا ہے اونسی پروردگار اور وہ خوب جانتا ہی کس حال مین چہوڑا تمنے میرے بندونکو کہتی ہین ہمنے چہوڑا اونکو نماز مین اور جب ہم گئی تہی جب بہی وہ نماز پڑہتے تہے ف م یعنی دن کی فرشتے الگ مقرر ہین اور رات کی الگ مگر فجر کے نماز کی وقت رات کی فرشتے جانیکا قصد کرتے ہین اتنی مین دنکی فرشتے آجاتی ہین تو اسمین ملاقات ہوجاتی ہی اسیطرح عصر کے نماز مین دنکی فرشتی جانیکا قصد کرتی ہین اتنی مین رات کی فرشتے آجاتی ہین پس باہم ملاقات ہوجاتی ہی یہ جو فرمایا آپنی کہ فرشتی چڑہ جاتی ہین اوپر جب اونسی پروردگار پوچہتا ہی اس سی معلوم ہوا کہ پروردگار جل شانہ ہماری اوپر اپنی عرش مقدس پر ہی نہ ہیچے ہمارے یا ہر جگہہ جیسی بعض ملحدونکا اعتقاد ہی عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مروا ابابکر فلیصل للناس فقالت عایشۃ ان ابابکر یا رسول اللہ اذا قام فی مقامک لم یسمع الناس من البکاء فمر عمر فلیصل للناس فقال مروا ابابکر فلیصل للناس قالت عایشۃ فقلت لحفصۃ قولی لہ ان ابابکر اذا قام فی مقامک لم یسمع الناس من البکاء فمر عمر فلیصل للناس ففعلت حفصۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکن لانتن صواحب یوسف مروا ابابکر فلیصل للناس فقالت حفصۃ لعایشۃ ما کنت لاصیب منک خیرا ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا مرض موت مین ابوبکر کو نماز پڑہانیکا تو کہا مینے یا رسول اللہ ابوبکر جب آپکی جگہہ پر کہڑے ہونگے تو روتی روتی اونکی آواز نہ نکلی گی ف م یعنی کہ وہ نرم دل ہین مسجد مین ت تو حکم کیجیی عمر رضہ کو نماز پڑہانیکا فرمایا آپنی کہو ابوبکر سی نماز پڑہانیکو کہا عایشہ نی کہ مینی حفصہ سی کہا تم کہو آنحضرت سے ابوبکر جب آپکی جگہہ مین کہڑی ہونگی تو روتی روتی اونکی آواز نہ نکلی گی پس حکم کیجیی عمر کو نماز پڑہانیکا سو کہا حفصہ نی تب فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی تم یوسف کی ساتہیان ہو کہو ابوبکر سی نماز پڑہانیکو پس کہا حفصہ نی عایشہ سے تمسے کبہی بہلائی نہوئی ف م یوسف کی ساتہیون سی زلیخا مراد ہی جسنی دلمین کچہہ مطلب کہا تہا اور ظاہر مین کچہہ دلمین تو یہ غرض تہی کہ یہ عورتین حضرت یوسف کا حسن وجمال دیکہکر مجہے اونکی عشق مین معذور رکہین اور ظاہر مین دعوت کا بہانہ کیا تہا اسیطرح یہان پر یوسف کی ساتہیون سی صرف حضرت عایشہ مقصود ہین

ف پروردگار جل شانہ ہمارے اوپر اپنی عرش مقدس پر ہی نہ ہیچے ہمارے یا ہر جگہہ جیسے بعض ملحدونکا اعتقاد ہی

ظاہر ہین انہون نی ابو بکر کی دل کی نرمی اور رقت بیان کرکے دو دو تین تین بار حضرت سی پوچھہ لیا اور اصل غرض یہ تہی کہ ابو بکر کی امامت مضبوط ہوجاوے اور کسی کو عذر کی گنجایش اوسمین نرہی اس حدیث سی ابو بکر کی فضیلت حضرت عمر رضہ بلکہ تمام صحابہ پر پائی گئی کیونکہ امامت صغرٰی قرینہ ہے امامت کبرٰی کا اور تصریح سی اپنی امامت کبرٰی کو واسطے ابو بکر کے ثابت نہ کیا اسلئے کہ اس بارہ مین کوئی وحی نہین ہوئی تہی مگر دل سی آپ ابو بکر کا خلیفہ ہونا چاہتے تہے

(زرقانی) عن عبید اللہ بن عدی بن الخیار انہ قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس بین ظہرانی الناس اذ جاءہ رجل فسارہ فلم ندر ما سارہ یہ حتی جہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ھو یستاذنہ فی قتل رجل من المنافقین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین جہر الیس یشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ قال الرجل بلی ولا شہادۃ

له قال الیس یصلی قال بلی ولا صلوۃ لہم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولئک الذین نہانی اللہ عنہم

ترجمہ عبید اللہ بن عدی سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی لوگونمین اتنی مین ایک شخص آیا اور کان مین کچہ بات آپکی کہنی لگا ہمکو خبر نہین ہوئی کیا کہتا ہی یہانتک کہ آپ پکار کر بولا وٹہی تب معلوم ہوا کہ وہ شخص حضرت سی ایک منافق کی قتل کی اجازت چاہتا تہا تو جب پکارا وٹہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا وہ شخص گواہی نہین دیتا اس امر کی کہ کوئی معبود حق نہین ہی سوا خدا کی اور محمد بیشک اوسکی رسول ہین اوس شخص نے کہا ہان مگر اوسکی گواہی کا کچہ اعتبار نہین تب فرمایا آپنی کیا وہ نماز نہین پڑہتا بولا ہان نماز پڑہتا ہی لیکن اوسکی نماز کا کچہ اعتبار نہین ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی ایسی لوگون کی قتل سی منع کیا ہے مجہکو اللہ نے ف ۱ جو توحید اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی قایل ہون اور نماز پڑہتے ہون اونکا قتل دین کی وجہ سے

درست نہین ہی البتہ قصاصًا یا حدًا درست ہی عن عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبیاءہم مساجد ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اے پروردگار مت بنا میری کوبت کہ لوگ اوسکو پوجین بہت بڑا غضب اللہ کا اون لوگون پر ہے جنہون نے اپنی پیغمبرونکی قبرونکو مسجد بنالیا ف ۲ وثن کہتی ہین اوس چیز کو جو پوجے جاوی سوا اللہ کے چاہے جہاڑ ہو چاہی پہاڑ لکڑی ہو یا پتہر قبر ہو یا تابوت جہنڈا ہو یا نیزہ چلہ ہو یا دیگ

فرمایا اللہ جل جلالہ نی فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور یعنی تم بتون کی نجاست سی اور جہوٹ بولنی سی بتون کی نجاست شریک کرنا ہی اونکا اللہ جل جلالہ کی ساتہ صفات مین پتہر جو فرمایا کہ اون لوگون نے اپنی اپنی نبی کی قبرونکو مسجد بنالیا تہا اسکی چند معنی ہین ایک تو یہ کہ مسجد جگہہ عبادت اور نماز کی ہی اون لوگون نی اپنی انبیا کی قبرون پر عبادت اور نماز شروع کی تہی دوسرے یہ کہ مسجدون کی طرح قبرونکی طرف سجدہ کرتی تہے تیسری یہ کہ قبرون کو سجدہ کی جگہہ سمجہکر وہان سجدہ کرتے تہی چوتہی یہ کہ مسجدون کی طرح قبرون پر آمد رفت

ف ۱ اسی سی معلوم ہوا کہ جو توحید اور رسالت کا قایل ہو اور نماز پڑہتا ہو اوسکا قتل کرنا درست نہین ہی اور جو شخص توحید اور رسالت کا قایل نہین ہی اوسکو قتل کرنا درست ہی

ف ۲ اسی سی معلوم ہوا کہ جو شخص قبر کو سجدہ کرتا ہی یا قبر کی طرف سجدہ کرتا ہی یا قبر کو سجدہ کی جگہہ سمجہتا ہی وہ بت پرست ہی

کرتی تہی دوسری روایت مین ہی کہ لعنت کی اللہ نی اون لوگون پر جنہون نی اپنی اپنی انبیا کی قبرونکو مسجد بنایا
زرقانی نی کہا کہ جب یہ افعال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر پر ممنوع ہوئی تو تمام آثار شریفہ کا یہی حال
ہوگا بلکہ امام مالک نی مکروہ رکہا ہی ڈہونڈہنا ایسی مقامات کا جیسے ڈہونڈہنا شجرہ رضوان کی جگہہ کا تاکہ
مخالفت ہو یہود اور نصاریٰ کے حضرت عمر رضہ نی شجرہ رضوان کو کٹہواڈالا جب سنا کہ لوگ اوسکی زیارت کو آتی
جاتی ہین بہرحال اس حدیث صحیح سی یہ امر ثابت ہی کہ جو شخص کسی ولی یا نبی کی قبر کو سجدہ کری یا نماز مین اوسکی طرف
منہ کرے جیسے بعض لوگ حضرت غوث الاعظم کے مزار کیطرف منہ کرکے نماز پڑہتے ہین یا اونکی پرستش اور عبادت
کی نیت سی وہان رکوع کرے یا ہاتہ باندہ کر کہڑا ہو وہ مغضوب علیہ اور ملعون ہی معاذ اللہ من ذلک

جو شخص حضرت غوث الاعظم کے مزار کیطرف منہ کرکے نماز پڑہتا ہو یا ہاتہ باندہ کر کہڑا ہو ملعون ہے

امام ہمام ابن القیم نی اغاثۃ اللہفان مین اس حدیث کی خوب تحقیق کی ہی جسکو منظور ہو دیکہہ لیوی عن محمود
بن لبید الانصاری ان عتبان بن مالک کان یؤم قومہ وھو اعمی وانہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا تکون الظلمۃ
والمطر والسیل وانا رجل ضریر البصر فصل یا رسول اللہ فی بیتی مکانا اتخذہ مصلی قال فجاءہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال این تحب ان اصلی فاشار لہ الی مکان من البیت فصلی فیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ محمود بن لبید انصاری سی روایت ہی کہ عتبان بن مالک امامت کرتے تہی
اپنی قوم کی اور اونکی بینائی مین ضعف تہا تو کہا انہون نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کبہی اندہیرا یا پانی
یا بہاو ہوتا ہے اور میری بینائی مین فرق ہی تو آپ میری گہر مین کسی مقام پر نماز پڑہ دیجئے تاکہ مین اوسجگہہ کو
اپنا مصلے بناؤن پس آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور کہا کہ کسجگہہ تم پسند کرتے ہو نماز میری انہون نے
ایک جگہہ بتادی آپنی وہان نماز پڑہ دی ف ہ محمود بن لبید یحیی کی غلطی ہے صحیح محمود بن الربیع ہے
(زرقانی) عن عبد اللہ بن زید بن عاصم انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی
رجلیہ علی الاخری ترجمہ عبد اللہ بن زید سی روایت ہی کہ اونی دیکہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چت لیٹی ہوی رہے
مسجد مین ایک پاؤن اپنا دوسرے پاؤن پر تہا ف ہ صحیحین مین جابر رضہ سے مروی ہی کہ منع کیا
آپنی اس سی بعض لوگون نی کہا ہی کہ منع اوس صورت مین ہی جب شرمگاہ کے کہلنے کا خوف ہو ورنہ
درست ہی عن سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان کانا یفعلان ذلک ترجمہ سعید بن
المسیب سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان ایسا کیا کرتے تہی یعنے ایک پاؤن دوسرے پاؤن پر
رکہکر چت لیٹتی تہی عن یحیی بن سعید ان عبد اللہ بن مسعود قال لانسان انک فی زمان کثیر فقہاءہ قلیل قراءہ تحفظ
فیہ حدود القرآن وتضیع حروفہ قلیل من یسال کثیر من یعطی یطیلون فیہ الصلوۃ ویقصرون الخطبۃ یبدؤن اعمالہم
قبل اھواءہم وسیاتی علی الناس زمان قلیل فقہاءہ کثیر قراءہ تحفظ فیہ حروف القرآن وتضیع حدودہ کثیر من

یسال قلیل من یعطی یطیلون فیہ الخطبۃ ویقصرون الصلوٰۃ یبدؤن فیہا ہواہم قبل اعمالہم ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نی کہا ایک شخص سی تم ایسی زمانہ مین ہوکہ عالم اوسمین بہت ہین صرف لفظ پڑہنی والی کم ہین کیا جاتا ہی قرآن کی حکمون پر اور لفظون کا ایسا خیال نہین کیا جاتا پوچہنے والی کم ہین جواب دینی والے بہت ہین مانگنے والی کم ہین اور دینی والی بہت ہین لمبا کرتے ہین نماز کو اور چہوٹا کرتے ہین خطبہ کو نیک عمل بہی کرتی ہین اور نفس کی خواہش کو مقدم نہین کرتی اور قریب ہی کہ ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کم ہونگی عالم اوسوقت مین الفاظ پڑہنے والی بہت ہونگے یاد کیے جاوینگے الفاظ قرآن کی اور اوسکی حکمون پر عمل نہ کیا جاویگا پوچہنی والی اور مانگنی والی بہت ہونگی اور جواب دینی والی اور دینی والی بہت کم ہونگی لمبا کرینگے خطبہ کو اور چہوٹا کرینگی نماز کو اپنی خواہش نفس پر چلین گی اور عمل نیک نہ کرینگے **ف مہ** وہ وقت اب آیا ہی کہ قرآن شریف کو یاد کرنیوالے بہت لوگ ہین مگر اوسکی معانی سمجہنے والی اور اوسپر عمل کرنیوالی کم ہین بلکہ بعضے شیاطین ایسی پیدا ہوئی ہین جو قرآن شریف اور حدیث کی معنی پڑہانی سی اور اوسکا ترجمہ عوام کو سکہانی سی منع کرتے ہین اور کہتی ہین کہ قرآن کی ترجمہ پڑہنے سے آدمی گمراہ ہوجاتا ہی معاذ اللہ من ذلک **عن** یحیی بن سعید انہ قال بلغنی ان اول ما ینظر فیہ من عمل العبد الصلوٰۃ فان قبلت منہ نظر فیما بقی من عمله وان لم تقبل منہ لم ینظر فی شئ من عمله **ترجمہ** یحیی ابن سعید سی روایت ہی کہ پونہچا اونکو قیامت کی دن پہلے نماز دیکہی جاویگی اگر نماز قبول ہوگئی تو پہر اور عمل اوسکی دیکہی جاوینگی ورنہ کوئی عمل پہر نہ دیکہا جاویگا **ف مہ** طبرانی نی معجم اوسط مین روایت کیا انس سی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اول سب عملون سے نماز دیکہی جاویگی اگر وہ اچہی نکلی تو سب عمل اچہی ہونگی ورنہ سب خراب ہونگی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور ترمذی نی بہی مانند اسکی روایت کیا ہی **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان احب العمل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یداوم علیہ صاحبہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ کام بہت پسند تہا جو ہمیشہ آدمی اوسکو کرتا رہی **ف مہ** دوسری روایت مین ہے کہ پسند کام اللہ جل جلالہ کی نزدیک وہی جسکو آدمی ہمیشہ کرتا رہے اگرچہ قلیل ہو **عن** سعد بن ابی وقاص انہ قال کان رجلان اخوان فہلک احدہما قبل صاحبہ باربعین لیلۃ فذکرت فضیلۃ الاولی عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم یکن الآخر مسلما قالوا بلی یا رسول اللہ وکان لا بأس بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یدریکم ما بلغت بہ صلوتہ انما مثل الصلوٰۃ کمثل نہر عذب بباب احدکم یقتحم فیہ کل یوم خمس مرات فما ترون ذلک یبقی من درنہ فانکم لا تدرون ما بلغت بہ صلوتہ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سی روایت ہی کہ دو بہائی تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اونمین سی ایک دوسرے سے بیس دن پہلی مرگیا تو لوگون نی تعریف کی اوسکی جو پہلے مرا تہا تب فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی کیا دوسرا بہائی مسلمان نہا بولے ہان مسلمان تہا وہ بہی کچہ برا نہا تب فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی تم کیا جانو

بعضے شیاطین ایسی پیدا ہوئی ہین جو ترجمہ قرآن اور حدیث کی منع کرتے ہین

دوسرے کی نماز نی اوسکو کسدرجہ پر پہنچا یا نماز کی مثال ایسی ہی جیسے ایک نہر میٹھے پانی کی بہت گہری کسیکے دروازہ پر ہے
اور وہ اوسمین پانچ وقت غوطہ لگا یا کری کیا اوسکی بدن پر کچھ میل رہیگا بہر تم کیا جانو کہ نماز نی دوسرے بھائیکا مرتبہ کسدرجہ
کو پہونچا یا ف م یعنے چالیس دن تک کی نمازین اوسکی زائد ہوئین پہلے بھائی کی نمازون سی پھر اوسیقدر اوسکا
درجہ اللہ جل جلالہ نی بڑہا یا ہوگا یا اللہ تو ہماری اعمال کو قبول فرما اور ہمارے نماز کو پسند کرے اور ہمکو توفیق دی اچھی طرح
دل لگاکر نماز پڑہینگے اور بچا دی ہمکو شیطان کی وسوسون سے عن مالک انہ بلغہ ان عطاء بن یسار کان اذا مر علیہ بعض من
یبیع فی المسجد دعاہ فسألہ ما معک وما ترید فان اخبرہ انہ یرید ان یبیعہ قال علیک بسوق الدنیا فانما ھذا سوق الاخرۃ
ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عطاء بن یسار جب دیکہتے کسی شخص کو جو سودا بیچتا ہے مسجد مین بلاتی اوسکو پہر پوچہتے اوس سے کیا ہے
تیری پاس اور تو کیا چاہتا ہی اگر وہ بولتا کہ مین بیچنا چاہتا ہون تو کہتے کہ جا تو دنیا کی بازار مین یہ تو آخرت کا بازار ہی
ف م یعنی یہان آخرت کا سودا ہوتا ہی دنیا کی چیزین بیچنی کا یہان کیا موقع ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کسی شخصکو تم مسجد مین بیچتے دیکہو تو کہو اللہ تیری تجارت مین نفع نہ دی اور جب کسیکو مسجد مین اپنی چیز ڈہونڈہتے
دیکہو بولو اللہ کرے تیری چیز نہ ملے اور فرمایا حضرت نی کہ مسجدین بنائی گئی ہین واسطی ذکر الہی کی عن مالک انہ بلغہ
ان عمر بن الخطاب بنی رحبۃ فی ناحیۃ المسجد تسمی البطیحاء وقال من کان یرید ان یلغط او ینشد
شعرا او یرفع صوتہ فلیخرج الی ھذہ الرحبۃ ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عمر نے ایک جگہہ بنا دی تہی مسجد کی کونے مین
اوسکا نام بطیحا رہتا اور کہدیا تہا کہ جو کوئی بک بک کرنا چاہے یا شعرین پڑہنا چاہی یا پکارنا چاہی تو اوسجگہہ چلا
جاوی ف م تاکہ مسجد کی تعظیم نہ جاوی اسکیی کہ مسجدین بنائی گئی ہین نماز اور ذکر الہی کی لیئی ابو داؤد کی حدیث
مین ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مسجد مین شعرین پڑہنے سے اور بیع و شرا سے مگر اگر شعر کا مضمون اچہا ہو جیسے
اللہ جل جلالہ کی اطاعت اور عبادت کا شوق و ذوق زیادہ ہو تو بعضون نی پڑہنا جایز رکہا ہی اور دلیل اونکی حدیث
ہی ابو ہریرہ کی کہ حضرت عمر نے منع کیا حسان رض کو شعر پڑہنے سے مسجد مین تو حسان نی جواب دیا کہ مین شعر پڑہے
اوس شخص کی سامنے جو تم سے بہتر تہا یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مگر صحیح یہ ہی کہ اگر شعر بہی مضمون کی بہی ہو تب بہی
مسجد مین نہ پڑہنا اولی ہے عن طلحۃ بن عبید اللہ یقول جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اھل نجد ثائر الراس یسمع دوی
صوتہ ولا یفقہ ما یقول حتی دنا فاذا ھو یسأل عن الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ قال ھل علی
غیرھن قال لا الا ان تطوع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصیام شھر رمضان قال ھل علی غیرہ قال لا الا ان تطوع قال وذکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الزکوۃ فقال ھل علی غیرھا قال لا الا ان تطوع قال فادبر الرجل وھو یقول واللہ لا ازید علی ھذا ولا انقص
منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سی روایت ہی وہ کہتی ہی آیا ایک شخص
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس نجد کا رہنی والا اوسکی سر کی بال بکہری ہوئی تہی اور اوسکی آواز کی بہنبہناہٹ سنائی

دیتی تھی لیکن اوسکی بات سمجھہ مین نہ آتی تھی یہانتک کہ قریب آیا تو وہ یوچھتا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی معنی فرمایا آپنی پانچ نمازین پڑہنا رات دن مین تب وہ شخص بولا سوا انکی اور بہی کوئی نماز مجہپر ہے آپنی فرمایا نہین مگر نفل پڑہنا چاہی تو پڑہ فرمایا آپنی اور روزہ رمضان کی بولا سوا انکی اور بہی کوئی روزہ مجہپر ہی فرمایا آپنی نہین مگر نفل رکہی تو پہر ذکر کیا آپنی زکوۃ کا وہ شخص بولا اسکے سوا بہی کچہ صدقہ مجہپر فرض ہی فرمایا نہین مگر اگر صدقہ چاہی تو دے پس پیٹہہ موڑکر چلا وہ شخص تب فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیڑا اسکا پار ہوا اگر سچ بولا **ف م** یعنی ان سب باتون پر عمل کیا تو اوسکو نجات ہوجاویگی **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یعقد الشیطان علی قافیۃ راس احدکم اذا ہو نام ثلث عقد یضرب مکان کل عقدۃ علیک لیل طویل فارقد فان استیقظ فذکر اللہ انحلت عقدۃ فان توضاء انحلت عقدۃ فان صلی انحلت عقدۃ فاصبح نشیطا طیب النفس والا اصبح خبیث النفس کسلان

ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی سوجاتا ہی تو باندہتا ہی شیطان اوسکی گدی تین گرہین ہر گرہ مار کر کہتا جاتا ہی کہ ابہی تجکو بڑی رات باقی ہی تو سورہ پس اگر جاگتا ہی آدمی اور یاد کرتا ہی اللہ جل جلالہ کو کہلجاتی ہی ایک گرہ اگر وضو کرتا ہی کہلجاتی ہی دوسری گرہ پہر اگر نماز پڑہتا ہی صبح کی کہلجاتی ہی تیسری گرہ پس پاتا ہی وہ شخص اوسدن خوش دل اور خوش مزاج ورنہ رہتا ہی بدنفس مجہول **العمل فی غسل العیدین** عیدین کی غسل کا بیان کہا مالک نی کہ مینی سنا ہی بہت علما سی کہتی تہی عید فطر اور عید اضحی مین اذان اور اقامت نہ تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانہ سی ابتک مالک نی کہا ہماری نزدیک اسمین کچہ اختلاف نہین ہی **ف م** بخاری اور مسلم مین ابن عباس اللہ جابر سی مروی ہی کہ اذان نہین ہوتی تہی عیدین کی نماز کی لئی اور نہ اقامت اور نسائی نی روایت کیا ابن عمر سی اور ابوداود نی ابن عباس سی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی عید کی بغیر اذان اور اقامت کی ابن ابی شیبہ نی روایت کیا کہ اول جسنی اذان نکالی عید مین معاویہ ہین اور شافعی نی کہا کہ حجاج نی نکالا اذان کو جب حاکم ہوا مدینہ کا اور ابن منذر نی روایت کیا کہ زیاد نی بصرہ مین اس فعل کو ایجاد کیا اور داودی نی کہا کہ مروان نی نکالا اس فعل کو اور ابن حبیب نی کہا کہ ہشام نی اور ابن منذر نی روایت کیا ابو قلابہ سی کہ اول اسکو عبداللہ بن الزبیر نی نکالا جمہور علما کا یہی مذہب ہی کہ عیدین مین اذان اور اقامت نہین ہی **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یغتسل یوم الفطر قبل ان یغدو الی المصلی ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر رضہ غسل کرتی تہی عید فطر کے دن قبل عید گاہ جانیکی **الامر بالصلوۃ قبل الخطبۃ فی العیدین** نماز عید کی قبل خطبہ کے پڑہنا **عن** ابن شہاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی یوم الفطر ویوم الاضحی قبل الخطبۃ ترجمہ روایت ہی ابن شہاب سی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی عید فطر اور عید اضحی کی قبل خطبہ کی یعنی خطبہ عیدین کا بعد نماز عیدین کی پڑہتے تہی **ف م** اس حدیث کو مالک نی مرسلا روایت

فی غسل العیدین

فی نماز العید قبل الخطبۃ

کیا ہی بخاری مسلم نی اسکو سند کیا عبید اللہ سی انہون نی نافع سی انہون نی ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز
پڑہتے تہے عید کی فطر اور ضحی مین پہر خطبہ پڑہتے تہے بعد نماز کے عن مالک انہ بلغہ ان ابابکر و عمر بن الخطاب کانا یفعلان ذلک
ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ حضرت ابوبکر اور عمر بہی ایسا ہی کرتے تہی یعنی بعد نماز کے خطبہ پڑہتے تہے عیدین مین عن ابی
عبید مولی ابن ازہر انہ قال شہدت العید مع عمر بن الخطاب فصلی ثم انصرف فخطب الناس فقال ان ہذین یومان نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن صیامہما یوم فطرکم من صیامکم والآخر یوم تاکلون فیہ من نسککم قال ابو عبید ثم شہدت العید مع عثمان
بن عفان فجاء فصلی ثم انصرف فخطب وقال انہ قد اجتمع لکم فی یومکم ہذا عیدان فمن احب من اہل العالیۃ
ان ینتظر الجمعۃ فلینتظرہا ومن احب ان یرجع فقد اذنت لہ قال ابو عبید ثم شہدت العید مع علی
بن ابیطالب وعثمان محصور فجاء فصلی ثم انصرف فخطب ترجمہ ابو عبید سے جو مولی ہین عبد الرحمن بن ازہر کے روایت ہے
کہ مین حاضر ہوا عید کو ساتہ عمر بن الخطاب کے تو نماز پڑہی حضرت عمر نے پہر فارغ ہوئی اور خطبہ پڑہا تو کہا کہ یہ دو دن
عید فطر اور عید اضحی کے) وہ دن ہین کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی روزہ رکہنی سی ان دنون مین یہہ
عید الفطر وہ دن ہے جسدن تم روزہ موقوف کرتی ہو اور عید اضحے وہ دن ہی کہ اوسدن اپنی قربانی کا گوشت
کہاتی ہو ابو عبید نے کہا کہ پہر حاضر ہوا مین عید کو عثمان بن عفان کی ساتہ تو انہون نی آنکر نماز پڑہی پہر نماز سے
فارغ ہوکر خطبہ پڑہا اور کہا کہ آج کی روز دو عیدین ہین (ایک عید الفطر اور ایک جمعہ) تو جس شخص کا جی چاہے باہر والون سے
ف م یعنے گانون کی رہنی والون سی جو مدینہ کے اطراف مین دور دور واقع تہے بعضے آٹہہ میل پر اور بعضے
اس سے کم ت تو ٹہہر جاوی جمعہ کیواسطے اور جو چاہے کہ اپنے گہر جاوی تو چلا جاوی مینے اجازت دی کہا ابو عبید نے
پہر حاضر ہوا مین عید کو ساتہ علی ابن ابیطالب کے اور عثمان کہڑی ہوی تہی ف م یعنے باغیون نی بلوہ کرکے
اونکو مکان مین گہیر کہا تہا ت تو حضرت علی نی آنکر نماز پڑہائی پہر نماز سے فارغ ہوکر خطبہ پڑہا ف م ان
حدیثون سی ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفای راشدین کا یہ دستور تہا کہ عیدین مین نماز کے بعد
خطبہ پڑہتے تہے لیکن مروان نی یہ بدعت ایجاد کی کہ خطبہ نماز کے اول پڑہا روایت کیا اوسکو مسلم نے اور حضرت عثمان
سے جو ابن المنذر نی روایت کیا کہ انہون نی خطبہ پڑہا نماز کے اول اور ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نی حضرت عمر
سے ایسا ہے نقل کیا معارض نہیں ہے اوس روایت کی یہ روایات صحیحہ تو عمل ان روایات صحیحہ پر اولے ہے علے الخصوص
اوس صورت مین جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی بہی ایسا ہی ثابت ہی فرمایا اللہ جل جلالہ نے لقد کان لکم
فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ تمکو رسول اللہ کے پیروی اچہی ہی زرقانی نی کہا کہ اس حدیث سی عید کی نماز پڑہنا بغیر امام
اور حاکم کی ثابت ہوئی تو جمعہ پڑہنا بطریق اولی درست ہوگا اسلئے کہ عثمان رض محصور تہی اور علی بن ابیطالب اوسوقت تک امام ہوئے
تہی لیکن ابو حنیفہ نی جمعہ اور عیدین کو مثل حدود کے کردیا کہ بغیر سلطان کی ادا نہین ہوسکتین الامر بالاکل قبل الغذو

فی العید عید الفطر مین نماز کو جانیکے اول کچھہ کہا لینا **عن** عروۃ بن الزبیر انہ کان یاکل یوم الفطر قبل ان یغدو **ترجمہ** عروہ بن الزبیر عید الفطر کے روز کچھہ کھانا کہا لیتے قبل نماز کو جانیکے **ف م** بخاری نے روایت کیا انس سی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہین جاتے تہی نماز کو عید الفطر کے دن یہانتک کہ کہا لیتے تہی چند کہجورین طاق عدد سی یعنی تین یا پانچ یا سات یا نو **عن** سعید بن المسیب انہ اخبرہ ان الناس کانوا یومرون بالاکل قبل الغدو **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ لوگونکو حکم ہوتا تہا کہا لینی کا قبل نماز کو جانیکے مالک نی کہا کہ مین کہانا کہا نا لازم نہین دیکہتا عید اضحی مین قبل نماز کے **ف م** بلکہ نہ کہانا افضل ہے ترمذی اور حاکم نی روایت کیا بریدہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ کہاتی تہی عید اضحی کو جب تک نماز نہ پڑہتے **ماجاء فی التکبیر والقرأۃ فی صلوٰۃ العیدین** عیدین کی تکبیرات اور قرارت کا بیان **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود ان عمر بن الخطاب سال ابا واقد اللیثی ماکان یقرأ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاضحی والفطر فقال کان یقرأ بقاف والقران المجید واقتربت الساعۃ وانشق القمر **ترجمہ** عمر بن الخطاب نی پوچہا ابو واقد لیثی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کون سی سورتین پڑہتے تہے عیدین مین بولے سورہ قاف اور سورہ **ف م** اور اکثر روایات مین یہ ہے کہ سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑہتے تہے **عن** نافع مولی عبد اللہ بن عمر انہ قال شہدت الاضحی والفطر مع ابی ہریرۃ فکبر فی الرکعۃ الاولی سبع تکبیرات قبل القرأۃ و فی الاخرۃ خمس تکبیرات قبل القرأۃ **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ مین نماز پڑہے عید اضحی اور عید فطر کے ساتہ ابو ہریرہ کے تو پہلے رکعت مین سات تکبیرین کہین قبل قرارت کی اور دوسرے رکعت مین پانچ تکبیرین قبل قرارت کی **کہا** مالک نی ہمارے نزدیک یہی حکم ہے **ف م** احمد اور ابو داود اور ترمذی نی روایت کیا عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے مرفوعاً کہ تکبیرین نماز عید الفطر مین سات ہین پہلے رکعت مین اور پانچ ہین دوسرے رکعت مین اور دونو رکعتون مین قبل قرارت کی ترمذی نے علل مین کہا کہ مینی بخاری سی اس حدیث کو پوچہا انہون نی کہا صحیح ہے **کہا** مالک نی اگر کوئی شخص پوہنچا عید گاہ مین اور دیکہا کہ لوگ فارغ ہوگئے ہین عید کے نماز سی تو وہ نماز عید کے نہ پڑہے نہ عید گاہ مین نہ اپنی گہر مین اسپر بہی اگر اوسنی پڑہے عید گاہ مین یا اپنے گہر مین تو کچھہ قباحت نہین ہی لیکن پہلے رکعت مین سات تکبیرین کہی قبل قرارت کی اور دوسرے رکعت مین پانچ قبل قرارت کی **ف م** اور سفیان ثوری اور احمد کے نزدیک اگر اکیلے نماز عید کی پڑہے تو چار رکعتین پڑہے کیونکہ روایت کیا سعید بن منصور نے کہ جس شخص کے فوت ہو جاوی نماز عید امام کے ساتہ تو وہ چار رکعتین پڑہے عید کے نماز ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے اور امام مالک اور جمہور علما کی نزدیک سنت ہی اور یہی صحیح ہے **ترک الصلوٰۃ قبل العیدین و بعدھما** عیدین کی نماز کے اول اور بعد نفل نہ پڑہنا **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر لم یکن یصلی یوم الفطر قبل الصلوٰۃ ولا بعدھا **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر نہین نفل پڑہتے تہی قبل نماز عید کے اور نہ بعد نماز کے **ف م** صحیحین مین ابن عباس سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے دن

عید مین نماز سے پہلے اور پیچہے نفل پڑہنا

عید فطر کے تو پڑہی دو رکعتین اور نہین نماز پڑہی قبل اوسکی اور نہ بعد اوسکی اور ابن ماجہ اور حاکم نی ابی سعید سی روایت کیا ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہین نفل پڑہتے تہے عید کے نماز کے پہلے لیکن جب نماز سے فارغ ہوکر گہر مین آتی تو دو رکعتین پڑہتے **عن** مالک انہ بلغہ ان سعید بن المسیب کان یغدو الی المصلی ثم لا یصلی حتی یرجع الی بیتہ فیصلی رکعتین **ترجمہ** مالک کو پہونچا کہ سعید بن المسیب عید گاہ کو جاتی تہی نماز صبح کی پڑہ کر قبل طلوع آفتاب کی **ف م** ابن السا غانی نی شرح مجمع مین روایت کیا کہ ایک شخص نے نماز پڑہے عید کے اول نفل تو منع کیا اوسکو حضرت علی نی اوسنی کہا ای علی مین جانتا ہون کہ اللہ جل جلالہ مجہے عذاب نہ کریگا نماز پڑہنے پر حضرت علی نی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی نفل نہین پڑہا قبل نماز عید کے اور تو پڑہتا ہے تو یہ تیرا پڑہنا مخالفت ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پس اللہ جل جلالہ عذاب کریگا تجکو اسپر **الرخصۃ فی الصلوۃ قبل العیدین وبعدھا** قبل نماز عید کے اور بعد اوسکی نفل پڑہنے کی اجازت **عن** عبد الرحمن بن القاسم ان اباہ القاسم کان یصلی قبل ان یغدو الی المصلی اربع رکعات **ترجمہ** قاسم بن محمد قبل عید گاہ جانیکے چار رکعتین نفل اپنی گہر مین پڑہ کر جاتی تہے **ف م** اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی عید گاہ مین نہ پڑہنا ثابت ہی تو یہ اثر اوس حدیث کی منافی نہین ہے **عن** عروۃ بن الزبیر انہ کان یصلی یوم الفطر قبل الصلوۃ فی المسجد **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ وہ نفل پڑہتے تہے قبل نماز عید کی مسجد مین **ف م** زرقانی نی کہا کہ اپنی محلہ کے مسجد مین قبل عید گاہ جانی کے **غدو الامام یوم العید وانتظار الخطبۃ** امام کا نماز عید کو جانیکا وقت اور انتظار کرنا خطبہ کا **کہا** مالک نی وہ سنت جسمین ہماری نزدیک اختلاف نہین یہ ہی کہ امام عید الفطر اور عید اضحی کے لئی اوسوقت گہر سے نکلے کہ عید گاہ تک پہونچتی پہونچتی نماز کا وقت آجاوی **ف م** ابن ابی شیبہ نے روایت کیا نافع سی کہ عبد اللہ بن عمر نماز صبح کی پڑہکر عید گاہ کو چلے جاتی عید کی نماز کا وقت طلوع آفتاب کی بعد سے زوال تک ہی باجماع فقہا لیکن اول وقت پڑہنا اسکا اولی اور افضل ہے **کہا** مالک نی جس شخص نی نماز پڑہ لی عید الفطر کی امام کی ساتہ اوسکو جایز نہین ہے کہ قبل خطبہ سنتی کے چلا آوی بلکہ جب امام لوٹی تو وہ بہی لوٹی **صلوۃ الخوف** نماز خوف کا بیان **عن** صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ذات الرقاع صلوۃ الخوف ان طائفۃ صفت معہ وصفت طائفۃ وجاہ العدو فصلی بالتی معہ رکعۃ ثم ثبت قائما واتموا لانفسہم ثم انصرفوا فصفوا وجاہ العدو وجاءت الطائفۃ الاخری فصلی بہم الرکعۃ التی بقیت من صلوتہ ثم ثبت جالسا واتموا لانفسہم ثم سلم بہم **ترجمہ** روایت ہی اوس شخص سی جسنی نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہ غزوہ ذات الرقاع مین خوف کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہ کچہ لوگ نماز کو کہڑے ہوئے اور کچہ لوگ دشمن کی سامنے رہے تو پہلے آپنی ایک رکعت پڑہی اون لوگون کی ساتہ پہر آپ کہڑے رہی اور وہ لوگ اپنی نماز پوری کرکر چلی گئے اور جو لوگ دشمن کی سامنی تہی وہ آئی اونکی ساتہ آپنی ایک رکعت پڑہے پہر آپ بیٹہی رہے اور اون لوگون نی ایک رکعت اور پڑہے جب آپنی اونکی ساتہ سلام پہیرا **عن** سہل بن ابی حثمۃ الانصاری قال ان صلوۃ الخوف ان یقوم الامام ومعہ طائفۃ من اصحابہ

قبل نماز عید کے اور بعد اوسکی نفل پڑہنی کی اجازت

غدو امام عید کی جانیکا وقت

نماز خوف کا بیان

وطائفۃ مواجہۃ العدو فیرکع الامام رکعۃ ویسجد بالذین معہ ثم یقوم فاذا استوی قائما ثبت وانموا لانفسہم الرکعۃ الباقیۃ ثم یسلمون وینصرفون والامام قایم فیکونون وجاہ العدو ثم یقبل الاخرون الذین لم یصلوا فیکبرون وراء الامام فیرکع بہم ویسجد ثم یسلم فیقومون فیرکعون لانفسہم الرکعۃ الثانیۃ ثم یسلمون ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے انہون نے کہا نماز خوف کی اسطرح پر ہے کہ امام کچھ لوگونکو اپنی ساتھ نماز کو کھڑا کرے اور کچھ لوگ دشمن کی سامنے رہین تو امام ایک رکعت پڑہے اور سجدہ کری جب سجدہ سی کھڑا ہو تو امام کھڑا رہی اور مقتدی اپنی ایک رکعت جو باقی ہی پڑہ کر سلام پہیر کر چلے جاوین دشمن کے سامنے اور دشمن کے سامنے جو لوگ تھی وہ آنکر تکبیر تحریمہ کہکر امام کے ساتھ شریک ہون تو امام رکوع اور سجدہ سی فارغ ہو کر سلام پہیرے اور لوگ کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑہ کر سلام پہیرین **ف م** امام مالک کا عمل اسی حدیث پر ہے

عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا سئل عن صلوۃ الخوف قال یتقدم الامام وطائفۃ من الناس فیصلی بہم الامام رکعۃ وتکون طائفۃ منہم بینہ وبین العدو لم یصلوا فاذا صلی الذین معہ رکعۃ استاخروا مکان الذین لم یصلوا ولا یسلمون ویتقدم الذین لم یصلوا فیصلون معہ رکعۃ ثم ینصرف الامام وقد صلی رکعتین فیقوم کل واحد من الطائفتین فیصلون لانفسہم رکعۃ رکعۃ بعد ان ینصرف الامام فیکون کل واحد من الطائفتین قد صلوا رکعتین فان کان خوفا ہو اشد من ذلک صلوا رجالا قیاما علی اقدامہم او رکبانا مستقبلی القبلۃ او غیر مستقبلیہا ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے جب سوال ہوا نماز خوف کا کہتے امام آگے بڑہے نماز کو اور کچھ لوگ اوسکے پیچھے ہون تو اونکی ساتھ امام ایک رکعت پڑہا وی اور کچھ لوگ دشمن کی سامنی ہون تو جب وہ لوگ جو امام کی پیچھے تھے ایک رکعت پڑہ چکین دشمن کی سامنے چلے جاوین اور سلام نہ پہیرین اور وہ لوگ جنہون نی نماز نہین شروع کی اب وہ لوگ امام کی پیچھے ایک رکعت پڑہین پہر امام سلام پہیر دی اور بارے بارے ہر ہر گروہ کے لوگ آکر ایک ایک رکعت اور پڑہ کر نماز اپنی تمام کرین تاکہ ہر ایک گروہ کی دو دو رکعتین ہو جاوین اور اگر خوف بہت سخت ہو تو کھڑے کھڑے پیادی نماز پڑہ لینا اشارہ سی اور سوار سواری پر اگرچہ موہنہ اونکا قبلہ کیطرف نہو **ف م** جمہور ائمہ کا مذہب اس حدیث پر ہے محمد نے کہا کہ ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے کہا مالک نے کہا نافع نی کہ عبد اللہ بن عمر نے یہہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنے ہوگی **ف م** جیسا کہ ابن ماجہ نے اس حدیث کو بہتا صحیح مرفوعا ابن عمر سے روایت کیا ہے عن سعید بن المسیب انہ قال ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر یوم الخندق حتی غابت الشمس ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کے نماز نہین پڑہے جنگ خندق مین یہانتک کہ ڈوب گیا آفتاب **ف م** کیونکہ لڑائی سے فرصت نہین ہوئی بعض روایتون مین ہی کہ مغرب بہی قضا ہوگئی بعض روایتون مین ہے کہ چار نمازین فوت ہوگئین اس حدیث کو اسباب مین لانے سے یہ غرض ہے کہ اگر خوف بہت سخت ہو اور لڑائی سے فرصت نہو تو نماز کے تاخیر کیجاوے کہا مالک نے میرے نزدیک روایت قاسم بن محمد کی صالح بن خوات سی صلوۃ الخوف مین اچہی ہے **ف م** اور وہ سہل بن ابی حثمہ کے

حدیث ہی جو اوپر گذری **العمل فی صلوٰۃ کسوف الشمس** نماز کسوف کا بیان **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا
قالت خسفت الشمس فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس فقام فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم قام فاطال
القیام وھو دون القیام الاول ثم رکع فاطال الرکوع وھو دون الرکوع الاول ثم رفع فسجد ثم فعل فی الرکعۃ الاخرۃ مثل ذلک ثم انصرف
وقد تجلت الشمس فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا رایتم ذلک فادعوا
اللہ وکبروا وتصدقوا ثم قال یا امۃ محمد واللہ ما من احد اغیر من اللہ ان یزنی عبدہ او تزنی امتہ یا امۃ محمد واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم
قلیلا ولبکیتم کثیرا ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ گہن لگا سورج کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ مین تو نماز پڑہائی آپنی ساتہ لوگون کے پس کہڑے ہوئے بہت دیر تک پہر رکوع کیا بڑی دیر تک پہر کہڑے ہوئے بڑی
دیر تک لیکن اول سی کچہ کم پہر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن اول رکوع سے کچہ کم پہر سر اوٹہایا رکوع سے پہر سجدہ کیا پہر دوسری
رکعت مین بہی ایسا ہی کیا جب نماز سے فارغ ہوئی تو آفتاب روشن ہوگیا تہا پہر خطبہ پڑہا اور حمد وثنا کی اللہ جل جلالہ
کے پہر فرمایا کہ سورج اور چاند دونو نشانیان ہین پروردگار کے نشانیون سے کسیکے موت یا زیست کیواسطے انہین
گہن نہین لگتا **ف** اس قول سی آپنی رد کیا اون لوگون پر جو کہتے تہے کہ ابراہیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
فرزند کے انتقال کرنے سے سورج کو گہن لگا ہی روایت کیا اوسکو بخاری اور ابن حبان اور احمد و نساری وابن ماجہ نے
اور اونکی روایت مین ہی کہ لوگ سمجہتے ہین کہ سورج اور چاند کو نہین گہن لگتا ہی مگر کسی بڑے کے موت سی اور یہ خیال غلط ہے
اس سے معلوم ہوا کہ چاند اور سورج کے گہن سے جو بعض احمق یہ سمجہا کرتے ہین کہ فلانی بادشاہ یا ملک پر آفت آویگی
یہ بالکل غلط اور لغو ہے **ت** تو جب دیکہو تم گہن پس دعا کرو اللہ سے اور تکبیر کہو اور صدقہ دو پہر فرمایا آپنی
ای امت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) قسم خدا کی اللہ جل جلالہ سے زیادہ کسی کو غیرت نہین ہے اس امر مین کہ اوسکا بندہ
یا اوسکے لونڈی زنا کرے ای امت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اگر تم جانتے ہوتے جو مین جانتا ہون البتہ ہنستے تم
تہوڑا اور روتے بہت **ف** اسلیئے کہ نیکیان کم ہین اور برائیان بیشمار اور منزل نہایت سخت اور دور دراز ہے
۔ اس حدیث پر عمل کیا ہے ائمہ ثلثہ نے کسوف مین اور ہر رکعت مین دو رکوع ثابت کیئی ہین اور نخعی اور ثوری اور
ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ صلوٰۃ کسوف کی دو رکعتین ہین ہر رکعت مین ایک ایک رکوع ہے موافق اور نمازون کے
عن عبد اللہ بن عباس رض قال خسفت الشمس فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس معہ فقام قیاما طویلا نحوا من سورۃ البقرۃ قال ثم رکع
رکوعا طویلا ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم قام قیاما
طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم
رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ لا یخسفان
لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رایتم ذلک فاذکروا اللہ قالوا یا رسول اللہ رایناک تناولت شیئا فی مقامک ھذا ثم رایناک تکعکعت

فقال انی رایت الجنۃ فتناولت منھا عنقودا ولو اخذتہ لاکلتم منہ ما بقیت الدنیا ورایت النار فلم ار کالیوم منظرا قط افظع ورایت اکثر اھلھا النساء قالوا لم یا رسول اللہ قال بکفرھن قیل یکفرن باللہ قال ویکفرن العشیر ویکفرن الاحسان لو احسنت الی احدھن الدھر کلہ ثم رات منک شیئا قالت ما رایت منک خیرا قط ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ گہن لگا سورج مین تو نماز پڑہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور لوگون نی ساتہ آپکی پس کہڑے ہوئے آپ بہت دیر تک جیسے سورہ بقر پڑہنے مین دیر ہوتے ہے **ف م** زرقانی نی کہا کہ اس قول سی معلوم ہوتا ہے کہ قرارت آپکی آہستہ تہی کسوف مین اور یہہ جو بعض لوگون نے تاویل کی ہے کہ ابن عباس صغیر السن تہے اسوجہ سی صفون کے پیچہے کہڑے ہونگے تو اونکو آواز نہ آئی ہوگے مردود ہے ابن عباس کے قول سے کہ مین کہڑا ہوا انہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو مین مگر ایک حرف بہی قرارت کا مینے نہ سنا **ت** پہر رکوع کیا ایک لمبا رکوع پہر سر اوٹہایا پہر کہڑے ہوئے آپ بڑی دیر تک لیکن پہلے قیام سے کچہ کم پہر رکوع کیا ایک رکوع لمبا لیکن اول رکوع سے کچہ کم پہر سجدہ کیا پہر کہڑے ہوئے آپ بڑی دیر تک لیکن اول قیام سے کچہ کم پہر رکوع کیا لمبا رکوع لیکن اول رکوع سے کم پہر سر اوٹہایا پہر کہڑے ہوئے بڑے دیر تک لیکن اول قیام سے کچہ کم پہر رکوع کیا ایک لمبا رکوع لیکن اول رکوع سے کچہ کم پہر سجدہ کیا تو فارغ ہوئی آپ نماز سے اور آفتاب روشن ہوگیا تہا پس فرمایا آپنی سورج اور چاند دونو نشانیان ہین اللہ کے نشانیون مین سی نہین گہن لگتا ہے اوسمین کسی کے زندگی اور موت سی جب تم ایسا دیکہو تو ذکر کرو اللہ کا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہمنے آپکو دیکہا نماز مین آپ آگے بڑہے کسی چیز کو لینے کے لیئے پہر پیچہے ہٹ آئے آپ تو فرمایا آپنی دیکہا مینے جنت کو پس لینا چاہا مینے اوسمین سی ایک گچہہ (خوشہ) اگر میرے ہاتہ لگ جاتا تو تم اوس سی کہایا کرتے جب تک دنیا باقی رہتی **ف م** کیونکہ جنت کی پہل کبہی فنا نہین ہوتے فرمایا اللہ تعالے نے اکلہا دایم وظلہا کہانی اوسکی ہمیشہ رہینگے اور فرمایا لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ کبہی تمام نہونگے اور نہ کبہی روکے جاوینگے **ت** اور مینے دیکہا جہنم کو آج کے ہولناک اور مہیب صورت مین کہ کبہی مینی ایسی صورت نہ دیکہی تہے اور مینے دیکہا کہ جہنم مین عورتین زیادہ ہین صحابہ نے کہا کیون یا رسول اللہ فرمایا آپنے عورتون کے ناشکری نی اونکو جہنم مین ڈالا کہا صحابہ نی کیا کفر کرتے ہین ساتہ اللہ کے فرمایا آپنے اور کفر کرتے ہین یعنی ناشکری کرتے ہین خاوند کے اور بہولجاتی ہین احسان کو اگر کسی عورت کے ساتہ ساری عمر احسان کرو پہر کوی رنج اوسکو پہونچے تو کہنے لگتی ہے خاوند سے مجہے کبہی تجہسے بہلائی نہین پہونچے **ف م** اس حدیث سے پتہ ہر ایک رکعت مین دو رکوع ثابت ہوئے اور مسلم نے جابر سے تین رکوع ہر رکعت مین روایت کیئی اور ابن عباس سے چار رکوع ہر رکعت مین اور ابو داؤد نے ابی بن کعب سے اور بزار نی علی رضہ سے پانچ رکوع ہر رکعت مین روایت کیئی **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یھودیۃ جاءت تسالھا فقالت اعاذک اللہ من عذاب القبر فسالت عائشۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعذب الناس فی قبورھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائذا باللہ من ذالک ثم رکب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ مرکبا فخسفت الشمس فرجع ضحی فمر بین ظہرانی الحجر ثم قام یصلی وقام الناس وراءہ فقام قیاما طویلا ثم رکع رکوعا طویلا ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رفع فسجد ثم قام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رفع ثم سجد ثم انصرف فقال ما شاء اللہ ان یقول ثم امرھم ان یتعوذوا من عذاب القبر ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ ایک یہودی عورت آئے اونکے پاس مانگنے کو تو کہا اونسے اللہ بچاوے تمکو قبر کے عذاب سی پس پوچھا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا لوگونکو عذاب ہوگا قبرون مین فرمایا حضرت نے مین پناہ مانگتا ہون اللہ کے اس عذاب سی پھر سوار ہوے آپ ایکدن سواری پر سو گہن لگا آفتاب کو اور لوٹے آپ حجرون کے پیچھے سے پھر کھڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے اور لوگ آپ کی پیچھے کھڑے ہوئے پھر قیام کیا آپنی بڑے دیر تک پھر رکوع کیا بڑے دیر تک پھر سر اوٹھایا اور قیام کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے قیام سے کچھ کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر سر اوٹھا کر سجدہ کیا پھر قیام کیا بڑے دیر تک لیکن اول رکعت کے قیام سے کچھ کم پھر رکوع کیا لمبا رکوع لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر سر اوٹھایا اور قیام کیا بڑے دیر تک لیکن پہلے قیام سے کچھ کم پھر رکوع کیا بڑے دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر سر اوٹھا کر سجدہ کیا پھر نماز سے فارغ ہوکر جو کچھ اللہ نے چاہا باتین کین پھر حکم کیا اونکو کہ پناہ مانگین اللہ سے قبر کے عذاب سے

ماجاء فی صلوۃ الکسوف

اوس چیز کا بیان جو نماز کسوف کی باب مین آئی ہے عن اسماء بنت ابی بکرانہا قالت اتیت عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین خسفت الشمس فاذا الناس قیام یصلون واذا ھی قائمۃ تصلی فقلت ما للناس فاشارت بیدھا نحو السماء وقالت سبحان اللہ فقلت آیۃ فاشارت برأسھا ان نعم قالت فقمت حتی تجلانی الغشی وجعلت اصب فوق راسی الماء فحمد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واثنی علیہ ثم قال ما من شئ کنت لم اررہ الا وقد رایتہ فی مقامی ھذا حتی الجنۃ والنار ولقد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور مثل او قریبا من فتنۃ الدجال لا ادری ای ذلک قالت اسماء یوتی احدکم فیقال لہ ما علمک بھذا الرجل فاما المؤمن او الموقن لا ادری ای ذلک قالت اسماء فیقول ھو محمد رسول اللہ جاءنا بالبینات والھدی فاجبنا واٰمنا واتبعنا فیقال لہ نم صالحا قد علمنا ان کنت لموقنا بہ واما المنافق او المرتاب لا ادری ای ذلک قالت اسماء فیقول لا ادری سمعت الناس یقولون شیئا فقلتہ ترجمہ اسما بنت ابی بکر کہی روایت ہے کہ مین آئی عائشہ رضہ پاس جسوقت گہن لگا آفتابکو تو دیکہا مینے لوگونکو نماز پڑہتے ہوئے اور عائشہ بہی کہڑی ہوئے نماز پڑہ رہین تہین تو مینے کہا کیا ہوا لوگونکو تو اشارہ کیا حضرت عائشہ نی اپنی ہاتہہ سے آسمان کیطرف اور سبحان اللہ کہا مینے کہا کیا کوئی نشانی ہی انہون نی اشارہ سی کہا ہان کہا اسمانی تو مین کہڑی ہوئی یہانتک کہ مجہکو غشی آنی لگی اور مین اپنی سر پر پانی ڈالنی لگی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اوسکے

اوسچیز کا بیان جو نماز کسوف کے باب مین آئی ہے

پھر فرمایا جو چیز مینے نہ دیکھی تھی آج مینے دیکھ لی اسمجلہ یہانتک کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھا اور مجھپر وحی کی گئی معلوم ہوا کہ
قبر مین تم فتنہ مین پڑہ جاؤگے مثل فتنہ دجال کی یا اوسکی قریب معلوم نہین اسمانی کیا کہا آئیگی اوسکی پاس فرشتے
تو پوچھین گے اوس سے تو کیا سمجھتا ہے اس شخصکو یعنی (محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو) تو جو ایمان رکھتا ہی یا یقین کہتا ہی معلوم نہین
کیا کہا اسمانی وہ کہی گا یہ شخص محمد ہین اللہ جل جلالہ کے بھیجے ہوئے ہماری پاس کھلی کھلی نشانیان اور ہدایت یعنی
کلام اللہ لیکر آئی پس قبول کیا ہمنے اور ایمان لائی ہم اور پیروی کی ہمنے اونکی تب فرشتے اس سی کہین گی سو جانا ہی
ہم تو پہلے ہی جانتے تھے کہ تو مومن ہی اور منافق یا جسکو شک ہی حضرت کی رسالت مین معلوم نہین کیا کہا اسمانی
وہ کہی گا مین نہین جانتا لوگون سی مینے جو سنا وہ کہا **ف** تب فرشتے کہینگے تو نی کچھ نہ جانا نہ پڑہا اور مارین گے
اوسکو لوہی کے گرزون سے اگر پہاڑ پر اوس گرز سے مارین تو پہاڑ خاک ہوجاوے عبدالرزاق ابن بطال نی کہا کہ اس
حدیث سی تقلید کی بڑی مذمت ثابت ہوئی اسلئی کہ وہ منافق یا شک کرنیوالا یہ کہی گا کہ مینی لوگون سے جو سنا وہ
کہا اوسپر فرشتی اوسکو مارین گے یہی حال مقلدون کا ہی کہتی ہین ہم قرآن و حدیث کو کیا جانین جو ہمارے اگلی لوگ کہہ گئے
ہین ہمکو وہ کافی ہے اور اسسے معلوم ہوا کہ تقلید کوئی اچھی چیز نہین ہے بلکہ مجبوری کی راہی جب کوئی نص آیت یا حدیث
نہ ملی تو اوسوقت تقلید کسی مجتہد کی کرلیوے پہر اوسوقت بھی تقلید اچھی نہین ہے بلکہ ہر شخص کو چاہیے کہ قرآن حدیث
بخوبی تحصیل کرکے آپ خود وہ لیاقت پیدا کرے جو اگلی لوگونکو تھی اور اونہین سی احکام نکالی بعض بیوقوف یہ سمجھتی ہین
کہ اس زمانہ مین مجتہد کا ہونا محال ہی اور یہ نہین سمجھتی کہ اس زمانہ مین مجتہد ہونا بہت سہل ہے چنانچہ ہمیشہ ایسا ہی
ہوا کیا کہ پچھلے مجتہد وسعت اور کثرت علم مین اگلی مجتہد سے ممتاز ہوئے مثلاً مالک کو ابوحنیفہ کے نسبت زیادہ
حدیثین ملی پہر شافعی کو مالک کی نسبت پہر امام احمد حنبل تو سب مجتہدین اور محدثین کی پیشوا ہوی اتنی حدیثین
کسی مجتہد کو پہلے اوسنی حاصل نہین ہوئین تھین پہر اونکی بعد امام بخاری کو اوسنی بھی زیادہ علی ہذا القیاس متاخر کو
متقدم سے زیادہ علم حاصل کرنا آسان ہوجاتا ہی اخیر زمانہ مین امام ہمام ابن تیمیہ اور امام ہمام ابن القیم دو شیخ اتنی
بڑے درجہ کے گذرے جنہون نی قرآن و حدیث کی بہت خدمت کی اور بہت مسائل مختلف فیہ مین حقکو ظاہر کیا
اللہ ان سب بزرگوارون سی راضی ہو اور اونکی طفیل ہمین ہمارا بھی خاتمہ بخیر کرے **العمل فی الاستسقاء**

استسقا کا بیان **عن** عبداللہ بن زید المازنی یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی فاستسقی
وحوّل رداءہ حین استقبل القبلۃ ترجمہ عبداللہ بن زید مازنی سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نکلے نماز استسقا کی لیئی اور اولٹا اپنی چادر کو جسوقت منہ کیا قبلہ کیطرف **ف** مرشیخین کی روایت مین ہی
ہے کہ آپنے دو رکعتین پڑہائین اور جہر کیا اونمین قرارت کو بخاری کی روایت مین ہے کہ نہر کہڑے ہوئے آپ اور
دعا کی پہر منہ کیا قبلہ کیطرف اور چادر کو اولٹا بعض محدثین نی کہا ہی کہ چادر سلیمی اولٹی تاکہ حال زمانہ کا اولٹ جاوے

فرمت تقلید

اس زمانہ مین مجتہد ہونا بہت سہل ہے

امام ہمام ابن تیمیہ ابن القیم

استسقا کا بیان

یعنی قحط و گرانی موقوف ہو کر بارش اور ارزانی ہو جاوی کہا یحیے نے سوال ہوا امام مالک سی کہ نماز استسقا کی کتنی رکعتین ہین توجواب دیا کہ دو رکعتین ہین اور امام کو چاہیئے کہ پہلی نماز پڑہے پہر کہڑے ہو کر خطبہ پڑہے اور دعا مانگی اور منہ کرے قبلہ کیطرف **ف م** جب فارغ ہو خطبہ سی یا خطبہ ہی مین **ت** اور جب منہ کرے قبلہ کیطرف تو چادر کو اولٹی اور دونو رکعتون مین جہری قرارت کری اور چادر کو اسطرح اولٹے کہ داہنے طرف کا کنارہ بائین طرف کری اور بائین طرف کا داہنی طرف اور مقتدی بہی اسیطرح اپنی اپنی چادرونکو پلٹین جب امام پلٹے **ف م** کیونکہ روایت کیا امام احمد نے عبداللہ بن زیدسی کہ لوگون نی بہی چادرین اپنی اولٹین بحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ (زرقانی) **ت** اور منہ قبلہ کیطرف کرین پیٹہے پیٹہے **عن** عمرو بن شعیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استسقی قال اللھم اسق عبادک وبھیمتک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتی پانی برسنی کیو سطے تو فرماتی یا اللہ پانی پلا اپنی بندونکو اور جانورونکو اور پہیلا اپنی رحمت کو اور جلادی اپنی مری ہوئی ملک کو **ف م** مراہوا ملک وہی جسمین پانی نہ برسا اور زمین وہانی خشک ہی **عن** انس بن مالک انہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ھلکت المواشی وتقطعت السبل فادع اللہ فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمطرنا من الجمعۃ الی الجمعۃ قال فجاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ تہدمت البیوت وانقطعت السبل وھلکت المواشی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللھم ظھور الجبال والاکام وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر قال فانجابت عن المدینۃ انجیاب الثوب ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہی کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اوسنی ای سو لحذا کی مر گئے جانور اور بند گئی رستی **ف م** بوجہ نہ ملنے چارے کے اور ضعیف ہو جانے اونٹون کی **ت** سو دعا کیجئی اللہ سی پس دعا کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو برسا کیا پانی ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پہر ایک شخص آیا اور اوسنی کہا ای سو لحذا کے گر پڑے گہر اور بند ہو گئین راہین اور مر گئے جانور **ف م** پانی کی کثرت سی **ت** تب دعا کی آپنی یا اللہ برسا پہاڑون پر اور ٹیلون پر اور نالون پر اور درختون کی اڑ و گرد کہا انس نی جب یہ دعا کی آپنی تو پہٹ گیا ابر مدینہ سی جیسے پہٹ جاتا ہے کپڑا کہا مالک نی اگر کسیکو نماز استسقا کی نہ ملی لیکن خطبہ ملجاوے تو اوسکو اختیار ہے چاہے دو رکعتین استسقا کی مسجد مین پڑہے یا گہر مین آنکر پڑہ لیوے یا نہ پڑہے **ف م** کیونکہ نماز استسقا کی نفل ہے **الاستمطار بالنجوم** ستارونکی گردش سی پانی برسنی کا اعتقاد رکہنا **عن** زید بن خالد الجہنی انہ قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح بالحدیبیۃ علی اثر سماء کانت من اللیل فلما انصرف اقبل علی الناس فقال اتدرون ماذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ فذلک مؤمن بی کافر بالکوکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی مؤمن بالکوکب

ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ نماز پڑھائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی حدیبیہ میں اور رات کو بارش پڑ چکا تھا
توجب نماز سے فارغ ہوئی متوجہ ہوئی لوگوں کی طرف اور فرمایا کیا تم جانتے ہو جو کہا تمہارے پروردگار نے صحابہ نے کہا اللہ
اور اوسکی رسول کو معلوم ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے صبح کو میرے بندی دو قسم کے
تھے ایک وہ جو ایمان لایا میرے اوپر دوسرے وہ جسنے کفر کیا ساتھ میرے جس شخص نے کہا کہ پانی برسا اللہ کے فضل اور رحمت سے
تو وہ میرے اوپر ایمان لایا تاروں پر اعتقاد نہ رکھا اور جو بولا کہ پانی برسا فلانی تارہ کی گردش سے تو اوسنے کفر کیا میرے
ساتھ اور ایمان لایا تاروں پر **ف ہ** یعنے تاروں کو جسنے موثر سمجھا اور یہ خیال کیا کہ پانی برسانا اونکا فعل ہے
کافر ہوگیا دایرہ ایمان سے نکل گیا پانی برسانا روزی دینا یہ سب کام اللہ جل جلالہ کے ہیں کسیکو اسمیں دخل نہیں ہے

عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا انشأت بحریۃ ثم تشامت فتلک عین
غدیقۃ ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اوٹھی ابر سمندر کیطرف سے پھر شام کیطرف
جانی لگی تو جانو کہ وہ ایک چشمہ ہے بہرپور **ف ہ** مدینہ کی جانب سے سمندر یمان کیطرف ہے اور شام اوتر کیطرف
مطلب یہ ہے کہ جب ابر یمان کیطرف سے اوٹھی اور اوتر کو جانی لگے تو وہ خوب برسے گا عن مالک انہ بلغہ ان ابا ھریرۃ کان
یقول اذا اصبح وقد مطرنا بنوء الفتح یتلو ھذہ الآیۃ ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لھا
ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ ابوہریرہ کہتے تھے جب صبح ہوتی تھی اور پانی برس چکا تھا پانی برسا اللہ کے حکم سے پڑھتے تھے اس آیت کو
ما یفتح اللہ للناس الآیۃ یعنے اللہ جل جلالہ اگر لوگوں پر رحمت کرنا چاہے تو کوئی اوسکو روک نہیں سکتا اور جو روکنا چاہے
تو کوئی چھوڑ نہیں سکتا **النھی عن استقبال القبلۃ والانسان یرید حاجۃ** قبلہ کیطرف منہ نہ کرنا پاخانہ پیشاب
کے وقت عن ابی ایوب الانصاری صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بمصر یقول واللہ ما ادری کیف اصنع بھذہ الکراسیس
وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذھب احدکم لغائط او بول فلا یستقبل القبلۃ
ولا یستدبرھا بفسطاط ترجمہ ابوایوب انصاری سے روایت ہے جو صحابی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے کہ وہ مصر میں کہتے تھے قسم خدا کی میں کیا کروں ان پاخانوں کو حالانکہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب
جاوے کوئی تم میں سے پاخانہ یا پیشاب کو تو نہ منہ کرے قبلہ کیطرف اور نہ پیٹ کرے عن رجل من الانصار انہ
سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی ان نستقبل القبلۃ لبول وغائط ترجمہ ایک مرد انصار سے روایت ہے اوسنے سنا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تھے آپ قبلہ کیطرف منہ کرنے سے پیشاب یا پاخانہ میں **الرخصۃ فی
استقبال القبلۃ لبول ولغائط** پاخانہ یا پیشاب میں قبلہ کیطرف منہ کرنیکے اجازت عن عبداللہ بن عمر انہ
کان یقول ان ناسا یقولون اذا قعدت علی حاجتک فلا تستقبل القبلۃ ولا بیت المقدس قال عبداللہ بن
عمر لقد ارتقیت علی ظھر بیت لنا فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی لبنتین مستقبلا بیت

قبلہ کیطرف منہ کرنا پاخانہ پیشاب کے وقت

پاخانہ یا پیشاب مین قبلہ کیطرف منہ کرنیکے اجازت

المقدس حاجتہ ثم قال لعلک من الذین یصلون علی اورکھم قال قلت لا ادری واللہ قال مالک یعنے الذی یسجد لا یرتفع عن الارض یسجد وھو لاصق بالارض ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے بعض لوگ سمجھتے ہین جب تو اپنی حاجت کو جاوے تو منہ کر قبلہ اور بیت المقدس کے طرف عبداللہ بن عمر نے کہا مین اپنی گھر کے چھت پر چڑھا تو مین نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دو اینٹون پر حاجت ادا کر رہی ہین منہ اونکا بیت المقدس کے طرف ہے یہ کہا عبداللہ بن عمر نے واسع بن حبان سے شاید تو اون لوگون مین ہے جو اپنی سرینون پر نماز پڑھتے ہین واسع نے کہا مین نہین سمجھا کہا مالک نی اس قول کی تفسیر مین وہ لوگ ہین جو سجدہ مین زمین سے لگ جاتی ہین اپنی پیٹ کو سرین سے جدا نہین رکھتے **ف م** بعض لوگون نی کہا ہے کہ یہ فعل ناسخ ہی حدیث ہی کا بعض کہتی ہین ممانعت صحرا مین ہی نہ مکانون مین بعض کہتے ہین ہر جا ممانعت ہے لیکن حق یہ ہے کہ یہ ہی تنزیہی ہے بوجہ خلاف ادب کے اسی وجہ سے ترک بھی ہوا درست ہے **النہی عن البصاق فی القبلۃ** قبلہ کیطرف تھوکنے کی ممانعت **عن** عبداللہ بن عمر از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای بصاقا فی جدار القبلۃ فحکہ ثم اقبل علی الناس فقال اذا کان احدکم یصلی فلا یبصق قبل وجھہ فان اللہ قبل وجھہ اذا صلی ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی دیکھا تھوک پڑا ہے قبلہ کے دیوار پر سو چھڑایا اوسکو پھر متوجہ ہوے لوگون پر اور فرمایا جب کوئی تم مین ہی نماز پڑھتا ہے تو اپنے سامنے نہ تھوکے اسلیے کہ اللہ اوسکے سامنے ہے جب وہ نماز پڑھ رہا ہے **ف م** خطابی نی کہا اس سے یہ غرض ہے کہ وہ قبلہ کیطرف منہ کرنے سے قصد کرتا ہے اپنے پروردگار کا تو گویا پروردگار اوسکے سامنے ہے بعضون نی کہا عظمت اللہ کے یا رحمت اوسکے اوسکے سامنے ہے اور استدلال جہمیہ اور معتزلہ کا اس حدیث سے اس امر پر کہ پروردگار ہر مکان مین ہی باطل ہے کیونکہ اسی حدیث مین یہ موجود ہے کہ تھوک لیوے اپنے قدمون کے نیچے پس اگر اللہ ہر مکان مین ہوتا تو کہین تھوکنا درست نہوتا بلکہ پروردگار عالم اپنے عرش معلے پر ہے اور علم و قدرت اوسکی ہر شی کے متعلق ہے یہی اعتقاد ہے سلف اہل سنت اور جماعت کا اور تفصیل اس مسئلہ کے انتہا فی الاستواء مین ہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای فی جدار القبلۃ بصاقا او مخاطا او نخامۃ فحکہ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا دیوار مین قبلہ کے تھوک یا رینٹ یا نخم تو چھڑا دیا اوسکو **ف م** یعنے مل دیا اوسکو ہاتھ سے یا کپڑے سے مسجد مین تھوکنا ممنوع ہے مگر جب اوسکو دفن کر دیوے اسطرح کہ زمین مسجد کی کچی ہووے تھوک کو مٹے کے اندر کر دیوے ورنہ کپڑے مین تھوک لیوے **ماجاء فی القبلۃ** قبلہ کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر انہ قال بینما الناس بقباء فی صلوۃ الصبح اذ جاءھم اٰت فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل علیہ اللیلۃ قرآن وقد امر ان یستقبل الکعبۃ فاستقبلوھا وکانت وجوھھم الی الشام فاستداروا الی الکعبۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ لوگ نماز پڑھ رہے

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ پروردگار عالم اپنے عرش معلے پر ہے

قبلہ کا بیان

تھی مسجد قبا مین صبح کی اتنی مین ایک شخص آکر بولا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر آج کو قرآن اوترا اور حکم ہوا کعبہ کیطرف منہ کرنیکا پس پھر گئے وہ لوگ نماز ہی مین کعبہ کیطرف اور پہلے منہ اونکی شام کیطرف تھی **ف ۴** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اسقدر عمل نماز کو فاسد نہین کرتا اور نماز مین کسی کا کلام سننا اور اوسپر عمل کرنا درست ہی **عن** سعید بن المسیب

انہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ان قدم المدینۃ ستۃ عشر شہرا ثم حولت القبلۃ قبل بدر بشہرین **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بعد مدینہ مین آنیکے سولہ مہینے تک بیت المقدس کیطرف پھر قبلہ بدلگیا دو مہینے اول جنگ بدر سی **عن** نافع ان عمر بن الخطاب قال مابین المشرق والمغرب قبلۃ اذا توجہ قبل البیت **ترجمہ** حضرت عمر بن الخطاب رضی نی فرمایا کہ درمیان پورب اور پچھم کے قبلہ ہے جب منہ کرے خانہ کعبہ کیطرف **ف ۵** یہ اہل مدینہ کیواسطی ہے کیونکہ اونکا قبلہ جنوب کیطرف ہی اور یہ جو قید لگائی کہ منہ کعبہ کیطرف کرے اس سی یہ عرض ہے کہ مشرق اور مغرب کے بیچ مین سمت شمالی بہی واقع ہے لیکن اوس طرف منہ کرنی سے کعبہ کیطرف پیٹ ہوگی اس قول سی یہ بہی معلوم ہوا کہ جو لوگ اور ملکون مین واقع ہین جہان سی کعبہ نظر نہین آتا اونکو عین کعبہ کیطرف توجہ کرنا ضرور نہین ہی بلکہ جہت کعبہ کافی ہی - معرفت قبلہ کی کئی طور سے ہوسکتے ہے ایک دوسرے کعبہ سے دوسرے دلیل عقلی قطعی سے تیسرے مسجد کی محرابون سی چوتھی سچی آدمی کی کہنی سی پانچوین اپنی اپنی سی اجتہاد کرنے سے بدلائل ظنیہ چھٹی تقلید سی اوس شخص کے جسنے قبلہ کو پہچانا ہو اجتہاد سی لیکن جب تک اول کی تین امور ملین توچوتھے اور پانچوین کی طرف التفات نہ کرے اور جب چوتھا اور پانچوان امر ملے تو چھٹے کے طرف نہ جاوے اور صحیح ہے کہ ہر نماز کے لیئے نیا اجتہاد ضرور نہین ہے مگر جب کوئی شبہ عارض ہو - سب سے سہل طریقہ قبلہ پہچاننے کا یہ ہے کہ جن مسجدونکو اگلی لوگون نی بنایا ہے اونمین جاکر زوال کے وقت سایہ کو امتحان کرین کہ قبلہ سے کس جانب پڑتا ہے اوسکو یاد رکہین اور جنگل مین آفتاب کی روشنی مین کہڑے ہوکر سایہ کو دیکہین اور اوس سے قبلہ کے سمت پہچان لیوین اور مغرب اور عشا اور فجر مین طلوع اور غروب اور شفق کا لحاظ رکہین کہ قبلہ سے کس جانب ہوتا ہی لیکن یہ اندازہ جب تک چلی گا کہ اون مسجدون سی بہت دور نہ گئے ہون مثلاً جب دس بارہ منزل وہان سی دور ہوجاوین تو وہان کے مسجدون سی پہر اندازہ نکرین (مصنف) **ماجاء فی مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم** مسجد نبوی کی فضیلت کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ فی مسجدی ہذا خیر من الف صلوۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام **ترجمہ** ابوہریرہ ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ایک نماز پڑہنا میری مسجد مین بہتر ہے ہزار نمازون سی دوسرے مسجدون مین سوا مسجد حرام کی **ف ۶** یعنے خانہ کعبہ کے وہان ایک نماز مین لاکہہ نماز کا ثواب ہی امام احمد اور ابن حبان نی روایت کیا عبداللہ بن الزبیر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑہنا میری مسجد مین بہتر ہے ہزار

مسجد نبوی کی فضیلت کا بیان

نمازون سی دوسری مسجدین سوا مسجد حرام کے اور مسجد حرام مین ایک نماز پڑہنا بہتر ہے سو نمازون سی میری مسجد مین اور ابن ماجہ کی روایت مین ہی کہ مسجد حرام مین ایک نماز پڑہنا بہتر ہے لاکہہ نمازون سی دوسری مسجد مین اور بزار اور طبرانی فی ابو الدرداء سی روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑہنا مسجد حرام مین لاکہہ نماز کی برابر ہے اور ایک نماز میرے مسجد مین ایکہزار نماز کے برابر ہے اور بیت المقدس مین ایک نماز پانسو نماز کے برابر ہے

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ ومنبری علی حوضی

ترجمہ ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی میرے گہر اور منبر کے بیچ مین ایک بغیچہ ہی جنت کے بغیچونمین سی اور منبر میرا میری حوض پر ہی ف م دوسری روایت مین ہی کہ میری قبر اور منبر کے بیچ مین ایک بغیچہ ہے جنت کی بغیچونمین سی مگر قبر آپ کی وہین ہے جہان آپکا گہر تہا یعنے حجرہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اس حدیث کی معنون مین علما کا اختلاف ہی بعض نے اسکو ظاہر پر رکہا ہے اور بعض نی یہ کہا ہی کہ قیامت کے دن اس مقام پر بغیچہ ہوگا اور منبر میرا حوض کوثر پر کہا جاویگا اور بعض نی کہا کہ اس حدیث سی تشبیہ منظور ہے یعنے جیسے روضہ جنت مین قلب کو راحت اور وسعت ہوگی ویسی ہی اسمقام مین مرد مومن کو خوشی اور راحت ہوتی ہے واللہ اعلم

عن عبد اللہ بن زید المازنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ

ترجمہ عبد اللہ بن زید سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا میرے گہر اور منبر کے بیچ مین ایک بغیچہ ہے جنت کے بغیچونمین سے ف م امام اعظم سی کسی شخص نے پوچہا اگر کوئی حلف کرے کہ اگر مین جنت مین نماز نہ پڑہون تو زوجہ اوسکی طالق ہے وہ کیا کرے تو جواب دیا کہ روضہ شریف اور منبر شریف کی درمیان نماز پڑہ لیوے

ماجاء فی خروج النساء الی المساجد

عورتونکو مسجد جانیکا بیان

عن عبد اللہ بن عمر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی مت منع کرو اللہ جل جلالہ کی لونڈیونکو مسجدون مین آنی سی ف م ابن خزیمہ نی زیادہ کیا کہ گہر اونکی بہتر ہین اونکی لیے

عن بسر بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شہدت احداکن صلوۃ العشاء فلا تمس طیبا

ترجمہ بسر بن سعید سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب تم مین سی کوئی عورت عشا کی جماعت مین آوے تو خوشبو لگا کر نہ آوے

عن عاتکۃ بنت زید بن عمرو بن نفیل امرأۃ عمر بن الخطاب انہا کانت تستاذن عمر بن الخطاب الی المسجد فیسکت فتقول واللہ لاخرجن الا ان تمنع فلا یمنعہا

ترجمہ حضرت عمر بن الخطاب رضی کی بی بی عاتکہ اجازت مانگتین تہین حضرت عمر سے مسجد جانیکے تو چپ ہوجاتی حضرت عمر بس کہتین عاتکہ مین تو قسم خدا کے جاؤن گی جبتک تم منع نکروگی تو نہین منع کرتے تہے حضرت عمر رضی اونکو ف م بسبب فرمانی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نہ منع کرو اللہ کے لونڈیونکو

عورتون کو مسجد جانیکا بیان

اللہ کی مسجدون سی عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء
لمنعہن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل قال یحیی بن سعید فقلت لعمرۃ او منع نساء بنی اسرائیل
المسجد قالت نعم ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی نے کہا کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھتے جو اس زمانہ
عورتون نی نکالا ہے ف م خوشبو لگانا آرایش کرنا اسی طرح ستر نہ کرنا منکرات مین جانا
البتہ روک دیتی اونکو مسجدون مین جانی سے جیسے روک دی گئین تہین عورتین بنی اسرائیل کی کہا یحیی بن سعید
نے مینے پوچہا عمرہ سے کیا بنے اسرائیل کی عورتین روکی گئین تہین مسجدون سی کہا ہان ف م اس حدیث
سے بعض لوگون نے متک کیا ہے اس امر پر کہ عورتون کا مسجد مین جانا مکروہ ہے مگر یہ متک تام نہین
کیونکہ یہ قول حضرت عائشہ کا برسبیل ظن ہی اور ایسا قول کسی حکم شرعی کو مفید نہین ہو سکتا ہی فضیلت
تو وہ تو اسی مین ہی کہ عورت اپنی گہر مین نماز پڑہے الامر بالوضوء لمن مس القرآن قرآن
چھونے کے واسطے باوضو ہونا ضرور ہے عن عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم ان فی الکتاب الذی کتب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم لعمرو بن حزم الا یمس القرآن الا طاہر ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سی روایت
ہے کہ جو کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی لکہی تہی عمرو بن حزم کیواسطے اوسمین یہ بہی تہا کہ قرآن نہ چھوے
جو شخص باوضو ہو کہا یحیے نے کہا مالک نی کوئی شخص کلام اللہ کو غلاف پکڑ کر یا تکیہ پر رکہکر نہ اوٹہاوے اگر باوضو
سے ف م اسیطرح غلاف اوسکا اور جلد اوسکی نہ چھوے بغیر وضو کے اور یہی قول ہے شافعی کا مالک ابو حنیفہ
رح کے نزدیک جو چیز کلام اللہ سے الگ ہو سکے مثل غلاف یا فیتہ وغیرہ کے اوسکا بی وضو چھونا درست ہے
اور جلد کا بی وضو چھونا درست نہین ہے کہا مالک نی اگر فیتہ پکڑ کر یا تکیہ پر رکہکر بے وضو اوٹہانا درست ہوتا
تو جلد کو بہی بی وضو چھونا درست ہوتا اور بے وضو چھونا کلام اللہ کا اسلیئے مکروہ ہے کہ اوسکے عظمت اور شکے
خلاف ہی نہ اسلیئے کہ اوٹہانیوالے کے ہاتہہ مین کوئی نجاست ہو اور وہ مصحف مین لگ جاوی ف م
کیونکہ اگر اسلیئے مکروہ ہوتا تو جب ہاتہہ صاف ہون تو چاہیئے کہ بے وضو چھونا درست ہو جاوے کہا مالک نی
احسن اسباب مین یہ آیت ہی لا یمسہ الا المطہرون نہین چھوتے اوسکو مگر پاک لوگ اور یہ آیت قرینہ ہے
اوس آیت کے جو عبس و تولے مین ہی کلا انہا تذکرۃ فمن شاء ذکرہ فی صحف مکرمۃ مرفوعۃ مطہرۃ بایدی سفرۃ
کرام بررۃ کلام اللہ ایک نصیحت ہی جسکا جی چاہے اوسکو قبول کرے بڑے عزت والی جلدون مین جو پاک ہین
بڑی بزرگ نیک پیغمبرون کے ہاتہہ مین الرخصۃ فی قرأۃ القرآن علی غیر وضوء کلام اللہ
بے وضو پڑہنے کے اجازت عن محمد بن سیرین ان عمر بن الخطاب کان فی قوم وہم یقرأون القرآن فذہب لحاجتہ ثم
رجع وہو یقرأ القرآن فقال لہ رجل یا امیر المؤمنین اتقرأ ولست علی وضوء فقال عمر من افتاک بہذا مسیلمۃ

ترجمہ محمد بن سیرین سی روایت ہی کہ عمر بن الخطاب لوگونمین بیٹھے اور وہ لوگ قرآن پڑھ رہے تھے پس گئی حاجت کے اوپر انکر قرآن پڑھنے لگے ایک شخص نی کہا آپ کلام اللہ پڑھتے ہین بغیر وضو کے حضرت عمر نے کہا تجھہ سے کسنی کہا کہ یہ منع ہے کیا مسیلمہ نے کہا **ف ہ** یہ شخص تہا بنی حنیفہ سے پہلے مسیلمہ کذاب پر جو جھوٹا دعوی پیغمبر کا کرتا تہا ایمان لایا تہا پہر توبہ کرکے مسلمان ہوا تہا اسیواسطے حضرت عمر نے یہ کہا کہ یہ فتوے تجھکو مسیلمہ نے دیا یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے وضو کلام اللہ پڑہا کرتے تھے اونکا تو یہ فتوے نہین ہے شاید مسیلمہ کذاب کا ہو

وجاء فی تحزیب القرآن کلام اللہ کا دور مقرر کرنا **عن** عبد الرحمن بن عبد القاری ان عمر بن الخطاب

کلام اللہ کا دور مقرر کرنا

قال من فاتہ حزبہ من اللیل فقرأہ حین تزول الشمس الی صلوۃ الظہر فانہ لم یفتہ او کانما ادرکہ

ترجمہ عبد الرحمن بن عبد القاری سی روایت ہی کہ حضرت عمر رضہ نے فرمایا جس کسیکا ورد رات کا ناغہ ہوجاوے اور وہ دوسرے دن زوال تک ظہر کے نماز تک پڑہ لیوے تو گویا فوت نہین ہوا بلکہ اوسنی پالیا **ف ہ** ابن عبد البر نے کہا کہ صحیح روایت ابن شہاب کی ہی اور اوسمین یہ ہی کہ جس کسیکا وظیفہ رات کو نہوسکے پہر وہ فجر اور ظہر کے درمیان مین اوسکو پڑہ لیوے تو لکہا جاویگا کہ اوسنی رات کو پڑہا اور بعض اصحاب ابن شہاب نے اسکو مرفوع کیا ہے (زرقانی) **عن** یحیی بن سعید انہ قال کنت انا ومحمد بن یحیی بن حبان جالسین فدعا محمدا

رجلا فقال اخبرنی بالذی سمعت من ابیک فقال الرجل اخبرنی ابی انہ اتی زید بن ثابت فقال لہ کیف تری

فی قرأۃ القرآن فی سبع فقال زید حسن ولان اقرأہ فی نصف شہر او عشرین احب الی وسلنی لم ذلک قال فانی اسالک قال

زید لکی اتدبرہ واقف علیہ ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی انہون نی کہا مین اور محمد بن یحیی بن حبان بیٹھے ہوئے تھے سو محمد نی ایک شخصکو بلایا اور کہا جو تونے اپنے باپ سی سنا ہے اوسکو بیان کرو اوس شخص نے کہا میرا باپ گیا زید بن ثابت رضہ پاس اور اوسنی پوچھا کہ سات روز مین کلام اللہ تمام کرنا کیسا ہے بولے اچھا ہے مگر میرے نزدیک پندرہ یا بیس روز مین تمام کرنا بہتر ہے پوچھو مجھسے کیون کہا انہون نے مین پوچھتا ہون کیون زید نے کہا تاکہ مین اوسکو سمجھتا جاؤن یاد رکہتا جاؤن **ف ہ** اور یہ امر جلدی پڑہنے مین حاصل نہوگا فرمایا اللہ تعالی نی لیدبروا آیاتہ تاکہ سوچین اوسکی آیتون کو اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے ورتل القرآن ترتیلا آہستہ آہستہ پڑہ کلام اللہ کو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جس نی کلام اللہ کو تین دن سے کم مین پڑہا وہ اوسکو نہ سمجہا اور فرمایا کہ نہ ختم کیا جاوے قرآن تین روز سے کم مین۔ ہمارے مشائخ رحمہم اللہ کا عمل یہ ہے کہ اگر فرصت اور فراغت اور بیفکرے ہو تو سات روز مین کلام اللہ ختم کیا کرے ورنہ پندرہ روز مین بہتر ہے ہمارا بہی عمل اسی پر ہے ہم پندرہ روز مین ایک ختم کیا کرتے ہین اور اس سی کم مین خوف رکہتی ہین بہولجانیکا مگر یہ حافظون کی واسطے ہے ناظرہ خوان کو اختیار ہے کہ جب تک جی لگے غور اور فکر اور شوق وذوق

سے جتنا جی چاہے پڑہے **ماجاء فی القرآن** قرآن کے بیان مین عن عبدالرحمن بن عبدالقاری انہ قال
سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت هشام بن حکیم بن حزام یقرأ سورة الفرقان علی غیر ما اقرأها وکان رسول الله صلی الله
علیه وسلم هو الذی اقرأنیها فکدت ان اعجل علیه ثم امهلته حتی انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقلت یا رسول الله انی سمعت هذا یقرأ سورة الفرقان علی غیر ما اقرأتنیها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارسله ثم
قال اقرأ فقرأ القراءة التی سمعته یقرأ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هکذا انزلت ثم قال
لی اقرأ فقرأتها فقال هکذا انزلت ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف فاقرأوا منه ما تیسر

ترجمہ عبدالرحمن بن عبدالقاری سی روایت ہی کہ مینے سنا عمر بن الخطاب رضہ سے کہتے تہے مینے ہشام بن حکیم بن
حزام کو پڑہتے سنا سورہ فرقان کو اور طرح سوا اوسطور کے جسطرح مین پڑہتا تہا اور مجہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے ہے پڑہایا تہا اس سورۃ کو قریب ہوا کہ مین جلدی کرکے اون پر حملہ کرون لیکن مین چپ ہوا
یہانتک کہ وہ فارغ ہوے نماز سے تب مینے اونہین کی چادر اونکی گلی مین ڈالکر لے آیا اونکو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم پاس اور کہا مینے یارسول اللہ مینے انکو سورہ فرقان پڑہتے سنا اور طور پر خلاف اوسطور کے جسطرح آپنے
مجہے پڑہایا ہے تب فرمایا آپنے چہوڑ دو اونکو پہر فرمایا اون سے پڑہو تو پڑہا ہشام نے اوسی طور سی جسطرح
مینے اونکو پڑہتے ہوے سنا تہا تب فرمایا آپنے اسیطرح اوتری ہی یہ سورت پہر فرمایا مجہہ سے پڑہو تو مینے
پڑہا اوسکو تب فرمایا آپنے اسیطرح اوترے ہے یہ سورت پہر ارشاد کیا آپنے کہ قرآن شریف اوترا ہے سات حرف
تو پڑہو جسطور سی آسان ہو **ف م** اس حدیث کی تفسیر مین محدثین کا بڑا اختلاف ہے قریب چالیس
قول کی اسمین منقول ہین ابوجعفر نحوی نی کہا کہ یہ حدیث مشکلات مین سی ہی اسکا معنے معلوم نہین ہوتے
لیکن ان سب معنون مین دو قول صحیح ہین ایک یہ کہ قرآن شریف سات لغتون مین اوترا ہے جیسے لغت
حجاز اور بنی تمیم وغیرہ دوسرے یہ کہ سات لفظون کے ساتہ اوترا ہے لیکن معنے اون سبکے ایک ہین جیسے اقبل
وتعال وہلم وعجل واسرع ان سب الفاظ کے معنے ایک ہین یعنے (آ) مگر یہ اختیار نہین ہے کہ اپنے خواہش سے
ایک لفظ کی جگہہ دوسرا لفظ مرادف رکہہ لیوے بلکہ ضرور ہے سنا انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اور یہ بہے اوس زمانہ
مین تہا جب تک کلام اللہ جمع اور مرتب نہوا تہا اب جو جمع اور ترتیب حضرت عثمان رضہ کے عہد مین ہوے اوسکا
خلاف نکرنا چاہیے بعض لوگون نے کہا کہ سات حرفون سے مراد سات قرأتین ہین قرا سبعہ کی انمین سی
ہر ایک قرات کے طور پر پڑہنا کلام اللہ کا درست ہی لیکن یہ توجیہ اہل علم کے نزدیک مقبول نہین ہی کیونکہ
اوس سے لازم آتا ہے کہ سوا ان قرارات کی جو ائمہ راشدین سی الفاظ ثابت ہین وہ قرآن شریف مین داخل نہوا
بلکہ صحیح وہ ہی جو طبری نی کہا ہے کہ یہ ساتون قرأتین ایک حرف مین داخل ہین (ملتقطاً من الزرقانی)

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما مثل صاحب القرآن کمثل صاحب الابل المعقلۃ ان عاھد علیھا امسکھا وان اطلقھا ذھبت ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حافظ قرآن کی مثال ایسی ہی جیسے اونٹ والی کی جب تک اونٹ کو بندھا رکھیگا وہ رہیگا جب چھوڑ دیگا چلا جاویگا ف اسیطرح حافظ قرآن جب تک قرآن پڑھتا رہیگا تو یاد رہیگا جب چھوڑ دیگا تو بھول جاویگا ایک حدیث صحیح مین وارد ہی کہ فرمایا آپنی سب گناہ میرے امت کی مجھپر پیش کی گئی تو مینے کوئی گناہ اس سے بڑہ کر نہین دیکھا کہ کسی شخص نے ایک آیت یا سورت یاد ہو پھر وہ اوسکو بھلا دیوے - ہماری مشایخ کا یہ طریقہ ہی کہ ہر مہینے مین دو ختم کلام اللہ کے کیا کرتے ہین اور اس سے کم مین خوف رکھتی ہین بھولجانیکا عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الحارث بن ھشام سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یاتینی فی مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت ما قال واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالت عایشۃ ولقد رایتہ ینزل علیہ فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ لیتفصد عرقا ترجمہ حضرت ام المؤمنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حارث بن ہشام نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کسطرح وحی آتی ہی آپ پر فرمایا آپنے کبھی آتے ہے جیسے گھنٹہ کے آواز اور وہ نہایت سخت ہوتی ہی میری اوپر پھر جب موقوف ہوجاتی ہی تو مین یاد کرلیتا ہون جو کہتا ہی فرشتہ اور کبھی فرشتہ آدمی کی شکل بنکر مجھہ سی باتین کرتا ہی تو مین یاد کرلیتا ہون پھر کہتا ہے حضرت ام المؤمنین عایشہ کہتی ہین کہ جب وحی اوترتی ہی آپ پر سخت جاڑی کی دن مین موقوف ہوتی ہی تو پیشانی سی آپکی پسینا بہتا تھا ف وحی کی سختی سے اور شاید یہ پہلے قسم مین ہو جسکے آواز مثل گھنٹہ کی ہوتی ہی سو ان دو صورتون کی اور یہی وحی کی طریقہ نبی مثلا دل مین الہام ہونا خوابمین دیکھنا بلا واسطہ شب معراج مین اللہ جل شانہ سی کلام کرنا فرشتے کو اپنی صورت اصلے پر دیکھنا اور اوسکا کلام سننا جیسے نے کہا ہی کہ وحی آپ پر چھ طریقہ سی آتی ہی عن عروۃ بن الزبیر انہ قال انزلت عبس وتولی فی عبد اللہ بن ام مکتوم جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یقول یا محمد استدنینی وعند النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل من عظماء المشرکین فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعرض عنہ ویقبل علی الاخر ویقول یا ابا فلان ھل تری بما اقول باسا فیقول لا واللات ما ءاری بما تقول باسا فانزلت عبس وتولی ان جاءہ الاعمی ترجمہ عروہ بن الزبیر سی روایت ہی کہا انہون نے عبس وتولی اوترا ہی عبد اللہ بن ام مکتوم مین وہ آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگے یا محمد تو ہٹا دے مجھکو تو کسی جگہہ قریب اپنی تاکہ بیٹہون مین وہان اور شخص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اوسوقت ایک شخص بڑا تھا - بڑی آدمیون سی مشرکون کی (ابی بن خلف یا عتبہ بن ربیعہ) تو آپ توجہ نہ کرتی تہی عبد اللہ کیطرف بلکہ متوجہ ہوتی تہی اوس شخص کیطرف اور کہتی تہی اے ابا فلان کی کیا مین جو کہتا ہون اوسمین کچھ

حرج ہی وہ کہتا تہا نہین قسم ہے بتون کی تمہاری کہنی مین کچہ حرج نہین ہے تب یہ آیتین اوترین عبس وتولے ۵۰
یعنے ترش رو ہوا اور منہ پہیر لیا ان جاءہ الاعمی اس سبب سے کہ اندہا اوسکے پاس آیا وما یدریک لعلہ یزکی او یذکر
فتنفعہ الذکری اور تمہین کیا معلوم ہے شاید وہ پاک ہوجاوے یا نصیحت قبول کرے اور اوسکے کام آوے اما من استغنی
فانت لہ تصدی جو شخص بی پروائی کرتا ہے (ابی بن خلف) اوسی کا تو قصد کرتا ہی وما علیک الا یزکی اور تیرے
اوپر کیا ہے اگر اوسکو ہدایت نہو واما من جاءک یسعی وہو یخشی فانت عنہ تلہی اور جو تیرے پاس دوڑ کر آتا ہی ڈرتا ہوا تو
تو اوس سی غفلت کرتا ہے یعنی عبداللہ بن ام مکتوم ہی ان آیات سی اللہ جل جلالہ نے عتاب فرمایا اپنی رسول پر اسواسطے
کہ رسول نی اندہی کیطرف خیال نہ کیا جو صدق دل سے آیا تہا اور ہدایت کا راستہ ڈہونڈہتا تہا اور متوجہ ہوئے
ایک دنیا دار کیطرف جو دل سی طالب اور شایق ہدایت کا نہ تہا اگرچہ غرض رسول کی اوسکے یہ تہی کہ اندہی کی
ہدایت بعد اسکی بہی ممکن ہی اور دنیا دار کو اگر ہدایت ہوجاویگی تو اوسکی سبب سے دین کی بڑی ترقی ہوگی مگر یہ غرض
پوری ہونیوالی نہ تہی اللہ جل جلالہ کو اس کا علم تہا اسلیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نوعی عتاب ہوا ابو یعلی
نے انس ہی روایت کیا کہ بعد ان آیات اوترنے کے آپ عبداللہ کے بہت تعظیم کرتے اور ابن عباس کے روایت مین
ہے کہ جب اونکو آتی دیکہتے تو اپنے سے چادر اپنی جہاد یتے اونکے بیٹہنے کے لئے اور جب مدینہ سے آپ باہر جاتی تو اونکو
خلیفہ کرجاتی نماز پڑہانی کی لئی حضرت ام المومنین عایشہ رضہ نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نی اس سورت مین عتاب
فرمایا اپنی نبی پر اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کچہ چہپاتی تو یہ آیتین چہپاتے عن اسلم العدوی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان یسیر فی بعض اسفارہ وعمر بن الخطاب یسیر معہ لیلا فسالہ عمر عن شیء فلم یجبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم سالہ
فلم یجبہ ثم سالہ فلم یجبہ فقال عمر ثکلتک امک عمر نزرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث مرات کل ذلک لا یجیبک
قال عمر فحرکت بعیری حتی کنت امام الناس وخشیت ان ینزل فی قران فما نشبت ان سمعت صارخا یصرخ
بی قال فقلت لقد خشیت ان یکون نزل فی قران قال فجئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت علیہ فقال لقد انزلت علی اللیلۃ سورۃ
ہی احب الی مما طلعت علیہ الشمس ثم قرا انا فتحنا لک فتحا مبینا ترجمہ اسلم عدوی سی روایت ہی کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم راتکو سفر مین سوار ہوا چل رہی تہی اور عمر بن الخطاب رضہ بہی اونکی ساتہ تہی پس حضرت
عمر رضہ نی ایک بات پوچہی آپ سی تو جواب نہ دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر پوچہی جب بہی جواب نہ دیا پہر پوچہی
جب بہی جواب نہ دیا اوسوقت حضرت عمر رضہ نی دلمین کہا کاش تو مرگیا ہوتا اسی عمر تین بار تو نی گزگڑا کر پوچہا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی اور کسی بار مین آپنی جواب نہ دیا عمر کہتے ہین کہ مینے اپنے اونٹ کو تیز کیا اور آگی بڑہگیا
لیکن میرے دلمین یہ خوف تہا کہ شاید میری باب مین کلام اللہ اوتریگا تو تہوڑی دیر مین ٹہیرا تہا اتنی مین مینی
ایک پکارنیوالی کو سنا جو مجہکو پکارتا ہے اوسوقت مجہی اور زیادہ خوف ہوا اسبات کا کہ کلام اللہ میری باب مین

اوترا ہوگا سو آیا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور سلام کیا مینے تب آپنی (جواب دیکر) ارشاد فرمایا کہ
رات کو میری اوپر ایک سورت ایسے اوترے ہے جو سارے دنیا کی چیزون سی مجھکو زیادہ محبوب ہے پھر پڑہا آپنی انا فتحنا
لک فتحا مبینا **ف م** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خلق اس درجہ تہا کہ آپ ادنی ادنی لوگون سی باتین
کرتی تہی اور اونکو جواب دیتی تہی حضرت عمر رض تو آپکے خاص مصاحب تہے لیکن اوسوقت آپنی اسی وجہ سی جواب دیا
کہ یہ سورت اوتر رہی تہی اور آپ اوسکی سنی مین مشغول تہی ایسی حالت مین جواب دینا ناممکن تہا پھر حضرت عمر رض
آخر کیسے بڑے درجہ اور قدر و منزلت کی آدمی تہی لیکن بشر تہے لوازم بشریت سی پاک نہ تہی انہون نی یہ خیال کیا کہ شاید
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی میری بات کو قابل جواب کی نہ سمجہا اسلیے اعتنا نہ کی تو دل مین اونکے ایک خفیف سا ملال ہوا
اسی باعث اونٹ اپنا بڑہا کر آگے لے گئے مگر قوت ایمانیہ کے وجہ سے دلمین یہی خیال رہا کہ ایسا نہو کہ اللہ جل شانہ
مجھ وسوسہ کے اوپر مواخذہ کرکے میرے نسبت کچہ عتاب کلام اللہ مین اوتارے مگر جب سورہ انا فتحنا سنی تو دلکو
تسکین ہوئی پریشانی دور ہوئی **عن** ابی سعید الخدری انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یخرج فیکم قوم تحقرون
صلوتکم مع صلوتہم وصیامکم مع صیامہم واعمالکم مع اعمالہم یقراون القران ولا یجاوز حناجرہم یمرقون
من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ تنظر فی النصل فلا ترای شیئا وتنظر فی القدح فلا ترای شیئا وتنظر فی الریش
فلا ترای شیئا وتتمار ی فی الفوق **ترجمہ** ابوسعید خدری سی روایت ہی کہا کہ سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فرماتی تہی نکلینگے تم مین سی کچہ لوگ جو حقیر جانینگے تمہارے نماز کو اپنے نماز کے مقابلہ مین اور تمہارے روزونکو
اپنے روزون کے مقابلہ مین اور تمہارے اعمال کو اپنی اعمال کے مقابلہ مین پڑہینگے کلام اللہ کو اور نہ اونکے
گلا اونکے حلقونکے نیچے **ف م** یعنے دلون تک نہ پہونچے گا اور تاثیر نکریگا **ت** نکلینگے دین سے جیسے نکلجاتا
تیر اوس جانور مین سی جو شکار کیا جاوی آر پار ہوکر صاف اگر پیکان کو دیکہے اوسمین بہی کچہ نباوی اگر تیر کے
لکڑی کو دیکہے اوسمین بہی کچہ نباوے اگر پر کو دیکہے اوسمین بہی کچہ نباوی اور سوفار مین شک ہو کہ کچہ لگا ہے
یا نہین **ف م** مطلب یہ ہے کہ ان لوگون کی مثال دین سی نکل جانیکے ایسی ہے جیسے تیر نہایت زور سے مارا
جاوے اور وہ جانور کو لاگ کرکے الفور آر پار صاف نکل جاوی تو اوس تیر مین کچہ نہین لگا رہتا نہ گوشت نہ خون
ایسی ہے مثال ان لوگون کی ہی یہ نہین گوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خوارج کے باب مین تہی جنہون
نے حضرت امیر المومنین علی رض سے مقابلہ کیا تہا ظاہر مین بہت دینداری کی باتین کرتے تہے نماز اور روزہ
اچہی طرح سی ادا کرتے تہے لیکن دل مین ایمان کا نور ذرا بہی نہ تہا **عن** مالک انہ بلغہ ان عبداللہ بن عمر
مکث علی سورۃ البقرۃ ثمانی سنین یتعلمہا **ترجمہ** امام مالک کو پوچہا کہ عبداللہ بن عمر رض سورہ بقر آٹہ برس تک
سیکہتے رہے **ف م** یہ غرض نہین ہی کہ اونکی قوت حافظہ مین قصور تہا بلکہ مطلب یہ ہے کہ سورہ بقر کے

فرائض اور احکام اور اوسکے متعلقات مین آنحضرت سے تک عوذ کرتے رہے اس اثر کو ابن سعد نی طبقات مین مسلسل اخراج کیا ہے اور خطیب نے روایت کیا کہ عبداللہ بن عمر نے سیکھا سورہ بقر کو بارہ سال مین جب ختم ہوئی تو اونٹ قربانی کیا **ماجاء فی سجود القرآن** سجدہ کا تلاوت کی بیان مین - سجدہ تلاوت سنت ہی مستحب ہی حنفیہ کے نزدیک واجب ہے **عن** ابی سلمۃ بن عبدالرحمن ان ابا ھریرۃ قرأ لھم اذا السماء انشقت فسجد فیھا فلما انصرف اخبرھم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجد فیھا **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبدالرحمن سی روایت ہی کہ ابوہریرہ رضی نے ہمارہا سورہ اذا السماء انشقت کو تو سجدہ کیا اور جب فارغ ہوئی سجدہ سی بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اسمین **عن** نافع مولے ابن عمر ان رجلا من اھل مصر اخبرہ ان عمر بن الخطاب قرأ سورۃ الحج فسجد فیھا سجدتین ثم قال ان ھذہ السورۃ فضلت بسجدتین **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ ایک شخص نے مصر والون مین سے خبر دی مجھکو کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نی سورہ حج کو پڑہا تو اوسمین دو سجدی کی پہر فرمایا یہ سورت فضیلت دی گئی ہے سبب دو سجدون کی **عن** عبداللہ بن دینار انہ قال رایت عبداللہ بن عمر یسجد فی سورۃ الحج سجدتین **ترجمہ** عبداللہ بن دینار سے روایت ہی انہون نی دیکھا عبداللہ بن عمر رض کو سورہ حج مین دو سجدی کرتے ہوئے **ف م** اور حدیث مرفوع بہی موجود ہے کہ سورۂ حج مین دو سجدی ہین باوجود ان دلائل کے حنفیہ کا یہ کہنا کہ سورہ حج مین ایک سجدہ ہی قابل اعتبار نہین ہوسکتا **عن** الاعرج ان عمر بن الخطاب قرأ بالنجم اذا ھوی فسجد فیھا ثم قام فقرأ السورۃ اخری **ترجمہ** اعرج سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی والنجم اذا ھوی پڑہکر سجدہ کیا پہر سجدہ سی کہڑے ہوکر ایک اور سورت پڑہے **ف م** طبرانی کی روایت مین ہی کہ وہ سورہ اذا زلزلت ہوتے کہ رکوع بعد قرارت کے ہوجاوے یہ امر مستحب ہے (زرقانی) **عن** عروۃ بن الزبیر ان عمر بن الخطاب قرأ سجدۃ وھو علی المنبر یوم الجمعۃ فنزل فسجد وسجد الناس معہ ثم قرأھا یوم الجمعۃ الاخری فتھیأ الناس للسجود فقال عمر علی رسلکم ان اللہ لم یکتبھا علینا الا ان نشاء فلم یسجد ومنعھم ان یسجدوا **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ حضرت عمر رضہ نے ایک آیت سجدہ کی منبر پر پڑہے جمعہ کے روز اور منبر پر سی اوتر کر سجدہ کیا تو لوگون نی بہی اونکے ساتہ سجدہ کیا پہر دوسرے جمعہ مین اوسکو پڑہا اور لوگ مستعد ہوئی سجدہ کو تب کہا حضرت عمر رضہ نی اپنی حال پر رہو اللہ جل جلالہ نے سجدہ تلاوت کو ہمارے اوپر فرض نہین کیا ہے مگر جب ہم چاہین تو سجدہ کرین پس سجدہ نہ کیا حضرت عمر رضہ نے اور منع کیا اونکو سجدہ کرنے سے **ف م** اور کسی صحابی نی اسکا انکار نہین کیا زرقانی نی کہا کہ اس سی اجماع ثابت ہوا صحابہ کا سجدہ کے واجب ہونے پر بخاری کی روایت مین ہی کہ حضرت عمر رضہ نے یہ بہی فرمایا کہ جو شخص سجدہ کرے تو اوسنی اچہا کیا اور جو سجدہ نہ کرے تو اوسپر کچہ گناہ نہین ہے **کہا** مالک نے ہمارا عمل اسپر نہین ہی کہ اگر امام منبر پر آیت سجدہ کی پڑہے تو منبر سے اوتر کر سجدہ

کہے **ف م** امام شافعی نے کہا کہ ہماری نزدیک اس مین کچھ قباحت نہین ہے اور حنفیہ کا بھی یہی قول ہے کیونکہ روایت کیا حاکم نی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی سورہ ص کو منبر پر پڑہا پھر منبر سے اوتر کر سجدہ کیا اور لوگون نے بھی آپکی ساتہ سجدہ کیا **کہا** یحیی نی کہا مالک نی ہماری نزدیک یہ حکم ہے کہ موکد سجدہ قرآن مین گیارہ ہین اونمین سے مفصل مین کوئی نہین ہی **ف م** یعنے مفصل کی سورتون مین کوئی سجدہ موکد اور ضروری نہین ہی ورنہ اذا السماء انشقت مین سجدہ ہے جیسا کہ اوپر گذرا اور سورہ والنجم مین سجدہ ہی جیسا کہ اوپر بیان ہوا **کہا** مالک نے کسی شخصکو نچاہیئے کہ بعد نماز فجر اور نماز عصر کے آیت سجدہ کی پڑہی اسلیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی منع کیا نماز سے بعد صبح کی یہانتک کہ طلوع ہو آفتاب اور منع کیا نماز سے بعد عصر کے یہانتک کہ غروب ہو آفتاب اور سجدہ تلاوت بھی بمنزلہ نماز کے ہے تو کسی شخصکو نہین چاہیئے کہ آیت سجدہ کی ان دو وقتون مین پڑہے **ف م** اور حنفیہ کے نزدیک آیت سجدہ کے پڑہے مگر سجدہ نہ کرنے بعد طلوع یا غروب کے کراہیت ہے **سوال** ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص نے آیت سجدہ کی پڑہی اور ایک عورت حائضہ نی سنا کیا وہ عورت بھی سجدہ کرے تو جواب دیا مالک نی کہ نہین مرد یا عورت دونون کو سجدہ واجب ہے کہ وہ دونو باوضو ہون **ف م** ابن عبد البر نے اسپر اجماع ثابت کیا ہے لیکن بخاری نی روایت کیا ابن عمر سے کہ وہ سجدہ کرتے تہے بغیر وضو کے اور معارض ہی اوسکے جو روایت کیا بیہقی نے باسناد صحیح ابن عمر سے کہ نہ سجدہ کرے کوئی شخص مگر جب طاہر ہو (زرقانی) **کہا** یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک عورت نی آیت سجدہ کے پڑہے اور کسی مرد نے اوسکو سنا کیا وہ مرد بھی سجدہ کرے عورت کی ساتہ جواب دیا نہین بلکہ سجدہ سننے والے پر جب واجب ہوتا ہے کہ وہ سنی والی متقدی ہون اوس شخص سے جو آیت سجدہ کے پڑہتا ہے اور یہ بات نہین ہے کہ جو شخص آیت سجدہ کی کسی سنے اور وہ متقدی نہو پڑہنے والیکا تو وہ سجدہ کرے **ف** اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سنی والی پر ہر حال مین سجدہ واجب ہوتا ہے دلیل ہماری یہ ہے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے زید بن اسلم سے کہ ایک لڑکے نے آیت سجدہ کی پڑہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور انتظار کیا کہ حضرت سجدہ کرین لیکن آپنی سجدہ نکیا تب اوس لڑکے نے پوچہا یا رسول اللہ کیا اسمین سجدہ نہین ہے بولے ہان لیکن تو اگر امام ہوتا تو ہم تجھپر سجدہ واجب ہوتا زرقانی نی کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے لیکن رجال اوسکے ثقات ہین اور زید بن اسلم نے عطا بن یسار سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے (زرقانی)

ماجاء فی قرأة قل هو الله احد وتبارك الذی بیده الملك قل ہو اللہ احد اور تبارک الذی کی فضیلت کا بیان

عن ابی سعید الخدری ان سمع رجلا یقرأ قل هو الله احد یردد ها فلما اصبح جاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر ذلك له وکان الرجل یتقالها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده انها لتعدل ثلث القرآن **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ انہون نی سنا ایک شخصکو قل ہو اللہ احد بار بار پڑہتے ہوی تو جب صبح ہوئی آکی وہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا اون سے یہ امر اور ابو سعید اپنی دانست مین کم جانتی تھی اس سورت کو پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس شخص کے جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ یہ سورت برابر ہے تہائی قرآن کے **ف** اسوجہ سے کہ یہ سورت شامل ہی اعظم مقاصد اور اہم مطالب کو یعنے توحید اور اثبات صفات اور تنزیہ کو **عن** ابی ھریرۃ یقول قبلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقرأ قل ھو اللہ احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت فسألت ماذا یا رسول اللہ قال الجنۃ فقال ابو ھریرۃ فاردت ان اذھب الی الرجل فابشرہ ثم فرقت ان تفوتنی الغداء مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاثرت الغداء ثم ذھبت الی الرجل فوجدتہ قد ذھب **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہتے ہے آیا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سو سنا اپنی ایک شخصکو قل ہو اللہ احد پڑہتے ہوئے فرمایا واجب ہوئی پوچھا مینے کیا چیز فرمایا جنت کہا ابو ہریرہ نے مینے چاہا کہ اوس شخصکو جاکر خوشخبری دون لیکن مین ڈرا ایسا نہو کہ میرا صبح کا کہانا جاتا رہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو مینے چلے کہانا کہایا پھر گیا مین تو دیکھا کہ وہ شخص چلا گیا تھا **عن** حمید بن عبد الرحمن بن عوف ان قل ھو اللہ احد تعدل ثلث القرآن وان تبارک اللذی بیدہ الملک تجئ عن صاحبھا **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے کہا کہ قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کی اور تبارک اللذی بیدہ الملک لڑے گے اپنے پڑہنے والے کیطرف سے **ف** اصحاب سنن اور امام احمد نے اور حاکم نے روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک سورت ہی کلام اللہ مین تیس آیتون کی شفاعت کی اوسنے ایک شخصکے یہانتک کہ بخشا گیا وہ اور روایت کیا ابن مردویہ اور طبرانی نے انس سے مرفوعاً کہ ایک سورت نے جھگڑا کیا اپنے پڑہنے والے کے طرف سے یہانتک کہ داخل کرایا اوسکو جنت مین وہ سورت تبارک اللذی بیدہ الملک ہے اور عبد بن حمید اور طبرانی اور حاکم نے روایت کیا کہ ابن عباسؓ کہ انہون نے کہا ایک شخص سے پڑہو تبارک اللذی بیدہ الملک کیونکہ یہ سورت نجات دینے والی ہے قبر کے عذاب سے اور بحث کرنیوالی ہی اپنی رب کی پاس پڑہنے والیکے طرف سے یہ چاہی گی کہ اپنی پڑہنے والیکو عذاب نہو اور چھوٹ جاویگا اسکا پڑہنے والا اسکے باعث سے قبر کے عذاب سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین چاہتا ہون کہ یہ سورت ہر مسلمان کی دل مین ہو ایک روایت مین ہی کہ سورۃ تبارک اللذی بیدہ الملک عذاب کی فرشتو نکو روکی گی جب وہ قبر مین آوینگے سر اور پاؤن اور ہر طرف سے (رزقانی) **ماجاء فی ذکر اللہ تعالیٰ** ذکر الٰہی کی فضیلت کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی ولم یات احد بافضل مما جاء بہ الا احد عمل اکثر من ذلک **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

ذکر الٰہی کی فضیلت کا بیان

علیہ وسلم نے جو شخص کہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و ہو علی کل شی قدیر ایک روز مین سو بار تو گویا
اوسنی دس غلام آزاد کئے اور سو نیکیان اوسکے لیئے لکھے جاوین گے اور سو برائیان اوسکی میٹے جاوینگے اور وہ
اوسدن بہر شیطان کی شر سے بچا رہیگا یہانتک کہ شام ہو اور کوئی شخص اوس سے بہتر عمل نہ لاویگا مگر جو اوس سے
بہی زیادہ عمل کرے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال سبحان اللہ و بحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ
حطت عنہ خطایاہ و ان کانت مثل زبد البحر **ترجمہ** ابوہریرہ ہی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس شخص نے کہا سبحان اللہ و بحمدہ ایکدن مین سو بار میٹی جاوینگے گناہ اوسکے اگرچہ ہون مثل سمندر کے بہین کے
عن ابوہریرۃ انہ قال من سبح دبر کل صلوۃ ثلثا و ثلثین و کبر ثلثا و ثلثین و حمد ثلثا و ثلثین و ختم المائۃ بلا الٰہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و ہو علی کل شی قدیر غفرت ذنوبہ و لو کانت مثل زبد البحر **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا جو شخص
ہر نماز کے بعد سبحان اللہ کہے تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہے تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہی تینتیس ۳۳ بار اور ختم کرے سو کے عدد
کو لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و ہو علی کل شی قدیر پر بخشے جاوینگے گناہ اوسکی اگرچہ ہون
مثل سمندر کے بہین کے **ف م** یہ حدیث مرفوعاً بہت طرق سے مروی ہے ایک روایت مین گیارہ بار ہے اور ایک روایت مین دس دس بار ہے
عن سعید بن المسیب قال فی الباقیات الصالحات انہا قول
العبد اللہ اکبر و سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الٰہ الا اللہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا کہ
باقیات صالحات یہ کلمے ہین اللہ اکبر سبحان اللہ الحمد للہ لا الٰہ الا اللہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ **عن** ابی الدرداء انہ
قال الا اخبرکم بخیر اعمالکم و ارفعہا فی درجاتکم و ازکاہا عند ملیککم و خیر لکم من اعطاء الذہب و الورق
و خیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقہم و یضربوا اعناقکم قالوا بلی قال ذکر اللہ
تعالیٰ **ترجمہ** ابو الدرداء نے کہا کیا مین تمکو نہ بتاؤن وہ کام جو تمہارے سب کاموں سی بہتر ہے تمہارے لیئے اور درجہ مین
سب سے زیادہ بلند ہے اور تمہارے مالک کی نزدیک سب کاموں سے زیادہ عمدہ ہے اور بہتر ہے سونا اور چاندی خرچ
کرنے سے اور بہتر ہے اوس سے کہ تم اپنے دشمن سی بڑھکر اوسکے گردن مارو اور وہ تمہاری گردن ماری کہا صحابہ نے ہان بتاؤ
کہا انہون نے ذکر اللہ سبحانہ کا **ف م** یہ سب کاموں سی بڑہکر ہے اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ
اور حاکم اور ابن عبد البر نے مرفوعاً روایت کیا ہے ابو الدرداء سے اور بیہقی نے ابن عمر سے (زرقانی و محلی) **عن** ابی
عبد الرحمن معاذ بن جبل انہ قال ما عمل ابن ادم من عمل انجی لہ من عذاب اللہ من ذکر اللہ **ترجمہ** معاذ بن جبل
نے کہا آدمی نے کوئی عمل ایسا نہین کیا جو زیادہ نجات دینے والا ہو اوسکو اللہ کے عذاب سی سوا ذکر الٰہی کی **ف م**
اس حدیث کو امام احمد اور ابن عبد البر اور بیہقی نے طرق متعددہ سے معاذ سے مرفوعاً روایت کیا ہے **عن** رفاعۃ بن
رافع انہ قال کنا یوما نصلی وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ من الرکعۃ و قال سمع اللہ

لمن حمده قال رجل وراءه ربنا لك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من المتكلم انفا قال الرجل انا يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد رايت بضعة
وثلثين ملكا يبتدرونها ايهم يكتبها اول ترجمہ رفاعہ بن رافع سی روایت ہی کہ ہم ایکروز نماز پڑہ رہے تھے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیچھی تو جب سر اوٹھایا اپنی رکوع سے اور کہا سمع اللہ لمن حمدہ ایک شخص بولا ربنا لک الحمد
حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ پس جب فارغ ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فرمایا کون شخص بولا تہا ابہی اوس شخص نے
کہا مین تہا یا رسول اللہ جب فرمایا آپنے مینے دیکہا کہ تیس کے اوپر کچہ فرشتے جلدی کر رہی تہی کہ کون پہلے لکہے اسکو ف
ہر کیونکہ اس کلمہ کا ثواب بہت بڑا تہا تو ہر فرشتہ حرص کرتا تہا اوسکی لکہنے پر **ماجاء فی الدعاء** دعا کے
بیان مین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل نبی دعوۃ یدعو بہا فاریدان اختبیء دعوتی شفاعۃ لامتی فی الاخرۃ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کی لیئی ایک دعا مقرر ہے جو ضرور قبول ہوتی ہی اور
مین چاہتا ہون کہ اوس دعا کو اوٹہا رکہون اپنی امت کی شفاعت کی واسطے دن آخرت کے عن یحیی بن سعید انہ بلغہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو ویقول اللہم فالق الاصباح وجاعل اللیل سکنا والشمس والقمر
حسبانا اقض عنی الدین واغننی من الفقر واستعنی بسمعی وبصری وقوتی فی سبیلک
ترجمہ یحیی بن سعید کو پہنچا کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تہے پس فرماتی ہی ای اللہ پیدا کرنیوالا صبح کا اور راتکو
راحت بنانیوالا اور سورج اور چاند کو حساب ہی چلانیوالا ادا کر تو قرض میرا اور غنی کر مجہکو محتاجی سی اور فائدہ دی مجہکو
میرے کان اور آنکہہ سی اور میری قوت سی اپنی راہ مین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لایقل احدکم اذا دعا
اللہم اغفر لی ان شئت اللہم ارحمنی ان شئت لیعزم المسالۃ فانہ لامکرہ لہ ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب کوئی تم مین سی دعا کرے تو یون نہ کہی یا خبخش دی مجہکو اگر چاہی تو بلکہ یون کہی خبشدے
مجہکو اسلیئے کہ اللہ جل جلالہ پر کوئی جبر کرنیوالا نہین ہے ف ہر تو وہ جو کام کرتا ہے اپنے اختیار اور مشیت اور رضا
سے کرتا ہے پہر یہ کہنا کہ بخشدی تو اگر چاہے تو اسمین ایک بی پروائی کا مضمون ہی بندہ کیطرف سی ایسا کلام جبکہ وہ
اپنے مالک سی کچہ مانگے سزاوار نہین ہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یستجاب لاحدکم مالم یعجل فیقول قد
دعوت فلم یستجب لی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی دعا قبول ہوتی ہی جب تک دعا
مانگنے والا جلدی نہ کرے اور یہ کہنے لگے کہ مینے دعا کی سو دعا میرے قبول نہوئے ف ہر کیونکہ یہ کلمہ یاس کا ہے اور
ناامیدی کا اپنی مالک سی ناامید نہونا چاہیئے وہ اپنے غلامون کی مصلحت اور بہتری کو خوب جانتا ہے ایک حدیث مین آیا ہے
کہ پروردگار عالم کسیے مومن کی دعا کو بیکار نہین کرتا یا دنیا مین قبول کرتا ہے یا آخرت کے لیئے رکہہ چہوڑتا ہے
عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل ربنا تبارک وتعالی کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل

دعا کے بیان مین

الاخر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ ومن یسالنی فاعطیہ ومن یستغفرنی فاغفر لہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اوترتا ہے رب ہمارا ہر رات کو آسمان دنیا تک جب تہائی رات باقی رہتی
ہے سو فرماتا ہے کون شخص ہے جو دعا کرے مجھ سے پس قبول کرون مین دعا اوسکی کون شخص ہے جو مانگے مجھ سے پس دون مین اوسکو
کون شخص ہے جو بخشش چاہے مجھ سے سو بخشدون اوسکو **ف م** یہ حدیث نہایت صحیح ہے ذہبی نے کہا کہ اس حدیث کو
اوپر بیس صحابیون نی روایت کیا ہے صابونی نے اپنے عقاید مین لکھا ہے کہ یہ حدیث باسانید صحیحہ ابوہریرہ اور عبادہ بن
الصامت اور جابر بن عبداللہ اور علی بن ابیطالب اور عبداللہ بن مسعود اور ابوالدرداء اور ابن عباس اور عایشہ اور ام سلمہ
وغیرہم سے مروی ہے اور ہمنے ان سب طریقون کو اپنی کتاب جسکا نام انتصار ہے جمع کیا ہے امام ہمام شیخ الاسلام ابن
تیمیہ نی کتاب النزول مین اس حدیث کو ثابت کرکے خوب تفصیل کی ہے اور بڑا رد کیا ہے جہمیہ اور معتزلہ پر جو ایسی
حدیثون کی تاویل بعید کرکے اونکے معانی اور مطالب ظاہری کا انکار کرتے ہین صابونی نی اپنی عقاید مین لکھا ہی کہ
اہل حدیث پروردگار عالم کا اوترنا ہر رات کو ثابت کرتے ہین بغیر تشبیہ اور تمثیل اور تکییف کے اور جبار کرتے ہین
حدیث صحیح کو ظاہر پر بعض لوگون نے اس حدیث کی یہ تاویل کی ہی کہ اوسکا حکم اوترتا ہے یا رحمت اوسکی اوترتی
ہے اور منسوب کیا ہے اس تاویل کو امام مالک کیطرف لیکن یہ تاویل بالکل لغو اور مردود ہے بچند وجوہ اول یہہ کہ
نسبت اس قول کی امام مالک کیطرف غلط ہے بسند صحیح ابسی یہ تاویل ثابت نہین ہی دوسرے یہ کہ یہ حدیث بسند
صحیح اسطرحسی بہی مروی ہے اذا اراد اللہ ان ینزل عن عرشہ نزل بذاتہ یعنے جب پروردگار عرش سی اوترنا چاہتا ہے
تو اوترتا ہے اپنے ذات سے اب یہ تاویل چل نہین سکتے تیسرے یہ کہ اس حدیث کی بعض طرق مین ہے لا اسال عن
عبادی وغیرے اور ظاہر ہے یہ امر کہ ایسا کلام امر اور رحمت کیطرف منسوب نہین ہوسکتا چوتہی یہ کہ دعا کا قبول کرنا
گنہون کا بخش دینا جو مانگے سو دینا امر اور رحمت سی نہین ہوسکتا پانچوین یہ کہ اوسکے امر اور رحمت کا اوترنا اوپر سے
دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ خداوند عالم اوپر ہے اور یہ تاویل کرنیوالا اس امر کا منکر ہے اسیواسطے اسحاق بن راہویہ نے
ایک جہمی سی یہ پوچہا کہ اچہا امر اور رحمت کس شخص کے پاس سے اوترتے ہے حالانکہ تیرے نزدیک تو اوپر کوئی ہی نہین
چہٹے یہ کہ کئے طریقون مین یہ موجود ہے کہ یہ امر فجر کے وقت تک رہتا ہے پہر پروردگار چڑہ جاتا ہے ساتوین یہ کہ
امر اور رحمت اوسکی اگر آسمان تک اوترکر رہ جاوی تو ہمارا اوسمین کیا فائدہ ہی بلکہ رحمت کو مرحوم تک پہونچنا چاہیے
آٹہوین یہ کہ امر اور رحمت اوسکی ہر وقت اوترا کرتے ہے اسوقت کی خصوصیت کیا ہے نوین یہ کہ امر اور رحمت کی
تاویل سی بہی معنے صحیح نہین ہوسکتے اسلئے کہ امر اور رحمت کوئی جسم نہین ہے جو نزول کی لایق ہو پہر امر اور
رحمت کی زبان نہین ہے جو بندون سی خطاب کرے یا ناتہ نہین ہے جو پہیلاوے پہر تاویل در تاویل لازم ہوگی
دسوین یہ کہ جب ذات کا اوترنا یا چڑہنا کسی آیت یا حدیث سی باطل ہوجاوے اوسوقت اس تاویل کی ضرورت ہی

نزول رب العزت کا بیان

ورنہ محض فضول ہی - بعضون نی یہ تاویل کی ہی کہ ایک فرشتہ اوترتا ہی اور یہ مضمون کہتا ہی مگر یہ تاویل پہلی تاویل سے بہی زیادہ پوچ ہے اسواسطے کہ فرشتہ یہ کہان کہہ سکتا ہی کہ مین اپنی بندون سی کچہ نہین چاہتا سوا اپنی یا جو مانگی گا سو دونگا دعا قبول کرونگا گناہ بخشونگا یہ امور تو سوای ذات الٰہی کے کسیکے امکان مین نہین ہین زیادہ تفصیل اسکا مقام کی یہان نہین ہوسکتے جسکا جی چاہے ہمارے کتاب انتہا فی الاستوار یا کتاب النزول ابن تیمیہ رح کی ملاحظہ کرے **عن** محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی ان عایشۃ ام المؤمنین قالت کنت نایمۃ الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففقدتہ من اللیل فلمسہ بیدی فوضعت یدی علی قدمیہ وھو ساجد یقول اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک وبک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک **ترجمہ** محمد بن ابراہیم سے روایت ہی ام المؤمنین عایشہ رضی کہا مین سو رہی تہی - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پہلو مین سو نہ پایا مینی اونکو پس چھوا مینے آپکو تو دیکہا مینے ہاتہ اپنا آپکی قدمون پر اور آپ سجدہ مین تہی فرماتی تہی پناہ مانگتا ہون مین تیری خفگی کی تیرے غصہ سے اور تیری عفو کی تیرے عقاب سی اور تیری تجہہ سی مین تیری پوری تعریف کرنہین سکتا تو ایسا ہی جسطرح تونے اپنے تعریف خود کی ہی **ف م** سبحان اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایسا ارشاد فرماوین اور لوگ یہ کہین کہ پروردگار کیسے اوترتا ہے کیسے چڑہتا ہے اوسکے ہاتہ کیونکر ہونگے اوسکے آنکہہ کیونکر ہوگی ان سب لوگون کا جواب دندان شکن یہی ہی کہ پروردگار اپنی ذات اور لوازم ذات کو تم سے زیادہ جانتا ہے پہر جب وہ خود اپنی ذات کیواسطے ان امورات کو ثابت کرتا ہے تو تمکو کیا خبط ہوگیا ہے کہ اوہام باطلہ لگاکر ان امورات سی اوسکو منزہ سمجہتے ہو **عن** طلحۃ بن عبید اللہ بن کریز ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل الدعاء دعاء یوم عرفۃ وافضل ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا افضل دعاؤن مین دعا دن عرفہ کی ہی اور افضل اون سب کلمات مین جو مینے کہے ہین اور اگلے پیغمبرون نی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ہی **عن** عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمہم ھذا الدعاء کما یعلمہم السورۃ من القرآن یقول اللھم انی اعوذ بک من عذاب جھنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سکہاتی تہی اونکو یہ دعا جیسے سکہاتی تہی اونکو ایک سورت قرآن کی فرماتی تہی ای اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیرے جہنم کے عذاب سی اور پناہ مانگتا ہون تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری دجال کی فتنہ سے اور پناہ مانگتا ہون تیری زندگی اور موت کے فتنہ سے **ف م** دجال کو مسیح اسلیے کہتے ہین کہ وہ مسح کریگا تمام زمین پر یعنے سارے زمین پر پہریگا اور عیسے علیہ السلام کو بہی مسیح کہتے ہین اسواسطے کہ وہ جس بیمار یا روگی پر اپنا ہاتہ پہیرتی وہ اچہا ہوجاتا دجال کا فتنہ یہ ہی کہ وہ لوگونکو گمراہ کریگا

زندگی کا فتنہ بری صحبتین اور ملحدون کی باتین ہین جسنے آدمی کا دین بگڑجاوی موت کا فتنہ وہانکی تکالیف اور
عذاب ہین یا منکر نکیر کا سوال **عن** عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام الی الصلوۃ من
جوف اللیل یقول اللھم لک الحمد انت نور السموت والارض ولک الحمد انت قیام السموت والارض ولک الحمد انت
رب السموت والارض ومن فیھن انت الحق وقولک حق ووعدک الحق ولقائک حق والجنۃ حق والنار حق والساعۃ
حق اللھم لک اسلمت وبک امنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ما قدمت
واخرت واسررت واعلنت انت الھی لا الہ الا انت **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب کھڑے ہوتی نماز کو عین رات مین فرماتی یا اللہ تجھکو سزاوار ہی سب تعریف تو نور ہے آسمانون کا اور
زمینون کا **ف م** یعنے تیری سبب سے آسمان اور زمین منور ہین یا تو پاک ہی ہر عیب سے (رزقانی) **ت**
تجھکو سب تعریف سزاوار ہے تو ہے قایم رکھنی والا ہے آسمانون اور زمین کا تجھی کو سب تعریف سزاوار ہی تو ہی
پروردگار ہی آسمانون کا اور زمین کا اور اونکا جو آسمان اور زمین کی بیچ مین ہین تو حق ہی تیرا قول سچا ہی تیرا
وعدہ حق ہے تجھسے ملنا حق ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے قیامت حق ہی اے پروردگار تیری حکم کا مین تابعدار
ہوا اور تجھپر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسا کیا اور تیری ہی طرف دلسی متوجہ ہوا اور تیری ہی مدد سی مین لڑا کفار سی اور
تجھی کو مینے حاکم بنایا جب اختلاف ہوا بخش دی میری اگلی اور پچھلے اور چھپے اور کھلے گناہ تو میرا معبود ہی تیری سوائے
سچا معبود نہین ہے **عن** عبد اللہ بن عبد اللہ بن جابر بن عتیک انہ قال جاء نا عبد اللہ بن عمر فی بنی معویۃ وھی
قریۃ من قری الانصار فقال ھل تدرون این صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مسجدکم ھذا فقلت لہ نعم واشرت الی
ناحیۃ منہ فقال لی ھل تدری عما ثلاثا الذی دعا بھن فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت نعم قال فاخبرنی بھن فقلت دعا بان
لا یظھر علیھم عدوا من غیرھم وان لا یھلکھم بالسنین فاعطیھا ودعا بان لا یجعل باسھم بینھم فمنعھا
قال صدقت قال عبد اللہ فلن یزال الھرج الی یوم القیمۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن
عمر رضہ ہماری پاس آئی بنی معویہ مین اور وہ ایک گانون ہی انصار کے گانون مین سی تو پوچھا مجھ سی تمکو معلوم ہے
کسجگہ پر نماز پڑہے ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اس مسجد مین تمہاری مینی کہا ہان معلوم ہی اور ایک کونی کو
مینے بتایا پھر پوچھا مجھ سی تمکو معلوم ہے وہ تین دعائین کونسی ہین جو مانگین تھین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے مینے کہا ہان عبد اللہ بن عمر نی کہا بتاؤ مجھکو مینے کہا دعا کی آپی اس امر کی کہ مسلمانون پر کوئی دشمن اونکی غیر قوم کا
یعنے کافرون مین سے مسلط نہ کرے اور اونکو قحط سے ہلاک نکری تو یہ دونو دعائین قبول ہوگئین **ف م**
مطلب ان دعاؤن کا یہہ ہی کہ تمام مسلمان مغلوب نہوجاوین اور ایسا دشمن اون پر مسلط نہو جو بالکل اون کا
استیصال کردیوی اسیطرح ایسے قحط مین مبتلا نہون جسسی سب تباہ ہوجاوین **ف م** تیسرے دعا یہہ کی

مسلمانون کی آپسمین کشت و خون اور جنگ نہو تو یہ دعا قبول نہوئی عبداللہ بن عمر نے کہا سچ کہا تو نی پھر کہا کہ اب قیامت تک فساد آپسمین چلا جاویگا ف م یہ پیشین گوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور دعائین سچی ہوئین اب تک مسلمانون پر کوئی ایسا دشمن غالب نہین ہوا جو بالکل سبکو تباہ کر دیوی نہ ایسا قحط آیا البتہ آپسمین لڑائیان ہوا کیگی اور قیامت تک ہوتی چلی جاوینگی عن زید بن اسلم انہ کان یقول ما من داع یدعوا الا احد ثلثا اما ان یستجاب له واما ان یدخر له واما ان یکفر عنه ترجمہ زید بن اسلم سی روایت ہی وہ کہتے ہی جو شخص دعا کرتا ہی تو اوسکی دعا تین حال سی خالی نہین ہوتی یا قبول ہوجاتی ہے یا رکہہ چھوڑے جاتی ہے قیامت کی دن پر یا گناہون کا کفارہ ہوجاتی ہے ف م ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے ابوسعید سے مرفوعا روایت کیا کہ دعا مسلمان کی رد نہین کیجاتی جب تک گناہ یا قطع رحم کے لیئے دعا نہ کرے یا دنیا مین اوسکی دعا پوری ہوجاویگی یا آخرت کی لیئی رکہی جاویگی یا اوسکے گناہ میٹے جاوینگے (زرقانی) العمل فی الدعاء دعا کی ترکیب عن عبداللہ بن دینار انه قال ان عبداللہ بن عمر انا ادعو واشیر باصبعین اصبع من کل ید فنهانی ترجمہ عبداللہ بن دینار سے روایت ہی کہ دیکہا مجہکو عبداللہ بن عمر رضی نے دعا کرتے ہوئے اور مین دو انگلیونسی اشارہ کرتا تہا ہر ایک ہاتہ کی ایک ایک انگلی تہی سو منع کیا مجکو ف م اسلیئے کہ یہ امر خلاف سنت ہے دعا مین سنت تو یہ ہے کہ دونو ہاتہون کو پہیلا کر دعا کرے یا اگر اشارہ کرے تو ایک انگلی سے اشارہ کرے تاکہ دلالت کرے توحید الہی پر (زرقانی) عن یحیی بن سعید ان سعید بن المسیب کان یقول ان الرجل لیرفع بدعاء وابنه من بعده وقال بیدیه نحو السماء فرفعهما ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تہی بیشک آدمی کا درجہ بلند ہوجاتا ہے اوسکے لڑکے کے دعا کرنے سے بعد اوسکے مرجانیکے اور اشارہ کیا اپنی ہاتہون سی آسمان کیطرف پہر اوٹہایا اونکو ف م ابن عبدالبر نے بسند صحیح روایت کیا ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کا درجہ بلند ہوگا جنت مین سو درجہ کہیگا کس سبب سے اے رب میرا درجہ بلند ہوا کہا جاویگا اوس سی تیرے لڑکے نے تیرے بعد دعا کی تیری لیئی (ایک روایت مین ہی کہ تیری لڑکے کے استغفار کے سبب سے تیرا درجہ بلند ہوا (زرقانی) عن عروة بن الزبیر انه قال انما انزلت هذه الآیة ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها ابتغ بین ذلك سبیلا فی الدعاء ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ یہ آیت ولا تجہر بصلوتک الآیۃ دعا مین اوتری ہی ف م یعنے دعا نہ بہت پکار کر مانگو نہ آہستہ بلکہ درمیان مین مانگنا چاہیئے بعضون نے کہا ہے نماز مین کلام اللہ نہ بہت آہستہ پڑہے نہ بہت پکار کر اسی مین یہ آیت اوتری ہے کہا یحیی نے سوال کیا امام مالک سی کہ نماز فرض مین دعا مانگنا کیسا ہے بولے کچہ حرج نہین ہے ف م خواہ شروع نماز مین مانگی یا بیچ مین یا آخر مین فرض مین یا نفل مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے اندر بعد تکبیر تحریمہ کے اور کبہی رکوع مین اور کبہی سجدہ مین اور کبہی جب رکوع سے سر اوٹہاتے اور کبہی بعد تشہد کے دعا مانگتے اور یہ دعا عام ہی خواہ

دعا کی ترکیب

دین کی کامون کی لئی ہو یا دنیا کی اور ابو حنیفہ کے نزدیک ضرور ہے کہ یہ دعا مشابہ نہو آدمیون کی باہمی گفتگو کی ورنہ نماز فاسد ہو جاویگی (مجمع و زرقانی) عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو فیقول اللھم انی اسالک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین واذا اردت فی الناس فتنۃ فاقبضنی الیک غیر مفتون ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے نیک کام کرنا اور بری کامون کا چھوڑنا اور محبت غریبون کے اور جب تو کسی بلا کو لوگون مین اوتارنا چاہے تو مجھے اپنے پاس بلا لے اوس بلا سے بچا عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما داع دعا الی ھدی کان لہ مثل اجور من اتبعہ لا ینقص ذلک من اجورھم شیئا وایما داع دعا الی ضلالۃ کان علیہ مثل اوزار من اتبعہ لا ینقص ذلک من اوزارھم شیئا ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہدایت کی طرف بلاوی تو اوسکو مثل اوسکی ثواب ملیگا جو اوسکے پیروی کرے کچھ کم نہو گا اوسکے ثواب سی ف ہر یعنے پیروی کرنیوالی کا الگ پورا ثواب ہوگا اور اوسکے برابر ہدایت کا راستہ بتانی والیکو بھی اجر ملیگا یہ نہو گا کہ پیروی کرنیوالیکا ثواب کم ہو کر اوسکو ملجاوے ت اور جو شخص گمراہی کیطرف بلاوی اوسپر اوتنا گناہ ہو گا جتنا پیروی کرنیوالے پر ہو گا کچھ کم نہو گا پیروی کرنیوالے کے گناہ سے عن مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عمر قال اللھم اجعلنی من ائمۃ المتقین ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عمر رض کہتے تھے یا اللہ مجھکو متقیون کا پیشوا بنا نا ف ہر یہ ترجمہ ہے اس آیت کا واجعلنا للمتقین اماما اے پروردگار ہمکو پرہیزگارون کا امام بنا نا تاکہ اونکی اعمال کا بھی ثواب ہا تہ آوے عن مالک انہ بلغہ ان ابا الدرداء کان یقوم من جوف اللیل فیقول نامت العیون وغارت النجوم وانت الحی القیوم ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ ابو الدرداء رض جب اٹھتے تھے رات کو کہتے تھے سوگئین آنکھین اور غائب ہو گئے تارے اور تو ای پروردگار زندہ ہی بیدار **النھی عن الصلوۃ بعد الصبح وبعد العصر** بعد صبح اور عصر کے نماز پڑہنے کی ممانعت

عن عبد اللہ الصنابحی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشمس تطلع ومعھا قرن الشیطان فاذا ارتفعت فارقھا ثم اذا استوت قارنھا فاذا زالت فارقھا فاذا دنت للغروب قارنھا فاذا غربت فارقھا وھی ساعۃ لا یصلی فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی تلک الساعات ترجمہ عبد اللہ صنابحی سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اوسکی نزدیک ہوتا ہے پھر جب بلند ہو جاتا ہے تو اوس سے الگ ہو جاتا ہے پھر جب سر پر آجاتا ہے نزدیک ہو جاتا ہے پھر جب ڈہل جاتا ہے تو الگ ہو جاتا ہے پھر جب ڈوبنے لگتا ہی تو نزدیک ہو جاتا ہے پھر جب ڈوب جاتا ہے الگ ہو جاتا ہے اوس سے اور منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان ساعتون مین نماز پڑہنے سے عن عروۃ بن الزبیر انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلوۃ حتی تبرز واذا غاب حاجب الشمس فاخروا الصلوۃ حتی تغیب

بعد صبح اور عصر کے نماز پڑہنے کی ممانعت

ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب کنارہ آفتاب کا نکلے تو نماز مین توقف کرو یہانتک کہ پورا آفتاب نکل آوی اور جب کنارہ آفتاب کا ڈوب جاوی تو توقف کرو نماز مین یہانتک کہ پورا آفتاب ڈوب جاوے

عن العلاء بن عبد الرحمن انہ قال دخلنا علی انس بن مالک بعد الظہر فقام یصلی العصر فلما فرغ من صلوتہ ذکرنا تعجیل الصلوۃ او ذکرھا فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تلک صلوۃ المنافقین یجلس احدھم حتی اذا اصفرت الشمس وکانت بین قرنی الشیطان او علی قرن الشیطان قام فنقر اربعا لا یذکر اللہ فیھا الا قلیلا

ترجمہ علاء بن عبد الرحمن سی روایت ہی کہ ہم گئے انس بن مالک رضہ پاس بعد ظہر کے تو کہڑی ہوئی وہ نماز عصر کیواسطے پس جب فارغ ہوئے نماز سے بیان کیا ہمنے یا انہون نی نماز جلد پڑہنے کا حال تو کہا انس رضہ نی سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نماز منافقون کی یہ ہی کہ بیٹہی رہتے ہین جب آفتاب زرد ہوجاتا ہے اور شیطان کے سر کے دونو جانبون کے بیچ مین ہوتا ہے یا اونکے اوپر ہوتا ہے **ف م** اسطرح پر کہ شیطان غروب کے قریب آفتاب کے سامنے جاکر کہڑا ہوتا ہے اور آفتاب اوسکے سر کے سامنے ہوتا ہے تاکہ مشرکین جب آفتاب کو سجدہ کرین تو وہ سجدہ شیطان کے لیئے ہوجاوے **ت** تو کہڑی ہوکر جلد جلد ٹھونگین لگالیتا ہے دسمین نہین یاد کرتا ہی اللہ کو مگر تہوڑا

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتحری احدکم فیصلی عند طلوع الشمس ولا عند غروبھا

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کوئی تم مین سی قصد کرکے نماز نہ پڑہے آفتاب کے طلوع اور غروب کیوقت

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الصلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وعن الصلوۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منع کیا نماز سے بعد عصر کے یہانتک کہ ڈوب جاوے آفتاب اور بعد صبح کے یہانتک کہ نکل آوی آفتاب

عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب کان یقول لا تحروا بصلوتکم طلوع الشمس ولا غروبھا فان الشیطان یطلع قرناہ مع طلوع الشمس ویغربان مع غروبھا وکان یضرب الناس علی تلک الصلوۃ

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتی تہی قصد نہ کرو نماز کا آفتاب کی طلوع اور غروب کی وقت کیونکہ شیطان کی دو جانب سر کے ساتہ نکلتے ہین آفتاب کے اور ساتہ ہی ڈوبتی ہین اور عمر رضی اللہ عنہ مارتی تہی لوگونکو اسوقت نماز پڑہنے پر

عن السایب بن یزید انہ رای عمر بن الخطاب یضرب المنکدر فی الصلوۃ بعد العصر

ترجمہ سائب بن یزید نے دیکہا حضرت عمر کو مارتی تہی منکدر کو اسلیئے کہ انہون نی نماز پڑہے تہے بعد عصر کے

کتاب الجنایز

کتاب جنازون کے احکام مین

غسل المیت

مردہ کو غسل دینی کا بیان

عن محمد الباقر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فی قمیص

ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غسل دیئے گئے ایک قمیص مین **ف م** جو قمیص آپ پہنے ہوئے تہے اوسی مین غسل دیئے گئے یہ حکم خاص ہے آپ ہی سی جب لوگون نی ارادہ آپکے کپڑے اوتارنیکا

کیا تو ایک آواز سنی کہ قمیص آپ کامت اوتارو بلکہ اوسیطرح غسل دو اور لوگون کا حکم یہ ہے کہ غسل کی وقت اونکے
کپڑے اوتاری جاوین اور ستر کی کپڑے سے ڈھانپ دیا جاوی عن ام عطیۃ الانصاریۃ انھا قالت دخل علینا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفیت ابنتہ فقال اغسلنھا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ
کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فاذنني قالت فلما فرغنا اذناہ فاعطانا حقوہ فقال
اشعرنھا ایاہ یعنی بحقوہ ازارہ ترجمہ ام عطیہ انصاریہ سی روایت ہی کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
صاحبزادی فی انتقال کیا تو آئے ہماری پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور کہا غسل دو اونکو تین بار یا پانچ بار
یا اوس سی زیادہ اور بیری کی پتی سی اور اخیر مین کافور بھی شریک کرو اور جب تم غسل سی فارغ ہو تو مجھے اطلاع دو کہا ہم
عطیہ فی جب غسل سی ہم فارغ ہوئی تو اپکو خبر دی آپنی اپنا تہبند دیا اور کہا کہ یہ اونکی بدن پر لپیٹ دو عن عبد
اللہ بن ابی بکر ان اسماء بنت عمیس امرأۃ ابی بکر الصدیق غسلت ابا بکر الصدیق حین توفی ثم خرجت
فسالت من حضر ما من المھاجرین فقالت انی صائمۃ وان ھذا یوم شدید البرد فھل علی من غسل فقالوا لا
ترجمہ عبداللہ بن ابی بکر سی روایت ہی کہ اسماء بنت عمیس نے آپنی شوہر ابو بکر صدیق رضہ کو غسل دیا جب اونکی وفات
ہوئی پھر نکلکر مہاجرین سی پوچھا کہ مین روزے سی ہون اور آج سردی بہت ہی کیا مجھپر ہے غسل لازم ہے
بولے نہین ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ میت کو غسل دینی کے بعد غسال پر غسل لازم نہین آتا بلکہ
مستحب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ زوجہ اپنی زوج کو غسل دی سکتے ہے اور اسیطرح زوج اپنی زوجہ کو کیونکہ حضرت علی رضہ
نے غسل دیا فاطمہ رضہ کو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے فرمایا کہ اگر مرجاؤ گی میرے
سامنے تو تجھے غسل دونگا امام اعظم نے دوسرے صورت مین خلاف کیا یعنے زوجہ کو زوج دست نہین کہ زوجہ کو غسل دیوے
اور ام عطیہ کے حدیث سے استدلال کیا کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کی غسل کا عورتونکو
حکم دیا اور اونکے زوج کو اجازت نہ دی مگر یہہ استدلال صحیح نہین ہے اسلیئے کہ اوس سے ممانعت بھی ثابت نہین
ہوتے نہ اجازت اور احتمال ہے کہ شوہر اونکے اوسوقت موجود نہون یا عورتون کو غسل دینا اولے ہو شوہر کے
غسل دینی سے (زرقانی) کہا امام مالک نی کہ مینے سنا اہل علم سے کہتے تھے جب عورت مرجاوے اور وہان پر عورتین
نہون جو اوسکو غسل دین اور نہ کوئی اوسکا محرم ہو نہ شوہر ہو تو اوسکو تیمم کرایا جاوی اوسکے منہ اور کفین پر
خاک سی کہا امام مالک نی اسیطرح اگر مرد مرجاوی اور وہان پر سوائی عورتون کے مرد کوئے نہو تو اوسکو تیمم
کرادین کہا امام مالک نی ہماری نزدیک غسل میت کی کوئی حد مقرر نہین ہے بلکہ جب تک خوب ناکی ہو دھونا چاہیئے

مرد کو کفن پہنانیکا بیان

ماجاء فی کفن المیت مردے کو کفن پہنانیکا بیان عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلثۃ اثواب بیض سحولیہ لیس فیھا قمیص ولا عمامۃ

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کفن دیی گئی تین سفید کپڑونمین جو سحول کے بنے ہوئے تہے نہ اون مین قمیص تہا نہ عمامہ **ف م** سحول ایک بستی کا نام ہے ملک یمن مین - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفید کپڑا کفن کے لیے بہتر ہے اصحاب سنن اور حاکم نے روایت کیا ابن عباس سی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی سفید کپڑے پہنا کرو اور اوسی مین کفن دیا کرو اپنے مردون کو اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ تین کپڑون سے زیادہ کپڑے کفن مین شریک کرنا مکروہ ہے علے الخصوص عمامہ جسکو متاخرین حنفیہ اور مالکیہ نے تجویز کیا ہے یہ بالکل بدعت ہی **عن** یحیے بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلثۃ اثواب بیض سحولیۃ

ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے تین سفید کپڑونمین جو سحول کی بنے ہوئے تہے **عن** یحیے بن سعید انہ قال بلغنی ان ابا بکر الصدیق قال لعایشۃ وھو مریض فی کم کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت فی ثلثۃ اثواب بیض سحولیۃ فقال ابو بکر الصدیق خذوا ھذا الثوب علیہ قد اصابہ مشق او زعفران فاغسلوہ ثم کفنونی فیہ معہ ثوبین اخرین فقالت عایشۃ وما ھذا فقال ابو بکر انما حوج الی الجدید من المیت وانما ھذا للمھلۃ

ترجمہ یحیی بن سعید نے کہا مجھے پہنچا کہ ابو بکر صدیق رضہ نے حضرت عایشہ سے کہا اپنے بیماری مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑون مین کفن دیی گئی تہی کہا عایشہ رضہ نے سفید تین کپڑونمین سحول کے تب ابو بکر صدیق نی کہا کہ یہ کپڑا جو مین پہنے ہون اوسمین گیرو یا زعفران لگا ہوا تہا اوسکو دہو کر اور دو کپڑے لیکر مجھے کفن دیدینا حضرت عایشہ بولین یہ کیا بات ہے (کیا اور کپڑے نہین ہین) ابو بکر بولے کہ مردے سے زیادہ زندے کو کپڑے کے حاجت ہے کفن تو پیپ اور خون کے لیے ہے **ف م** یعنے زندہ کو کپڑے کے زیادہ ضرورت ہے مردی کو کیا آرایش مقصود نہین کیسا ہے عمدہ کفن ہوگا پیپ اور خون مین ملکر خاک مین گلجاویگا **عن** عمرو بن العاص انہ قال المیت یقمص ویوزر ویلف بالثوب الثالث فان لم یکن الا ثوبا واحد کفن فیہ

ترجمہ عمرو بن العاص سی روایت ہی کہ مردہ قمیص پہنایا جاوے اور تہ بند پہنایا جاوے پہر تیسرے کپڑے مین لپیٹ دیا جاوی اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوسی مین کفن دیا جاوے **المشی امام الجنازۃ** جنازہ کے آگے چلنے کا بیان **عن** ابن شہاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر الصدیق وعمر کانوا یمشون امام الجنازۃ والخلفاء ھلم جرا وعبد اللہ بن عمر

ترجمہ ابن شہاب سی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق اور عمر بن الخطاب اور تمام خلفا آگے جنازے کے چلتے تہے اور عبد اللہ بن عمر بہی ایسا ہی کرتے تہے **ف م** معارض ہی اسکی جو روایت کیا عبد الرزاق نی طاوس سی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تا دم دفات جنازہ کے پیچھے چلتے رہے اور ابن ابی شیبہ نی روایت کیا کہ حضرت علی رضہ جنازہ کے پیچھے چلتے رہے **محلے عن** ربیعۃ بن عبد اللہ بن الھدیر انہ اخبرہ انہ رای عمر بن الخطاب یقدم الناس امام الجنازۃ

جنازہ کے آگے چلنے کا بیان

فی جنازۃ زینب بنت جحش **ترجمہ** ربیعہ بن عبداللہ بن الہدیر سے روایت ہی انہون نی دیکھا حضرت عمر رضہ کو آگے
چلتے تھے زینب بنت جحش کی جنازہ مین **عن** ھشام بن عروۃ انہ قال مارایت ابی فی جنازۃ قط الا امامھا قال
ثم یاتی البقیع فیجلس حتی یمر واعلیہ **ترجمہ** ہشام بن عروہ سی روایت ہی کہ مین اپنی باپ عروہ کو ہمیشہ جنازہ کے
آگے چلتے دیکھا یہان تک کہ وہ بقیع مین آجاتے اور بیٹھے رہتے یہانتک کہ جنازہ اگر گذر جاتا **عن** ابن شہاب انہ
قال المشی خلف الجنازۃ من خطاء السنۃ **ترجمہ** ابن شہاب نی کہا جنازہ کے پیچھے چلنا خطا ہے یعنے خلاف
سنت ہے **ف م** یہ کیونکر مسلم ہوگا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضہ سے اسکا خلاف ثابت ہے

جنازہ کے پیچھے آگ لیجانے کی ممانعت

النھی ان تتبع الجنازۃ بنار جنازے کے پیچھے آگ لیجانیکی ممانعت **عن** اسماء بنت ابی بکر انھا قالت
لاھلھا اجمروا ثیابی اذا مت ثم حنطونی ولا تذروا علی کفنی حناطا ولا تتبعونی
ترجمہ اسما بنت ابی بکر نے کہا اپنے گھر والون سے جب مین مرجاؤن تو میرے کپڑونکو خوشبو سے بسنا پھر میرے
بدن پر خوشبو لگانا لیکن میرے کفن پر نہ چھڑکنا اور میرے جنازہ کے ساتھ آگ نہ رکھنا **عن** ابوھریرۃ انہ
نھی ان یتبع بعل موتہ بنار **ترجمہ** ابوہریرہ نے منع کیا کہ اونکی جنازہ کے ساتھ آگ رکھی جاوے **کہا**
یحیے نے امام مالک بھی برا جانتے تھے اس فعل کو

جنازہ کے تکبیرات کا بیان

التکبیر علی الجنائز جنازہ کی تکبیرات کا بیان
عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی النجاشی للناس فی الیوم الذی مات فیہ وخرج بھم الی المصلی
فصف بھم وکبر اربع تکبیرات **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جسدن نجاشے (بادشاہ حبش کا) انتقال ہوا اوسی
روز آپنے لوگونکو خبر دی اوسکے موت کی اور نکلے مصلے کو اور صف کھڑے کرکے نماز پڑہی جنازہ کی اور چار تکبیرین
کہین **ف م** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نماز جنازہ کی میت غایب پر درست ہی اور یہی قول ہے شافعی
اور احمد اور اکثر سلف کا **عن** ابی امامۃ بن سھل بن حنیف ان مسکینۃ مرضت فاخبر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ بمرضھا قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ یعود المساکین ویسال عنھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اذا ماتت فاذنونی
بھا فخرج بجنازتھا لیلا فکرھوا ان یوقظوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بالذی کان من شانھا فقال الم امرکم ان تؤذنونی بھا
فقالوا یا رسول اللہ کرھنا ان نخرجک لیلا ونوقظک فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حتی صف بالناس علی قبرھا وکبر اربع تکبیرات **ترجمہ** ابوامامہ سی روایت ہی کہ ایک عورت مسکین بیمار ہوئے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اور آپکو اوسکے خبر ہوئے اور آپکا قاعدہ یہ تہا کہ بیمار پرسی کرتے تھے
مسکینون کی اور اونکا حال پوچھتے تھے سو فرمایا آپنے جب مرجاوے یہ عورت تو مجھے خبر کرنا سو راتکو اوسکا جنازہ
نکلا اور صحابہ نی ناپسند کیا کہ جگاوین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب صبح ہوئے تو اوسکے کیفیت معلوم ہوئے

فرمایا آپنی مینے تو تم سے کہدیا تہا کہ مجھی خبر کردینا صحابہ نی کہا یا رسول اللہ ہمکو آپکا جگانا اور رانکو باہر نکالنا ناگوار ہوا سو نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صف باندہی اوسکی قبر پر اور چار تکبیرین کہین **ف م** اس سے معلوم ہوا کہ دوبارہ نماز جنازہ کی پڑہنا قبر پر درست ہی جمہور علما کا یہی قول ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہین وہ کہتی ہین کہ یہہ امر خاص تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے امام احمد رح نے کہا کہ قبر پر نماز جنازہ پڑہنا چہہ طریقون سی ثابت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی اور ابن عبد البر نے کہا نو طریقون سے وہ سب طریقے حسن ہین (زرقانی) **عن** مالک انہ سال ابن شہاب عن الرجل یدرک بعض التکبیر علی الجنازۃ ویفوتہ بعض قال یقضی ما فاتہ من ذلک **ترجمہ** امام مالک نے پوچہا ابن شہاب سی کہ جس شخص کو بعض تکبیرین جنازہ کی ملین اور بعض نہ ملین وہ کیا کرے کہا جسقدر نہ ملین اونکو قضا کرلیوے **مایقول المصلی علی الجنازۃ** جنازہ کی دعا کا بیان **عن** ابی سعید المقبری انہ سال ابا ہریرۃ کیف تصلی علی الجنازۃ فقال ابو ہریرۃ انا لعمر اللہ اخبرک اتبعہا من اہلہا فاذا وضعت کبرت وحمدت اللہ وصلیت علی نبیہ ثم اقول اللہم عبدک وابن عبدک وابن امتک کان یشہد ان لا الہ الا انت وان محمدا عبدک ورسولک وانت اعلم بہ اللہم ان کان محسنا فزد فی احسانہ وان کان مسیئا فتجاوز عن سیاتہ اللہم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ **ترجمہ** ابو سعید مقبری نے پوچہا ابو ہریرہ سے کسطرح تم نماز پڑہتے ہو جنازہ کی کہا ابو ہریرہ نے قسم ہے اللہ جل جلالہ کے بقا کی مین تمہین خبر دونگا مین جنازہ کی ساتہ ہوتا ہون اوسکے گہر سے پہر جب رکہا جاتا ہی تو تکبیر کہکر اللہ کے تعریف کرتا ہون اور پیغمبر پر اوسکے درود بہیجتا ہون پہر کہتا ہون یا اللہ تیرا بندہ اور تیری بندہ کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا اسبات کی گواہی دیتا تہا کہ کوئی معبود سچا سوا تیرے نہین ہے اور بیشک محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے پیغمبر ہین اور تو اوسکا حال خوب جانتا ہے اے پروردگار اگر وہ نیک ہو تو زیادہ اجر اوسکا اور جو گنہ گار ہو تو درگذر کر اوسکے گناہون سے اے پروردگار مت محروم کر ہمکو اوسکے ثواب سی **ف م** یعنے اوسکے جنازہ پر نماز پڑہنی کی ثواب سی یا اوسکے موت پر صبر کرنیکے ثواب سی **ف** اور مت فتنہ مین ڈال ہمکو بعد اوسکے **عن** سعید بن المسیب یقول صلیت وراء ابی ہریرۃ علی صبی لم یعمل خطیئۃ قط فسمعتہ یقول اللہم اعذہ من عذاب القبر **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے ہی نماز پڑہے مین نی ابو ہریرہ کی پیچہی ایک لڑکے پر جو بیگناہ تہا تو سنا مینے اونسی کہتی ہی ای اللہ بچا اوسکو قبر کے عذاب سی **ف م** قبر کے عذاب سے مراد وحشت اور تنہائی کی مصیبت ہی نہ وہ عذاب جو بڑون کو ہوتا ہے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان لا یقرا فی الصلوۃ علی الجنازۃ **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر قرآن نہین پڑہتے تہے جنازہ کی نماز مین **ف م** یعنے سورہ فاتحہ نہین پڑہتے تہے یہہ قول ہے ابو حنیفہ اور مالک کا اور بخاری نی روایت کیا کہ ابن عباس نے سورہ فاتحہ پڑہے جنازہ کے نماز مین اور کہا مینے اسلیئے پڑہا تا کہ تمکو معلوم ہو کہ یہ سنت ہی اور ہے

قول ہی شافعی اور احمد کا **الصلوۃ علی الجنایز بعد الصبح وبعد العصر** نماز جنازہ کی بعد نماز صبح اور
نماز عصر کے پڑھنے کا بیان **عن** محمد بن ابی حرملۃ مولی عبد الرحمن بن ابی سفیان بن حویطب ان زینب بنت ابی
سلمۃ توفیت وطارق امیر المدینۃ فاتی بجنازتھا بعد صلوۃ الصبح فوضعت بالبقیع قال وکان طارق یغلس بالصبح
قال ابن ابی حرملۃ فسمعت عبد اللہ بن عمر یقول لاھلھا اما ان تصلوا علی جنازتکم الان واما ان تترکوھا
حتی ترتفع الشمس **ترجمہ** محمد بن ابی حرملہ سے روایت ہی کہ زینب بنت ابی سلمہ (حضرت ام المومنین ام سلمہ
کے بیٹے پہلے خاوند سے) مرگئیں اور اوس زمانہ مین طارق حاکم تہی مدینہ کے تو لایا گیا جنازہ اونکا بعد نماز صبح کے
اور رکہا گیا بقیع مین اور طارق نماز پڑہا کرتے تہے صبح کی اندہیرے مین ابن ابی حرملہ نے کہا مینے عبد اللہ بن عمر
سے سُنا وہ کہتے تہے زینب کے لوگون سے یا تو تم جنازہ کی نماز اب پڑہ لو **ف م** اندہیری مین قبل روشنی کے
ت یا رہنے دو یہانتک کہ آفتاب بلند ہوجاوے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر قال یصلی علی الجنازۃ بعد العصر
وبعد الصبح اذا صلیتا لوقتہا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا نماز جنازہ کی پڑہے جاوے بعد عصر کے
اور بعد صبح کے جب یہ دونو نمازین اپنی وقت مین پڑہی جاوین **ف م** یعنے صبح اندہیرے مین پڑہی جاوے
اور عصر قبل زرد ہونے آفتاب کے **الصلوۃ علی الجنایز فی المسجد** مسجد مین نماز جنازہ
پڑہنے کا بیان **عن** عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا امرت ان یمر علیہا بسعد بن ابی وقاص فی المسجد حین مات
لتدعو لہ فانکر ذلک الناس علیہا فقالت عایشۃ ما اسرع الناس ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم علی سہیل بن بیضاء الا فی المسجد **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضہ نے حکم دیا
کہ سعد بن ابی وقاص کا جنازہ مسجد مین سے ہوکر اونکے حجرہ پر سے جاوے تاکہ مین دعا کرون اونکے لیے
سو لوگون نے اسپر اعتراض کیا تب کہا آپنے کیا جلدی لوگ بہول گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سہیل
بن بیضاء پر نماز نہین پڑہے مگر مسجد مین **ف م** جمہور علما کے نزدیک نماز جنازہ کی مسجد مین درست
ہے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک مکروہ ہے **عن** عبد اللہ بن عمر انہ قال صلی علی عمر بن الخطاب فی المسجد
ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت عمر رضہ پر نماز پڑہے گئے مسجد مین **ف م** ابن ابی شیبہ نے روایت کیا
کہ عمر رضہ نے نماز پڑہے ابو بکر پر مسجد مین اور صہیب نے نماز پڑہے عمر رضہ پر مسجد مین اور جنازہ منبر کے سامنے
رکہا گیا ابن عبد البر نے کہا کہ یہ فعل صحابہ کے حضور مین واقع ہوا اور کسی نے اسکا انکار نہین کیا اس سے
اجماع سکوتی نکل آیا **جامع الصلوۃ علی الجنایز** نماز جنازہ کی احکام **عن** مالک انہ بلغہ ان عثمان بن عفان
وعبد اللہ بن عمر وابا ھریرۃ کانوا یصلون علی الجنایز بالمدینۃ الرجال فی النساء فیجعلون الرجال حایلی الامام
والنساء حایلی القبلۃ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عثمان بن عفان اور عبد اللہ بن عمر نماز پڑہتے تہی عورتون

مسجد مین نماز جنازہ پڑہنے کا بیان

نماز جنازہ کی احکام

اور مردون پر ایک ہی بار مین تو مردون کو امام کے نزدیک رکھتی ہی اور عورتونکو قبلہ کے نزدیک **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان اذا صلی علی الجنایز یسلم حتی یسمع من یلیہ **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر جب نماز پڑہ چکتے تھے جنازہ کی سلام پہیرتے تھے (پکارکر) یہانتک کہ اونکی نزدیک جو لوگ ہوتی ہی وہ سن لیتے تھے **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول لا یصلی الرجل علی الجنازۃ الا وھو طاھر **ترجمہ** نافع سے روایت ہی عبداللہ بن عمر کہتے تھے جنازہ کے نماز بغیر وضو کے کوئی نہ پڑہے **کہا** یحییٰ نے سنا مینے مالک سی کہتی ہی مین نے کسے اہل علم کو نہین دیکہا جو ولد الزنا یا اوسکے مان پر نماز جنازہ پڑہنے کو منع کرتا ہو **ف م** امام محمد نے کہا سب اہل قبلہ پر نماز پڑہی جاوی اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا لیکن جو شخص خود کشی کرے اوسپر نماز نہ پڑہین ابو یوسف کے نزدیک اور ائمہ اربعہ اور جمہور کے نزدیک پڑہین (محلے) **ماجاء فی دفن المیت**

مردہ کے دفن کے بیان مین

مردہ کے دفن کے بیان مین **عن** مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی یوم الاثنین ودفن یوم الثلثاء وصلی علیہ لناس افذاذا لا یومہم احد فقال ناس یدفن عند المنبر وقال اخرون یدفن بالبقیع فجاء ابوبکر الصدیق فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما دفن نبی قط الا فی مکانہ الذی توفی فیہ فحفر لہ فیہ فلما کان عند غسلہ اراد وا نزع قمیصہ فسمعوا صوتا یقول لا تنزعوا القمیص وغسل وھو علیہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات کی دوشنبہ کے روز اور دفن کیئے گئے منگل کے روز اور نماز پڑہے اون پر لوگون نے اکیلے اکیلے کوئی اونکا امام نہ تہا پہر کہا بعض لوگون نی دفن کیی جاوین آپ منبر کے پاس اور بعض نی کہا بقیع مین تو آئی ابوبکر صدیق رضہ اور کہا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتی ہی نہین دفن کیا گیا کوئی نبی مگر اوس مقام مین جہان اوسکے وفات ہوئی پہر کہود دی گئی قبر اوسی مقام مین جہان آپنی وفات کی ہتی جب غسل کا وقت آیا تو لوگون نی آپکا کرتہ اوتارنا چاہا سو ایک آواز سنے مت اوتارو کرتے کو پس نہ اوتارا گیا کرتہ آپکا اور آپ غسل دیئے گئے کرتہ پہنے ہوئے **عن** عروۃ بن الزبیر انہ قال کان بالمدینۃ رجلان احدھما یلحد والاخر لا یلحد فقالوا ایھما جاء اولا عمل عملہ فجاء الذی یلحد فلحد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ دو آدمی قبر کہودنے والے تھے ایک اونمین سی بغلے بناتا تہا اور دوسرا نہین بناتا تہا لوگون نی کہا جو پہلے آویگا وہی اپنا کام شروع کریگا تو پہلے وہی آیا جو بغلے بناتا تہا پس قبر آپکے بغلے بنائے **ف م** اس حدیث سی بغلے قبر کے فضیلت بہ نسبت صندوقی کے ثابت ہوئی ابوداؤد نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا کہ بغلے قبر ہمارے لیئے ہین اور صندوقی اورون کے لیئے ہے مگر یہ حدیث ضعیف ہے اور اس سی ممانعت صندوقی کی مقصود نہین ہے (زرقانی) **عن** مالک انہ بلغہ ان ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تقول ما صدقت بموت رسول اللہ صلی

علیہ وسلم حتی سمعت وقع الکواز ین ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ بی بی ام سلمہ رضہ کہتی تہین مجہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے وفات کا یقین نہین ہوا یہانتک کہ مینے کدال مارنے کی آواز سنے **ف م** یعنے جب قبر کہودنی لگی اور پہاوڑی کے
آواز آئی اوسوقت یقین ہوا یہ امر بسبب حیرت اور دہشت اور تعجب کی تہا نہ اور کسی سبب سے جیسے حضرت عمر کو ابتدا مین
حضرتؐ کی وفات مین شبہ ہوا تہا پہر جب حضرت ابو بکر نے یہ آیت کریمہ انک میت وانہم میتون سنائی تو دل کو
تسکین ہوئی وحشت جاتی رہی اس سی کوئی یہ نہ سمجہے کہ حضرت عمر رضہ کو اس آیت سی اطلاع نہ تہی بلکہ قلق اور صدمہ
مین اکثر آدمی کی ہوش وحواس باختہ ہوجاتی ہین اور یاد ہوئی چیز بہولجاتی ہے **عن** یحیی بن سعید ان عایشۃ زوج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت رایت ثلثۃ اقمار سقطن فی حجری فقصصت رویای علی ابی بکر الصدیق قالت فلما
توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودفن فی بیتہا قال لہا ابو بکر ھذا احد اقمارک وھو
خیرھا **ترجمہ** یحیی بن سعید سی روایت ہی کہ ام المومنین عایشہ صدیقہ رضہ نے کہا مینے خواب مین دیکہا میرے
حجرہ مین تین چاند گر پڑے سو مینے اس خواب کو ابو بکر صدیق سی بیان کیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
وفات ہوئی اور حضرت عایشہ کی حجرہ مین دفن ہوچکے ابو بکر نے کہا کہ اون تین چاندون مین سے ایک چاند
آپ ہین اور یہ تینون چاندون مین بہتر ہین **عن** غیر واحد ممن یثق بہ ان سعد بن ابی وقاص وسعید بن زید
بن عمرو بن نفیل توفیا بالعقیق وحملا الی المدینۃ ودفنا بہا **ترجمہ** کئی ایک معتبر لوگون سی روایت ہی کہ سعد بن ابی وقاص رضہ
اور سعید بن زید رضہ کے وفات ہوئے عقیق مین (ایک موضع ہے قریب مدینہ کے) اور اونکا جنازہ اوٹہکر
مدینہ مین آیا اور وہان دفن ہوئے **ف م** تاکہ نماز جنازہ مین بہت سے لوگ شریک ہون یا قبر کے زیارت لوگ
کیا کرین اور دعا ہوا کرے جنازہ کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجانا مختلف فیہ ہے بعضون کے نزدیک
مکروہ ہے بعضون کے نزدیک مستحب ہے (زرقانی) **عن** عروۃ بن الزبیر انہ قال ما احب ان ادفن بالبقیع لان ادفن
فی غیر احب الی من ان ادفن فیہ انما ھو لحجلین اما ظالم فلا احب ان ادفن معہ واما صالح فلا احب ان
تنبش لی عظامہ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر نے کہا مجہے بقیع مین دفن ہونا پسند نہین ہے اگر مین کہین اور
دفن ہون تو اچہا ہے اسلیئے کہ بقیع مین جہان پر مین دفن ہون گا وہان یا کوئی گنہگار شخص دفن ہوچکا ہے
تو اوسکے ساتہ دفن ہونا مجہے منظور نہین ہے اور یا کوئی نیک شخص دفن ہوچکا ہے تو مین نہین چاہتا
کہ میرے لیئے اوسکے ہڈیان کہودی جاوین **الوقوف لجنایز والجلوس علی المقابر**
جنازہ کو دیکہکر کہڑے ہوجانا اور بیٹہنا قبرون پر **عن** علی بن ابیطالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقوم فی
الجنایز ثم جلس بعد **ترجمہ** حضرت علی رضہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوجاتے تہے
جنازون مین پہر بیٹہنے لگے بعد اوسکے **ف م** جنازہ مین دو وقت کہڑے ہونیکے تہے ایک جو شخص

جنازہ کو دیکھے تو اوٹھہ کھڑا ہو دوسرے جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو وہ کھڑا ہی جب تک جنازہ زمین پر رکھا جاوے
یہ دونو حکم اس حدیث سی منسوخ ہوگئے ابتدا مین آپکا عمل ایسا ہی تہا پہر یہود کی مشابہت سی آپنی ترک کیا (زرقانی)

عن مالک انہ بلغہ ان علی بن ابیطالب رض کان یتوسد القبور ویضطجع علیہا ترجمہ امام مالک کو پہونچا
کہ حضرت علی رض تکیہ لگاتی تہی قبرون پر اور لیٹ جاتی تہی اون پر ف م امام احمد نی روایت کیا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا قبرون پر بیٹہنے سے اور مسلم نے روایت کیا کہ فرمایا آپنی نہ بیٹہو قبرون پر نہ نماز پڑہو
قبرون کی طرف اور فرمایا آپنے اگر کوئی تم مین سی آگ پر بیٹہے اور اوسکے کپڑے جلکر کہال تک آگ پہونچے تو بہتر ہے
اس سے کہ قبرون پر بیٹہے یہ حدیثین حضرت علی رض کے فعل کے مخالف نہین اسواسطے امام مالک نی یہ توجیہ کی کہا
مالک نی قبرون پر بیٹہنا منع ہے حاجت کی واسطے یعنے پیشاب اور پاخانہ کے لیے ف م اور اون حدیثون
مین ممانعت سی یہی مقصود ہے امام اعظم کا یہی قول یہی ہے عن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف یقول کنا نشہد
الجنایز فما یجلس حتی یوذن ترجمہ ابوامامہ کہتی ہے ہم جنازون مین جاتی تہی تو اخیر کا شخص یہی بدون
اذن کے نہ بیٹہتا تہا ف م یعنی بعد نماز کے جب اونکو اذن ہوجاتا اوسوقت بیٹہتے یا چلے جاتے بعض علما کا
یہی مذہب ہے کہ میت کے لوگون سے اجازت لیکر جانا چاہیئے اور اکثر علما کے نزدیک جب جنازہ دفن ہوجاوے
تو اجازت لینا ضرور نہین ہے النہی عن البکاء علی المیت میت پر رونے کی ممانعت عن جابر بن عتیک

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء یعود عبد اللہ بن ثابت فوجدہ قد غلب فصاح بہ فلم یجبہ فاسترجع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وقال غلبنا علیک یا ابا الربیع فصاح النسوۃ وبکین فجعل جابر بن عتیک یسکتہن فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہن فاذا وجب فلا تبکین باکیۃ فقالوا یا رسول اللہ وما الوجوب قال اذا مات فقالت
ابنتہ واللہ ان کنت لارجوان تکون شہیدا فانک قد کنت قضیت جہازک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ قد اوقع اجرہ علی قدر نیتہ وما تعدون الشہادۃ قالوا القتل فی سبیل اللہ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہداء سبعۃ سوی القتل فی سبیل اللہ المطعون شہید والغرق
شہید وصاحب ذات الجنب شہید والمبطون شہید والحرق شہید والذی یموت تحت
الہدم شہید والمراۃ تموت بجمع شہید ترجمہ جابر بن عتیک سی روایت ہی کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ثابت کے عیادت کو آئے تو دیکہا اونکو بیماری کی شدت مین سو پکارا آپنی
اونکو انہون نے جواب نہ دیا بس آپنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور فرمایا کہ ہم مغلوب ہوئی تمہارے پر
اے ابوالربیع ف م ابوالربیع کنیت ہے جابر بن عتیک کے ت پس رونا شروع کیا عورتون نے
چلّا کر اور جابر بن عتیک اونکو چپ کرنے لگے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابہی عورتون کو

میت پر رونے کی ممانعت

رونی دو جب آن پڑے تو اوسوقت کوئی نہ رُوہی رونیوالی پوچھا صحابہ نے کیا مطلب ہے آن پڑنیکا فرمایا جب
مرجاوے **ف م** اس حدیث سی پکار کر رونیکا جواز قبل موت کی ثابت ہوا لیکن بعد موت کے پکار کر رونا
درست نہین ہے آہستہ رونا درست ہی یہی مذہب ہے جماعت علما کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صاحبزادی
ابراہیم پر اور اپنے صاحبزادی زینب پر روئے لیکن چلا کر نوحہ کرنا یا میت کی اوصاف بیان کرکے رونا حرام ہے
ت اتنی مین عبداللہ بن ثابت کی بیٹی نے کہا مجھی امید تھی کہ تم شہید ہوگے کیونکہ تم سب سامان جہاد کا
کر چکے تھے تو فرمایا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ جل جلالہ اوسکو اجر دیگا موافق اوسکی نیت کی تم کس
چیز کو شہادت سمجھتے ہو بولے اللہ جل جلالہ کی راہ مین ماری جانیکو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی سوا
اسکی سات شہید اور ہین ایک وہ جو طاعون سی مرجاوے **ف م** طاعون کہتی ہین اوس بیماریکو جو عام
ہوجاوے جیسے وبا یا اوس پھوڑی کو جو بغل مین نکلتا ہے **ت** دوسرے وہ جو ڈوب کر مرجاوے تیسرے جو ذات الجنب سے
مرجاوے **ف م** ذات الجنب ایک بیماری ہی مشہور پسلی مین درد ہوتا ہے **ت** چوتھے جو پیٹ کے
عارضہ سے مرجاوے **ف م** مثلاً دستون سی یا استسقا سے یا قولنج سے **ت** پانچوین وہ جو آگ مین جلکر
مرجاوے چھٹے وہ جو دب کر مرجاوے **ف م** مثلاً مکان یا دیوار گر پڑے **ت** ساتوین وہ عورت جو
زچگی سے مرجاوے **ف م** یا قبل زچگی کی اوسکی درد سے مرجاوے اور بچہ پیٹ ہی مین رہجاوے (زرقانی)

عن عمرة انها سمعت عايشة ام المؤمنين تقول وذكر لها ان عبد الله بن عمر يقول ان الميت ليعذب ببكاء الحي
فقالت عايشة يغفر الله لابي عبد الرحمن اما انه لم يكذب ولكنه نسي او اخطأ انما مر رسول الله صلى الله عليه وسلم
بيهودية تبكى عليها اهلها فقال انهم ليبكون عليها وانها لتعذب في قبرها

ترجمہ عمرہ بنت عبدالرحمن سی روایت ہے انہون نے سُنا حضرت عایشہ رضہ سے جب اونکی سامنے بیان کیا
کہ عبداللہ بن عمر رضہ کہتے ہین مردہ عذاب کیا جاتا ہے زندے کے رونے سے خدا بخشے ابا عبدالرحمن کو **ف م**
ابو عبدالرحمن کنیت ہے عبداللہ بن عمر رضہ کی **ت** انہون نے جھوٹ نہین بولا لیکن وہ بھول گئی یا
چوک گئی اصل اتنی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک یہودن پر جو مرگئی تھی اور لوگ اوسکی اوپر
رو رہے تھے تو آپ نی فرمایا کہ یہ لوگ اوسپر رو رہے ہین اور اوسپر عذاب ہو رہا ہے قبر مین **ف م**
اس سے عبداللہ بن عمر یہ سمجھی کہ لوگون کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے درحقیقت ایسا نہین ہی جسکا عمل
اوسیکے ساتھ اللہ جل جلالہ نی فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى ایک کا بوجھ دوسرے پر نہ لادا جاویگا
حضرت عمر رضہ نے بھی اس حدیث کا مطلب یہی سمجھا تھا جو عبداللہ بن عمر نے سمجھا واقع مین یہ دنہو کہا تھا
اوسکو حضرت ام المؤمنین عایشہ رضہ نی بیان کر دیا واللہ اعلم **الحسبة في المصيبة** مصیبت کے وقت صبر

کرنے کا ثواب عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لایموت لاحد من المسلمین ثلثۃ من الولد فتمسہ النار
الا تحلۃ القسم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کسی مسلمان کی تین
بچے مرجاوین پھر وہ جہنم مین جاوی یہ ممکن نہین مگر قسم پورا کرنیکو ف م وہ قسم یہ ہی وان منکم الا واردہا
یعنے کوئی تم مین سی ایسا نہین ہی جو جہنم پر سی نہ جاوی اسلیئی کہ پلصراط جہنم کے اوپر بنا ہی اوسی پر سی ہوکر سب
جاوینگے مسلمان پار پہونچکر جنت مین جاوینگے اور کافر کٹکر جہنم مین گر جاوینگے عن ابی النضر السلمی ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لایموت لاحد من المسلمین ثلثۃ من الولد فیحتسبہم الا کانوا لہ حجبۃ من النار فقالت امرأۃ
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ او اثنان قال او اثنان ترجمہ ابو النضر سلمی سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس مسلمان کے تین لڑکے مرجاوین اور وہ صبر کری
تو قیامت کے روز وہ لڑکے بچاوینگے اوسکو جہنم سے ایک عورت نی پوچھا یا رسول اللہ اگر دو مرجاوین
آپنی فرمایا دو بہی ف م صحیح روایتون مین دو سے کم نہین ہین لیکن طبرانی نی جابر بن سمرہ
سے مرفوعاً روایت کیا کہ جس شخص نی تین لڑکون کو دفن کیا پھر صبر کیا تو جنت واجب ہوئی اوسکی لیئے
ام ایمن نی کہا یا رسول اللہ اگر دو کو دفن کیا فرمایا دو بہی پھر اوسنی کہا اگر ایک کو دفن کیا فرمایا ایک بہی
اور ترمذی نی ابن مسعود سی روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی آگی بہیجے تین
لڑکے نابالغ تو وہ ایک مضبوط قلعہ ہوجاوین گی اوسکی لیئی جہنم سے ابو ذر نے کہا مینے دو بہیجے آپنے فرمایا
دو بہی ابی بن کعب نے کہا مینے ایک بہیجا آپنے فرمایا ایک ہی سہی اور ابن عباس سی بہی ایسا ہی روایت کیا
مگر یہہ حدیثین ضعیف ہین البتہ بخاری نی روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ جب مین
اپنی بندی کی بچے کو بلالیتا ہون پھر وہ صبر کرتا ہے تو اوسکے کوئی جزا نہین ہے سوا جنت کی اور یہہ حدیث
صحیح ہے شامل ہی ایک لڑکے اور دو یا تین سبکو ایک صحیح حدیث مین یہ ہے کہ یہ لڑکے نابالغ ہون
کیونکہ نابالغ پر شفقت زیادہ ہوتی ہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال مایزال
المؤمن یضنا فی ولدہ وحامتہ حتی یلقی اللہ ولیس لہ خطیئۃ ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا ہمیشہ مسلمان کو مصیبت پہونچتی ہی اوسکے اولاد اور عزیزون مین یہان تک کہ ملتا ہے
اپنے پروردگار سے اور کوئی گناہ اوسکا نہین ہوتا ف م یعنے گناہ اوسکے بوجہ مصیبت اور رنج کے
معاف ہوجاتی ہین جامع الحسنۃ فی المصیبۃ مصیبت مین صبر کرنیکے مختلف حدیثین عن
عبد الرحمن بن القاسم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یعزی المسلمین فی مصابہم المصیبۃ بی ترجمہ عبد الرحمن بن
القاسم سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی مسلمانون کی تمام مصیبتین ہلکی ہوجاتی ہین

میری مصیبت کو یاد کرکے **ف م** یعنے اُسکے وفات سی بڑہکر کوئی مصیبت نہین ہے تمام دکہہ اور رنج اُسکے
مقابلہ مین ہیچ ہین **عن** ام سلمہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اصابتہ مصیبۃ فقال کما امرہ
اللہ انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واعقبنی خیرا منہا الا فعل اللہ ذلک بہ قالت ام سلمۃ فلما توفی
ابوسلمۃ قلت ذلک ثم قلت ومن خیر من ابی سلمۃ فاعقبہا اللہ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فتزوجہا **ترجمہ** حضرت بی بی ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخصکو
کوئی مصیبت پہونچے پہر وہ جیسا اوسکو خدا نی حکم کیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر کہے اے پروردگار مجھکو
اس مصیبت مین اجر دی اور اس سی بہتر نیک بدلہ مجھے عنایت فرما تو اللہ اپنے فضل سے اوسکے ساتہ
ایسا ہی کریگا ام سلمہ کہتی ہین جب میرے خاوند ابوسلمہ نی وفات پائی تو مینے یہہ دعا مانگی پہر مینے اپنی جیمین
کہا ابوسلمہ سے کون بہتر ہوگا سو اللہ نے اوسکا بدلہ یہ دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسنی نکاح کیا
عن القاسم بن محمد انہ قال ھلکت امراۃ لی فاتانی محمد بن کعب القرظی یعزینی بہا فقال ان کان فی بنی اسرائیل رجل
فقیہ عالم عابد مجتہد وکانت لہ امراۃ وکان بہا معجبا فماتت فوجد علیہا وجدا شدیدا والقی علیہا اسفا
حتی خلا فی بیت وغلق علی نفسہ البابا واحتجب من الناس فلم یکن یدخل علیہ احد وان امراۃ سمعت بہ فجاءتہ
فقالت ان لی الیک حاجۃ استفتیک فیہا لیس یخرینی فیہا الا مشافہتہ فذہب الناس ولزمت بابہ قالت مالی منہ
بد فقال لہ قایل ان ھھنا امراۃ ارادت ان تستفتیک وقالت ان اردت الا مشافہتہ وقد ذہب الناس وہی الان فی
الباب فقال ائذنوا لہا فدخلت علیہ فقالت انی جیتک استفتیک فی امر قال وما ہو قالت انی استعرت من جارۃ
لی حلیا فکنت البسہ واعیرہ زمانا ثم انہم ارسلوا الی فیہ فاودیہ الیہم فقال نعم واللہ فقالت
انہ مکث عندی زمانا فقال ذلک احق لردک ایاہ علیہم حین اعاروکیہ زمانا قال فقالت
ای یرحمک اللہ افتاسف علی ما اعارکہ اللہ ثم اخذہ منک وہو احق بہ منک فابصر ما کان
فیہ ونفعہ اللہ بقولہا **ترجمہ** قاسم بن محمد سی روایت ہی کہ میری زوجہ مرگئے سو آئی محمد کعب قرظی
تعزیت دینے مجھکو اور کہا کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص فقیہ عالم عابد مجتہد تہا اور اوسکے ایک بیوی تہی جسپر وہ
نہایت شیفتہ تہا اور اوسکو بہت چاہتا تہا اتفاق سی وہ عورت مرگئے تو اوس شخص کو نہایت رنج ہوا اور
بڑا افسوس ہوا اور وہ ایک گہر مین دروازہ بند کرکے بیٹہہ رہا اور لوگون سی ملاقات چہوڑ دی تو اوسکی
پاس کوئی نہ جاتا تہا ایک عورت نے یہ قصہ سنا اور اوسکے دروازہ پر جاکر کہا کہ مجھکو ایک مسئلہ پوچہنا ہے
مین اوسی سی پوچہون گی بغیر اوس سے ملی ہوی یہ کام نہین ہوسکتا تو اور جتنے لوگ آئی تہے وہ چلے گئے
اور وہ عورت دروازہ پر جمی رہی اور کہا کہ بغیر اوس سے ملے کے کوئی علاج نہین ہے سوا ایک شخص فی اندر

جاکر اوسکو اطلاع دی اور بیان کیا کہ ایک عورت مسئلہ پوچھنی کو تم سے آئی ہے اور وہ کہتی ہی کہ مین تمسی ملا چاہتی ہون تو سب لوگ چلی گئی مگر وہ عورت دروازہ چھوڑکر نہین جاتی تب اوس شخص نی کہا اچہا اوسکو آنی دو بس آئی وہ عورت اوسکی پاس اور کہا کہ مین ایک مسئلہ تجہہ سی پوچہنے کو آئی ہون وہ بولا کیا مسئلہ ہی اوس عورت نی کہا مین نی اپنی ہمسایہ مین ایک عورت سی کچہ زیور مانگ کر لیا تہا تو مین ایک مدت تک اوسکو پہنا کی اور اور لوگونکو مانگی دیا کی اب اوس عورت نی وہ زیور مانگ بہیجا ہے کیا مین اوسی پہر دیدون اوس شخص نے کہا ہان قسم خدا کی پہیر دے عورت نی کہا کہ وہ زیور ایک مدت تک میری پاس رہ چکا ہے اوس شخص نی کہا کہ اس سبب سے اور زیادہ تجہی پہیرنا ضرور ہے کیونکہ ایک مانی تک تجہی اوسنی مانگی پر دیا عورت بولی ای فلانی خدا تجہپر رحم کری تو کیون افسوس کرتا ہی اوس چیز پر جو اللہ جل جلالہ نے تجہے مستعار دی تہی پہر تجہہ ہی لی اللہ جل جلالہ اوسکا زیادہ حقدار ہے تجہہ سی جب اوس شخص نی غور کیا اور عورت کی بات سی اللہ نی اوسکو نفع دیا **ف م** اس حدیث سی یہ بات ثابت ہوئی کہ مثال کی طور پر کوئی بات کرنا جہوٹہ نہین ہوتا **ماجاء فی الاختفاء وھو النبش**

کفن چوری کی بیان مین **عن** عمرة بنت عبدالرحمن انہ سمعہا تقول لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المختفی والمختفیة یعنی نباش القبور **ترجمہ** عمرہ بنت عبدالرحمن سی روایت ہی کہ لعنت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اوس مرد پر جو کفن چوراوی اور اوس عورت پر جو کفن چورادی **عن** مالک انہ بلغہ ان عایشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تقول کسر عظم المسلم میتا ککسرہ وھو حی **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ فرماتی تہین کہ میت مسلمان کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنا کہا امام مالک نی یعنے گناہ مین دونو برابر ہین **ف م** اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی عایشہ رضہ سے مرفوعا روایت کیا ہے **جامع الجنایز** جنازون کی احکام مین مختلف حدیثین **عن** عایشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یموت وھو مستند الی صدرھا واصغت الیہ یقول اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلی **ترجمہ** حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی انہون نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی وفات کی پیشتر جب آپ تکیہ لگائی ہوی تہی حضرت عایشہ کی سینے پر اور حضرت عایشہ کان لگائی ہوی تہین آپکی طرف فرماتی تہی یا اللہ بخشدی مجہکو اور رحم کر مجہپر اور ملادی مجہکو بڑی درجہ کی رفیقون سی **ف م** یعنے انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین سی اور بعضون نی کہا رفیق اعلی سی مراد جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام ہین اور بعضون نی کہا جنت مراد ہے اور بعضون نے کہا خود اللہ جل جلالہ کے ذات مقدس مراد ہے **عن** عایشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی یموت حتی یخیر قالت فسمعتہ وھو یقول اللھم الرفیق الاعلی فعرفت انہ ذاھب **ترجمہ** حضرت عایشہ رضہ سے

کفن چوری کے بیان مین

عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا کوئی پیغمبر نہین مرتا ہی یہانتک کہ اوسکو اختیار دیا جاتا ہے **ف م** دنیا مین رہنی یا دنیا سے جانی مین **ت** کہا حضرت عائشہ نے مینی سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتی تہی یا اللہ مینے اختیار کیا بلند رفیقون کو جب مینی جانا کہ آپ جانیوالی ہین دنیا سی **ف م** ابوالاسود نے مغازی مین روایت کیا کہ جبرئیل علیہ السلام اوتری آپ پر حالت مرض مین اور مرضی مبارک کو دریافت کیا اور امام احمد نے روایت کیا کہ فرمایا آپنی مجہی دنیا کی اور جنت کی خزانون کی کنجیان ملین اور مجہی اختیار دیا گیا کہ دنیا کو لون یا اپنی پروردگار کی ملاقات کو اور جنت کو تو مینے اختیار کیا اپنی رب کی ملاقات کو (زرقانی) **عن** عبداللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احدکم اذا مات عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی ان کان من اہل الجنۃ فمن اہل الجنۃ وان کان من اہل النار فمن اہل النار یقال لہ ہذا مقعدک حتی یبعثک اللہ الی یوم القیمۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سی کوئی مرجاتا ہے تو صبح اور شام اوسکو مقام اوسکا بتایا جاتا ہی اگر جنت والون مین سی ہے تو جنت مین اور جو دوزخ والون مین سے ہے تو دوزخ مین اور کہا جاتا ہے کہ یہ ٹہکانا ہے تیرا جب تجہی اوٹہاویگا اللہ جل جلالہ دن قیامت کی **عن** ابیھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ابن آدم تاکل الارض الا عجب الذنب منہ خلق وفیہ یرکب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام بدن آدمی کے زمین کہا جاتی ہے مگر ریڑہ کی ہڈی کو اوسی سی پیدا ہوا اور اوسی سے بنایا جاویگا دن قیامت کے **ف م** اس حدیث سے انبیا اور شہدا کے بدن مستثنے ہین اونکے بدنون کو زمین نہین کہاتی **عن** کعب بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما نسمۃ المؤمن طیر یعلق فی شجرۃ الجنۃ حتی یرجعہ اللہ الی جسدہ یوم یبعثہ **ترجمہ** کعب بن مالک سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح ایک پرندہ کے شکل بنکر جنت کی درخت سی لٹکتی رہتی ہے یہانتک کہ اللہ جل جلالہ پہر اوسکو لوٹاویگا اوسکے بدن کی طرف جسدان اوسکو اوٹہاویگا **ف م** بعض علمانی کہا ہے کہ مراد اس مومن سے وہ مومن ہے جو شہید ہوکر مرے اور بعضون نے کہا ہے ہر مومن مراد ہے (زرقانی) **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تبارک وتعالی اذا احب عبدی لقائی احببت لقاءہ واذا کرہ لقائی کرہت لقاءہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے جب میرا بندہ میری ملاقات چاہتا ہے تو مین بہی اوسکی ملاقات چاہتا ہون اور جب وہ مجہہ سی نفرت کرتا ہے تو مین بہی اوس سی نفرت کرتا ہون **ف م** صحیحین مین ہی کہ جب آپنی یہ حدیث ارشاد فرمائی تو حضرت عائشہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ ہم بہی موت کو برا

جانتی ہین آپنی فرمایا اس حدیث کا یہ مطلب نہین ہے کہ جب مومن کی موت قریب آتی ہی تو اوسکو خوشخبری دیجاتی ہے اللہ جل جلالہ کی رضامندی اور کرامت کی تو وہ سب چیزون سی زیادہ چاہتا ہے اللہ جل جلالہ سے ملنی کو اور کافر کے جب موت قریب آتی ہی تو اوسکو اطلاع دی جاتی ہے اللہ جل جلالہ کے عذاب اور عقوبت سی تو وہ سب چیزون سی زیادہ بُرا جانتا ہے اللہ جل جلالہ سے ملنے کو (رزقانی) عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لم یعمل حسنۃ قط لاھلہ اذا مات فحرقوہ ثم اذروا نصفہ فی البر ونصفہ فی البحر فواللہ لئن قدر اللہ علیہ لیعذبنہ عذابا لا یعذبہ احدا من العلمین فلما مات الرجل فعلوا ما امرھم بہ فامر اللہ البر فجمع ما فیہ وامر البحر فجمع ما فیہ ثم قال لم فعلت ھذا فقال من خشیتک یارب وانت اعلم قال فغفر لہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک شخص نی کبھی کوئی نیکی نہین کی تھی جب وہ مرنے لگا تو اپنے لوگون سے بولا کہ بعد مرنے کے مجھے جلانا اور میری راکھہ کی دو حصے کرکے ایک حصہ خشکی مین ڈالدینا اور ایک حصہ دریا مین اسلیئے کہ اگر اللہ نے مجھے پالیا تو ایسا عذاب کریگا کہ ساری جہان مین ویسا عذاب کسیکو نکریگا جب وہ مرگیا تو اوسکے لوگون نے ایسا ہے کیا اللہ جل جلالہ نے خشکے کو حکم کیا اوسنی تمام راکھہ اکٹھا کردی پھر دریا کو حکم کیا اوسنے بہے اکٹھا کردی بعد اوسکے اللہ جل جلالہ نے پوچھا کہ تونے ایسا کیون کیا وہ بولا تیرے خوف سے اے پروردگار اور تو خوب جانتا ہے پس بخشدیا اوسکو اللہ جل جلالہ نے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کما تنتج الابل من بھیمۃ جمعاء ھل تحسون من جدعاء قالوا یا رسول اللہ ارایت الذی یموت وھو صغیر قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین ترجمہ ابوہریرہ ہی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر بچہ پیدا ہوتا ہے دین اسلام پر پھر ماں باپ اوسکی اوسکو یہودی بناتی ہین یا نصاری بناتی ہین **ف م** یعنی جب آدمی پیدا ہوتا ہی تو اوسکی طبیعت قابل ہوتی ہی ہدایت کے مگر ماں باپ کی صحبت سے جس دین پر وہ ہوتے ہین اوسی طریقہ پر وہ بھی ہوجاتا ہے **ن** جیسے اونٹ پیدا ہوتا ہے صحیح سلامت جانور سے بھلا اوسمین کوئی کنکٹا بھی ہوتا ہے **ف م** پھر لوگ اوسکا کان کاٹ کر کنکٹا کردیتے ہین وہ تو صحیح الاعضا پیدا ہوتا ہے **ن** صحابہ نی کہا یارسول اللہ جو بچے چھوٹے پن مین مرجاوین اونکا کیا حال ہوگا فرمایا آپنے اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے بڑے ہوکر **ف م** اسلیئے اونکا حال معلوم نہین تو نہ اونکو جنتی کہہ سکتے ہین نہ دوزخی شاید یہ حدیث کافرون کے بچون مین ہے ورنہ مسلمانون کی بچے جنتے ہین باجماع علما کافرون کے بچون مین علما کا بہت اختلاف ہے اوسمین دس قول ہین ذکر کیا اونکو زرقانی نی بعضون کے نزدیک اللہ کی مشیت پر موقوف ہین چاہے جنتے کرے چاہے دوزخے

بعضون کے نزدیک اپنی والدین کے تابع ہین بعضون کے نزدیک جنت اور دوزخکے بیچ مین رہینگے بعضون کی نزدیک جنتیون کے خادم ہونگے بعضون کی نزدیک خاک ہوجاوینگے بعضون کی نزدیک جہنم مین جاوینگی بعضون کے نزدیک اونکا آخرت مین امتحان ہوگا بعضون کے نزدیک اس مسئلہ مین توقف ہی امام اعظم کا یہی قول ہی بعضون کے نزدیک زبان کو اس مسئلہ مین روکنا چاہیئے بعضون کے نزدیک جنت مین جاوینگے واللہ اعلم (زرقانی) مخفے نزہے کہ توقف کرنا اور زبان کو روکنا دونون ایک ہین فرق کرنا انمین مشکل ہے کذا فی فتح الباری عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یا لیتنی مکان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی قیامت نہین قایم ہوگی یہانتک کہ ایک شخص دوسرے شخص کے قبر کے سامنے سے نکلکر کہی گا کاشکے مین اسکی جگہہ قبر مین ہوتا ف م یہ سبب ظاہر ہوجانے فتنون کے اور زوال دین کے خوف سے یا معاصی کے ظہور سے اور کثرت فسق وفجور سے یا بلیات اور مصائب کی کثرت سے عن ابی قتادۃ بن ربعی انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح ومستراح منہ قالوا یا رسول اللہ ما المستریح وما المستراح منہ قال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا واذاھا الی رحمۃ اللہ والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر گذرا ایک جنازہ تو فرمایا آپنے مستریح ہے یا مستراح منہ صحابہ نے پوچھا مستریح کسے کہتے ہین اور مستراح منہ کسے کہتے ہین فرمایا آپنے بندہ مومن مستریح ہے یعنے جب مرجاتا ہے تو دنیا کی تکلیفون اور اذیتون سے نجات پاکر اللہ کے رحمت مین راحت پاتا ہے اور بندہ فاسق مستراح منہ ہے جب وہ مرجاتا ہے تو لوگون کو اور بستیونکو اور درختون کو اور جانورونکو اوس سے راحت ہوتی ہے ف م اسواسطے کہ وہ اپنے زندگے مین لوگون پر ظلم کرتا تہا شہرون کو بستیون کو اجاڑتا تہا درختون کو کاٹتا تہا جانورون سے طاقت سی زیادہ محنت لیتا تہا عن ابی الحباب مولی عمر بن عبید اللہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما مات عثمان بن مظعون ومر بجنازتہ ذھبت ولم تلبس منہا بشیء ترجمہ ابوالحباب نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جب گذرا اون پر جنازہ حضرت عثمان بن مظعون رضہ کا چلے گئے تم دنیا سے اور نہین لیا اوسمین سے کچہہ ف م یعنے وہ جو خدا سے غافل کردے کیونکہ دنیا اسے کا نام ہے ؎ چیست دنیا از خدا غافل بودن + نی قماش ونقرہ و فرزند وزن عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فلبس ثیابہ ثم خرج قالت فارسلت جاریتی بریرۃ تتبعہ فتبعتہ حتی جاء البقیع فوقف فی ادناہ ما شاء اللہ ان یقف ثم انصرف فسبقتہ بریرۃ فاخبرتنی فلما ذکر لہ شیئا حتی اصبح ثم ذکرت ذلک لہ فقال

الی بعثت الی اھل البقیع لاصلی علیھم ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ کہڑے ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات کو اور کپڑے پہنے پہر چلے آپ تو کہا مینے اپنے لونڈے بریرہ سے کہ ہمکو پیچھے جاوی آپکے تو گئے وہ یہان تک کہ آپ پہونچے بقیع کو اور کہڑے ہوئے قریب اوسکے جب تک خدا کو منظور تہا آپکا کہڑا رہنا پہر لوٹے آپ تو بریرہ آپ سے اول میرے پاس آنکر پہونچ گئے اور مینے کچہ ذکر آپ سے نہین کیا یہانتک کہ صبح ہوئے پہر مینے ذکر کیا اسکا حضرت سے تو فرمایا مجھے حکم ہوا تہا بقیع والون پاس جانیکا تاکہ دعا کرون اونکے لیئے ف م بقیع قبرستان ہے مدینہ منورہ کا اللھم اجعلہ مدفنی یارب العالمین

عن نافع ان ابا ھریرۃ قال اسرعوا بجنائزکم فانما ھو خیر تقدمونہ الیہ او شر تضعونہ عن رقابکم ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ ابوہریرہ رضہ نے کہا جلدی کرو جنازہ کو لیئے ہوئے چلنے مین اسلیئے کہ اگر وہ اچہا ہے تو جلدی اوسکو بہتریکے طرف لیئے جاتے ہو اور اگر برا ہے تو اپنے کندہون سے جلدی اوتارتے ہو ف م مراد یہ ہے کہ معمولے چال سے ذرا تیز چلے اور یہ امر استحبابی ہے نہ وجوبی لیکن ابن حزم کے نزدیک وجوبی ہے

اس حدیث کو بخاری و مسلم نے ابوہریرہ رضہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے تم کتاب الجنایز و للہ الحمد تمام ہوئے کتاب جنازون کے احکام کے شکر ہے خداوند کریم کا اور تمام ہوا ترجمہ اوس کا ٭

کتاب الصیام م کتاب روزہ کے بیان مین ٭ بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماجاء فی رویۃ الھلال للصیام والفطر فی رمضان رمضان کا چاند دیکہنے کا بیان اور رمضان مین روزہ افطار کرنیکا بیان

عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر رمضان فقال لاتصوموا حتی تروا الھلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا تو فرمایا نہ روزہ رکہو تم یہانتک کہ چاند دیکہو رمضان کا اور نہ روزہ موقوف کرو یہانتک کہ چاند دیکہو شوال کا سو اگر چاند چہپ جاوے ابر سے پس گن لو دن رمضان کی ف م یعنے تیس دن پوری کرلو عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال الشھر تسع وعشرون فلا تصوموا حتی تروا الھلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی مہینہ اونتیس ۲۹ روز کا ہوتا ہے تو نہ روزہ رکہو جب تک چاند نہ دیکہو اور نہ روزہ موقوف کرو جب تک چاند نہ دیکہو پس اگر ابر ہووے تو شمار کرلو ف م یعنی تیس دن پوری کرلو جب ابر ہو تو رمضان کی چاند کے واسطے ایک گواہ عادل یا دو گواہ کافی ہین اور شوال کی چاند کیواسطے دو گواہ ضرور ہین یہ ابوحنیفہ اور شافعی کا قول ہی اور امام احمد اور مالک کے نزدیک رمضان کی چاند کیواسطے بہی دو گواہ ضرور ہین عن عبداللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ ذکر رمضان فقال

لا تصوموا حتی تروا الھلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدد ثلثین
ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی رمضان کا ذکر کرکے کہ نہ روزہ رکھو
جب تک چاند نہ دیکھ لو اور نہ روزے موقوف کرو جب تک چاند نہ دیکھ لو اگر ابر ہو تو تیس دن پورے کرلو عن مالک انہ بلغہ
ان الھلال رأی فی زمن عثمان بن عفان بعشی فلم یفطر عثمان حتی امسی وغابت الشمس ترجمہ امام مالک کو پہنچا
کہ حضرت عثمان بن عفان رضہ کے زمانہ مین چاند دکھائی دیا تیسرے پہر کو تو روزہ نہ توڑا حضرت عثمان نی یہانتک
کہ شام ہوگئی اور آفتاب ڈوب گیا ف م کیونکہ یہ چاند گذشتہ رات کا تہا بلکہ آیندہ رات کا تہا البتہ اگر
قبل زوال کی دکھائی دیوے تو گذشتہ رات کا ہے بعضون کی نزدیک اور بعضون کی نزدیک آیندہ رات کا
ہے یہی صحیح ہے کہا یحیے نی سنا مینے مالک سی کہتی تہے جو شخص اکیلا آپ ہی رمضان کا چاند دیکہی وہ روزہ نہ رکہے
اسلیے کہ اوسکو افطار کرنا درست نہین جب وہ یہ جانتا ہے کہ یہ دن رمضان کا ہے اور جس نے آپ ہی اکیلے شوال کا
چاند دیکہا تو وہ روزہ نہ توڑے اسواسطے کہ لوگ بدنام کرینگے کہ ہم مین سے وہ شخص جسکا اعتبار نہین ہی روزہ
نہین رکہتا اور جب اون لوگون پر چاند ہونا کہل جاوی تو کہے کہ مینے چاند دیکہا تہا ف م مگر مینی
نہین کہا - یہ قول ابوحنیفہ اور احمد کا ہے اور شافعی اور ابو ثور کے نزدیک روزہ نہ رکہی البتہ اگر تہمت کا
خوف ہو تو رکہی مگر نیت افطار کی رکہی ت اور جسنی دن ہی سی شوال کا چاند دیکہا تو روزہ نہ توڑے
بلکہ روزہ تمام کرے اسلیے کہ وہ چاند اوس رات کا ہے جو آنے والی ہے کہا یحیے نے سنا مینے مالک سی کہ اگر
لوگون نی عید کے روز روزہ رکہا اس گمان سی کہ وہ رمضان کا دن ہے پہر ایک شخص معتبر آیا اور اونسے
کہا کہ تمہاری روزہ رکہنی سے بیشتر ایک روز چاند دکہائی دیا اور یہ دن اکتیسوان ہے تو وہ روزہ توڑ دالیوے
جو وقت اونکو یہ خبر پہونچے مگر جب زوال ہوگیا ہو تو نماز عید کے نہ پڑہین ف م اوس روز بلکہ
دوسرے روز پڑہین اگر قبل زوال کے خبر پہنچے تو روزہ توڑ کر عید کے نماز پہے پڑہ لین **من اجمع**
الصیام قبل الفجر روزہ کی نیت کا بیان عن ابن عمر انہ کان یقول لا یصوم الا من اجمع الصیام قبل الفجر
ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا روزہ کسی شخص کا درست نہین ہوتا جب تک کہ نیت نکرے قبل صبح صادق
کے ف م خواہ رمضان کا روزہ ہو یا غیر رمضان کا یہی مذہب مشہور اور صحیح ہے اور بعضون کے
نزدیک نفل روزے کے نیت زوال کی قبل تک درست ہے عن عایشۃ وحفصۃ زوجی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بمثل ذلک ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ اور ام المومنین حفصہ رضہ نے بہی ایسا ہی فرمایا
ما جاء فی تعجیل الفطر روزہ جلد افطار کرنیکا بیان عن سہل بن سعد الساعدی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے

روزہ کے نیت کا بیان

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ اچھی رہینگے اپنی دین مین جب تک روزہ جلدی افطار کرینگے **ف ۱** یعنے جب آفتاب کی غروب کا یقین ہوجاے دیکھنے سے یا شہادت سے تو روزہ کھولنے مین دیر نہ کرے ابوداؤد اور ابن خزیمہ نے زیادہ بیان کیا اسلیئے کہ یہود اور نصاری دیر کرتے ہین روزہ کھولنے مین تاری دکھائی دینے تک یہ حکم استحبابی ہے اگر کوئی قصداً تاخیر کو افضل سمجھکر دیر کرے گا تو مکروہ ہے اور جو یہ سمجھکر تاخیر کرے کہ روزہ پورا ہوگیا غروب آفتاب سے تو مکروہ نہین ہے افسوس ہی اس زمانہ مین برعکس معاملہ ہوگیا تاری کہانے مین دیر کرنا چاہیئے اوسکو جلدی بہت رات رہتی ہوئے کہالیتے ہین اور روزہ جلد کھولنا چاہیئے اوسمین دیر کرتے ہین اسیوجہ سے اونکا دین اچھا نرہا یہ پیشین گوئی آپکی ٹھیک ہوئی **عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر** ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ اچھی رہینگے جب تک روزہ جلدی کھولینگے **عن حمید بن عبد الرحمن ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان کانا یصلیان المغرب حین یفطران الی اللیل الا سدفۃ قبل ان یفطر ثم یفطران بعد الصلوۃ وذلک فی رمضان** ترجمہ حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضہ اور حضرت عثمان بن عفان رضہ نماز پڑہتے تہے مغرب کی رمضان مین جب سیاہی ہوتی تہی بجہان کی طرف پہر بعد نماز کے روزہ کھولتے تہے **ف ۲** کیونکہ مغرب کی نماز جلدی پڑہتے تہے اسوجہ سے روزہ کا وقت مکروہ نہوتا تہا ابن ابی شیبہ نے انس رضہ سے روایت کیا کہ مینے کبہے نہین دیکہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے ہوئے مغرب کی قبل افطار کے اگرچہ ایک ہی گہونٹ پانی کا ہو پس پروی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدم ہے حضرت عمر اور عثمان کی پیروی سے اور شاید یہ فعل اونکا کسی عذر کے سبب سے ہو

ماجاء فی صیام الذی یصبح جنبا جو شخص جنب ہو اور صبح ہوجاے اوسکی روزہ کا بیان

عن عایشۃ ان رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو واقف علی الباب وانا اسمع یا رسول اللہ انی اصبح جنبا وانا ارید الصیام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اصبح جنبا وانا ارید الصیام فاغتسل واصوم فقال لہ الرجل یا رسول اللہ انک لست مثلنا قد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال واللہ انی لارجو ان اکون اخشاکم للہ واعلمکم بما اتقی ترجمہ حضرت ام المؤمنین عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بولا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کہڑے ہوئے تہے دروازہ پر اور مین سن رہے تہے اے رسول اللہ صبح ہوجاتی ہی اور مین جنب ہوتا ہون روزہ کی نیت سی تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین بہی جنب ہوتا ہون اور صبح ہوجاتے ہے روزہ کے نیت سے تو مین غسل کرکے روزہ رکہتا ہون بولا وہ شخص یا رسول اللہ آپکا کیا کہنا آپ ہم سے تہوڑے ہین اللہ جل جلالہ نے آپکے اگلے اور پچہلے گناہ سب بخش دیئے تو غصے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم **ف ۳** اسواسطے کہ وہ اوس فعل کو خاصہ آپکا سمجہا حالانکہ آپنی فرمایا

کہ یہ امر درست ہی دوسرے یہ بات ہے کہ وہ یہ سمجھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بوجہ مغفرت گناہون کی بیخوف ہین حالانکہ ایسا نہ تھا **ت** فرمایا آپنے مین امید رکھتا ہون کہ تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ جاننے والا پرہیزگاری کی باتون کو مین ہونگا **ف م** اسلیئے کہ آپ سب سے زیادہ مقربان خداوند کریم کے اور جسقدر آدمی زیادہ مقرب ہو اوسیقدر اوسکو احتیاط کرنا پڑتے ہے **عن** عایشۃ وام سلمۃ زوجی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہما قالتا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح جنبا من جماع غیر احتلام فی رمضان ثم یصوم **م** ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ اور ام سلمہ رض سے روایت ہے اون دونون نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنب رہتے تھے جماع سے نہ احتلام سے اور صبح ہو جاتی تھی رمضان مین پھر روزہ رکھتے تھے **ف م** احتلام پیغمبرون کو نہین ہوتا کیونکہ احتلام شیطان کے زور سے ہے اور پیغمبرون پر شیطان کا بس نہین چلتا اور بعضون کے نزدیک پیغمبرونکو بھی احتلام ہوتا ہے لیکن پہلا مذہب بہت مشہور ہے (زرقانی) **عن** ابی بکر بن عبد الرحمن یقول کنت انا وابی عند مروان بن الحکم وھو امیر المدینۃ فذکر لہ ان اباھریرۃ یقول من اصبح جنبا افطر ذلک الیوم فقال مروان اقسمت علیک یا عبد الرحمن لتذھبن الی امی المؤمنین عایشۃ وام سلمۃ فلتسالنھما عن ذلک فذھب عبد الرحمن وذھبت معہ حتی دخلنا علی عایشۃ فسلم علیھا عبد الرحمن ثم قال یا ام المؤمنین انا کنا عند مروان بن الحکم فذکر لہ ان اباھریرۃ یقول من اصبح جنبا افطر ذلک الیوم قالت عایشۃ لیس کما قال ابوھریرۃ یا عبد الرحمن ارغب عما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فقال عبد الرحمن لا واللہ قالت عایشۃ فاشھد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یصبح جنبا من جماع من غیر احتلام ثم یصوم ذلک الیوم قال ثم خرجنا حتی دخلنا علی ام سلمۃ فسالھا عن ذلک فقالت کما قالت عایشۃ قال فخرجنا حتی جئنا مروان بن الحکم فذکر لہ عبد الرحمن ما قالتا فقال مروان اقسمت علیک یا ابا محمد لترکبن دابتی فانھا بالباب فلتذھبن الی ابی ھریرۃ فانہ بارضہ بالعقیق فلتخبرنہ بذلک فرکب عبد الرحمن ورکبت معہ حتی اتینا ابا ھریرۃ فتحدث معہ عبد الرحمن ساعۃ ثم ذکر لہ ذلک فقال ابوھریرۃ لا علم لی بذلک انما اخبرنیہ مخبر **ترجمہ** ابوبکر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ مین اور میرے باپ عبد الرحمن دونو بیٹھے تھے مروان بن الحکم کے پاس اوس وقت مروان اون دنون مین حاکم تھے مدینہ کے تو اون سے ذکر کیا گیا کہ ابو ہریرہ رض کہتے ہین جو شخص جنب ہو اور صبح ہو جاوے تو اوسکا روزہ نہوگا مروان نے کہا قسم دیتا ہون تمکو اے عبد الرحمن تم جاؤ ام المومنین عایشہ اور ام المومنین ام سلمہ پاس اور پوچھو اون سے یہ مسئلہ تو گئے عبد الرحمن اور گیا مین ساتھ اونکے یہانتک کہ پہونچے ہم ام المومنین عایشہ رض پاس تو سلام کیا اونکو عبد الرحمن نے پھر کہا اے ام المومنین ہم بیٹھے تھے مروان بن الحکم کے پاس اوسنے ذکر ہوا کہ ابو ہریرہ کہتے ہین جس شخصکو صبح ہو جاوے اور وہ جنب ہو تو

اوسکا روزہ نہوگا فرمایا حضرت عایشہ نی ایسا نہین ہے جیسا کہا ابوہریرہ نے اے عبدالرحمن کیا تو منہ پھیرتا ہی اوسکام سی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تہی کہا عبدالرحمن نی نہین وستم خدا کی فرمایا حضرت عایشہ نے مین گواہی دیتی ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ اونکو صبح ہوجاتی تہے اور وہ جنب ہوتے تہے جماع سے نہ احتلام سے پہر روزہ رکہتے تہے اوسدن کہا ابوبکر نے پہر نکلے ہم یہانتک کہ پہونچے ام المومنین ام سلمہ پاس اور پوچہا ہمنے اون سے اس مسئلہ کو انہون نے بہی یہی کہا جو حضرت عایشہ نے کہا کہا ابوبکر نے پہر نکلے ہم اور آئے مروان بن الحکم پاس اون سے عبدالرحمن نے بیان کیا قول حضرت عایشہ اور ام سلمہ کا تو کہا مروان نے قسم دیتا ہون مین تمکو اے ابومحمد تم سوار ہوکر جاؤ میرے جانور پر جو دروازہ پر ہے ابوہریرہ پاس کیونکہ وہ اپنے زمین مین ہے عقیق مین ف م عقیق ایک مقام کا نام ہے جو تہوڑے فاصلہ سے ہے مدینہ سے ف اور اطلاع کرو اونکو اس مسئلہ سے تو سوار ہوئے عبدالرحمن اور مین بہی اونکے ساتہ سوار ہوا یہانتک کہ آئے ہم ابوہریرہ پاس تو ایک ساعت تک باتین کی اون سی عبدالرحمن نے پہر بیان کیا اون سے اس مسئلہ کو تو ابوہریرہ نے کہا مجھے علم نہین تہا اس مسئلہ کا بلکہ ایک شخص نے مجھہ سے بیان کیا تہا ف م یعنے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ اس مسئلہ کو نہین سنا تہا اسی واسطے غلطی ہوئے عن عایشۃ وام سلمۃ زوجی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہما قالتا ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصبح جنبا من جماع غیر احتلام ثم یصوم ترجمہ ام المومنین عایشہ اور ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنب ہوتے تہے جماع سے نہ احتلام سے اور صبح ہوجاتی تہے پہر روزہ رکہتے تہے **وجاء فی الرخصۃ فی القبلۃ للصیام** روزہ دار کو بوسہ لینی کے اجازت کا بیان عن عطاء بن یسار ان رجلا قبل امراتہ وھو صایم فی رمضان فوجد من ذلک وجدا شدیدا فارسل امراتہ تسئل لہ عن ذلک فدخلت علی ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہا فاخبرتہا ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وھو صایم فرجعت الی زوجہا فاخبرتہ فزادہ ذلک شرا وقال لسنا مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ یحل لرسولہ ما یشاء ثم رجعت امراتہ الی ام سلمۃ فوجدت عندہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالہذہ المراۃ فاخبرتہ ام سلمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرتیہا انی افعل ذلک فقالت قد اخبرتہا فذہبت الی زوجہا فاخبرتہ فزادہ ذلک شرا وقال لسنا مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحل اللہ لرسولہ ما شاء فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال واللہ انی لاتقاکم للہ واعلمکم بحدودہ ترجمہ عطا بن یسار سی روایت ہی کہ ایک شخص نے بوسہ دیا اپنے عورت کو اور وہ روزہ دار تہا رمضان مین سو اوسکو بڑا رنج ہوا ف م اس خیال سی کہ شاید یہ بڑا گناہ ہے ف اور اوسنی اپنی عورت کو

روزہ دار کو بوسہ لینی کی اجازت کا بیان

بھیجا ام المومنین ام سلمہ رضہ پاس تاکہ پوچھی اون سی اس مسئلہ کو تو آئے وہ عورت ام سلمہ رضہ پاس اور بیان کیا اوسنے
ام سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے ہین روزی مین تب وہ اپنی خاوند پاس گئی اور اوسکو خبر کردی
پس اور زیادہ رنج ہوا اوسکے خاوند کو اور کہا اوسنی ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سے نہین ہین اللہ اپنے
رسول کی لیئی جو چاہتا ہے حلال کردیتا ہے پھر آئے اوسکے عورت ام سلمہ پاس اور دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم بھی وہین موجود ہین سو پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا اس عورت کو تو بیان کیا آپسے ام سلمہ نے
سو فرمایا آپنی تو نی کیون نہ کہدیا اوس سے کہ مین بھی یہ کام کرتا ہون (یعنے روزے مین بوسہ لیتا ہون) ام سلمہ
نے کہا مینے کہدیا لیکن وہ گئی اپنی خاوند پاس اور اوسکو خبر کی سو اوسکو اور زیادہ رنج ہوا اور وہ بولا کہ ہم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے سے نہین ہین حلال کرتا ہے اللہ جل جلالہ جو چاہتا ہے اپنے رسول کے لیئے پس غصہ ہوئے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا آپنے قسم خدا کی مین تم سب سے زیادہ ڈرتا ہون اللہ سے اور تم سب سے زیادہ
پہچانتا ہون اوسکی حدون کو **ف م** یعنے فرایض اور ارکان دین اور حلال وحرام کو تم سب سے زیادہ
پہچانتا ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بوسہ لینا جوان اور بوڑھے دونون کو درست ہے لیکن جو ان کو
جب مکروہ ہے کہ خوف جماع کا ہو اگر صرف بوسے سے برا اوسنی قناعت کی تو روزے مین کچھ نقصان نہین
البتہ اگر انزال ہوگیا تو روزہ فاسد ہوگا **عن** عایشۃ ام المؤمنین انھا قالت ان کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیقبل بعض ازواجہ وھو صایم ثم تضحک **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضہ کہتی ہین
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ دیتی تھی اپنی بعض بی بیون کو اور وہ روزہ دار ہوتی تھی پھر ہنستین
تھین **ف م** اسلیئے کہ بعض بی بیون سے وہ ہے خود آپ مراد تھین لیکن بوجہ شرم کی تصریح نہین کرتی
تھین **عن** یحیی بن سعید ان عائکۃ بنت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل امراۃ عمر بن الخطاب کانت تقبل
راس عمر بن الخطاب وھو صایم فلا ینھاھا **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ عائکہ بیوی حضرت
عمر رضہ کی بوسہ دیتی تھین سر کو حضرت عمر کے اور حضرت عمر روزہ دار ہوتے تھے لیکن اونکو منع نہین کرتی
تھے **عن** عایشۃ بنت طلحۃ انھا کانت عند عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل علیھا زوجھا مالک وھو عبد اللہ بن عبد الرحمن
بن ابی بکر الصدیق وھو صایم فقالت لہ عایشۃ ما یمنعک ان تدنو من اھلک فقبلھا وتلاعبھا
فقال قبلھا وانا صایم قالت نعم **ترجمہ** عایشہ بنت طلحہ سے روایت ہی کہ وہ ام المومنین عایشہ
پاس بیٹھے تھین اتنے مین اونکی خاوند عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق (بھتیجے حضرت عایشہ کی)
آئے اور وہ روزہ دار تھی تو کہا اون سی حضرت عایشہ نی تم کیون نہین جاتی اپنی بی بی پاس لیں بوسہ لو
اونکا اور کھیلو اون سے تو کہا عبد اللہ نے بوسہ لون مین اونکا اور مین روزہ دار ہون حضرت عایشہ نے

کہا ہان عن زید بن اسلم ان ابا ہریرۃ وسعد بن ابی وقاص کانا یرخصان فی القبلۃ للصایم ترجمہ
زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ابوہریرہ اور سعد بن ابی وقاص روزہ دار کو اجازت دیتے تھے بوسہ کی
ماجاء فی التشدید فی القبلۃ للصایم روزہ دار کو بوسہ کی ممانعت کا بیان عن مالک انہ بلغہ ان
عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت اذا ذکرت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل وھو صایم تقول وایکم
لنفسہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا جب بیان کرتیں
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے روزے مین تو فرماتین کہ تم مین سے کون زیادہ قادر ہے اپنے
نفس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف م** یعنے تم لوگون کو بوسہ سے بچنا چاہیئے اس خیال سے
کہ نفس تمہارا تمہارے اختیار مین نہین ہے **کہا** یحیے نے کہا مالک نے کہا ہشام بن عروہ نے کہا عروہ
بن الزبیر نے مد روزہ دار کو بوسہ لینا اچھی کام کیطرف نہین لیجاتا عن عطاء بن یسار ان عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سئل عن القبلۃ للصایم فارخص فیہا للشیخ وکرھہا للشاب ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے سوال ہوا روزہ دار
کو بوسہ لینا کیسا ہے تو اجازت دی بوڑہی کو اور مکروہ رکہا جوان کے لیئے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما کان ینہی عن القبلۃ والمباشرۃ للصایم ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر منع کرتے تھے روزہ دار کو
بوسہ اور مباشرت سے **ف م** مباشرت عورت سے بدن ملانی کو کہتے ہین اور لپٹنے کو بغیر
جماع کے **ماجاء فی الصیام فی السفر** سفر مین روزہ رکہنی کا بیان عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی مکۃ عام الفتح فی رمضان فصام حتی بلغ الکدید ثم افطر فافطر الناس معہ
وکانوا یاخذون بالاحدث فالاحدث من امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عباس ہی روایت
ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے مکہ کو جس سال کہ فتح ہوا ہے رمضان مین تو روزہ رکہا یہانتک کہ
پہونچے کدید کو **ف م** کدید ایک مقام ہے سات منزل پر مدینہ سے وہان سے مکہ تین منزل رہجاتا
ہے **ت** پہر افطار کیا تو لوگون نے بہی افطار کیا اور صحابہ کا یہ قاعدہ تہا کہ نئی کام کو لیتے تہے
پہر اوس سے نئے کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کامون مین **ف م** یعنی اوس فعل پر عمل کیا کرتے
تہے جو جدید ہوتا تہا اور قدیم کو چہوڑ دیتے تہے پہر جدید کے بعد دوسرا کام جو اوس سے بہی جدید ہوتا اوس پر
عمل کرتے ۔ کدید پر جاکر آپ نے روزہ کہولڈالا اسلیئے کہ آپ کو خبر پہونچی روزہ کے شاق ہونیکی لوگون پر
عن بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر الناس فی سفرہ عام الفتح بالفطر وقال التقوی
لعدوکم وصام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر قال الذی حدثنی لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج یصب
علی راسہ الماء من العطش ومن الحر ثم قیل لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان طائفۃ من الناس قد صاموا حین

صمت قال فلما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکدید دعا بقدح فشرب فافطر الناس
ترجمہ بعضی صحابہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا لوگونکو سفر مین جس سال مکہ فتح ہوا ہے
روزہ نہ رکھنی کا فرمایا آپنے تاکہ تم قوی رہو دشمن کی مقابلہ مین اور روزہ رکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہا ابو بکر بن عبد الرحمن نی مجھسے بیان کیا اوس صحابی نی جنسے حدیث بیان کی مجھسی کہ مینی دیکھا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عرج مین ف م عرج ایک مقام کا نام ہے جو تین منزل ہی مدینہ منورہ
سے ت کہ پانی ڈالا جاتا تہا آپکے سر پر پیاس کے وجہ سے یا گرمی کی وجہ سی پھر کہا گیا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سے کہ بعض لوگون نی بہی روزہ رکھا ہے آپکے روزہ رکھنے کے سبب سے تو جب پہونچے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کدید مین ایک پیالہ پانیکا منگایا اور پانی پیا تب لوگون نی بہی روزہ کہولدیا الاعن انس
بن مالک انہ قال سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فلم یعب الصایم علی المفطر ولا المفطر علی الصایم
ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہی کہ ہمنے سفر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ رمضان مین تو
نہ عیب کیا روزہ دارنے روزہ کہولنے والے پر اور نہ بے روزہ دارنے روزہ دار پر ف م اسواسطے
کہ دونو امر درست ہین عن عروۃ بن الزبیر ان حمزۃ بن عمرو الاسلمی قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ انی
رجل اصوم افاصوم فی السفر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شئت فصم
وان شئت فافطر ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نی کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے مین روزہ رکھا کرتا ہون تو کیا روزہ رکھون سفر مین آپنے فرمایا تیرا جی چاہے تو روزہ
رکھہ جاہے نہ رکھہ عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان لا یصوم فی السفر ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن
عمر روزہ نہین رکھتی تہے سفر مین عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ انہ کان یسافر فی رمضان ونسافر معہ
فیصوم عروۃ ونفطر نحن فلا یامرنا بالصیام ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ عروہ بن الزبیر سفر
کرتے تہے رمضان مین اور ہم بہی سفر کرتے تہے ساتہ اونکے تو روزہ رکھتی تہے عروہ اور ہم نہ رکھتی تہی
سو ہمکو حکم نہین کرتے تہے روزہ رکھنے کا **ما یفعل من قدم من سفر وارادہ فی رمضان**
جو شخص رمضان مین سفر سے آوے یا سفر کو جاوے اوسکا بیان عن مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب کان اذا
کان فی سفر فی رمضان فعلم انہ داخل المدینۃ من اول یومہ دخل وھو صایم
ترجمہ امام مالک سی روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رض جب رمضان مین سفر مین ہوتے پہر اونکو معلوم
ہوتا کہ آجکے روز شہر مین داخل ہونگی دوپہر سے اول تو روزہ رکھکر داخل ہوتے ف م اگر قبل فجر کے
شہر مین داخل ہوجاوی تو روزہ رکھنا واجب ہوجاتا ہے ورنہ مستحب ہے کہا یحیی نی کہا مالک نی جو شخص سفر مین

ہوا اور اوسکو معلوم ہوجاوی کہ مین سویرے داخل ہوجاؤن گا شہر مین پہر راہ مین اوسکو صبح ہوگئی تو روزہ رکھکر
داخل ہووی کہا یحیے نے کہا مالک نی اور جب رمضان مین سفر کرنیکا ارادہ کرے اور شہر ہی مین اوسکو صبح ہوجاوے
تو وہ اوس روز روزہ رکھی **ف م** وجو یہ قول امام مالک اور شافعے اور امام اعظم کا ہے اور امام احمد اور اسحاق
کے نزدیک روزہ نہ رکھنا اوسکو درست ہی لیکن جب باہر شہر کے ہوجاوے تو روزہ کہولے اگر شہر ہے مین کہولڈالی تو
کفارہ واجب نہوگا بالاتفاق - ہماری مشایخ کا عمل اسپر ہے کہ جب کوئی شخص سفر کو جاوے تو اوسکو اختیار ہی خواہ
اوس روز روزہ رکھی یا نہ رکھی **کہا** یحیے نی کہا مالک نی جو شخص سفر سے آوے اور اوسکو روزہ نہو اور عورت ہی اوسے
روزہ سے نہو مثلاً حیض سے اوس روز پاک ہوئی ہو تو اوسکے خاوند کو جماع کرنا درست ہی اگرچاہے **کفارۃ**
من افطر فی رمضان جو شخص رمضان کا روزہ قصداً توڑ ڈالی اوسکے کفارہ کا بیان **عن** ابوہریرۃ

ان رجلا افطر فی رمضان فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکفر بعتق رقبۃ او صیام شہرین متتابعین
او اطعام ستین مسکینا فقال لا اجد فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرق من تمر فقال خذ ھذا
وتصدق بہ فقال یا رسول اللہ ما احد احوج منی فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت
انیابہ ثم قال کلہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے روزہ توڑ ڈالا رمضان مین تو حکم کیا اوسکو
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بردہ آزاد کرنیکا یا دو مہینے روزہ رکھنے کا یا ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلانیکا
سو اوسنی کہا مجھہ سے یہ کوئی کام نہین ہوسکتا اتنے مین ایک ٹوکرا کھجور کا آپ پاس آیا تو اوسنے اوسکو دیا
اور کہا کہ اسکو صدقہ کردے وہ شخص بولا یارسول اللہ مجھہ سے زیادہ کوئی محتاج نہین ہے آپ ہنسے یہانتک
کہ آپکی کچلیان کھل گئین پھر فرمایا آپنے تو ہے کہا لے اوسکو **ف م** پھر جب اوسکو خدا وی تو اوسپر
کفارہ لازم ہوگا یہی مذہب ہے اکثر علما کا اور بعض نی کہا ہے کہ یہ حکم خاص تہا اس شخص کے لئے اور کے ذمہ
سے کفارہ ساقط ہوگا اگر تینون کامون کے مقدور نہو تو جب تک مقدور ہو انتظار کرے اور بعض نے
کہا ہے کہ جس شخص کا یہ حال ہی اوسکا حکم یہی ہے جو اس حدیث مین بیان ہوا واللہ اعلم **عن** سعید بن
المسیب انہ قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضرب نحرہ وینتف شعرہ ویقول ھلکت لا بعد فقال لہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ذاک قال اصبت اھلی وانا صایم فی رمضان فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تستطیع ان تعتق
رقبۃ قال لا قال فھل تستطیع ان تھدی بدنۃ قال لا قال فاجلس فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرق
من تمر فقال خذ ھذا فتصدق بہ فقال ما احد احوج منی یا رسول اللہ فقال کل وصم یوما مکان ما اصبت
ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اپنا سینہ کوٹتا ہوا اور بال
نوچتا ہوا اور کہتا تہا ہلاک ہوا وہ شخص جو دور رہے نیکیون سے تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی کیا ہوا

جو شخص رمضان کا روزہ قصداً توڑ ڈالی اوسکی قضا اور کفارہ کا بیان

بولا مینے صحبت کی اپنی بی بی سی رمضان کی روزہ مین تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو ایک بردہ آزاد کرسکتا ہے بولا نہین فرمایا آپنے ایک اونٹ یا گاے ہدے کرسکتا ہے **ف م** یعنے قربانیکے لیے حرم مین بہیج سکتا ہے یہ جملہ عطا رکی روایت سے ہے اسکو غلط کہا محدثین نی صحیح یہ ہے کہ دو مہینے پے در پے روزہ رکہہ سکتا ہے جیسا اور حدیثون مین ہے اور اسی پر اجماع ہے مجتہدین کا کہ بردہ آزاد کرے اگر اوسکے قدرت نہ رکہی تو دو مہینے لگتا تار روزے رکہے اگر اوسپر قدرت نہ رکہی تو ساٹہہ مسکینونکو کہانا کہلاے مگر حسن بصری نی اس روایت پر بہی فتوی دیا ہے (زرقانی) **ت** بولا نہین فرمایا آپنے بیٹہ اتنی مین ایک ٹوکرا کہجور کا آپ پاس آیا آپنے فرمایا اسکو لے اور صدقہ کردہ بولا مجہ سے زیادہ کوئی محتاج نہین ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہالے اوسکو اور ایک روز روزہ رکہہ لے اوسدن کے بدلے مین جسمین تو نے یہ کام کیا ہے **ف م** اس سے معلوم ہوا کہ قضا روزہ کی کفارہ سے جدا گانہ لازم ہے اور یہی قول ہے ایمہ اربعہ اور جمہور کا اور بعضون کے نزدیک جب کفارہ لازم ہو تو قضا ساقط ہے (زرقانی) **کہا** مالک نی کہا عطا نی پوچہا مینے سعید بن المسیب سے کتنی کہجور ہوگے اوس ٹوکرے مین بولے پندرہ صاع سے لیکر بیس صاع تک **ف م** یعنے ایک سو بیس رطل سے لیکر ایک سو ساٹہ رطل تک کیونکہ ایک صاع آٹہہ رطل کا ہوتا ہے **کہا** یحیے نے کہا مالک نی سنا مینے اہل علم سے کہتے تہے جو شخص رمضان کی قضا کا روزہ توڑ ڈالے جماع سے یا اور کسے امر سے تو اوسپر یہ کفارہ نہین ہے بلکہ اوسپر قضا ہے اوسدن کے اور یہ قول بہت پسند ہے مجہکو **حجامۃ الصایم** روزہ دار کو پچہنے لگانی کا بیان **عن** عبداللہ

بن عمر انہ کان یحتجم وھو صایم ثم ترک ذلک بعد فکان اذا صام لم یحتجم حتی یفطر

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ وہ پچہنے لگاتے تہے روزے مین پہر چہوڑ دیا اوسکو تو جب روزہ دار ہوتے پچہنے نہ لگاتے یہانتک کہ روزہ افطار کرتے **ف م** اسواسطے کہ پہلے طاقت تہی تو پچہنے لگانے سے روزہ مین ضعف کا خوف نہ تہا پہر جب طاقت گہٹ گئی تو موقوف کردیا اس سی معلوم ہوا کہ پچہنے لگانی سے روزہ ٹوٹتا نہین مگر ضعف کے خوف سے نہ لگانا چاہیے ایک حدیث مرفوع مین ہے افطر الحاجم والمحجوم یعنے پچہنے لگانے والے اور جسکے پچہنے لگائے جاوین دونون کا روزہ ٹوٹ گیا یہ حدیث منسوخ ہے اور احادیث سے اور بعضون نی کہا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کسیکو پچہنے لگانا یا لگوانا منطور ہو تو روزہ نہ رکہی کیونکہ پچہنے لگانیوالے کے منہ مین اکثر خون وغیرہ چلا جاتا ہے اور لگوانیوالی کو ضعف ہوجاتا ہے تو روزہ توڑنا پڑتا ہے **عن** ابن شہاب ان سعد بن ابی وقاص وعبداللہ بن عمر کانا یحتجمان وھما صائمان

ترجمہ ابن شہاب سی روایت ہی کہ سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن عمر پچہنے لگاتی تہی روزی مین **عن**

عروۃ بن الزبیر انکان یحتجم وھو صایم ثم لا یفطر قال ومارایتہ احتجم قط الا وھو صائم ترجمہ
عروہ بن الزبیر پچھنے لگاتی تھی روزے مین پھر افطار نہین کرتی تھی کہا ہشام بن عروہ نے کبھی نہین دیکھا عروہ کو پچھنے
لگاتی ہوی مگر وہ روزے سے ہوتے تھے کہا یحیے نے کہا مالک بن پچھنے لگانا روزہ دار کو مکروہ نہین ہے مگر اس خوف
سے کہ ضعیف ہوجاوے اور اگر ضعف کا خوف نہ ہو تو مکروہ نہین ہے پس اگر ایک شخص بن پچھنے لگائے رمضان مین
پھر روزہ توڑنے سے بچ گیا تو اوسپر کچھہ لازم نہین ہے نہ اوسکو اوسدن کی قضا کا حکم ہے کیونکہ پچھنے لگانا جب
مکروہ ہی جب روزہ ٹوٹ جانیکا خوف ہو پس اگر پچھنے لگائے اور روزہ توڑنے سے بچا یہانتک کہ شام ہوگئی
تو اوسپر کچھہ لازم نہین نہ اوسپر قضا ہی اوسدن کی **صیام یوم عاشوراء** عاشورا کی روزہ کا
بیان **ف ہ** عاشورا نوین تاریخ ہے محرم کی یا دسوین تاریخ بیواسطے ان دونون تاریخون مین روزہ
رکھنا مستحب ہے **عن** عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت کان یوم عاشوراء یوما تصومہ قریش فی الجاھلیۃ وکان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ فی الجاھلیۃ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ صامہ و
امر الناس بصیامہ فلما فرض رمضان کان ھو الفریضۃ وترک یوم عاشوراء فمن شاء
صامہ ومن شاء ترکہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے انہون نی کہا عاشورا کے دن لوگ
روزہ رکھتے تھے جاہلیت مین اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اوسدن روزہ رکھتی تھی زمانہ
جاہلیت مین پھر جب آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تو روزہ رکھا آپنے اوسدن اور لوگونکو بھی
حکم کیا روزہ رکھنی کا پھر جب فرض ہوا رمضان تو رمضان ہی کی روزے فرض رہ گئے اور عاشورا کا روزہ
چھوڑ دیا گیا جسکا جی چاہے اوسدن روزہ رکھی اور جسکا جی چاہے نہ رکھے **عن** حمید بن عبد الرحمن بن عوف
انہ سمع معاویۃ بن ابی سفیان یوم عاشوراء عام حج وھو علی المنبر یقول یا اھل المدینۃ این علماؤکم
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھذا الیوم ھذا الیوم عاشوراء ولم یکتب علیکم صیامہ
وانا صایم فمن شاء فلیصم ومن شاء فلیفطر **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے
انہون نی سنا معاویہ بن ابی سفیان رض سے کہتے تھے جس سال انہون نی حج کیا اور وہ منبر پر تھے اے اہل
مدینہ کہان ہین علما تمہارے سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی اسدن کو یہ دن عاشورا
کا ہے اسدن روزہ تمہارے اوپر فرض نہین ہے اور مین روزہ دار ہون سو جسکا جی چاہے روزہ رکھی اور
جسکا جی چاہے نہ رکھی **عن** مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب ارسل الی الحارث بن ھشام ان غدا یوم عاشوراء
فصم وامر اھلک ان یصوموا **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عمر بن الخطاب رض نی کہلا بھیجا حارث بن ہشام کو
کہ کل عاشورے کا روز ہے تو روزہ رکھہ اور حکم کر اپنے گھر والونکو وہ بھی روزہ رکھین **ف ہ** یہ حکم استحبابا

عاشورا کے روزہ کا بیان

تہا نہ وجوبا **صیام یوم الفطر و یوم الاضحی و الدھر** عید الفطر اور عید الضحے کے دن روزہ رکھنی کا
اور سدا روزہ رکھنی کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صیام یومین یوم الفطر
و یوم الاضحی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزہ رکھنی سی ایک
یوم الفطر دوسرے یوم الاضحی مین **ف م** تو ان دونو دنون مین روزہ رکھنا حرام ہے اسیطرح ایام
تشریق یعنے ۱۱ ر ۱۲ ر ۱۳ ر ذالحجہ کو روزہ رکھنا جایز نہین ہے کہا امام مالک نی مینے سنا اہل علم سے کہتے
تہے سدا روزہ رکھنا کچہ برا نہین ہے جب اون دنون مین روزہ نہ رکھی جن دنون مین منع کیا ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے روزے سے اور وہ تین دن ہین منا مین رہنی کے یعنی ۱۱ ر ۱۲ ر ۱۳ ر ذیحجہ اور
ایک یوم الفطر اور ایک یوم الاضحے اور یہ ہمکو بہت پسند ہے **ف م** بعض علما کی نزدیک صوم الدہر
یعنے سدا روزہ رکھنا مکروہ ہے بلکہ ایکدن روزہ رکھنا اور ایکدن افطار کرنا جسکو صوم داؤدی کہتی ہین
افضل ہے **النھی عن الوصال فی الصیام** تہ کے روزون کی ممانعت کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الوصال فقالوا یا رسول اللہ فانک تواصل فقال انی لست کھیئتکم
انی اطعم و اسقی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تہ کے
روزے رکھنے سے لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ رکھتی ہین فرمایا مین تمہارے طرح نہین ہون مین
کہلایا جاتا ہون اور پلایا جاتا ہون **ف م** اللہ جل جلالہ کی یاس سے مراد اس سے جنت کی کہانی اور پانی ہین
اور اوس سے روزہ نہین ٹوٹتا یا یہ مراد ہے کہ مجہے غذاے روحانی جو ذکر الہی اور محبت الہی سی حاصل ہی اسوجہ
سے مجہکو ضعف نہین ہوتا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال ایاکم والوصال ایاکم والوصال قالوا فانک
تواصل یا رسول اللہ قال انی لست کھیئتکم انی ابیت یطعمنی ربی و یسقینی ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بچو تم تہ کے روزے رکھنی سے بچو تم تہ کے روزے رکھنے سے لوگون نی کہا
آپ رکھتی ہین یا رسول اللہ فرمایا مین تمہارے طرح نہین ہون مجہی رات کو میرا رب کہلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے

کفارہ قتل اور ظہار کی روزون کا بیان

صیام الذی یقتل خطاء او یظاھر کفارہ قتل خطا اور کفارہ ظہار کے روزون کا بیان کہا یحیے نے
سنا مینے امام مالک سی فرماتی تہی جس شخص پر دو مہینے کے روزے پے در پے واجب ہون قتل خطا یا ظہار مین
ف م قتل خطا یہ ہے کہ زید کو شکار سمجہکر مار ڈالا یا شکار کر مارتا تہا حربہ زید کو لگ گیا اور ظہار یہ ہی کہ اپنے
بے بے کو اپنے محرم کے کسی عضو سے تشبیہ دے مثلا یون کہی تو مجہپر ایسی ہے جیسے میری مان کی پیٹ دونون مین
کفارہ لازم ہے **ت** اور وہ روزے شروع کری پہر بیچ مین کوئی مرض ایسا اوسکو لاحق ہوجی کی وجہ سے روزون کا سلسلہ
ٹوٹ جاوے تو جب اوس مرض سی اچہا ہوا اور روزہ پر قادر ہوتی الفور روزہ شروع کرے اور جتنے روزی کہہ چکا ہے

اون پر بنا کری یعنی وہ روزی حساب مین رہین گی **ف م** تو اگر مرض سی اچھا ہوتی ہی اور روزہ کی طاقت ہوتی ہی اوسنی روزے شروع نہ کئے بلکہ کچھ دنون تاخیر کی تو اب نئی سری سی پہر دو مہینے کے روزی رکھنا شروع کری اور جتنی روزی رکھہ چکا ہے اونکا حساب نہوگا **ت** اسیطرح ایک عورت پر بہ سبب قتل خطا کی دو مہینے کے روزے لازم ہوئی اور اوسنی روزی رکھنا شروع کیئے لیکن بیچ مین حیض آگیا تو وہ حیض سی پاک ہوتی ہی روزی شروع کر دیئے اور اگلے روزون پر بنا کرے یعنے وہ روزے حساب مین رہین گے اور جس شخص پر دو مہینے کے روزے لگاتار فرض ہون تو اوسکو بیچ مین افطار کرنا درست نہین مگر بیماری یا حیض کی وجہ سے اور یہ نہین ہوسکتا کہ سفر کرے اور اوسکے وجہ سے افطار کرے کہا یحیے نے کہا مالک نی یہ قول اچھا ہے جو سنا مینے اصحاب مین **ما یفعل المریض فی صیامہ** مریض کی روزی کا بیان کہا یحیے نے سنا مینے مالک سی کہتی تہی مینے جو سنا اہل علم سے وہ یہ ہی کہ مریض کو جب ایسا مرض لاحق ہوجاوی جسکے وجہ سے روزہ رکھنا اوسپر شاق ہوجاوی اور روزہ اوسکو تکلیف پہونچاوی اور وہ مرض اسدرجہ پر پہونچ جاوی تو اوسکو افطار کرنا درست ہی اسیطرح جب مریض کو کھڑا ہونا دشوار ہو نماز مین اور یہ مرض اس درجہ کو پہنچ جاوے کہ عذر گنا جاوی اللہ جل جلالہ کی نزدیک اور اللہ اوسکو زیادہ جانتا ہی بندہ سے اور اسی مرض مین سی بعض ایسا ہے جو اس درجہ کا نہین ہے بہرحال جب مرض اسدرجہ کو پہونچے تو وہ بیٹہکر نماز پڑہے کیونکہ دین اللہ کا آسان ہی اور اللہ جل جلالہ نی مسافر کو رخصت دی روزہ نرکہنے کے سفر مین حالانکہ وہ زیادہ قادر ہے روزہ پر مریض سے فرمایا اللہ جل جلالہ نی اپنی کتاب مین جو شخص تم مین سے مریض ہو یا مسافر ہو تو وہ اوتنے روز شمار کرکے دوسرے دنون مین روزہ رکھہ لیوے پس رخصت دی اللہ جل جلالہ نی مسافر کو افطار کے حالانکہ وہ زیادہ قادر ہے روزے پر مریض سی اور یہ بہت پسند ہی مجھکو اون اقوال مین جنکو سنا مینے اصحاب مین اور ہماری نزدیک یہ امر اتفاقی اور مجمع علیہ ہے **النذر فی الصیام والصیام عن المیت** روزہ نذر کا بیان اور میت کی طرف سی روزہ رکھنی کا بیان **عن مالک انہ بلغہ عن**

سعید بن المسیب انہ سئل عن رجل نذر صیام شہر هل لہ ان یتطوع فقال سعید لیبدء بالنذر قبل ان یتطوع

ترجمہ سعید بن المسیب سے سوال ہوا کہ ایک شخص نی نذر کے ایک مہینے روزہ رکھنی کی اب اوسکو نفلی روزہ رکھنا درست ہی جواب دیا کہ پہلے نذر کے روزے رکھہ لیوے پہر نفلے رکھی **ف م** اسواسطے کہ نذر کا پورا کرنا فرض ہی کہا مالک نی مجھکو سلیمان بن یسار سی یہی ایسا ہی پہونچا ہے کہا یحیے نے کہا مالک نی جو شخص مرجاوے اور اوسپر نذر ہو ایک برده آزاد کرنیکے یا روزے رکھنے کے یا صدقہ دینے کے یا قربانی کرنیکے پہر وہ وصیت کرجاوے کہ میری مال مین سی یہ نذر ادا کرنا تو ثلث مال سی ادا کیجاویگی اور سکا ادا کرنا اور وصیتون پر مقدم سمجھا جاویگا مگر جو وصیت مثل اسکی واجب ہو کیونکہ اور وصیتین جو نفل ہین مثل اوس وصیت کی نہین ہوسکتین جیسے نذر وغیرہ ہے اسلیئے کہ یہ واجب ہے اور یہ وصیت

مریض کے روزے کا بیان

تہائی مال مین ہی اسواسطے خاص ہوئی کہ اگر کل مال مین نافذ ہو تو ہر شخص ایسی امورات کو جو اوسپر واجب ہین ترک
کرکے اپنے موت پر رکھی گا جب موت قریب ہوگی اور مال اوسکی وارثون کا حق ہو گا تو اوسوقت وہ ان چیزون کو
بیان کریگا خاص کرکے ایسے چیزونکو جنکا تقاضا کرنیوالا کوئی نہ تہا اور شاید کہ یہ چیزین اوسکی تمام مالکو گھیر لیوین
اور ورثہ محروم رہجاوین اسواسطے کل مال مین اوسکو اختیار نہین ہے **عن** مالک انہ بلغہ ان عبداللہ بن عمر کان
یسال اھل یصوم احد عن احد ویصلی احد عن احد فیقول لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد
ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عبداللہ بن عمر سے پوچھتے کیا کوئی روزہ رکھی کسی کیطرف سے یا نماز پڑہے کسیکے طرف سے تو کہتے
نہ کوئی روزہ رکھی کسیکے طرف سے اور نہ کوئی نماز پڑہے کسیکے طرف سے **ف م** نماز مین تو اجماع ہے مگر روزے مین اختلاف
ہی مالک ابوحنیفہ شافعی کا یہی قول ہی اور امام احمد کا یہ قول ہے کہ روزہ میت کیطرف سے رکھہ سکتا ہے صحیحین مین حضرت عائشہ
سے مروی ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص مرجاوے اور اوسپر روزی ہون تو اوسکے بدلی اوسکا ولی
روزی رکھی اور ابن عباس سے بہی ایسا ہی مروی ہی ہمارے مشایخ کا عمل اسپر ہے کہ میت کیطرف سے روزہ اور نماز دونون
ادا کرنا درست ہین اور اللہ جل جلالہ سے امید ہے کہ وہ میت کی ذمہ کو بری کردیوی **ماجاء فی قضاء رمضان**
والکفارات رمضان کی قضا اور کفارہ کے بیان مین **عن** خالد بن اسلم ان عمر بن الخطاب افطر ات
یوم فی رمضان فی یوم ذی غیم ورای انہ قد امسی وغابت الشمس فجاءہ رجل فقال یا امیر المؤمنین
طلعت الشمس فقال عمر بن الخطاب الخطب یسیر وقد اجتہدنا ترجمہ خالد بن اسلم سے روایت ہی
کہ عمر بن الخطاب رضی نی ایک روز افطار کیا رمضان مین اور اوسدن ابر تہا اونکو یہ معلوم ہوا کہ شام ہوئی اور آفتاب
ڈوب گیا پس ایک شخص آیا اور بولا یا امیر المومنین آفتاب نکل آیا حضرت عمر نے فرمایا اسکا تدارک سہل ہی ہمنی
اپنی ظن پر عمل کیا تہا **کہا** مالک نی تدارک سہل ہی یعنی اوسکی عوض ایک روزہ کی قضا رکھہ لیوین گی تو محنت
بہت کم ہی اور تدارک آسان ہی **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول یصوم مضان متتابعا من افطرہ من مرض او سفر
ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر کہتے تہے جس شخصکے رمضان کی روزے قضا ہون بیماری سی یا سفر
سے تو اونکی قضا لگتا تار رکھی **ف م** یعنے متفرق ایک ایک دو دو روزے کرکے نرکہے بلکہ جتنے روزی قضا
ہوئی ہون اونکو ایکساتہ برابر رکھی ایسا ہی علی اور حسن اور شعبی سی مروی ہے اور یہی مذہب ہے اہل ظاہر کا اور
جمہور علما اور ائمہ اربعہ کی نزدیک یہ حکم استحبابی ہی اگر جدا جدا قضا رکھی تو بہی جایز ہے (زرقانی) **عن** ابن شہاب
ان عبداللہ بن عباس و ابا ھریرۃ اختلفا فی قضاء رمضان فقال احدھما یفرق بینہ وقال الاخر لا یفرق
بینہ لا ادری ایھما قال یفرق بینہ ولا ایھما قال لا یفرق بینہ ترجمہ ابن شہاب سی روایت ہے
کہ عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ نی اختلاف کیا رمضان کی قضا مین ایک نی کہا کہ رمضان کی روزون کی قضا

پے در پے رکھنا ضرور نہین دوسرے نی کہا پے در پے رکھنا ضرور ہی لیکن مجھی معلوم نہین کہ کسنی ان دونون مین سے
پے در پے رکھنی کو کہا اور کسنی یہ کہا کہ پے در پے رکھنا ضرور نہین **ف م** ابن عبد البر نی کہا کہ معلوم نہین ہے
ابن شہاب نی یہ روایت کس سے سنے ابن عباس اور ابو ہریرہ سی بسند صحیح مروی ہی کہ انہون نی رمضان کی
قضا کو جدا جدا رکھنا جایز کیا ہے اسواسطے کہ اللہ جل جلالہ نی فرمایا فعدۃ من ایام اخر اور متتابعات کی قید نہین
لگائی حضرت عایشہ نی فرمایا کہ میں بیشتر یون اوترا تہا فعدۃ من ایام اخر متتابعات پہر متتابعات کا لفظ ساقط ہوگیا
(زرقانی) **عن** عبد اللہ بن عمر انہ کان یقول من استقاء وھو صایم فعلیہ القضاء ومن ذرعہ القی فلیس
علیہ القضاء ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جو شخص قصدًا قی کرے روزی مین تو اوسپر قضا واجب ہے اور جسکو خود بخود
قی آجاوی اوسپر قضا نہین ہے **ف م** مگر جب یقین ہوجاوے اس امر کا کہ منہ مین کوئی چیز آنکر پہر خلق مین
چلے گئی تو قضا کرے (زرقانی) **عن** یحیی بن سعید انہ سمع سعید بن المسیب یسال عن قضاء رمضان فقال
سعید حسبک ان لا یفرق قضاء رمضان واذا تو ترجمہ یحیی بن سعید نے سنا سعید بن المسیب سے وہ پوچہی گئی رمضان کی
قضا سی تو کہا سعید نی میرے نزدیک یہ بات اچہی ہے کہ رمضان کی قضا پے در پے رکہی کہا یحیی نی سنا مینے
مالک سی کہتی تہی جو شخص جدا جدا رمضان کی قضا رکہی تو اوسپر اعادہ لازم نہین ہی بلکہ وہ قضا کافی ہوجاوے گی
مگر بہتر میری نزدیک یہ ہی کہ پی در پی رکہی کہا یحیی نے اور سنا مینے مالک سی کہتی تہی جو شخص رمضان مین بہول
چوک کر کہا لیوے یا پے لیوے یا اور کسی روزہ مین جو اوسپر واجب ہے تو اوسپر قضا ہے اوس روز کی **ف م**
محققین کا مذہب اسکی خلاف ہی اونکی نزدیک بہولی سے کہانے یا پینے مین روزہ نہین جاتا اور حدیث مرفوع
موید ہے اونکے **عن** حمید بن قیس المکی انہ اخبرہ قال کنت مع مجاھد وھو یطوف بالبیت فجاءہ انسان
فسالہ عن صیام ایام الکفارۃ امتتابعات ام یقطعھا قال حمید فقلت لہ نعم یقطعھا ان شاء قال مجاھد لا
یقطعھا فان فی قراءۃ ابی بن کعب ثلثۃ ایام متتابعات ترجمہ حمید بن قیس مکی سی روایت ہی کہ مین ساتہ تہا
مجاہد کی اور وہ طواف کر رہے تہے خانہ کعبہ کا اتنی مین ایک آدمی آیا اور پوچہا کہ قسم کی کفارہ کی روزی پے در پے
چاہیین یا جدا جدا حمید نے کہا ہان جدا جدا بہی رکہہ سکتا ہے اگر چاہے مجاہد نے کہا نہین کیونکہ ابی بن کعب
کی قرارت مین ہی ثلثۃ ایام متتابعات یعنی روزے تین دن کے پے در پے کہا امام مالک نی جتنے روزون کا
ذکر اللہ جل جلالہ نی اپنی کلام مین کیا ہے اون سب کا پی در پی رکہنا بہتر ہے **ف م** مگر کفارہ قتل اور
ظہار کے روزون کا پے در پے رکہنا واجب ہے کہا یحیی نے پوچہے گئے امام مالک رضہ اوس عورت سی جو صبح کو
روزہ دار اوہی رمضان مین بہر یکایک تازہ اور خالص خون دیکہی اور وہ حیض کے دن نہ ہون بہر شام تک
انتظار کرے مگر کچہ نہ دیکہے بہر دوسرے روز جب صبح ہو تو یکایک خون دیکہی مگر پہلے روز سے کچہ کم بہر وہ خون

موقوف ہوجاوی اور یہ واقعہ حیض کی ایام سے پیشتر ہو تو اوسکے روزہ اور نماز کا کیا حکم ہے امام مالک نی جواب دیا کہ یہ خون حیض کا ہی تو جب اوسکو دیکھی روزہ کھولڈالی اور قضا کرلے اوس روزہ کی پھر جب خون موقوف ہوجاوے تو غسل کرکے روزہ رکھی کہا یحییٰ نی سوال ہوا امام مالک سی جو شخص مسلمان ہو شام کو رمضان مین کچھ دن رہتی ہے کیا اوسپر پوری رمضان کی قضا لازم ہے یا اوسدن کی جسدن مسلمان ہوا امام مالک نی جواب دیا کہ گذشتہ روزون کی قضا اوسپر لازم نہین ہی بلکہ آیندہ سے روزی رکھی اور اگر اوسدن کی بھی قضا کرلے جسدن وہ مسلمان ہوا تو بہتر ہے

قضاء التطوع نفل روزے کے قضا کا بیان عن ابن شہاب ان عایشۃ وحفصۃ زوجی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصبحتا صائمتین متطوعتین فاھدی لھما طعام فافطرتا علیہ فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قالت عایشۃ فقالت حفصۃ وبدرتنی بالکلام وکانت بنت ابیھا یا رسول اللہ انی اصبحت انا وعایشۃ صائمتین متطوعتین فاھدی لنا طعام فافطرنا علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقضیا مکانہ یوما اخر

نفل روزے کے قضا کا بیان

ترجمہ ابن شہاب سی روایت ہی کہ حضرت ام المومنین عایشہ اور ام المومنین حفصہ رضہ صبح کو اوٹھین نفل روزہ کہکر پھر کہانی کا حصہ آیا تو اونہون نی روزہ کھولڈالا اتنی مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئی عایشہ رضہ فرماتی ہین کہ حفصہ رضہ نی کہنا شروع کردیا مجھے بولنے ندیا آخر اپنی باپ کی بیٹی تہین **ف م** یعنے جیسے اونکے باپ دین کی بات پوچھنی مین دیر نکرتے تہے ویسے ہے اونکے بیٹے بہے تہین **ت** یارسول اللہ مین اور عایشہ صبحکو اوٹھین نفل روزہ رکھکر تو ہماری پاس حصہ آیا کہا نیکا ہمنے روزہ کھولڈالا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکے عوض مین ایک روزہ قضا کا رکھو **ف م** کیونکہ نفل روزہ رکھکر توڑ ڈالنے سے قضا اوسکی واجب ہوجاتی ہے یہ قول امام مالک اور امام ابوحنیفہ رح کا ہے اور شافعی اور احمد اور اسحاق کی نزدیک قضا واجب نہین ہوتے بلکہ مستحب ہے کہا یحییٰ نی سنا مینے مالک سی کہتی تہی جو شخص نفل روزی مین بہول چوک سی کہا یا پی لیوی تو اوسپر قضا نہین ہی اور چاہیے کہ اوسی روزے کو پورا کرے کیونکہ اوسکا روزہ نہین گیا اور نفلی روزہ مین اگر کوئی امر غیر اختیاری ایسا پیش آوی جس سی روزہ ٹوٹ جاوے (مثلاً حیض آجاوی یا مرض) تو اوسکی قضا واجب نہین جب اوسنی عذر سی روزہ کھولڈالا ہو نہ قصداً اسیطرح اگر کسی نی نفل نماز کو شروع کرکے توڑ ڈالا حدث غیر اختیاری سی تو اوسپر قضا نہین ہے کہا مالک نی جو شخص کوئی نیک کام نفل شروع کرے مثلاً نماز یا روزہ یا حج یا اور کوئی کام مشابہ اسکی جسکو لوگ نفل طور سی بجا لایا کرتے ہین پھر اوسکو توڑ ڈالی تو اوسکو تمام کرنا چاہیے تو جب تکبیر تحریمہ کہی تو دو رکعت نماز پڑہے اور جب روزہ رکھی تو اوسکو پورا کرے اور جب لبیک کہی حج کا تو حج تمام کرے اور جب طواف شروع کرے تو سات پھیرے پورے کرے اسیطرح جو کام شروع کرے تو اوسکو بہوڑے یہانتک کہ ادا کرے مگر جب کوئی عارضہ ایسا پیش آوی جسکے سبب سے لوگ مجبور ہوجاتی ہین کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا

ہے اپنی کتاب مین کہا ہو اور یہو یہانتک کہ دکھلائی دی تمکو سفید دہاری سیاہ دہاری سی یعنے فجر ہو جاوی پھر تمام کرو روزہ تمکو رات تک پس تمام کرنا روزہی کا واجب ہی جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نی پورا کرو حج اور عمرہ کو خدا کیواسطے سو اگر کسی شخص نے احرام باندہا حج کا نفل اور فرض حج ادا کر چکا ہے اوسکو چھوڑ دینا نہ چاہیے جب شروع کر چکا اور نہ کرنا چاہیئے کہ رستہ سے احرام کہولکر چلا آوے اسیطرح جو شخص کوئی نفل عبادت شروع کرے اوسکو پورا کرنا لازم ہے جیسے فرض کا پورا کرنا اور یہ تقریر بہت پسند ہے مجھکو اپنی سمجھی ہوئی باتون مین **فدیہ من افطر فی رمضان** جو شخص رمضان مین روزے نرکہہ سکے اوسکے فدیہ کا بیان **عن** مالک انہ بلغہ ان انس بن مالک کبر حتی کان لا یقدر علی الصیام فکان یفتدی ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ انس بن مالک رض بوڑہے ہوگئے تہے یہانتک کہ روزہ نرکہہ سکتے تہے تو فدیہ دیتے تہے **ف م** یعنے ہر روزے کے بدلے مین ایک مسکین کا کہانا دیتے تہے یا ایک مُد دیتے تہے ۔ اور مُد دو رطل کا ہوتا ہے اور ایک روایت مین نصف صاع آیا ہے ۔ صاع چار مد کا ہوتا ہے اور کبہی تیس مسکینون کو کہانا کہلا دیتے تہے اور کبہی تین سو مسکینونکو ایک ہی بار کہلا دیتے تہے (زرقانی) **کہا** امام مالک نی میرے نزدیک فدیہ دینا واجب نہین ہے مگر جو شخص فدیہ دینے کے قدرت رکہتا ہو اوسکو دینا بہتر ہے سو جو شخص فدیہ دیوے تو ہر روزے کے بدلے مین ایک مد کہانا دیوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مد سے **ف م** مد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک رطل اور تہائی رطل کا تہا اور اہل عراق کا مد دو رطل کا ہوتا ہے جب مُدون مین فرق ہوا تو صاع مین بہی فرق ہوگا کیونکہ صاع چار مد کا ہوتا ہے ۔ یہ فدیہ دینا امام مالک کی نزدیک سنت ہے اور اور ائمہ کے نزدیک واجب ہے **عن مالک** انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عمر سُئل عن المراۃ الحامل اذا خافت علی ولدہا واشتد علیہ الصیام فقال تفطر وتطعم مکان کل یوم مسکینا مدا من حنطۃ بمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عمر سے سوال ہوا کہ عورت حاملہ اگر خوف کرے اپنے حمل کا اور روزہ نرکہہ سکے تو کہا انہون نی روزہ نرکہے اور ہر روزے کے بدلے مین ایک مسکین کو ایک مد گیہون دیوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مد سے **کہا** مالک نی اہل علم نی کہا ہی اوسپر قضا لازم ہے نہ فدیہ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نی جو شخص تم مین سے بیمار یا مسافر ہو تو وہ اور دنون مین قضا کرے اور یہ حمل کا خوف بہی ایک مرض ہے امراض مین سے **ف م** مگر ابن عمر کے نزدیک عورت حاملہ اور مرضعہ پر جب وہ فدیہ دے چکے روزے کی قضا نہین ہے اور یہ بہی ایک روایت ہی امام مالک سی باقی ائمہ کے نزدیک عورت حاملہ اور مرضعہ کو اگر اپنی لڑکے کا خوف ہو تو وہ روزہ نرکہین پہر اوسکی قضا کرلین اور فدیہ دینا ضرور نہین ہے (زرقانی) **عن** القاسم بن محمد انہ کان یقول من کان علیہ قضاء رمضان فلم یقضہ وہو قوی علی صیامہ حتی جاء رمضان اٰخر فانہ یطعم مکان کل یوم مسکینا مدا من حنطۃ وعلیہ مع ذلک القضاء ترجمہ قاسم بن محمد سی روایت ہی وہ کہتی تہی

جو شخص رمضان مین روزی نرکہہ سکے اوسکی قضا کا بیان

جس شخص پر رمضان کی قضا لازم ہو پھر وہ قضا نہ کرے یہانتک کہ دوسرا رمضان آجاوی اور وہ قادر رہا ہو روزے پر تو ہر روزے کے بدلے مین ایک ایک مسکین کو ایک ایک مد گیہون کا دیوے اور قضا بھی رکھی **عن** مالک انہ بلغہ عن سعید بن جبیر مثل ذلک ترجمہ امام مالک کو سعید بن جبیر سے بھی ایسا ہی پہونچا **ف م** مگر ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کی نزدیک وہ شخص دوسرے رمضان کی روزے ادا کرکے پھر پہلے رمضان کی روزون کی قضا کرلے اور بعضون کی نزدیک دوسرے رمضان کی روزے رکھہ لیوی اور اگلی رمضان کے روزون کا فدیہ دیدیوے اور قضا اوسپر نہین ہے امام اعظم کے نزدیک فدیہ دینا ضرور نہین ہے صرف قضا کرلینا کافی ہی وہ کہتی ہین کلام اللہ مین اللہ نے صرف قضا کا حکم کیا ہی کھانا کھلانیکا ذکر نہین ہے جواب اوسکا یہ ہی کہ کلام اللہ مین ذکر نہونا ضرر نہین کرتا جب حدیث سی فدیہ ثابت ہی مگر حدیث مرفوع بھی کوئی اسناد مین پائی جاتی البتہ دارقطنی نے ابوہریرہ سے اور سعید بن منصور نی ابن عباس سے اور عبد الرزاق نی عمر بن الخطاب سی فدیہ کو نقل کیا ہی ابن عبد البر نے کہا کہ فدیہ دینا جو صحابیون سی منقول ہی اور اونکا خلاف کسی سے ثابت نہین ہے

جامع قضاء الصیام روزون کی قضا کی بیان مین **عن** عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا کانت تقول کان لیکون علی الصیام من رمضان فما استطیع ان اصوم حتی یاتی شعبان ترجمہ ام المومنین عایشہ رضہ فرماتی ہین میری اوپر روزے ہوتی تھی رمضان کی تو مین قضا رکھہ نہین سکتی تھی یہانتک کہ شعبان آجاتا **ف م** اسکو قضا رکھنا سوا سطے ممکن نہوتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ہی بہت محبت فرماتی اور اکثر مخالطت کرتے اور شعبان مین حضرت بھی روزے رکھتے تھی جب آپ ہی رکھہ لیتین

صیام الیوم الذی یشک فیہ شک کے روز کا بیان **امام** مالک نی اہل علم سی سنا وہ منع کرتے تھے شک کے دن روزہ رکھنی سی شعبان مین جب نیت رمضان کی ہو اور وہ یہ کہتے تھے کہ اگر کسنے روزہ رکھا شعبان مین شک کے روز بغیر چاند دیکھے ہوئے پھر کوئی معتبر شخص نے گواہی دی کہ وہ دن رمضان کا تھا تو اوسپر قضا اوس روزہ کی لازم ہے البتہ نفل روزہ رکھنی مین کچھ قباحت نہین ہی امام مالک نی کہا کہ ہمنے اپنے شہر مین اہل علم کو یہی کہتی ہوئی پایا **ف م** اصحاب سنن نی عمار بن یاسر سی روایت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص نے شک کے دن روزہ رکھا تو اوسنی نافرمانی کی ابو القاسم کی ابو القاسم کنیت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سی مطلق روزہ کی ممانعت شک کے روز معلوم ہوتی ہے اسوجہ سے اوسدن روزہ نرکھنا بہتر ہے ایسا ہی رمضان کی استقبال یا تعظیم کیواسطے ایک دن یا دو دن پیشتر سے روزہ رکھنا مکروہ ہے صحیحین مین مرفوعاً مروی ہی کہ رمضان کا استقبال مت کرو ایکدن یا دو دن پہلے روزہ رکھکر

جامع الصیام روزے کے مختلف مسائل کا بیان **عن** عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رایت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم استکمل صیام شہر قط الا رمضان وما رایتہ فی شہر اکثر صیاما منہ فی شعبان
ترجمہ ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزے رکھتی تہی یہانتک کہ ہم کہتی تہی
اب افطار نہ کرینگے اور پہر افطار کرتے تہے یہانتک کہ ہم کہتی تہی اب روزہ نہ کہینگے اور مینی نہین دیکہا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو کہ کسی مہینے کے پورے روزے رکہی ہون سوا رمضان کی اور کسی مہینی مین شعبان سی زیادہ روزے
نہ رکہتے تہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال الصیام جنۃ فاذا کان احدکم صایما فلا یرفث ولا یجہل
فان امرء شاتمہ او قاتلہ فلیقل انی صایم انی صایم ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا روزہ ڈہال ہی توجب تم مین سی کوئی روزہ دار ہو تو چاہیئے کہ بیہودہ نہ بکے اور جہالت نہ کری اگر کوئی شخص اوس سے
گالیان بکی یا لڑے تو کہدیوے مین روزہ دار ہون مین روزہ دار ہون ف ہم روزہ کو ڈہال اسلیے کہا ہے
ڈہال لڑائی مین خصمون سی بچاتی ہی اسیطرح روزہ گناہون سی بچاتا ہے کیونکہ شہوت کو کم کرتا ہے عن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال والذی نفسی بیدہ لخلوف فم الصایم اطیب عند اللہ من ریح المسک انما یذر
شہوتہ وطعامہ وشرابہ من اجلی فالصیام لی وانا اجزی بہ کل حسنۃ بعشر امثالہا الی سبع مایۃ
ضعف الا الصیام فہو لی وانا اجزی بہ ترجمہ ابوہریرہ رضے اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے قبضے مین میرے جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو زیادہ پسند ہے
مشک کی بو سے اللہ جل جلالہ کے نزدیک ف ہم بعضون نے کہا ہی مراد اس بو سے وہ بو ہے جو قیامت کی روز
روزہ دارون کے منہ سے آویگی اور ایک حدیث ضعیف مین یہ مضمون آیا ہی ہے اور بعضون نے کہا دنیا اور آخرت
دونون جگہہ کی بو مقصود ہے ت کیونکہ وہ چہوڑ دیتا ہے اپنے خواہشون کو اور کہانیکو اور پانیکو میری واسطے
ف ہم یہ اللہ جل جلالہ کا کلام ہے یعنے میرے حکم کے ادا کرنیکے لیئے ت تو روزہ میرے واسطے ہے اور مین ہی
اسکا بدلہ دونگا جو نیکے ہے اوسکا ثواب دس گنی سی لیکر سات سو تک ملیگا مگر روزہ وہ میرے واسطے ہے اوسکا
ثواب بہی مین ہی دونگا ف ہم اور نیکیونکا ثواب سات سو تک انتہا ملیگا اور روزہ کا ثواب اس سے بہی زیادہ
فرمایا اللہ تعالی نے انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب ۔ یہان پر صابرون سے صائمون یعنی روزہ دار مراد
ہین اکثر مفسرین کی نزدیک اگرچہ سب نیک اعمال خدا ہے کے لیئے ہین اور وہی اونکا بدلہ دیگا مگر روزے کے
فضل مین ریا نہین یا وہ سب اعمال سے درجے مین زیادہ مقدم ہے اسوجہ سے اوسکو خاص کیا اور فرمایا
وہ میرے لیئے ہی ہین اوسکا بدلہ دونگا عن ابی ہریرۃ انہ قال اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت
ابواب النار وصفدت الشیاطین ترجمہ ابوہریرہ نے کہا جب رمضان آتا ہی تو جنت کی دروازے کہولی جاتے
ہین اور جہنم کے دروازے بند کیئے جاتی ہین اور شیطان باندہی جاتی ہین ف ہم یعنے مومنین کو تکلیف نہین

پہونچا سکتے یا اونکو معاصی کیطرف متوجہ نہین کرسکتے **امام** مالک نی کہا مینے سُنا اہل علم سی کہ مسواک کرنا روزہ دار کو مکروہ نہین ہے کسی وقت ہو اول روز یا آخر روز مین اور مینی کسی اہل علم سی نہین سُنا جو مسواک کرنا مکروہ جانتا ہو اوسکو منع کرتا ہو **ف م** بلکہ مسواک کرنا روزی مین مستحب جانتی ہین اور عطا اور شافعی اور مجاہد اور اسحق اور ابو ثور نے آخر روز مین مسواک کو مکروہ کہا ہی روزہ دار کیواسطے **کہا** یحییٰ نے سُنا مینے مالک سی کہتی تہی رمضان کی بعد شوال مین چھ روزے رکھنا **ف م** جنکو لوگ شش عید اور ستہ شوال کہتی ہین **ف** مینے کسی اہل علم کو نہین دیکھا جو یہ روزے رکھتا ہو اور نہ سلف سے مجھے یہ پہونچا بلکہ اہل علم مکروہ جانتے ہین ان روزونکو اور خوف کرتے ہین اس بدعت سی کہ ایسا نہو لوگ رمضان کی روزونمین ان روزونکو ملا دیوین اگر اہل علم سی رخصت پاوین اور اونکو یہ روزے رکھتی ہوئی دیکھین **ف م** یہ تقریر امام مالک کی مسلم نہین ہوسکتے اسواسطے کہ صحیح مسلم مین اور سنن مین ابو ایوب انصاری سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جو شخص روزے رکھی رمضان کی پھر چھہ روزی اور رکھی شوال مین تو گویا اوسنی تمام عمر روزی رکھی بعض لوگون نی کہا ہی کہ امام مالک نی ان روزونکو اسلیے مکروہ کہا کہ لوگ انکو واجب سمجھکر رمضان مین نہ ملا دیوین اور جو کوئی شخص صرف ثواب کی نیت سی نفل سمجھکر رکھی تو مکروہ نہین ہین اس تقریر سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر کسی کام کی اصل شرع سی ثابت بہی ہو اور لوگ اوسکو اپنی حد سی بڑہا دیوین نفل کو فرض کردین یا مباح کو ثواب سمجھین تو اوس سی ممانعت کرنا چاہیئے افسوس ہے کہ روزہ کی عبادت جیکے ثواب کا یہ حال ہے اور حدیث صحیح سی بہی ثابت ہی اس خوف سی علمای دین اوسکو مکروہ جانین اور اوسکے کرنے سی منع کرین اور اس زمانہ کی لوگ اپنی دل سی نکالی ہوئی باتونکو یا اپنی بیدون کی بی اصل تراشی ہوئی کامون کو جزو دین سمجھتی ہین اور اوسکی تارکنیوالیکو برا جانتی ہین کہا یحییٰ نے سُنا مینے مالک سی کہتی تہی مینی کسی اہل علم کو نہین دیکھا جو جمعہ کی دن روزہ رکھنی سی منع کرتا ہو بلکہ جمعہ کے روز روزہ رکھنا بہتر ہے اور بعض اہل علم کو مینی جمعہ کے دن روزہ رکھتی دیکھا بلکہ مینے یہ دیکھا کہ وہ جمعہ کا خیال رکھتی تہی روزہ کیواسطے **ف م** جمعہ کے روز روزہ رکھنا مستحب ہے ترمذی نی ابن مسعود سی روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر مہینے مین تین روز روزے رکھتی تہی یعنی ۱۳ ۱۴ ۱۵ کو اور کم ایسا ہوتا تہا کہ روزہ نہ رکھین جمعہ کے روز ابن عمر نے کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کبہی جمعہ کے روز بے روزہ نہ دیکھا مگر بعض علمانی اکیلا روزہ جمعہ کا مکروہ رکہا ہے بسبب اوس حدیث کی صحیحین مین مروی ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی کوئی تم مین سی روزہ نہ رکھی جمعہ کے روز مگر یہ کہ روزہ رکھے ایکدن قبل اوسکی یا بعد اوسکی اور جابر سی مروی ہی کہ منع کیا آنحضرت نی جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے (باقی صحیح یہ ہی کہ اکیلا روزہ جمعہ کا مکروہ ہی اور یہی مذہب ہے احمد و اسحق کا

ماجاء فی لیلۃ القدر شب قدر کا بیان

عن ابی سعید الخدری انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الوسط من رمضان فاعتکف عاما

حتی اذا کان لیلۃ احدی وعشرین وھی اللیلۃ التی یخرج فیھا من صبحھا من اعتکافہ قال من کان اعتکف
معی فلیعتکف العشر الاواخر وقد رایت ھذہ اللیلۃ ثم انسیتھا وقد رایتنی اسجد من صبحھا فی ماء وطین فالتمسوھا فی
العشر الاواخر والتمسوھا فی کل وتر قال ابو سعید فامطرت السماء تلک اللیلۃ وکان المسجد علی عریش فوکف المسجد قال ابو سعید
فابصرت عیناے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف وعلی جبینہ وانفہ اثر الماء والطین من صبح لیلۃ احدی وعشرین

ترجمہ ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتی تھی ہیچ دسے مین رمضان کی
تو ایک سال اعتکاف کیا جب اکیسوین رات آئی جسکے صبح کو آپ اعتکاف سی باہر آیا کرتی تھی تو آپنے فرمایا جس شخص نے
میری ساتھ اعتکاف کیا ہی تو چاہیئے اور دسدن تک اخیر وہی مین اعتکاف کرے اور مینے شب قدر کو معلوم کیا تھا
پھر مین بھلا دیا گیا مین خیال کرتا ہون کہ مینے دیکھا کہ مین شب قدر کی صبحکو سجدہ کرتا ہون کیچڑ اور پانی مین پس
ڈھونڈھو تم اوسکو اخیر دسے مین ہر طاق رات مین ابو سعید خدری نی کہا کہ اوسی رات پانی برسا اور مسجد کا چھت
پتون اور شاخون کا تھا تو ٹپکی مسجد ابو سعید نے کہا میرے دونو آنکھون نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
آپ نماز سے فارغ ہوئی اور پیشانی اور ناک پر آپکے مٹے اور پانی کا نشان تھا اکیسوین شب کی صبحکو ف م
تو معلوم ہوا کہ وہی رات شب قدر ہے اسلیئے کہ نشانی اوسکی صحیح نکلے آپنے فرمایا تھا کہ مین اوسکی صبحکو پانی اور مٹی
مین سجدہ کرتا ہون ایسا ہی ہوا عن عروۃ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تحروا لیلۃ القدر فی العشر
الاواخر من رمضان ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ڈھونڈھو تم شب قدر کو
رمضان کی اخیر دس راتون مین عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تحروا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر
من رمضان ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ڈھونڈھو تم شب قدر کو
رمضان کی آخر کے سات راتون مین عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ ان عبد اللہ بن انیس الجھنی قال لرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رجل شاسع الدار فمرنی لیلۃ انزل لھا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انزل لیلۃ ثلث وعشرین من رمضان ترجمہ ابو النضر سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن انیس جہنی نی کہا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سی یا رسول اللہ میرا گہر دور ہے تو ایک رات مقرر کیجیے کہ اوس رات مین اس مسجد مین رہون اور عبادت
کرون فرمایا آپنے تیئیسوین شبکو رمضان مین عن انس بن مالک انہ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
انی اریت ھذہ اللیلۃ فی رمضان حتی تلاحی الرجلان فرفعت فالتمسوھا فی التاسعۃ والسابعۃ والخامسۃ
ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہی کہ آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اور فرمایا کہ مجھی شب قدر معلوم
ہوگئی تھی مگر دو آدمیون نی غل مچایا تو مین بھول گیا بس ڈھونڈھو اوسکو اکیسوین اور تیئیسوین اور پچیسوین شب مین
یا اونتیسوین اور ستائیسوین اور پچیسوین مین عن مالک انہ بلغہ ان رجالا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارو

لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اری رویاکم قد تواطاءت فی السبع الاواخر فمن کان متحریہا فلیتحرہا فی السبع الاواخر ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ چند صحابہ نے شب قدر کو دیکھا خواب مین رمضان کی اخیر سات راتون مین تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین دیکھتا ہون کہ خواب تمہارا موافق ہوا میرے خواب کی رمضان کی اخیر سات راتون مین سو جو کوئی تم مین سے شب قدر کو ڈہونڈہنا چاہی تو ڈہونڈہے اخیر کی سات راتون مین عن مالک انہ سمع من یثق بہ من اہل العلم یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اری اعمار الناس قبلہ او ما شاء اللہ من ذلک فکانہ تقاصر اعمار امتہ عن ان لا یبلغوا من العمل مثل الذی بلغ غیرہم فی طول العمر فاعطاہ اللہ لیلۃ القدر خیر من الف شہر ترجمہ امام مالک سے روایت ہی کہ انہون نے سنا ایک شخص عالم معتبر سے کہتے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اگلی لوگون کی عمرین بتلائین گئین جتنا اللہ کو منظور تہا تو اپنی اپنی امت کی عمرونکو کم سمجہا اور خیال کیا کہ یہ لوگ اونکی برابر عمل نہ کرسکینگے پس دے آپ کو اللہ نے شب قدر جو بہتر ہے ہزار مہینے سے ف م مگر اس شب قدر کو چہپایا ظاہر نہین کیا تاکہ لوگ مشتاق رہین اور ہر شب کو عبادت کرین جیسے صلوۃ وسطے اور ساعۃ جمعہ کو چہپایا یہ حدیث اون چار حدیثون مین سے ہی جو سوا موطا کی اور کتابون مین نہین پائی جاتی عن مالک انہ بلغہ ان سعید بن المسیب کان یقول من شہد العشاء من لیلۃ القدر فقد اخذ بحظہ منہا ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ سعید بن المسیب کہتے تہے جو شخص حاضر ہوا عشا کی جماعت مین شب قدر کو تو اوسنے ثواب شب قدر کا حاصل کرلیا ف م اس حدیث کو بیہقی اور طبرانی اور خطیب نے مرفوعا ابوہریرہ اور ابوامامہ اور انس رضی سے روایت کیا ہے۔ شب قدر مین چالیس قول ہین لیکن سب مین صحیح یہ ہے کہ شب قدر رمضان مین ہی اور پہر رمضان کی اخیر دس راتون مین ہی اور پہر اخیر دس راتون مین ستائیسوین شب ہی باقی اقوال اور کتابون مین مذکور ہین کمل الصیام بحمد اللہ وعونہ پوری ہوئی کتاب روزہ کی شکر خدا کا اوسکی مدد سی

کتاب الاعتکاف

کتاب اعتکاف کی بیان مین بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر الاعتکاف

اعتکاف کا بیان عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف یدنی الی راسہ فارجلہ وکان لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف مین ہوتی تو جہکا دیتے سر اپنا میر بطرف سو مین کنگی کردیتے اور گہر مین نہ آتی مگر حاجت ضروری کی واسطے ف م جیسے پیشاب یا خانہ یا غسل جنابت یا غسل جمعہ کیونکہ بے ضرورت اگر کوئی مسجد سے نکلجاوے تو اعتکاف اوسکا باطل ہوجاتا ہے عن عمرۃ بنت عبد الرحمن ان عایشۃ کانت اذا اعتکفت لا تسئل عن المریض الا وہی تمشی لا تقف ترجمہ عمرہ بنت عبد الرحمن سی روایت ہی ان

کتاب اعتکاف کے بیان مین

کہ عایشہ رضہ جب اعتکاف کرتین تو بیمار پرسی نہ کرتین مگر چلتے چلتے پوچھتین نہین کہا یحیے نے کہا مالک نی جو شخص اعتکاف کرے وہ کسے کام کو نہ نکلے اور نہ جاوی اور نہ مدد کرے کسیکے مگر حاجت ضروری کی واسطے نکلے اور اگر معتکف کو کسی کام کے لیے نکلنا درست ہوتا تو چاہیئے تہا کہ بیمار پرسی یا نماز جنازہ یا دفن کی واسطے نکلنا درست ہوتا کہا یحیے نے کہا مالک نی اعتکاف درست نہین ہوتا جب تک معتکف بیمار پرسی نماز جنازہ گہرون مین جانی سے نہ بچے اور نہ نکلے مگر حاجت ضروری کے لیے عن مالک انہ سال ابن شہاب عن المرجل یعتکف ھل یدخل حاجتہ تحت سقف فقال نعم لا باس بذلک ترجمہ امام مالک سی روایت ہی انہون نی پوچہا ابن شہاب سے کہ معتکف کو پٹے ہوئے مکان مین حاجت ضروری کو جانا درست ہی بولے ہان درست ہی کچہہ حرج نہین ف ہمارہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ کا اور بعض لوگون کی نزدیک اگر جہت دار مکان مین پانچا نہ یا پاخانہ کو جاویگا تو اعتکاف باطل ہوگا کہا مالک نی ہمارے نزدیک حکم یہ ہے جسمین کچہ اختلاف نہین کہ اعتکاف اوس مسجد مین مکروہ نہین ہے جسمین جمعہ ہوتا ہے اور جن مین جمعہ نہین ہوتا اونمین اعتکاف اسی وجہ سے مکروہ ہی کہ نماز جمعہ کے لیے نکلنا پڑیگا یا جمعہ ترک کرنا ہوگا سو اگر کوئی شخص ایسا ہو جس پر جمعہ فرض نہین ہے اور وہ اعتکاف کرے اوس مسجد مین جسمین جمعہ نہین ہوتا کچہ قباحت نہین ہے اسلیئے کہ اللہ جل جلالہ نی فرمایا واتم عاکفون فی المساجد اور کسی مسجد کو خاص نہین کیا کہا مالک نی اسی وجہ سے جس پر جمعہ واجب نہین ہے اوسکو اعتکاف کرنا اوس مسجد مین جہان جمعہ نہین ہوتا درست ہی کہا مالک نی معتکف رانکو نہ رہن مگر مسجد مین جہان اوسنی اعتکاف کیا ہے البتہ اگر اوسکا خیمہ مسجد کے صحن مین ہو تو وہان رہنا درست ہی کہا مالک نی مینے یہ نہین سنا کہ معتکف خیمہ کہڑا کرے رات کے رہنے کے لیئے مگر مسجد یا اوسکے صحن مین اور اسپر دلالت کرتا ہی قول حضرت عایشہ رضہ کا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو گہر مین نہ جاتے مگر حاجت ضروری کی واسطی کہا مالک نی مسجد کے جہت پر یا مینار پر اعتکاف درست نہین ہے کہا مالک نے جس شخص کو اعتکاف کرنا کسی جگہہ منظور ہو تو قبل غروب آفتاب کی وہان داخل ہو جاوے تاکہ جس رات اوسکو اعتکاف کرنا منظور ہے وہ پورے پورے ہاتہ آوے ف ہم اور اوزاعی اور لیث اور ثوری کی نزدیک بعد نماز فجر کے داخل ہووے اسواسطے کہ صحیحین مین مروی ہے حضرت عایشہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تہے رمضان کے اخیر دہے مین تو مین اونکی لیئے ایک خیمہ لگا دیتی اور آپ نماز فجر کے پڑہ کر اوسمین چلے جاتے کہا مالک نی معتکف کو سوا اپنی اعتکاف کی دوسرا شغل مثل تجارت وغیرہ کی درست نہین ہے البتہ اگر کسیکام کی ضرورت ہو تو اپنی لوگون سی کہہ سکتا ہے مثلا کوئی بات متعلق ہو اپنی پیشہ یا تجارت کی یا خانگی کوئی کام ہو یا کوئی چیز بیچنا ہو یا اور کچہ کام تو دوسرون سی کہہ سکتا ہے اسطرح پر کہ دل اوسکا

اوسمین مشغول نہو جاوے اور وہ کام خفیف ہو کہا مالک نی مینے کسی اہل علم سے نہین سنا جو اعتکاف مین کسی شرط کو لگاتا ہو بلکہ اعتکاف بھی ایک عمل ہی اعمال خیر مین سے مثل نماز اور روزہ اور حج کے فرایض ہون یا نوافل تو جو شخص کوئی عمل خیر کرے تو چاہیئے کہ طریقہ سنت کا اختیار کرے اور یہ بات درست نہین ہی کہ کوئی طریقہ نیا نکالی جو اگلے مسلمانون مین نہ تہا نہ کوئی شرط ایجاد کرے ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا اور مسلمانون نے آپکے اعتکاف کو دیکہکر اوسکا طریقہ پہچان لیا کہا مالک نی اعتکاف اور جوار ایک ہین اسیطرح اعتکاف صحرائی اور شہری آدمی کا یکساں ہی تمام احکام مین **مالا یجوز الاعتکاف الا بہ** جسکے بدون اعتکاف درست نہین اوسکا بیان **عن** مالک انہ بلغہ ان القاسم بن محمد و نافعا مولی عبد اللہ بن عمر قالا لا اعتکاف الا بصیام لقول اللہ تبارک وتعم فی کتابہ وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد فاذا ذکر اللہ الاعتکاف مع الصیام ترجمہ قاسم بن محمد اور نافع مولی عبد اللہ بن عمر کے دونو کہتے تہے کہ اعتکاف بغیر روزہ کے درست نہین ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا اپنے کتاب مین کہاؤ اور پیو یہان تک کہ سفید دہاری معلوم ہونے لگے سیاہ دہاڑے سے فجر کے پہر تمام کرو روزون کو رات تک اور نہ چمٹو اپنے عورتون سے جب تم اعتکاف سے ہو مسجدون مین تو ذکر کیا اللہ جل جلالہ نے اعتکاف کا روزے کے ساتہ کہا مالک نی ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہ اعتکاف بغیر روزے کے درست نہین ہے **ف م** عبد الرزاق نی باسناد صحیح ابن عمر اور ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا اور یہی قول ہے حضرت عایشہ اور عروہ اور شعبی اور زہری اور ابو حنیفہ کا اور علی اور ابن مسعود اور ایک جماعت تابعین کے نزدیک اعتکاف بدون روزے کے بہی درست ہے

خروج المعتکف الی العید معتکف کا نماز عید کے لیے نکلنا **عن** یحیی مولی ابی بکر ان ابا بکر بن عبد الرحمن اعتکف فکان یذہب لحاجتہ تحت سقیفۃ فی حجرۃ معتلقۃ فی دار خالد بن الولید فلا یرجع حتی یشہد العید مع المسلمین ترجمہ یحیی مولی ابی بکر سے روایت ہے کہ ابو بکر بن عبد الرحمن اعتکاف کرتے تو جاتے حاجت ضرورے کیواسطے ایک چہت دار کوٹہری مین جو بند رہتی خالد بن الولید کے گہر مین پہر نہ نکلتے اعتکاف سے یہانتک کہ حاضر ہوتے عید مین ساتہ مسلمانون کی **ف م** یعنے جب عید آتی تو اعتکاف ختم کرتے اور عید کے نماز پڑہ کر اپنی گہر مین آتی اور بعضون کا قول یہ ہی کہ اعتکاف کو ختم کرے بعد غروب آفتاب کی اخیر دن مین رمضان کی کہا امام مالک نی کہ مین نی دیکہا بعض اہل علم کو جب اعتکاف کرتے رمضان کی اخیر دہے مین تو اپنے گہرون مین نہ آتے یہانتک کہ عید الفطر کے نماز مسلمانون کے ساتہ ادا کر لیتے کہا مالک نے مجہکو ایسا ہی پہونچا ہے اہل علم اور اہل فضل سے جو گذر گئے ہین اور یہ قول مجہکو نہایت پسند ہی **قضاء الاعتکاف**

اعتکاف کی قضا کا بیان عن عمرۃ بنت عبدالرحمن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یعتکف فلما انصرف الی المکان الذی اراد ان یعتکف فیہ وجد اخبیۃ خباء عائشۃ وخباء حفصۃ وخباء زینب فلما راھا سال عنھا فقیل لہ ھذا خباء عائشۃ وحفصۃ وزینب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آلبر تقولون بھن ثم انصرف فلم یعتکف حتی اعتکف عشرا من شوال ترجمہ عمرہ بنت عبدالرحمن سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا اعتکاف کا تو جب آئی آپ اوسجگہ مین جہان اعتکاف کرنا چاہتے تھے پائی آپنے کئی خیمے ایک خیمہ عائشہ رضہ کا اور ایک خیمہ حفصہ رضہ کا اور ایک خیمہ زینب رضہ کا تو پوچھا آپنے یہ کنکے خیمے ہین لوگون نی کہا عائشہ اور حفصہ اور زینب کے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی کیا تم نیکے کا گمان کرتے ہو ان عورتون کے ساتھ پہر لوٹ آئے آپ اور اعتکاف نہ کیا اور شوال کی دس روز مین اعتکاف کیا ف م مسلم کی روایت مین ہی کہ آپنے خیمہ اپنا توڑ ڈالا آپنی سب بیبیون کو اعتکاف کی اجازت نہین دی تھی اور وہان سب جمع ہوگئین تو آپ خفا ہوئے یا یہ غرض ہی کہ معلوم نہین ان عورتون کی نیت خالص ہی یعنے خدا کی عبادت مقصود ہے یا میرے نزدیکے چاہنے کی وجہ سے یہان پر جمع ہوئین ہین بعض کہتی ہین آپنی اعتکاف نہ کیا اور خیمہ اوکہاڑ ڈالا اس وجہ سے کہ اگر آپ وہان رہتی تو مردون کا زیادہ اجتماع ہوتا اور بی بیبون کو آنی جانی مین دقت ہوتی بعض کہتی ہین اعتکاف سی مقصود یہ ہے کہ آدمے اپنے مال واسباب بی بیبون سے جدا ہوکر مسجد مین رہی اور چونکہ سب بے بیان وہان جمع نہین اسوجہ سے مقصود اعتکاف کا حاصل نہوتا تھا سو آپنے اعتکاف نکیا یا مسجد مین تنگے ہوجانیکا خوف تھا اور نمازیون کو تکلیف ہونیکا خیال تھا اسوجہ سی آپنی اعتکاف نکیا واللہ اعلم (زرقانی) کہا گیا مالک سی جو شخص رمضان کی اخیر دہے مین اعتکاف شروع کرے پہر ایک یا دو دن کی بعد بیمار ہوجاوے اور مسجد سی چلا جاوے تو کیا وہ قضا کرے اون دنون کے جتنے دسدن مین باقی رہی تھی جب تندرست ہوجاوے یا قضا نہ کرے اور جو قضا کرے تو کس مہینے مین تو مالک نی جواب دیا کہ قضا کرے ان دنون کی جب اچھا ہوجاوے رمضان مین یا اور کسی مہینے مین کہا مالک نی مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہونچا کہ آپنے رمضان مین اعتکاف کا ارادہ کیا پہر آپ لوٹ آئے اور اعتکاف نہ کیا یہانتک کہ بعد رمضان کے اعتکاف کیا شوال مین دس روز تک کہا مالک نی اعتکاف نفل اور فرض کا ایک حال ہے جو کام درست ہین دونون مین درست ہین اور جو منع ہین دونون مین منع ہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مجھے یہ پہونچا کہ اعتکاف آپکا نفل تھا کہا مالک نی اگر عورت اعتکاف کرے پہر اوسکو حیض آجاوے تو وہ اپنے گہر چلی آوے پہر جب پاک ہو مسجد مین جاوے اور دن پھر اور بنا کرلے پہلے اعتکاف پر کہا مالک نی ایسی ہی جس عورت پر دو ماہ کے روزے ہے درمیے واجب ہون اور اوسکو حیض آجاوے تو روزے نہ رکھے مگر حیض سے پاک ہوتی ہی پہر روزے شروع کردے

اور دیر نہ کرے عن ابن شہاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدنو منہ لحاجۃ الانسان فی البیت وھو معتکف ترجمہ ابن شہاب سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حاجت ضروری کی لئے گہرون مین آتی تہی اعتکاف کی حالت مین کہا مالک نی معتکف جنازہ کے ساتہ نہ جاوے اگرچہ اوسکے ماں باپ کا جنازہ ہو یا کسے اور کا **النکاح فی الاعتکاف** اعتکاف مین نکاح کا بیان کہا مالک نی اگر معتکف اعتکاف کی حالت مین اپنا عقد کرے تو کچھہ حاجت نہین ہے مگر مناسب درست نہین اسیطرح عورت بہی حالت اعتکاف مین صرف عقد کر سکتے ہے نہ مباس اور معتکف کو اپنے بے بے سے جو کام دن مین منع ہے وہے رات کو بہی منع ہے **وطی** یعنے شہوات اپنے عورت کو چھونا یا اوس سے جماع کرنا نہ دنکو درست ہے نہ رات کو البتہ بلا شہوت کسے کام کے واسطے چھو سکتا ہے کیونکہ اوپر حدیث گذری کہ حضرت عائشہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک مین کہنگے کیا کرتین تہین اور آپ اعتکاف کی حالت مین ہوتی کہا مالک نی معتکف کو درست نہین کہ اپنی بی بی سے جماع کرے یا اوس سی کسیطرح کی لذت اوٹہاوے مثلا بوسہ لے یا اور کچھہ کرے کہا مالک نی مینے کسے سے نہین سنا جو اس امر کو منع کرتا ہو کہ معتکف مرد اور معتکفہ عورت اپنا نکاح پڑہا لین اعتکاف مین البتہ یہ ضرور ہے کہ جماع نہ کرین اسی طرح روزہ دار کو درست ہی کہ روزی مین نکاح کرلے اور معتکف اور محرم مین یعنے جو شخص احرام باندہے ہوے حج یا عمرہ کا فرق یہ ہے کہ محرم کہا وی اور بیوی اور بیمار پرسی کو جاوے اور جنازہ کے ساتہ جاوے اور خوشبو نہ لگاوے اور معتکف خوشبو لگاوی تیل ڈالی اگر چاہے تو بال کتراوے مگر جنازہ کی ساتہ نہ جاوے اور نماز نہ پڑہے جنازہ کے اور نہ بیمار پرسے کرے تو اون دونون کا حکم نکاح مین ہے مختلف ہے کہا مالک نی یہ احکام اوس طریقے کے موجب ہین جو سلف مین تہا نکاح محرم اور معتکف اور صایم مین - الحمد للہ کتاب الاعتکاف بہی پوری ہوئی اور اس کتاب کی پوری ہونی سی ایک ربع مؤطا کا پورا ہوگیا اللہ جل جلالہ سے یہ دعا ہے کہ اسیطرح تمام کتاب کو پوری کرنیکی توفیق دیوی اور مترجم اور مولف اور اسکی طبع کرنیوالی اور لکہنے والیکو اپنی فضل و کرم سی بخشدیوی علی الخصوص جناب نواب والاجاہ امیر الملک مولنا سید **محمد صدیق حسن خان بہادر** جنکے حکم سے اس کتاب کا ترجمہ شروع ہوا اور اونکی اعانت اور خبر گیری سی مجھہ محتاج اور بیکس کے ہجرت حرمین شریفین مین قائم ہوئی اللہ جل جلالہ اونکی جاہ و اقبال مین ترقی کرے اور ہمیشہ اعمال خیر اور اطاعت و عبادت مین مصروف رکہی اور اونکی صاحبزادونکو توفیق ترویج علوم دینیہ کے اور عمل کی قرآن و حدیث پر عنایت فرماوی و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین **تمت**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الزکوۃ

کتاب زکوۃ کے بیان مین **ف م** جب نماز اور روزہ کی فراغت ہوئی تو زکوۃ کا بیان شروع کیا اسواسطے کہ نماز اور روزہ دونو عبادت بدنی ہین اور زکوۃ عبادت مالی اور بدنی مقدم ہی مالی پر **ما تجب فیہ الزکوۃ**

جن مالون مین زکوۃ واجب ہوتی ہی اونکا بیان **عن** ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمس ذود صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ

ترجمہ ابوسعید خدری سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی پانچ اونٹون سی کم مین زکوۃ نہین ہی اور پانچ اوقیون سی جو چاندی کم ہو اوسمین زکوۃ نہین ہی اور پانچ وسق سی جو غلہ کم ہو اوسمین زکوۃ نہین ہی

ف م ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی تو پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوئی جسکے ساڑہے باون تولہ چاندی ہوتی ہی اور ایک وسق ساٹہ صاع کا ہوتا ہے اور صاع کا بیان اوپر گذر چکا **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فیما دون خمسۃ اوسق من التمر صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق من الورق صدقۃ ولیس فیما دون خمس ذود من الابل صدقۃ

ترجمہ ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کھجور پانچ وسق سی کم ہو اوسمین زکوۃ نہین ہے اور جو چاندی پانچ اوقیہ سے کم ہو اوسمین زکوۃ نہین ہے اور پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ نہین ہے **عن** مالک انہ بلغہ ان عمر بن عبد العزیز کتب الی عاملہ علی دمشق فی الصدقۃ انما الصدقۃ فی العین والحرث والماشیۃ

ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عمر بن عبد العزیز نے لکہا اپنے عامل کو دمشق مین کہ زکوۃ سونے چاندی اور زراعت اور جانورون مین ہے **کہا** مالک نی صدقہ نہین ہوتا مگر تین چیزون مین زراعت اور سونا چاندی اور جانورون مین **الزکوۃ فی العین من الذہب والورق** سونے اور چاندی کی زکوۃ کا بیان **عن** محمد بن عقبۃ مولی الزبیر انہ سال القاسم بن محمد عن مکاتب لہ قاطعہ بمال عظیم ہل علیہ فیہ زکوۃ فقال القاسم بن محمد ان ابا بکر الصدیق لم یکن یاخذ من مال زکوۃ حتی یحول علیہ الحول قال القاسم بن محمد وکان ابوبکر الصدیق اذا اعطی الناس اعطیاتہم سال الرجل ہل عندک من مال وجبت علیک فیہ الزکوۃ فان قال نعم اخذ من عطائہ زکوۃ ذلک المال وان قال لا سلم الیہ عطاءہ ولم یاخذ منہ شیئا

ترجمہ محمد بن عقبہ نی پوچہا قاسم بن محمد بن ابی بکر رضہ سے کہ مینے اپنے مکاتب سی مقاطعت کی ہی ایک مال عظیم پر **ف م** مکاتب اوس غلام کو کہتی ہین جس سی مولی یہ کہی کہ اگر تو مجہے اتنا مال اتنی مدت مین ادا کردی تو تو آزاد ہے اور وہ غلام اسکو قبول کرلے اور مقاطعت یہ ہی کہ بعوض اوس مال کی کسیقدر مال پر جو نقد ٹہہرے راضی

سونے اور چاندی کی زکوۃ کا بیان

ہو جاوے) **ت** تو کیا اوسمین زکوۃ واجب ہی قاسم بن محمد نے کہا کہ ابو بکر صدیق رضہ کسی مال مین سی زکوۃ نہ لیتے
تھی جب تک ایکسال اوسپر نہ گذرتا اور ابو بکر صدیق رضہ جب لوگونکو اونکی وظیفی دیتی تو پوچھہ لیتی کہ تمپر کسی مالکے
زکوۃ واجب ہی اگر وہ کہتا ہان تو اوسی وظیفے مین سے زکوۃ نکال لیتی اور جو کہتا نہین تو اوسکو وظیفہ دیدیتی اور
کچھ اوسمین سی نہ لیتے **ف م** یعنے سالیانہ تنخواہین جب تقسیم ہوتین تو تنخواہ والون سی رقم زکوۃ مجرا لیتی
اگر اوپر زکوۃ واجب ہوتی اور یہ رقم زکوۃ اوس مال کی زکوۃ تھی جو اون لوگون کی پاس پہلے سے تہا نہ اس تنخواہ
کے زکوۃ کیونکہ کسی مال پر زکوۃ واجب نہین ہوتی جب تک اوسپر ایکسال پورا نہ گذرے **عن** قتادۃ بن مطعون

انہ قال کنت اذا جیت عثمان بن عفان اقبض عطائی سالنی ھل عندک من مال وجبت فیہ الزکوۃ قال
فان قلت نعم اخذ من عطائی زکوۃ ذلک المال وان قلت لا دفع الی عطائی **ترجمہ** قتادہ بن مطعون رضہ
سے روایت ہی کہ مین جب عثمان بن عفان رضہ پاس اپنی سالیانہ تنخواہ لینے آتا تو مجھہ سے پوچھتے کہ تمہاری پاس
کوئی ایسا مال ہی جسپر زکوۃ واجب ہو اگر مین کہتا ہان تو تنخواہ مین سی زکوۃ اوس مال کی مجرا لیتے اور جو کہتا
نہین تو تنخواہ دیدیتے **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول لا تجب فی مال زکوۃ حتی یحول علیہ الحول
ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے کسی مال مین زکوۃ واجب نہین ہوتی جب تک اوسپر سال
پورا نہ گذرے **ف م** اس حدیث کو ابن عبدالبر نے تمہید مین مرفوعًا ابن عمر سی روایت کیا ہی مگر رفع اسکا
ضعیف ہے اور وقف صحیح ہے لیکن اجماع کیا مجتہدین نی اس امر پر اور یہ اجماع بی پر واہ کرتا ہے رفع سی زرقانی
عن ابن شہاب انہ قال اول من اخذ من الاعطیۃ الزکوۃ معاویۃ بن ابی سفیان **ترجمہ** ابن شہاب نے کہا کہ
سب سے پہلے معاویہ رضہ نے تنخواہون مین سے زکوۃ لی **ف م** یعنے تنخواہ کی زکوۃ تقسیم کیوقت لی لیتی یہ امر
خلفاء راشدین سے منقول نہین ہے اور خلاف ہی حدیث کی اور اجماع صحابہ کے اسواسطے اسپر عمل نہین ہوا
کہا مالک نی ہماری نزدیک سنت اتفاقی یہ ہے کہ زکوۃ جیسے دوسو درم مین واجب ہوتی ہی ویسا ہی بیس دینار
مین سونیکے واجب ہوتے ہے **کہا** مالک نی اگر بیس دینار اسقدر وزن مین ہلکی ہون کہ اونکی قیمت پوری بیس دینار کو
نہ پہونچے تو اوسمین زکوۃ نہین ہے اگر بیس سے زیادہ ہون اور قیمت اونکی بیس پوری دینار کے ہو تو اوسمین
زکوۃ واجب ہے اور بیس دینار سے کم مین زکوۃ نہین ہے **کہا** مالک نی اسیطرح اگر دوسو درم اسی وزن مین کم ہون
کہ اونکی قیمت پورے دوسو درم کو نہ پہونچے تو اوسمین بہی زکوۃ نہین ہے البتہ اگر دوسو سے زیادہ ہون اور پورے
پوری دوسو درہمون کے برابر ہو جاوین تو زکوۃ واجب ہے۔ لیکن اگر یہ دینار اور درم جو وزن مین ہلکی ہون پورے
دینار اور درم کے برابر چلتے ہون تو اوسمین زکوۃ واجب ہے **کہا** مالک نی ایک شخص کی پاس ایک سو ساٹہ درم پوری ہین
اور اوسکی شہر مین آٹہ درم کو ایک دینار ملتا ہی تو زکوۃ واجب ہوگی **ف م** اگرچہ ایک سو ساٹہ درم کی بحساب

اس نرخ کے بیس دینار ہوگئی **ت** کیونکہ زکوۃ جب واجب ہوتی ہی جب اوسکے پاس بیس دینار یا دوسو درہم موجود ہون **کہا** مالک نی ایک شخص کی پاس پانچ دینار تہی سو اوسنی اوسمین تجارت کی اور سال ختم نہین ہوا تہا کہ وہ اوس مقدار کو پہونچ گئے جتنے مین زکوۃ واجب ہوتی ہی تو اوسکو زکوۃ دینا پڑیگے اگرچہ سال کی ختم ہونے کے ایکدن پہلے یا ایکدن بعد وہ دینار اس مقدار کو پہونچے ہون پہر اوسمین زکوۃ نہوگے جب تک دوسرا سال ختم نہوگا **ف م** یہ قول امام مالک کا ہی اور دوسرے مجتہدین اسکی خلاف مین ہین وہ کہتے ہین جس تاریخ نصاب پورا ہوا اوس تاریخ سے لیکر ایکسال کی بعد زکوۃ دینا ہوگے **کہا** مالک نی ایک شخص کے پاس دس دینار رہتی اوسمین اوسنے تجارت کی اور سال گذرتی گذرتی وہ بیس دینار کو پہونچگئے تو اوسپر زکوۃ واجب ہوگی یہ نہوگا کہ وہ انتظار کری ایکسال گذرنیکا جب سے بیس دینار کو پہونچے ہین کیونکہ سال اوسپر جب گذرا تو اوسکے پاس بیس دینار رہتی پہر دوبارہ اوسمین زکوۃ نہوگی جب تک دوسرا سال نگذری **کہا** مالک نی ہماری نزدیک یہ امر اجماعی ہی کہ غلامون کے مزدوری اور کرایہ مین اور مکاتب کی بدل کتابت مین زکوۃ واجب نہین ہے قلیل ہو یا کثیر جب تک مالک کے قبضے مین یہ چیزین نہ آجاوین اور اوسپر ایک سال نہ گذر جاوے **کہا** مالک نی سونا اور چاندی مین اگر کئی حصہ دار ہون تو جسکا حصہ بیس دینار یا دوسو درم تک پہونچے گا اوسپر زکوۃ واجب ہوگے اور جسکا حصہ اس سی کم ہوگا اوسپر زکوۃ واجب نہوگے اور جو اونکے حصے نصاب ہون لیکن کسیکا حصہ زیادہ کسیکا کم ہو تو ہر ایک سی زکوۃ اوسکے حصے کے موافق لی جاویگی بشرطیکہ ہر ایک کا حصہ نصاب کو پہونچے اسلیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیہ سے کم چاندے مین زکوۃ نہین ہے **کہا** مالک نی یہ قول مجہی بہت پسند ہے **کہا** مالک نی اگر کسے شخص کا چاندے اور سونا متفرق لوگون پاس ہو تو وہ سبکو جمع کرکے اوسکے زکوۃ نکالی **کہا** مالک نی جس شخص نی سونا یا چاندی کمایا تو اوسپر زکوۃ نہین ہے جب تک ایکسال نہ گذری جس روز سے اوسکو کمایا ہے

کانون کی زکوۃ کا بیان

الزکوۃ فی المعادن کانون کی زکوۃ کا بیان **عن** عن واحد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع لبلال بن الحارث المزنی معادن القبلیۃ وھی من ناحیۃ الفرع فتلک المعادن لا یوخذ منہا الی الیوم الا الزکوۃ **ترجمہ** کئی ایک لوگون سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکاتہ دی تہین بلال بن حارث مزنی کو کانین قبلیہ کی جو فرع کی طرف ہین تو اون کانون سے آجتک کچہ نہین لیا جاتا سوا زکوۃ کے **کہا** مالک نی مین تو یہ جانتا ہون کہ کانون مین سے جو مال برآمد ہوا اوسمین سی کچہ نہ لیا جاوے جب تک قیمت اوسکی بیس دینار یا دوسو درم کو نہ پہونچے البتہ جب اسقدر قیمت کا مال نکلے تو اوسمین زکوۃ لیجاوے اور جو اس سی بہی زیادہ کا ہو تو اوسکے حساب سی زکوۃ لیجاوی جب تک کان سی آمدنی جاری ہو اور جب آمدنی بند ہوجاوے پہر شروع ہو تو زکوۃ بہی پہر شروع ہوگے جیسے پہلے آمدنی مین شروع ہوئے

ہتی **کہا** مالک نی کان مثل زراعت کی ہی جیسے زراعت مین جب مال پیدا ہو تو زکوۃ لیجاوے اسیطرح کان مین جب مال برآمد ہو زکوۃ لیجاوے سال گذرنا ضرور نہین ہے **ف م** مگر فرق یہ ہی کہ زراعت مین دسوان حصہ یا زیادہ لیا جاتا ہے اور کان مین چالیسوان حصہ لیا جاویگا **زکوۃ الرکاز** دفینے کے زکوۃ کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الرکاز الخمس **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکاز مین پانچوان حصہ لیا جاویگا **کہا** مالک نی اسمین کچھ اختلاف ہمارے نزدیک نہین ہی اور ہمنے اہل علم سی یہی سُنا ہے کہ رکاز دفینہ ہی کافرون کے دفینون مین سے جب وہ بغیر محنت کثیر اور روپیہ خرچ کئے ہوئے ملجاوے سو اگر روپیہ خرچ ہوکر یا بڑے محنت سے ملے اور کبھی ملتا ہو کبھی نہ ملتا ہو تو اوسکو رکاز نہ کہینگے **ف م** پس اوسمین خمس واجب نہوگا بلکہ زکوۃ واجب ہوگے **مالا زکوۃ فیہ من الحلی والتبر والعنبر** بیان اون چیزون کا جن مین زکوۃ واجب نہین ہے جیسے زیور اور سونے چاندی کا ڈلا اور عنبر **عن** القاسم بن محمد ان عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تلی بنات اخیہا یتامی فی حجرہا لھن الحلی فلا تخرج من حلیھن الزکوۃ **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین عایشہ پرورش کرتین تھین اپنی بھائی محمد بن ابی بکر کے یتیم بیٹیون کو اور اونکے پاس زیور تھے تو نہین نکالتی تھین اوسمین سے زکوۃ **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یحلی بناتہ وجواریہ الذھب ثم لا یخرج من حلیھن الزکوۃ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر اپنی بیٹیون اور لونڈیون کو سونیکا زیور پہناتی تھے اور اونکے زیورون مین سے زکوۃ نہین نکالتے تھے **ف م** کیونکہ زیور مین زکوۃ نہین ہے یہی مذہب ہے ائمہ ثلثہ کا اور اکثر علما کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک اوسکے زکوۃ واجب ہے اور اس حدیث کی تاویل یہ کی ہی کہ یتیم کے مال مین زکوۃ نہین ہے اور نہ صغیر کے **کہا** مالک نی جسکے پاس سونے یا چاندی کا ڈلا ہو اور اوس سے نفع نہ لیا جاتا ہو مثل پہنی وغیرہ کے تو اوسکے زکوۃ واجب ہی ہر سال اوسمین سی چالیسوان حصہ لیا جاویگا مگر جب بیس دینار یا دوسو درم سے وزن مین کم ہو تو زکوۃ واجب نہوگی بلکہ زکوۃ اوسی صورت مین ہوگی جب نصاب کی مقدار ہو اور اوس سی منفعت نہ لیجاوی لیکن وہ ڈلا جس سے زیور بنانا مقصود ہو یا ٹوٹا ہوا زیور جسکا درست کرنا منظور ہو تو وہ مثل اسباب خانگی کی ہی اوسمین زکوۃ نہین ہے **کہا** امام مالک نی موتی اور مشک اور عنبر مین زکوۃ نہین ہے **زکوۃ اموال الیتامی والتجارۃ لھم فیھا** یتیم کے مالکی زکوۃ کا بیان اور اوسمین تجارت کرنیکا ذکر **عن** مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب قال اتجروا فی اموال الیتامی لا تاکلھا الزکوۃ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عمر بن الخطاب رضی نی فرمایا تجارت کرو یتیمون کی مال مین تاکہ زکوۃ اونکو تمام نہ کری **ف م** اس سی معلوم ہوا کہ یتیم کے مال مین زکوۃ واجب ہی اور یہی قول ہی جمہور علما کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک اوسمین زکوۃ

جن چیزون مین زکوۃ واجب نہین

یتیم کے مال مین زکوۃ اور تجارت کا بیان

نہین ہے عن القاسم بن محمد انہ قال کانت عایشۃ تلینی انا واخالی یتیمین فی حجرھا فکانت تخرج منا زکوتنا
الن کوۃ ترجمہ قاسم بن محمد سی روایت ہی کہ حضرت ام المومنین عالیشہ رضہ پرورش کرتین ہمین میری اور میرے
بہائی کی دو نو یتیم تھے اونکے گود مین تو نکالتے تھین ہماری مالون مین سی زکوۃ ف م اس حدیث سی تاویل
جو ابو حنیفہ نے زیور کے زکوۃ نہ نکالنے مین کی ہتی رد ہو گئے عن مالک انہ بلغہ ان عایشۃ زوج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کانت تقطع اموال الیتامی من یتجر لھم فیھا ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ
یتیمون کا مال تجار کو دیتی تھین تا کہ وہ اوسمین تجارت کرین عن یحیی بن سعید انہ اشتری لبنی اخ یتامی
فی حجرہ مالا فبیع ذلک المال بعد بمال کثیر ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ انہون نی اپنے بہائی کی یتیم اولادون
واسطے کچہ مال خریدا پہر وہ مال بڑی قیمت کو بکا کہا مالک نی یتیم کے مال مین تجارت کرنا کچہ برا نہین ہے جب ولی
یتیم کا معتبر دیانت دار ہو اور اوسپر تاوان لازم ہوگا اگر نقصان ہو زکوۃ المیراث ترکہ کی زکوۃ کا
بیان کہا مالک نے اگر ایک شخص مر گیا اور اوسنی اپنی مال کی زکوۃ نہین دی تو اوسکے تہائی مال سے زکوۃ وصول
کیجاوے نہ زیادہ اوس سی اور یہ زکوۃ مقدم ہوگی اوسکی وصیتون پر کیونکہ زکوۃ مثل دین کی ہے اوسپر اسیواسطے
وصیت پر مقدم کیجاویگی مگر یہ حکم جب ہے کہ میت نے وصیت کی ہو زکوۃ ادا کرنیکے اگر وہ وصیت نہ کرے لیکن
وارث اوسکے ادا کرین تو بہتر ہے مگر اونکو ضرور نہین کہا مالک نی ہمارے نزدیک سنت اتفاقی یہ ہے کہ وارث پر
زکوۃ واجب نہین اوس مالکی جو وراثت کی رو سے اوسکو پہونچا نہ دین مین نہ اسباب مین نہ گہر مین نہ غلام مین نہ لونڈی
مین البتہ ترکے مین سے جب کسی شی کو بیچے اور اوسکے بیع پر یا زمن کے وصول پر ایک سال گذر جاوی تو زکوۃ واجب ہوگی
کہا امام مالک نی ہماری نزدیک یہ حکم ہے کہ وارث پر اوس مال کی جو وراثت کی رو سے اوسکو پہونچا زکوۃ واجب نہین ہے
یہانتک کہ ایکسال اوسپر گذرے الن کوۃ فی الدین دین کی زکوۃ کا بیان عن السایب بن یزید ان عثمان بن
عفان کان یقول ھذا شھر زکوتکم فمن کان علیہ دین فلیود دینہ حتی تحصل اموالکم فتودون
منھا الزکوۃ ترجمہ سایب بن یزید سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضہ فرماتی تھی یہ مہینہ تمہاری زکوۃ کا
ہے ف م یعنے رمضان کا مہینہ ت جو شخص پر کچہ قرض ہو تو چاہیئے کہ اپنا قرض ادا کر دیوے تا کہ
باقی جو مال بچ رہے اوسکے زکوۃ ادا کرے ف م جو شخص مدیون ہو اوسکا یہی حکم ہے کہ بعد ادائے دین کے
جسقدر مال اوس پاس بچی اوسکی زکوۃ ادا کرے عن ایوب بن ابی تمیمۃ السختیانی ان عمر بن عبد العزیز کتب
فی مال قبضہ بعض الولاۃ ظلما یامرہ بردہ الی اھلہ وتوخذ زکوتہ لما مضی من السنین ثم عقب
بعد ذلک بکتاب لا توخذ منہ الا زکوۃ واحدۃ فانہ کان ضمارا ترجمہ ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی سی روایت
ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا ایک مال کے باب مین جسکو بعض حکام نے ظلم سے چھین لیا تہا کہ پہیر دین اوسکو

یتیم کے زکوۃ کا بیان

دین کی زکوۃ کا بیان

مالک کو اور اوسمین سے زکوۃ اون برسون کی جو گذر گئے وصول کرلین پہر اوسکے بعد ایک نامہ لکہا کہ زکوۃ اون برسون کی نہ لیجاوے کیونکہ وہ مال ضمار تہا **ف م** ضمار اوس مال کو کہتے ہین جسکے وصول کی امید نہ رہے جیسے وہ مال جسکو حاکم ظالم چھین لے یا کوئی شخص قرض لیکر مکر جاوی اور گواہ نہون ایسی مال مین یہہ حکم ہے کہ جب وصول ہوا اوسوقت سے جب ایکسال گذرے زکوۃ واجب ہوگی اور پیشتر سالہا گذشتہ کے جنمین وہ مال ضمار تہا زکوۃ واجب نہوگی **عن یزید بن خصیفۃ انہ سال سلیمان بن یسار عن رجل لہ** مال وعلیہ دین مثل علیہ زکوتہ قال لا **ترجمہ** یزید بن خصیفہ سے روایت ہے کہ اونہون نے پوچہا سلیمان بن یسار سے ایک شخص کے پاس مال ہے لیکن اوسپر اوسی قدر قرض ہے کیا زکوۃ اوسپر واجب ہے بولے نہین کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس حکم مین اختلاف نہین ہے کہ قرض کی زکوۃ واجب نہین ہے جب تک وہ وصول نہوجاوے سو اگر قرض قرضدار پر کئے برس تک باہر وصول ہوا تو ایک ہی سال کی زکوۃ واجب ہوگی اگر جتنا قرض وصول ہوا ہے وہ نصاب سی کم ہو تو اوسمین زکوۃ واجب نہوگی مگر اوس صورت مین کہ اوس شخص کے پاس اور مال بہی ہو سو اوسمین ملاکر اسکے بہی زکوۃ دیوے اگر اوسکے پاس اور کوئی مال نقد نہو لیکن مدیون پر اور قرض باقی ہو تو ابہی زکوۃ واجب نہوگی لیکن جسقدر وصول ہوا ہے اوسکو یاد رکہے بعد اسکے اگر اتنا وصول ہوا کہ نصاب پورا ہوگیا اوسوقت زکوۃ لازم ہوگی ۔ اگر اوسنی اوس مال کو جو پیشتر وصول ہوا تہا تلف کردیا تب بہی زکوۃ واجب ہوگی جب بعد کو اسقدر وصول ہوگیا کہ اوس سی نصاب پورا ہوجاوے پہر جب اوسکو بیس دینار یا دو سو درم کے موافق وصول ہوگیا تو زکوۃ لازم ہوگی اب اسکے بعد کسیقدر قدر قلیل یا کثیر وصول کرے زکوۃ اوسکے حساب سی بڑہتے جاویگے **کہا** مالک نی یہ جو ہمنی بیان کیا کہ دین کئے برس تک وصول نہین ہوتا پہر وصول ہو تو ایک ہی سال کی زکوۃ لازم ہوگی اسپر دلیل یہ ہے کہ ایک شخصکے پاس مال تجارت برسون تک رہتا ہے جب اوسکو بیچتا ہے تو اوسکے ذمہ ایک ہی زکوۃ واجب ہوگی اسلیئے کہ صاحب دین یا صاحب مال پر یہ امر لازم نہین ہے کہ زکوۃ اوس مال یا دین کے دوسرے مال سے نکالے بلکہ زکوۃ ہر مال کی اوسی مال مین سے دیجاویگی نہ یہہ کہ زکوۃ ایک شی کی دوسرے شے مین سے دیجاوے **کہا** مالک نی جس حکم مین ہمارے نزدیک اختلاف نہین ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخصکے پاس سہاب اسقدر ہے جو اوسکے ادای دین کو کافی ہے اور نقد روپیہ اسکے سوا ہے تو وہ نقد روپیہ کے زکوۃ دیوے **کہا** مالک نی اگر نقد اور جنس ملاکر دونو اوسکے قرض کی برابر ہون تو زکوۃ اوسپر واجب نہوگی جب تک کہ نقد اوسکے دین سے فاضل نہو اور نصاب نہو جب ایسا ہو تو اوسکے زکوۃ دیوے **زکوۃ العروض** اموال تجارت کی زکوۃ کا بیان **عن زید بن اسلم وکان**

زریق علی جواز مصر فی زمان الولید وسلیمان وعمر بن عبد العزیز فذکر ان عمر بن عبد العزیز کتب الیه ان انظر من مر بك من المسلمین فخذ مما ظهر من اموالهم مما یدیرون به من التجارات من کل اربعین دینارا دینارا فما نقص فبحساب ذلك حتی تبلغ عشرین دینارا فان نقصت ثلث دینار فدعها ولا تاخذ منها شیئا ومن مر بك من اهل الذمة فخذ مما یدیرون به من التجارات من کل عشرین دینارا دینارا فما نقص فبحساب ذلك حتی تبلغ عشرة دنانیر فان نقصت ثلث دینار فدعها ولا تاخذ منها شیئا واکتب لهم بما تاخذ منهم کتابا الی مثله من الحول

ترجمہ زریق بن حیان سے روایت ہے اور وہ مقرر تھے مصر کے محصول خانہ پر ولید اور سلیمان بن الملک اور عمر بن عبد العزیز کے زمانے مین کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا اونکو جو شخص گذرے اوپر تیرے مسلمانون مین سے تو جو مال اونکا ظاہر ہو اموال تجارت مین سے تو لے اوسمین سے ہر چالیس دینار مین سے ایک دینار یعنی چالیسوان حصہ اور جو چالیس دینار سے کم ہو تو اسی حساب سے بیس دینار تک اگر بیس دینار سے ایک تہائی دینار بہی کم ہو تو اوس مالکو چہوڑ دے اور اوسمین سے کچہ نلے اور جو تیرے اوپر کوئے ذمی گذرے تو اوسکے اموال تجارت مین سے ہر بیس دینار مین سے ایک دینار لے جو کم ہو تو اوسی حساب سے دس دینار تک اگر دس دینار سے ایک تہائی دینار بہی کم ہو تو کچہ نہ لے اور جو کچہ تو لے اوسکے ایک رسید سا تمام کیواسطے لکہدے **ف م** تاکہ پہر اوسپر محصول نہ لگی یہی قول ہے شافعی اور ابو حنیفہ کا اور امام مالک کی نزدیک جب محصول خانہ پر گذرے اگرچہ ایک ہی سال مین کئی بار تو اوس سے محصول لیا جاوے ۔ مسلمانون سے چالیسوان حصہ محصول کا لیا جاتا ہے اور کافران ذمی سے بیسوان حصہ اور کفار حربی سے دسوان حصہ لینا چاہیے ایسا ہی حضرت عمر بن الخطاب نی حکم دیا تہا **کہا** مالک نی ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ ایکبار جب تاجر نی اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی پہر اوس مال کی عوض مین اسباب کپڑا یا لونڈے غلام وغیرہ خرید کیا پہر ایک سال پورا ہونے کے اول اوسکو بیچڈالا زکوۃ دینے کے تاریخ سے تو اب اوسپر زکوۃ واجب نہوگی جب تک ایک سال پورا نہو پہلے زکوۃ کی تاریخ سے اور جو اوسنی اوس مالکو کئی برس تک نہ بیچا تو اوسپر زکوۃ نہوگے جب بیچے گا تو ایک ہی زکوۃ دینا پڑیگے **کہا** مالک نی ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے سونے یا چاندے کے عوض مین گیہون یا کہجور خریدے تجارت کے واسطے پہر مال پڑا رہا یہان تک کہ سال گذر گیا جب مال بکا تو اوسپر زکوۃ واجب ہوگی اگر نصاب کے مقدار ہو اور اوسکے مثال زراعت کے یا میوہ توڑنے کے سے نہوگے **ف م** کیونکہ زراعت جب کاٹی جاوے اور میوہ درخت کی جب تیار ہو کر اوتارے جاوین اونمین دسوان حصہ دینا پڑے گا اگرچہ سال مین دو بار ہو **کہا** مالک نی جس تاجر کے پاس مال تجارت ہی لیکن نقد اوسکے پاس اسقدر جمع نہین ہوتا کہ اوسمین زکوۃ واجب ہو تو برس مین

ایک مہینہ کے اندر اسباب کی قیمت اور نقد دونون کو ملاکر دیکھین گے اگر نصاب کے مقدار ہو تو اوسمین زکوۃ فرض ہوگے کہا مالک نے خواہ کوئی تجارت کرے خواہ نکرے مال مین ہر سال ایک ہی بار زکوۃ لازم ہوگی **ماجاء فی الکنز** کنز کے بیان مین **عن** عبداللہ بن دینار انہ قال سمعت عبداللہ بن عمر وھو یسئل عن الکنز ما ھو فقال ھو المال الذی لا تودی منہ الزکوۃ ترجمہ عبداللہ بن دینار سے روایت ہی کہ انہون نی سنا عبداللہ بن عمر سے کسینے پوچھا کنز کسے کہتے ہین جواب دیا کنز وہ مال ہے جسکے زکوۃ نہ دیجاوے **ف م** کلام اللہ مین ایسی مال والی پر دکھہ کی مار لکھی ہے وہ مال جلایا جاویگا آگ مین اور اوسسے صاحب مال داغا جاویگا معاذ اللہ **عن** ابی ھریرۃ انہ کان یقول من کان عندہ مال لم یود زکوتہ مثل لہ یوم القیمۃ شجاعا اقرع لہ زبیبتان یطلب حتی یمکن یقول انا کنزک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہتے تھے جس شخصکے پاس مال ہو اور وہ اوسکی زکوۃ ادا نہ کرے تو قیامت کی روز وہ مال ایک گنجی سانپ کی صورت بنی گا جسکے دونو آنکھون پر دو سیاہ داغ ہونگے اور ڈھونڈھے گا اپنے مالک کو یہان تک پاویگا اوسکو پہر کہے گا اوس سی مین تیرا مال ہون جسکے زکوۃ تو نے نہین دی تھی **ف م** بخاری نی اس حدیث کو مرفوعا روایت کیا **صدقۃ الماشیۃ** زکوۃ چارپایون کے **عن** مالک انہ قرأ کتاب عمر بن الخطاب فی الصدقۃ قال فوجد فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب الصدقۃ فی اربع وعشرین من الابل فدونھا الغنم فی کل خمس شاۃ وفی ما فوق ذلک الی خمس وثلاثین بنت مخاض فان لم تکن بنت مخاض فابن لبون ذکر وفی ما فوق ذلک الی خمس واربعین بنت لبون وفیما فوق ذلک الی ستین حقۃ طروقۃ الفحل وفیما فوق ذلک الی خمس وسبعین جذعۃ وفیما فوق ذلک الی تسعین بنتا لبون وفیما فوق ذلک الی عشرین ومائۃ حقتان طروقتا الفحل فما زاد علی ذلک من الابل ففی کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقۃ وفی سائمۃ الغنم اذا بلغت اربعین الی عشرین ومائۃ شاۃ وفیما فوق ذلک الی مائتین شاتان وفیما فوق ذلک الی ثلثمائۃ ثلث شیاہ فما زاد علی ذلک ففی کل مائۃ شاۃ ولا یخرج فی الصدقۃ تیس ولا ھرمۃ ولا ذات عوار الا ما شاء المصدق ولا یجمع بین مفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین فانھما یتراجعان بینھما بالسویۃ وفی الرقۃ اذا بلغت خمس اواق ربع العشر ترجمہ امام مالک نی پڑھا حضرت عمر بن الخطاب رض کی کتاب کو صدقہ اور زکوۃ کے باب مین اوسمین لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ کتاب ہی صدقہ کی چوبیس اونٹون تک ہر پنجہ مین ایک بکرے لازم ہے جب چوبیس سے زیادہ ہون پینتیس ۳۵ تک ایک برس کی اونٹنی ہی اگر ایک برس کے اونٹنے نہو تو دو برس کا ایک اونٹ ہی اس سی زیادہ مین پینتالیس اونٹ تک دو برس کی اونٹنے ہے اس سے زیادہ مین ساٹھ اونٹ تک تین برس کی اونٹنی ہے جو قابل ہو جفتے کے اس سے زیادہ مین پچہتر اونٹ تک چار برس کی اونٹنی ہی اس سی زیادہ مین نوے اونٹ تک دو اونٹنیان ہین دو دو برس کے

حدیث مرفوعہ جو راوی کے قول پر موقوف نہو

اس سی زیادہ مین ایکسو بیس اونٹ تک تین تین برس کی دو اونٹنیان ہین جو قابل ہون جفتے کے اس سے
زیادہ مین ہر چالیس اونٹ مین دو برس کی اونٹنی ہے اور ہر پچاس اونٹ مین تین برس کے اونٹنے ہے۔
بکریان جو جنگل مین چرتی ہون جب چالیس تک پہونچ جاوین ایک بکری زکوۃ کے لازم ہوگی ایکسو
بیس بکریون تک اس سی زیادہ ہین دوسو بکریون تک دو بکریان لازم ہونگے اس سی زیادہ مین تین
بکریون تک تین بکریان بعد اوسکے ہر سیکڑے مین ایک بکری دینا ہوگے اور زکوۃ مین بکرا نہ لیا
جاویگا اسیطرح بوڑہے اور عیب دار مگر جب زکوۃ لینے والیکے راے مین مناسب ہو اور جدا جدا مندے
ایک نہ کیے جاوینگے اسیطرح ایک مندا جدا جدا نہ کیا جاویگا زکوۃ کے خوف سے **ف م** مثلاً ایک شخص
پاس چالیس بکریان تہین اوسپر ایک بکری لازم تہی جب زکوۃ لینی وہ آیا تو چالیس کو دو جگہ کر دیا
تاکہ زکوۃ دینا نہ پڑے یا چالیس چالیس بکریان دو آدمیون کی تہین اونمین دو بکریان زکوۃ کی چاہئین
جب زکوۃ لینے والا آیا تو دونو کو ایک جگہ کر دیا تاکہ ایک ہی بکری لازم آوے **ت** اور جو دو آدمی
شریک ہون تو وہ آپسمین رجوع کرلین برابر کا حصہ لگاکر اور چاندی مین جب پانچ اوقیہ ہو تو چالیسوان
حصہ لازم آویگا **ماجاء فی صدقۃ البقر** گای بیل کی زکوۃ کا بیان **عن** طاوس الیمانی ان معاذ

بن جبل الانصاری اخذ من ثلثین بقرۃ تبیعاً ومن اربعین بقرۃ مسنۃ واتی بما دون ذلک فابی ان یاخذ منہ
شیئاً وقال لم اسمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ شیئاً حتی القاہ فاسالہ فتوفی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قبل ان یقدم معاذ بن جبل **ترجمہ** طاؤس یمانی سی روایت ہی کہ معاذ بن جبل رض
نے تیس گایون مین ایک گای ایک برس کی لی اور چالیس گایون مین دو برس کی ایک گائی لی اور اس
سے کم مین کچہ نہ لیا اور کہا کہ نہین سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اوس باب مین کچہ تو مین
پوچہون گا آپ سے پس وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی معاذ بن جبل کی آنی سی پہلے **کہا**
مالک نی جس شخص کی بکریان دو چرواہون کی پاس یا زیادہ کے پاس مختلف شہرون مین ہون تو وہ
سبکو جوڑکر اکٹہا زکوۃ دیوے اسیطرح پر اگر کسی شخص کا سونا چاندی مختلف لوگون کے پاس ہو تو وہ
سب جوڑکر اکٹہا زکوۃ دیوے **کہا** مالک نی ایک شخص کی پاس بہیڑ اور بکریان دونو ہین تو سبکو
ایک ساتہ گن لین گے اگر نصاب کی موافق ہو تو زکوۃ ہوگے کیونکہ بہیڑ بہی بکریون ہی کی شمار مین
ہین اور حضرت عمر بن الخطاب رض کی کتاب مین موجود ہے چرنیوالے بکریون مین ہر چالیسے مین ایک
بکری ہی تو اگر بہیڑین زیادہ ہون اور بکریان کم ہون اور اوسکی مالک پر ایک راس زکوۃ کی واجب ہو
تو بہیڑ لے جاوینگے اور جو بکریان زیادہ ہون اور بہیڑ کم ہون تو بکرے لیجاوینگے اگر بہیڑ اور بکریان برابر

گای بیل کی زکوۃ کا بیان

ہون تو زکوۃ لینے والیکو اختیار ہے جس مین سی چاہے ایک اس لی لیوے **کہا** مالک نی اسیطرح عربی اور بختی اونٹ دونون کی ملاکر زکوۃ لین گے کیونکہ دونو قسم کی اونٹ اونٹ مین داخل ہین اگر عربی زیادہ ہون اور اوسکے مالک پر ایک مہار واجب ہو تو عربی لین گی اور جو بختی زیادہ ہون تو بختی لینگے اگر دونون برابر ہون اختیار ہے جسمین سے چاہے لین **ف م** عربی وہ اونٹ ہے جسکے ماں باپ دونون عرب کی ہون اور بختی وہ اونٹ جسکے ماں عجمی اور باپ عربی یا باپ عجمی اور ماں عربی ہو منسوب ہی طرف بخت نصر کی اور بعضون نی اسکو نجبی پڑہا ہے نجیب سے یعنے بہتر اونٹ **کہا** مالک نی اسیطرح گای بھینس دونو ایک جنس ہین دونو کو ملاکر اکہٹا زکوۃ لینا چاہیے لیکن اگر گای زیادہ ہون اور بھینس کم اور مالک پر ایک راس واجب ہو تو گای لینا چاہیے اور جو بھینس زیادہ ہون تو بھینس لینا چاہیے اور جو دونون برابر ہون تو اختیار ہے جس مین سی چاہی لی اور جو گای بھی بقدر نصاب ہون اور بھینس بھی بقدر نصاب تو دونون مین سے زکوۃ لینا چاہیے **ف م** مثلا ایک شخصکے پاس تیس گای ہین اور تیس بھینس تو ایک گای ایکسال کی اور ایک بھینس ایکسال کے لے جاوے **کہا** مالک نی جس شخص نی جانور حاصل کیے اونٹ یا گای یا بکری تو اوسپر زکوۃ نہین ہے جب تک ایکسال نہ گذر جاوے اوس روز سے جس روز وہ جانور اسکی پاس آئی ہین مگر جب پہلی سے اسکے پاس جانور بقدر نصاب موجود ہون مثلا پانچ اونٹ یا تیس گائین یا چالیس بکریان تو اگر کسی شخص کی پاس پانچ اونٹ یا تیس گائین یا چالیس بکریان نہین اب اوسنی اور اونٹ یا اور گائین یا اور بکریان حاصل کین خریدے یا ہبہ یا میراث سے تو وہ اونکی زکوۃ اپنے پہلے جانورون کی ساتہ دیوے اگرچہ ان پچھلے جانورون پر ایکسال نہ گذرے البتہ اگر پہلے جانورون کے زکوۃ دی چکنے کے بعد یہہ جانور خریدے یا ترکہ مین آئی تو اب زکوۃ انکی نہ دی بلکہ سال آیندہ جب اگلی جانورون کے زکوۃ دیگا اونکی ساتہ انکی بھی زکوۃ دیوے **کہا** مالک نی اسکی مثال چاندی کے سے ہے ایک شخص نی اوسکی زکوۃ دیکر اوسکی بدلی مین کچہ سامان خرید کیا اب جسنی سامان بیچا اوسپر بھی زکوۃ واجب ہے اوسنی پہر اوس چاندی کی زکوۃ دی تو مشتری نی آج زکوۃ دی اور بایع نی کل زکوۃ دی **کہا** مالک نی اگر کسی شخص کی پاس نصاب سی کم بکریان تہین پہر اوسنی اور بکریان خریدین یا میراث مین پائین جو نصاب سی زیادہ ہوگئین تو اوسپر زکوۃ واجب نہوگی جب تک ایکسال نہ گذر جاوی خرید یا ترکہ پانی کی تاریخ سے اور اسکی وجہ یہ ہی کہ جب کسی شخص پاس اسقدر جانور ہون اونٹ یا گای یا بکریان جسمین زکوۃ واجب نہین ہے تو یہ نصاب شمار نکیا جاویگا جب تک ہر قسم کے جانور نصاب کے مقدار نہون اگر نصاب کی مقدار ہونگی تو اوسکی ساتہ جتنے جانور اوس قسم کی ملینگے اونکی زکوۃ اوس نصاب کی ساتہ دینا پڑیگے خواہ یہہ جانور قلیل ہون یا کثیر **ف م** حاصل مطلب یہ ہی کہ اگر بکریان یا گائین یا اونٹ نصاب کی موافق ہون تو اب جتنی بکریان

یا گائی یا اونٹ نئی آدین گی اونکی زکوۃ اپنی ہمجنس نصاب کی ساتھ دینا ہوگی اگرچہ اس نئی آمدنی پر سال نہ گذرے برخلاف اسکی اگرچہ جانور نصاب سی کم کسی کی پاس ہون اور پہر نئے آمدنی اس قدر ہو کہ نصاب پورا ہوجاوے یا نصاب سے بڑہ جاوی تو زکوۃ واجب نہوگی جب تک ایکسال کامل اس نئی آمدنی پر نہ گذرے **کہا** مالک نی اگر کسی شخص کی پاس اونٹ یا گائی یا بکریان نصاب کی موافق ہون پہر نئے آمدنے ہو تو اونکی زکوۃ بہی اس نصاب کی ساتھ جو پہلے سے تہا دینا پڑیگے **کہا** مالک نی یہ قول بہت پسند ہے مجہکو **کہا** مالک نی جس قسم کا جانور کسی پر زکوۃ مین واجب ہوا پہر اوسی قسم کا جانور اوس پاس نہ نکلے مثلا اگر ایک برسکی اونٹنی واجب ہوا اور وہ نہ نکلے تو دو برسکا اونٹ لی لیاوے اور جو دو برس یا تین برس یا چار برسکی اونٹنی واجب ہوا اور وہ نہ نکلے تو خرید کرکے دیدیوے اور قیمت کا دینا میرے نزدیک اچہا نہین ہے **کہا** مالک نی جو اونٹ پانی سینچتے ہین یا جو بیل چرسہ گہسیٹتے ہین یا ہل چلاتے ہین اگر مقدار نصاب کے ہون تو اونمین زکوۃ واجب ہوگے **صدقۃ الخلطاء** شرکت کی مال کی زکوۃ کا بیان **کہا** مالک نی اگر دو آدمی شریک ہون جانورون مین اسطرح کہ چرواہا ایک ہو اور نر جانور بہی ایک ہون اور جانورون کی رہنی کا مکان بہی ایک ہو اور پانی پلانیکا ڈول بہی ایک ہو تو اون دونون آدمیون کو خلیطان کہین گے اگر ہر ایک ان مین سے مالکو پہچانتا ہو اور جو کوئی اپنی مالکو دوسرے کے مال سی تمیز نکر سکتا ہو تو اونکو شریکان کہین گی **کہا** مالک نی خلیطان پر زکوۃ واجب نہین ہوتی جب تک ہر ایک کا مال بقدر نصاب کی نہو **کہا** مالک نی اس مسئلہ کے تفسیر یہ ہے کہ مثلا ایک خلیط کے چالیس بکریان یا زیادہ ہین اور دوسرے خلیط کے چالیس سے کم ہین تو جسکے چالیس یا زیادہ ہین اوسی پر زکوۃ واجب ہے اور جسکی چالیس سے کم ہین اوسپر زکوۃ واجب نہین ہے **کہا** مالک نی اگر ہر خلیط کے بکریان نصاب کی موافق ہون تو دونون سے ملاکر زکوۃ لیجاویگی تو اگر ایک خلیط کے ہزار بکریان یا کم ہین اور دوسرے کے چالیس بکریان یا زیادہ ہین تو وہ دونو خلیطان ہین اسمین زیادتی دوسرے سے پہیر لیوینگے اپنے اپنے مالکی موافق ہزار بکریون پر اوسکے موافق زکوۃ کا حصہ ہوگا اور چالیس بکریون پر اوسکی موافق حصہ ہوگا **ف مہ** پس اگر زکوۃ لینے والے نے دس بکریان زکوۃ کے ہزار بکریون والے سے لین تو وہ چالیس بکریون والے سے دس حصے جہبیس ۲۶ حصون مین سے پہیر لیگا اسواسطے کہ ایک ہزار چالیس بکریان کل ہین اونکی جہبیس ۲۶ چالیسے ہوئے اوسمین سے ایک حصہ چالیس والے پر لازم ہے اور پچیس حصے ہزار والے پر تو ہر بکرے کے جہبیس ۲۶ حصے کئے گئے اور پچیس پچیس حصی ہر ایک مین سی ہزار والیکے ہوئے لہذا ایک ایک حصہ چالیس والیکا دس بکریان دی گئین تو دس حصے چالیس والی پر جہبیس حصون مین سے ایک بکری کی پڑے اب فرض کیجیے کہ ایک ایک بکری کی قیمت ۲۶ - ۲۶ ر آتے تہے تو کل ۱۰ دس ہزار بکریون والی پڑے مگر دس آنی وہ چالیس بکرے والی سی پہیر لیگا - اور جو زکوۃ لینے والے نے دس بکریان چالیس والے سے لین تو وہ نو

شرکت کی مالکی زکوۃ کا بیان

بکریان اور سو حصے چھبیس حصون مین سے ایک بکرے کے ہزار والے سے پھیر لیگا (محلے) زرقانی نی یہ لکھا ہے کہ اگر ہزار والی سی دس بکریان لین گئین تو وہ ایک بکری چالیس والی سی پھیر لیگا اور جو چالیس والی سی دس بکریان لین گئین تو وہ نو بکریان ہزار والی سی پھیر لیگا مگر یہ حساب صحیح نہین ہوسکتا البتہ یہ بات ابوحنیفہ کی مذہب پر بن جاتی ہی جو کہتے ہین ہر ایک سی جدا زکوۃ لیجاوی گی اور خلط کا کچھ اثر نہوگا شاید یہ سہو ہی زرقانی سے واللہ اعلم کہا مالک نی اونٹون مین خلیطان کا حکم مثل بکریون کے خلیطان کی ہے دونو سے زکوۃ اکٹھا لیجاویگی جب ہر ایک کی پاس اونٹ بقدر نصاب کی ہون کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ نہین ہے اور عمر بن الخطاب رضی نی فرمایا کہ جو نیوالے بکریون مین جب چالیس ہوجاوین تو ایک بکرے ہے کہا مالک نی یہ قول بہت پسند ہے مجھکو اور عمر بن الخطاب رضی نی فرمایا کہ جدا جدا مال اکٹھا نہ کئے جاوین اور اکٹھا جدا جدا نہ کئے جاوین زکوۃ کے خوف سے یہ حکم جابوزون کی مالکون کو ہی کہا مالک نی تفسیر اس قول کی یہ ہی کہ مثلاً تین آدمیون کے چالیس چالیس بکریان تہین تو ہر ایک پر ایک بکری واجب تہی جب زکوۃ لینے والا آیا تو اون تینون نی اپنی بکریون کو یکجا کردیا تہا کہ ایک ہی بکری دینا پڑے اسسے ان سی ممانعت ہوئی اور مثلاً خلیطان مین سے ہر ایک کی ایکسو ایک ایک سو ایک بکریان ہین تو سب ملاکر دو سو دو بکریان ہین اون مین تین بکریان لازم آتین ہین جب زکوۃ لینے والا آیا تو اون دونون نے اپنے اپنے بکریون کو جدا کردیا تاکہ ایک ہی ایک بکری لازم آوے اسسے ممانعت ہوئی **ماجاء فیما یعتد به من السخل فی الصدقة** بکریون کی تعداد مین بچونکو بہی شمار کرنیکا بیان **عن** سفیان بن عبد اللہ ان عمر بن الخطاب بعثه مصدقا فکان یعد علی الناس بالسخل فقالوا تعد علینا بالسخل ولا تاخذ منه شیئا فلما قدم علی عمر بن الخطاب ذکر ذلک له فقال عمر نعم نعد علیهم بالسخلة یحملها الراعی ولا ناخذها ولا ناخذ الاکولة ولا الربی ولا الماخض ولا فحل الغنم وناخذ الجذعة والثنیة وذلک عدل بین غذاء الغنم وخیارہ ترجمہ سفیان بن عبد اللہ کو عمر بن الخطاب نے مصدق (یعنے زکوۃ وصول کرنیوالا) کرکے بہیجا تو وہ بکریون مین بچی کو بہی شمار کرتے تہی لوگون نی کہا تم بچونکو شمار مین داخل کرتی ہو لیکن بچہ نہین لیتی ہو تو جب آئے وہ عمر بن الخطاب پاس بیان کیا اوسنی یہ امر تو کہا حضرت عمر رضی ہان ہم گنتے ہین بچونکو بلکہ اوس بچی کو جسکو چرواہا اوٹھاکر لیجاتا ہے لیکن نہین لیتی اوسکو اور نہ موٹی بکری کو جو کہانیکی واسطے موٹی کیجاوے اور نہ اوس بکریکو جو اپنی بچہ کو پالتی ہو اور نہ حاملہ کو اور نہ نر کو اور لیتی ہین ہم ایکسال اور دوسال کی بکری کو جو متوسط ہی نہ بچہ ہی نہ بوڑہی ہی نہ بہت عمدہ ہی کہا مالک نی اگر کسی شخص کی بکریان نصاب سی کم ہون اور مصدق کے آنی سی ایکدن پہلے وہ بکریان بچہ جنین اور نصاب پورا ہوجاوے تو اوسپر زکوۃ لازم ہوگی اسلیئے کہ اولاد بکری کی بکریو مین داخل ہی اور یہ مسئلہ مخالف ہی اوس مسئلہ کے کہ ایک شخص پاس نصاب سے کم بکریان ہون پھر خرید یا میراث یا ہبہ کے وجہ سے

سہو زرقانی

بکریون کی تعداد مین بچونکو بہی شمار کرنیکا بیان

اور بکریان آجاوین نظیر اس مسئلہ کی یہ ہے کہ ایک شخصکے پاس کسی قسم کا اسباب ہو جسکے قیمت نصاب سی کم ہو پھر وہ اوسکو اسقدر نفع سی بیچی جو نصاب کو پہونچ جاوی تو زکوۃ نفع کی راس المال کی ساتھ لازم آویگی اور اگر نفع اوسکا ہبہ یا میراث ہوتا تو زکوۃ واجب نہوتی جب تک اوسپر ایکسال نہ گذرتا ہبہ یا میراث کی روز سی کہا مالک نی سو بھی بکریون کی بکریون مین داخل ہین جیسے کہ نفع مالکا اوس مالمین داخل ہی کہا مالک نی ایک اور اختلاف ہی وہ یہ ہے کہ اگر کسیکے پاس سونا یا چاندی نصاب کی موافق ہو پھر وہ اور مال کما وی تو اس فائدہ کی زکوۃ دینا لازم نہ آویگی جب تک اوسپر ایکسال نہ گذرے اور اگر کسی پاس بکریان یا گائین یا اونٹ ہر ایک قسم مقدار نصاب کی ہو پھر اور بکریان یا گائین یا اونٹ حاصل کرے تو اونکی زکوۃ پہلے ہمجنس جانورونکی ساتھ ملکر لازم آویگی کہا مالک نی یہ تقریر بہت اچھی ہی اوسباب مین جو مینے سنا سب تقریرون سے **العمل فی صدقۃ عامین اذا اجتمعتا** جب دو سال کی زکوۃ کسیکے ذمہ واجب ہوجاوے اوسکے طریقے کا بیان کہا مالک نی اگر کسی شخصکے پاس سو اونٹ ہون اور زکوۃ لینی والا اوسکے پاس آوی یہانتک کہ دوسرا سال بھی گذر جاوی اوسوقت زکوۃ لینی والا آدمی اور تمام اونٹ اوسکی مرجکے ہون مگر پانچ اونٹ باقی رہجاوین تو زکوۃ لینے والا ان پانچ اونٹون کی زکوۃ دو سال کی لی لیگا یعنے دو بکریان لیویگا اسواسطے کہ زکوۃ اوس مالکی دینا ہوتے ہے جو زکوۃ کے روز موجود ہو تو اگر اوسکے جانور مرجاوین یا بڑہ جاوین تو زکوۃ اوسی حساب سے لیجاویگی اور جو صاحب مال پر کئی سال کی زکوتین واجب ہوجاوین تو مصدق اوسیقدر مال کی زکوۃ لیگا جتنا اوسکی پاس باقی رہا ہو اگر اوسکے تمام جانور ہلاک ہوگئی یا اسقدر ہلاک ہوگئے کہ باقیماندہ نصاب سی کم رہ گئے تو اوسپر زکوۃ ہوگے نہ تاوان لازم ہوگا سالہای گذشتہ کی زکوۃ کا **النھی عن التضییق علی الناس فی الصدقۃ** زکوۃ مین لوگونکو تنگ کرنیکے ممانعت **عن** عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت مر علی عمر بن الخطاب بغنم من الصدقۃ فرأی فیھا شاۃ حافلا ذات ضرع عظیم فقال ما ھذہ الشاۃ فقالوا شاۃ من الصدقۃ فقال عمر ما اعطی ھذہ اھلھا وھم طایعون لا تفتنوا الناس لا تاخذوا حزرات المسلمین تجنبوا عن الطعام ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بکریان آئین زکوۃ کی اوسمین ایک بکری دیکھی بہت دودہ والی تو پوچھا آنیہ بکری کیسی ہے لوگون نی کہا زکوۃ کی بکری ہی حضرت عمر رضہ نی فرمایا کہ اسکے مالک نی کبھی اسکو خوشی سی نہ دیا ہوگا لوگونکو فتنی مین نہ ڈالو اونکی بہترین اموال نہ لو اور باز آؤ اونکی رزق چھین لینے سی **ف م** یعنے دودہ والی بکری گویا اونکا رزق موقوف ہے اوسی دودہ پر اونکی گذر ہے وہ نہ لیا کرو **عن** محمد بن یحیی بن حبان انہ قال اخبرنی رجلان من اشجع ان محمد بن مسلمۃ الانصاری کان یاتیھم مصدقا فیقول لرب المال اخرج الی صدقۃ مالک فلا یقود الیہ شاۃ فیھا وفاء من حقہ الا قبلھا ترجمہ محمد بن یحیی بن حبان سی روایت ہی کہ خبر دی مجھکو دو شخصون نی قبیلہ اشجع سی کہ محمد بن مسلمہ انصاری رضہ آتی تھی زکوۃ لینے کو تو کہتے تھے صاحب مال سی لاؤ

زکوۃ مین بکری معیوب لینی منع ہے

صدقہ لینا اور جن لوگونکو لینا درست ہے اونکا بیان

میرے پاس زکوۃ اپنی مال کی بہر وہ جو بکری لیکر آتا اگر وہ زکوۃ کے لایق ہوتی تو قبول کرلیتی کہا مالک نی ہماری نزدیک سنت یہی اور اسی پر ہمنے اپنے شہر کے اہل علم کو پایا کہ زکوۃ لینی مین مسلمانون پر تنگی نہ کیجاوی اور جو وہ دین قبول کرلیا جاوے ف م بشرطیکہ وہ زکوۃ کی قابل ہو **اخذ الصدقۃ ومن یجوز لہ اخذھا** صدقہ لینا اور جن لوگونکو لینا درست ہی اونکا بیان **عن** عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقۃ لغنی الا لخمسۃ لغاز فی سبیل اللہ او لعامل علیہا او لغارم او لرجل اشتراھا بمالہ او لرجل لہ جار مسکین فتصدق علی المسکین فاھدی المسکین للغنی **ترجمہ** عطاء بن یسار سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا زکوۃ درست نہین ہی مالدار کو مگر پانچ آدمیونکو درست ہی پہلے غازی یعنی جو جہاد کرتا ہو اللہ کی راہ مین دوسرے جو عامل ہو زکوۃ کا یعنے زکوۃ کو وصول اور تحصیل کرتا ہو تیسرے مدیون یعنی جو قرضدار ہو چوتھی جو زکوۃ کی مالکو خرید لیوے اپنی مالکی عوض مین پانچوین مسکین ہمسایہ کی پاس سے بطور ہدیہ کے آوی کہا مالک نی ہماری نزدیک زکوۃ کی تقسیم کا یہ حکم ہے کہ یہ کام حاکم کے راے پر موقوف ہی جس قسم کی لوگ زیادہ حاجت رکہتی ہون یا شمار مین زیادہ ہون انکو دیوے جب تک اوسکی اسی مین مناسب ہو پہر سال دو سال یا زیادہ کی بعد دوسرے قسم کی لوگونکو بہی دے سکتا ہے بہرحال اہل حاجت اور عدد کو مقدم رکہی جہان ہو مینی اپنی ملک مین اہل علم کو اسی پر پایا ف م کلام اللہ مین آٹہ قسم کے لوگونکو زکوۃ دینے کا حکم ہے پہلے فقرا دوسری مساکین تیسرے عاملین زکوۃ یعنے تحصیل کرنیوالی زکوۃ کے چوتہے وہ کفار جنکو ملانی کی لیئی کچہ دینا ضرور پڑتا ہے اونکو المولفۃ قلوبہم کہتی ہین پانچوین قرضدار چہٹی غازی ساتوین مسافر آٹہوین مکاتب ائمہ ثلثہ کی نزدیک امام کو اختیار ہے کہ ان قسمون مین سی جس قسم کی لوگون کو زیادہ حاجتمند اور مستحق پاوی اونکو زکوۃ دیوی مگر شافعی کی نزدیک آٹہون قسم کی لوگونکو دینا چاہیئے کہا مالک نی عامل کا کچہ حصہ مقرر نہین ہی زکوۃ مین بلکہ حاکم کو اختیار ہے کہ جسقدر مناسب ہو دیوے **ما جاء فی اخذ الصدقات والتشدید فیہا** زکوۃ نہ دینی والون پر سختی کا بیان **عن** مالک انہ بلغہ ان ابا بکر الصدیق قال لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجاھدتہم علیہ **ترجمہ** امام مالک سی روایت ہی کہ ابوبکر صدیق رضی نی فرمایا اگر نہ دین گی رسی بہی اونٹ باندہنے کی تو مین جہاد کرونگا اون پر ف م آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی بعد چند لوگ عرب کی کافر ہوگئی اور دین اسلام سی باہر ہوگئی انہون نی زکوۃ دینی سی انکار کیا مگر اور دین کی باتون کا اقرار کرتے تہی حضرت ابوبکر نے فرمایا قسم خدا کی مین لڑونگا اوس شخص سے جو نماز اور زکوۃ مین فرق کرے کیونکہ زکوۃ مالکا حق ہی قسم خدا کی اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وقت مین ایک رسی دیتی تہی اور اب نہ دینگے تو اون پر جہاد کرونگا یہ روایت صحیحین مین موجود ہی **عن** زید بن اسلم انہ قال شرب عمر بن الخطاب لبنا فاعجبہ فسال الذی سقاہ من این ھذا اللبن فاخبرہ انہ ورد علی ماء قد سماہ فاذا نعم من نعم الصدقۃ وھم یسقون فحلبوا لی من البانہا فجعلتہ

زکوۃ نہ دینی والون پر سختی کا بیان

فی سقائی فھو ھذا فادخل عمر بن الخطاب یدہ فاستقاءہ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہی حضرت عمر بن الخطاب رضی دودہ پیا تو اونکو پہلا معلوم ہوا پوچھا کہ یہ دودہ کہان سی آیا جولایا تہا وہ بولا کہ مین ایک پانی پر گیا تہا اور اوسکا نام بیان کیا وہان پر جانور زکوۃ کے پانی پی رہے تہے لوگون نی اونکا دودہ نچوڑ کر مجھے دیا مینے اپنے مشک مین رکہہ لیا وہ یہی دودہ تہا جو آپنے پیا تو حضرت عمر رضی اپنا ہاتہ منہ مین ڈالکر قے کی **ف ہ** اسواسطے کہ وہ دودہ زکوۃ کا تہا اور زکوۃ مالدار کو درست نہین ہے **کہا** مالک نی ہماری نزدیک یہ حکم ہے کہ جو کوئی اوسچیز کو جو اللہ کیطرف سی مقرر ہے روکے اور مسلمانونکو لینی نہ دے تو مسلمانون پر جہاد کرنا اوس شخص سے لازم ہے یہانتک کہ لے لین اوس حقکو **عن** مالک انہ بلغہ ان عاملا لعمر بن عبد العزیز کتب الیہ یذکر ان رجلا منع زکوۃ عاملہ فکتب الیہ عمر ان دعہ ولا تاخذ منہ زکوۃ مع المسلمین قال فبلغ ذلک الرجل فاشتد علیہ فادی بعد ذلک زکوۃ مالہ فکتب عامل عمر الیہ یذکر لہ ذلک فکتب الیہ عمر ان خذھا منہ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ ایک عامل نی عمر بن عبد العزیز کو لکہا کہ ایک شخص اپنی مالکی زکوۃ نہین دیتا تو عمر نے جواب مین لکہا کہ چہوڑ دے اوسکو اور مسلمانون کی ساتہہ اوس سی زکوۃ نہ لیا کر یہ خبر اوس شخصکو پہونچی اوسکو برا معلوم ہوا اور اپنی مالکی زکوۃ ادا کردی بعد اوسکی عامل نے عمر کو اطلاع کی انہون نی جواب مین لکہا کہ لے لے زکوۃ کو اوس شخص سی **زکوۃ ما یخرص من ثمار النخیل والاعناب** پہلون اور میوون کی زکوۃ کا بیان **عن** سلیمان بن یسار وعن بسر بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت السماء والعیون او البعل العشر وما سقی بالنضح نصف العشر **ترجمہ** سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بارانی اور زیر چشمہ یا تالاب کی زمین مین اور اوس کہجور مین جسکو پانیکے حاجت نہو دسوان حصہ زکوۃ کا ہے اور جو زمین پانی سینچکر تر کیجاے اوسمین بیسوان حصہ زکوۃ کا ہی **عن** ابن شہاب انہ قال لا یوخذ فی صدقۃ النخل الجعرور ولا مصران الفارۃ ولا عذق بن حبیق قال وھو مثل الغنم یعد علی صاحب المال ولا یوخذ منہ فی الصدقۃ **ترجمہ** ابن شہاب زہری نے کہا کہ کہجور کے زکوۃ مین جعرور (ایک قسم کی خراب کہجور ہے جو سوکہنے سے کوڑا ہوجاتی ہے) اور مصران الفارہ اور عذق بن حبیق نہ لیجاوینگے اور مثال اونکی بکریون کی سی ہی کہ صاحب مال کی مال کی شمار مین سب قسم کی شمار کیجاوینگے لیکن لین نہ جاوینگے **ف م** مصران الفارہ اور عذق بن حبیق بہی روے کہجورون کی قسم ہین **کہا** مالک نی مثال اسکی بکریون کی ہی کہ بکریونکی شمار مین بچون کو بہی گن لینگے مگر بچے زکوۃ مین لیئے نہ جاوینگے اور کہجہ پہل ایسی ہوتی ہین جو زکوۃ مین لینے کے قابل نہین ہوتی بوجہ عمدگی کی جیسے کہجور مین سی بروی اور جو مثابہ ہے اوسکی اسیطرح جو پہل خراب ہو وہ بہی نہین لیے جاوینگے بلکہ متوسط قسم کا مال لیا جاویگا **کہا** مالک نی ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ کسی پہل کا تخمینہ نہ کیا جاویگا مگر کہجور اور انگور کا اونکا تخمینہ کیا جاویگا جب وہ

پہلون اور میوون کی زکوۃ کا بیان

نکل آوین اور اونکی پیدایش کا بہترے کے ساتہ حال معلوم ہوجاوی اور بیج اونکی درست ہوجاوی **ف** مدعے
مین اس تخمینے کو خرص کہتی ہین یعنی جب پہل درخت پر لگی ہون اونکا اندازہ کرلینا کہ بعد پکنے اور سوکہنے کے اسقدر ہونگے
بعد اوسکے مالک مالکو اجازت دینا کہ وہ پہلونکو اپنی کام مین صرف کرے پہر اوسکے حساب سی زکوۃ ادا کردیوی **ف**
اسکی وجہ یہ ہی کہ کھجور اور انگور پکنی کی آگی کہائی جاتی ہین تو اوسکا اندازہ کرلین گی تاکہ لوگونکو وقت نہو اور اوسکے
مالک کو سپرد کردین گی کہاوین اوسکو یا بیچین پہر زکوۃ ادا کرینگے اوس حساب سی **کہا** مالک نی جو پہل ایسی ہین
کہ کچی کہائی نہین جاتی بلکہ بعد کٹنی کی کہائی جاتی ہین اونکا اندازہ کرنا درست نہین بلکہ جب مالک اونکو کاٹ
کوٹ کر صاف کرکے دانی نکالین تو جو وجہی طور سے اوسکے زکوۃ ہو لیجاوے **کہا** مالک نی ہماری نزدیک اس مسئلہ مین
اختلاف نہین ہی **کہا** مالک نی ہمارے نزدیک اتفاقی مسئلہ یہ ہے کہ کھجور کا تخمینہ کیا جاوے جب وہ درخت مین لگی ہو
لیکن یہ ضرور ہے کہ اوسکے پیدایش کا بہترے ساتہ حال معلوم ہوجاوی اور اوسکے بیج درست ہوجاوے پہر لی جاوے
زکوۃ اوسکی جب کٹنی کا موسم آوی اگر بعد تخمینے کے اون پہلون پر کوئی آفت آوی جس سی تمام پہل تلف ہوجاوین
تو زکوۃ واجب نہوگی البتہ اگر پانچ وسق کی مقدار نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاع سی باقی رہجاوین تو اوس مقدار
کے زکوۃ واجب ہوگی اور جسقدر تلف ہوگئے اونکے زکوۃ نہوگی **کہا** مالک نی انگور کا بہی یہی حکم ہے **کہا** مالک نے
اگر کسی شخص کے متفرق قطعات ہون یا متفرق اموال مین کئی شریک ہون اور مال ہر شریک یا قطعہ کا اوس مقدار کو
نہ پہونچا ہو جسمین زکوۃ واجب ہوتی ہے تو اگر ہر شریک کی سب حصے یا تمام قطعات ملاکر نصاب کو پہونچین تو زکوۃ واجب ہوگی
ورنہ واجب نہوگے **زکوۃ الحبوب والزیتون** غلون اور زیتون کی زکوۃ کا بیان **عن** مالک انہ سال ابن شہاب

عن الزیتون قال فیہ العشر **ترجمہ** امام مالک نی پوچہا ابن شہاب سی کہ زیتون مین کیا واجب ہے بولی دسوان
حصہ **ف** مد زیتون سی مراد اوسکی دانی ہین جسمین سی تیل نکلتا ہے اور تیل کو زیت کہتی ہین **کہا** مالک نے زیتون
مین دسوان حصہ واجب ہے کہ اوسکے دانی نکالکر پانچ وسق کو پہونچین اگر اس سے کم ہو تو اوسمین زکوۃ نہوگی **کہا**
مالک نی زیتون مثل کھجور کی ہی اگر وہ باران یا چشمہ سی برورش ہوتا ہو یا خود بخود پیدا ہوا اور اوسمین پانی کے
حاجت نہو تو اوسمین دسوان حصہ لازم ہوگا اور جو پانی سینچکر اوسمین دیا جاوے تو بیسوان حصہ لازم ہوگا اور
زیتون کا خرص کرنا جب وہ درخت مین لگا ہو درست نہین ہی **کہا** جتنے قسم کے غلے ہین جنکو لوگ کہاتی ہین
یا کہہ چہوڑتے ہین اگر بارش سی یا چشمہ کے پانی سے پیدا ہون یا اونکو پانی کی احتیاج نہو اوسمین دسوان حصہ
لازم ہے اور جنمین پانی سینچکر دیا جاوے اونمین بیسوان حصہ لازم ہے جب وہ پانچ وسق کی مقدار ہون ہر وسق
ساٹہ صاع کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صاع سی اور جو اوس سی زیادہ ہون تو بہی اوسی کی حساب سے زکوۃ لیجاوے
کہا مالک نی جن غلون مین زکوۃ واجب ہے وہ یہہ ہین گیہون اور جو پوست دار اور بی پوست اور جوار اور

غلون اور زیتون کی زکوۃ کا بیان

چینا اور جانول اور مسور اور ماش اور لوبیا اور تل اور جو مشابہ ہون انکی اون غلون مین سی جو کہائی جاتی ہین تو ان
سب مین سی زکوۃ لیجاویگی جب وہ کٹکر تیار ہون اور دانی صاف ہوجاوین کہا مالک نی ان چیزون کی زکوۃ مین انکی
مالک کی قول کی تصدیق ہوگی اور جسقدر دینگے قبول کرلیا جاویگا **کہا** کیجئے نی سوال ہوا امام مالک سی کہ زیتون کا
دسوان حصہ کب نکالا جاویگا قبل خرچ کے یا بعد خرچ کے اہنون نی جواب دیا کہ خرچ اخراجات کو دیکہنا کچہ ضرور نہین ہے
بلکہ اوسکے مالک سی پوچہین گے جیسے غلہ کی مالک سی پوچہتے ہین جو وہ کہین گی اوسکی تصدیق ہوگے پس جو شخص اپنے
زیتون سی پانچ وسق یا زیادہ دانی پاویگا اوس سی دسوان حصہ تیل کا لیا جاویگا اور جو اس سی کم پاوی گا
اوس سی کچہ نہ لیا جاویگا **کہا** مالک نی جب کہیت پک کر تیار ہوجاوے اور مالک اوسکو بیچڈالی تو مالک پر زکوۃ ہوگی
نہ خریدار پر **کہا** مالک نی کہیت کا بیچنا درست نہین ہے جب تک پک کر بہل نالیون مین سو کہہ جاوین اور پانی
دینے کے احتیاج نہ رہے **کہا** مالک نی یہ جو فرمایا اللہ تعالی نی **واتوا حقہ یوم حصادہ** یعنے دو حق غلی کا وقت
کاٹنے کے مراد اس سی زکوۃ ہے اور مینے سُنا ایک شخص سی جو یہ کہتی تہی **کہا** مالک نی جس شخص نے اپنا باغ بیچا یا زمین
بیچے اور اوسمین کوئی کہیت ہی یا پہل ہین جنکے بہتری کا حال معلوم نہین تو زکوۃ اوسکی خریدار پر ہے اگر وہ کہیت
یا پہل ایسا ہے کہ اوسکے بہتری کا حال معلوم ہوگیا اور بیع اوسکے درست ہوئی تو زکوۃ اوسکے بایع پر ہے مگر یہہ کہ
بایع شرط کرے خریدار سے کہ زکوۃ اوسکے خریدار دیوے تو خریدار پر زکوۃ لازم ہوگی **مالا زکوۃ فیہ**
من الثمار جن پہلون مین زکوۃ نہین ہے اونکا بیان **کہا** مالک نے اگر کوئی شخص اسقدر مال رکہتا ہو کہ چار وسق
کہجور کے اوسمین سی نکلین اور چار وسق انگور کے اور چار وسق گیہون کے اور چار وسق اور کسی غلے کے تو ان
غلون کو جمع کرکے اوسپر زکوۃ لازم نہوگے جب تک کہ ایک ہی قسم کہجور یا انگور یا گیہون وغیرہ پانچ وسق کے
مقدار نہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صاع سے کیونکہ فرمایا آپنے کہ پانچ وسق سے جو کہجور کم ہو اوسمین زکوۃ
نہین ہے **کہا** مالک نی اگر کہجورین کئی قسم کی ہون جنکا نام جدا جدا ہو تو اون سبکو جمع کرینگے اگر پانچ وسق کو
پہونچین تو زکوۃ ہوگی ورنہ نہین ہوگی **کہا** مالک نی اسیطرح زرد اور سفید گیہون اکٹہا جوڑ کئے جاوینگے
اور جو پوست دار اور بی پوست ایک ہی سمجہی جاوینگے جب پانچ وسق سب ملاکر ہوجاوین تو زکوۃ واجب ہوگی
ورنہ واجب نہوگی **کہا** مالک نی اسیطرح انگور سیاہ اور سرخ اکٹہا جوڑے جاوینگے جب پانچ وسق نکلینگے
تو اون مین زکوۃ واجب ہوگی اس سی کم مین زکوۃ نہوگی **کہا** مالک نی اسی طرح قطنیہ وہ ایک قسم شمار کیجاوے
گے اگرچہ اوسکی نام اور اقسام مختلف ہون قطنیہ کہتے ہین چنا اور مسور اور لوبیا اور ماش کو اور جو چیزین انکی
مثل ہین جنکو لوگ قطنیہ سمجہین یہ سب چیزین ملکر اگر پانچ وسق کو پہونچین گی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
صاع سے تو اونمین زکوۃ واجب ہوگی اگرچہ یہ قطنیہ کئی قسمین ہون ایک قسم نہون مگر سب اکٹہا جوڑ لین جاوینگی اور

فی بہلون میں زکوۃ نہیں ہے اور کتنا

زکوۃ لازم ہوگے **کہا** مالک نی حضرت عمر رض نی فرق کیا گیہون اور قطنیہ مین جب محصول لیا نبط کے نصارے سے
اونہون نی قطنیہ کو ایک ہی قسم رکہا اور اوسمین سی دسوان حصہ لیا اور گیہون اور انگور مین سی بیسوان حصہ لیا **وہم**
تاکہ گیہون اور انگور کے آمدنی زیادہ ہو **کہا** مالک نی اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ قطنیہ کے سب قسمون کو زکوۃ مین
ایک ہی قسم مقرر کیا حالانکہ ربوا کے باب مین وہ علیحدہ علیحدہ قسمین سمجہی جاتی ہے اسلیئے کہ ماش کی ایک سیر کے بدلے
مین دو سیر مسور لینا نقد درست ہی مگر گیہون البتہ ایک قسم ہے کیونکہ ایک سیر زرد گیہون کی بدلے مین دو سیر سفید
گیہون لینا درست نہین ہی تو جواب اوسکا یہ ہی کہ زکوۃ اور ربوا کا حال یکسان نہین ہے دیکہو چاندی سونا زکوۃ مین
ایک ہی جگہ جوڑ کر زکوۃ دیتی ہین حالانکہ ایک اشرفی کی بدلی مین کئی حصہ اوس سی زیادہ چاندی لی سکتے ہین
کہا مالک نی اگر دو آدمی کہجور مین شریک ہون اور ایک کی حصے مین چالیس وسق کہجور اور دوسرے کے حصے مین بیس وسق
آوی تو زکوۃ کسی پر واجب نہین ہی البتہ اگر ایک کی ہی حصے مین پانچ وسق کہجور آوی تو اوسپر زکوۃ واجب ہوگی مگر
جسکے حصے مین اس سی کم آوی اوسپر واجب نہوگی **کہا** مالک نی اسی طرح اور پہلون اور دانون مین حکم ہے جب شریک
کے حصے مین پانچ وسق کہجور یا انگور کے یا گیہون کی آوین تو زکوۃ واجب ہوگی اور جسکے حصہ مین اس سے کم آوی اوسپر
زکوۃ واجب نہوگے **کہا** مالک نی ہماری نزدیک سنت یہ ہے کہ جن غلون کی زکوۃ مالک دی چکی مثل کہجور اور گیہون
اور انگور وغیرہ کی بعد اوسکے کئی برس تک اونکو مالک رکہہ چہوڑے پہر بیچے تو اوسکے قیمت مین زکوۃ واجب نہوگی جبتک
اوس قیمت پر ایک سال پورا نہ گذرے یہ اوس صورت مین ہی کہ وہ غلہ ہبہ یا میراث سی اوسکے قبضے مین آیا ہو اور
تجارت کا مال نہو کیونکہ اوسکی مثال ایسی ہی کہ کسی شخص کی پاس کہانا یا دانی یا اسباب ہو پہر وہ اوسکو کئی برس تک
رکہہ چہوڑے پہر اوسکو بیچے سونے یا چاندے کے عوض مین تو زر ثمن کی زکوۃ واجب نہوگی جب تک ایک سال اوسپر
نہ گذری بیع کی تاریخ سے البتہ اگر یہ اجناس تجارت کی ہون تو بیچتے وقت اونکی مالک پر زکوۃ ہوگی اگر ایک سال
تک اوسکو روک رکہا ہو بعد زکوۃ کے **ما لا زکوۃ فیہ من الفواکہ والقضب والبقول**
جن میوون اور ساگون اور ترکاریون مین زکوۃ نہین ہی اونکا بیان **کہا** مالک نی ہماری نزدیک اس سنت
اختلاف نہین ہی اور ہمنے یہ سنا اہل علم سے کہ کسی میوے مین زکوۃ نہین ہی انار اور شفتالو اور انجیر مین اور
جو انکے مشابہ ہین میوون مین سی اسیطرح زکوۃ نہین ہے ساگون اور ترکاریون مین اور نہ اوسکے قیمت مین
جب تک کہ اوس قیمت پر ایک سال نہ گذری بیع کے روز سے اور قبض ثمن کی روز سے **ما جاء فی صدقۃ**
الرقیق والخیل والعسل غلام لونڈی اور گہوڑون اور شہد کے زکوۃ کا بیان **عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ**
صلی اللہ قال لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فرسہ صدقۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہی مسلمان پر اپنے گہوڑی اور غلام کے زکوۃ **عن سلیمان بن یسار ان اہل الشام قالوا**

جن میوون اور ساگون اور ترکاریون مین زکوۃ نہین ہے اونکا بیا

لابی عبیدۃ بن الجراح خذ من خیلنا ورقیقنا صدقۃ فابی ثم کتب الی عمر بن الخطاب فابی عمر ثم کلموہ ایضا فکتب الیہ عمر ان
احبوا فخذھا منھم وارددھا علیھم وارزق رقیقھم ترجمہ سلیمان بن یسار سی روایت ہی کہ شام کے لوگون
نے ابوعبیدہ بن الجراح رضہ سے کہا کہ ہمارے گھوڑون اور غلامون کی زکوۃ لیا کرو انہون نے انکار کیا اور حضرت عمر
بن الخطاب کو لکھہ بہیجا حضرت عمر نے بہی انکار کیا پہر لوگون نی دوبارہ ابوعبیدہ سے کہا انہون نی حضرت عمر رضہ کو
لکھا حضرت عمر رضہ نے جواب مین لکہا کہ اگر وہ لوگ ان چیزون کی زکوۃ دینا چاہین تو اون سی لیکر انہین کی فقیرون کو
دیدے اور اونکی غلامون اور لونڈیون کی خوراک مین صرف کر عن عبداللہ بن ابی بکر بن حزم انہ قال جاء کتاب من عند
عمر بن عبدالعزیز الی ابی وھو بحوان لا یاخذ من العسل ولا من الخیل صدقۃ ترجمہ عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سی روایت
ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک نامہ میرے باپ پاس آیا جب وہ جوان تہی کہ شہد اور گھوڑے کی زکوۃ کچہ نہ لے عن عبداللہ
بن دینار انہ قال سالت سعید بن المسیب عن صدقۃ البراذین فقال سعید وھل فی الخیل صدقۃ
ترجمہ عبداللہ بن دینار سے روایت ہی کہ مینے پوچہا سعید بن المسیب سے کہ ترکے گھوڑون کی زکوۃ کیا ہے انہون نے
جواب دیا کیا گھوڑون مین بہی زکوۃ ہے ف م یعنے گھوڑے مین زکوۃ ہے نہین ہے تو ترکے گھوڑے کیسے
ہے نہونگے **جزیۃ اھل الکتاب والمجوس** یہود نصاریٰ اور مجوس کے جزیہ کا بیان ف م یہود اور
نصاریٰ کو اہل کتاب کہتی ہین کیونکہ یہودیون پاس تورات اور نصاریٰ پاس انجیل موجود ہے اور دونون اللہ
جل جلالہ کے کلام ہین جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ علےٰ نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام پر اوتری تہین اور مجوس
وہ قومین ہین کفار کے جنکے پاس کوئی کتاب آسمانی جسکو مسلمان تسلیم کرتے ہون نہو جیسے آتش پرست اور ہندو
اور بودہ اور سیہ کافر اور سکہہ راجپوت وغیرہم عن ابن شہاب قال بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ الجزیۃ من مجوس
البحرین وان عمر بن الخطاب اخذھا من مجوس فارس وان عثمان بن عفان اخذھا من البربر ترجمہ ابن شہاب سے
روایت ہی کہ پہونچا مجہکو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جزیہ لیا بحرین کے مجوس سے اور عمر بن الخطاب رضہ نی جزیہ لیا
فارس کے مجوس سے اور عثمان بن عفان رضہ نی جزیہ لیا بربر سے ف م بحرین ایک مقام ہے درمیان مین بصرہ
اور عمان کی نجد کے بلاد مین سی اور بربر ایک ملک ہی مغرب مین عن محمد بن علی بن الحسین ان عمر بن الخطاب ذکر
المجوس فقال ما ادری کیف اصنع فی امرھم فقال عبدالرحمن بن عوف اشہد لسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سنوا بھم
سنۃ اھل الکتاب ترجمہ امام محمد باقر رضہ سی روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضہ نی ذکر کیا مجوس کا اور کہا کہ مین نہین
جانتا کیا کرون اونکی باب مین تو کہا عبدالرحمن بن عوف نی گواہی دیتا ہون مین کہ سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سے فرماتی تہی آپ اون سی وہ طریقہ برتو جو اہل کتاب سی برتتی ہو ف م مگر دو باتون مین فرق
ہے ایک یہ کہ مجوس کے ہاتہ کی جانور ذبح کیے ہوئے درست نہین ہی دوسرے یہ کہ مجوسی عورتون سی نکاح درست نہین ہے

ہندو اور نصاریٰ اور مجوس کے جزیہ کا بیان

اور اہل کتاب کی ذبیحے اور عورتین دونو درست ہین اور سعید بن المسیب کے نزدیک مجوس کے بھی ذبیحے درست ہین

عن اسلم مولی عمر بن الخطاب ان عمر بن الخطاب ضرب الجزیۃ علی اھل الذھب اربعۃ دنانیر وعلی اھل الورق اربعین درھما مع ذلک ارزاق المسلمین وضیافۃ ثلثۃ ایام **ترجمہ** اسلم سی جو مولی ہین عمر بن الخطاب رضہ کی روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضہ نی مقرر کیا جزیہ کو سونی والون پر ہر سال مین چار دینار اور چاندے والون پر ہر سال چالیس درم اور سانہ اسکے یہ ہے تہا کہ بہوکے مسلمانون کو کہانا کہلادین اور جو کوئی مسلمان اونکی یہان آنکر اوترے تو اوسکے تین روز تک ضیافت کرین عن اسلم العدوی انہ قال لعمر بن الخطاب ان فی الظھر ناقۃ عیاء فقال عمر ادفعھا الی اھل بیت ینتفعون بھا قال فقلت وھی عیاء فقال عمر یقیظ وظھا بالابل قال فقلت کیف تاکل من الارض قال فقال عمر امن نعم الجزیۃ ھی ام من نعم الصدقۃ فقلت بل من نعم الجزیۃ فقال عمر ارتوا واللہ اکلھا فقلت ان علیھا وسم نعم الجزیۃ فامر بھا عمر فنحرت وکانت عندہ صحاف تسع فلا تکون فاکھۃ ولا طریفۃ الا جعل منھا فی تلک الصحاف فیبعث بھا الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویکون الذی یبعث بہ الی حفصۃ ابنتہ من آخر ذلک فان کان فیہ نقصان کان فی حظ حفصۃ قال فجعل فی تلک الصحاف من لحم تلک الجزور فبعث بھا الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامر بما بقی من لحم تلک الجزور فصنع فدعا علیہ المھاجرین والانصار **ترجمہ** اسلم عدوی سی روایت ہی کہ انہون نے کہا حضرت عمر بن الخطاب رضہ سے کہ شتر خانے مین ایک اندہی اونٹنی ہے تو فرمایا حضرت عمر رضہ نے وہ اونٹنی کسی گہر والونکو دیدے تاکہ وہ اوس سے نفع اوٹہاوین مینے کہا وہ اندہی ہی حضرت عمر رضہ نی کہا اوسکو اونٹون کی قطار مین باندہ دین گے مینے کہا وہ چارہ کیسے کہاویگے حضرت عمر نے کہا وہ جزیے کے جانورونمین سی ہی یا صدقے کے مینے کہا جزیے کے حضرت عمر نے کہا واللہ تم لوگون نی اوسکی کہانیکا ارادہ کیا ہی مینے کہا نہین اوسپر نشانی جزیہ کے موجود ہے تو حکم کیا حضرت عمر نے اور وہ نحر کے گئے اور حضرت عمر رضہ پاس نو پیالی تہی جو میوہ یا اچہی چیز آتی آپ اونمین رکہکر بحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیونکو بہیجا کرتے اور سب سے آخر مین اپنی بیٹی حفصہ رضہ کی پاس بہیجتے اگر وہ چیز کم ہوجاتی تو کمی حفصہ رضہ کی حصے مین ہوتی تو پہلے آپ نی گوشت نو پیالون مین کرکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بی بیون کو روانہ کیا بعد اوسکے جو بچا اوسکے پکانی کا حکم کیا اور سب مہاجرین اور انصار کے دعوت کردی کہا مالک نی ہمارے نزدیک جزیے کے جانورادن کا فرون سی لیی جاوین گی جو جانور والی ہون جزیے مین عن مالک انہ بلغہ ان عمر بن عبد العزیز کتب الی عمالہ ان یضعوا الجزیۃ عمن اسلم من اھل الجزیۃ حین یسلمون **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عمر بن عبد العزیز نے لکہہ بہیجا اپنے عاملون کو جو لوگ جزیہ والون مین سی مسلمان ہون اونکا جزیہ معاف کرین کہا مالک نی یہ سنت جاری ہی کہ جزیہ اہل کتاب کی عورتون اور بچون سی نہ لیا جاویگا بلکہ جوان مردون سے لیا جاویگا کہا مالک نی دنیون اور مجوسیون کی کہجور کے درختون سی اور انگور کے بیلون سی اور اونکی زراعت اور

مواشی سی زکوۃ نہ لیجاویگی اسلیئے کہ زکوۃ مسلمانون پر مقرر ہوئی اونکی اموال پاک کرنیکو اور اونکی فقیرونکو دینی کو اور جزیہ اہل کتاب پر مقرر ہوا اونکی ذلیل کرنیکو توجب تک وہ لوگ اپنی اوس بستی مین رہین جہان پر اونسی صلح ہوئی تو سوا جزیہ کے اور کچھ اونسی نہ لیا جاویگا مگر اوسصورت مین کہ تجارت کرین مسلمانون کی شہرون مین اور اونمین آوین جاوین تو اونسی دسوان حصہ لیا جاویگا اون اموال مین سی جو لیئے پھرتے ہین تجارت کیواسطے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اون پر جزیہ مقرر ہوا تہا اور صلح ہوئی تہی اس امر پر کہ وہ اپنے شہر مین رہین اور اونکی دشمن سی اونکی حفاظت کیجاوی تو جو شخص اونمین سے اپنی ملک سی نکلکر اور کہین تجارت کو جاویگا اوس سی دسوان حصہ لیا جاویگا مثلاً مصر والے شام کو جاوین اور شام والے عراق کو اور عراق والی مدینہ کو یا یمن کو تو اون سی دسوان حصہ لیا جاویگا اور اہل کتاب اور مجوسیون کی مواشی اور پھلون اور زراعت مین زکوۃ نہین ہی ایسا ہی سنت جاری ہی اور ان کافرونکو اپنی اپنی دین اور ملت قایم رہنی دینگے اندر اونکی مذہب مین دخل نہ دیا جاویگا اور جو یہ کافر سال مین کئی بار دارالاسلام مین تجارت لیکر آوین توجب آوینگے اون سی دسوان حصہ لیا جاویگا اسواسطے کہ اس بات پر اون سی صلح نہین ہوئی تہی نہ یہ شرط ہوئی تہی کہ محصول مال تجارت کا نہ لیا جاویگا اسی طریقہ پر مینے اپنے شہر کے اہل علم کو پایا **عشور اہل الذمۃ**

ذمیون سے محصول کا بیان

ذمیون کے دہ یکے کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب کان یاخذ من النبط من الحنطۃ والزیت نصف العشر یرید بذلک ان یکثر الحمل الی المدینۃ و یاخذ من القطنیۃ العشر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رض نبط کے کافرون سی گیہون اور تیل کا بیسوان حصہ لیتی تہی تاکہ مدینہ مین اسکی آمدنی زیادہ ہو اور قطنیہ سے دسوان حصہ لیتے تہے **عن** السایب بن یزید انہ قال کنت عاملا مع عبداللہ بن عتبۃ بن مسعود علی سوق المدینۃ فی زمان عمر بن الخطاب فکنا ناخذ من النبط العشر **ترجمہ** سائب بن یزید سے روایت ہے کہ مین عامل تہا عبداللہ بن عتبہ کے ساتہہ مدینہ منورہ کے بازار کا تو ہم لیتے تہے نبط کے کفار سے دسوان حصہ **عن** مالک انہ سال ابن شہاب علی ای وجہ کان یاخذ عمر بن الخطاب من النبط العشر فقال ابن شہاب کان ذلک یوخذ منہم فی الجاہلیۃ فالزمہم ذلک عمر **ترجمہ** امام مالک نی پوچہا ابن شہاب سی کہ حضرت عمر رض کفار نبط سے دسوان حصہ کیسی لیتی تہی تو ابن شہاب نی کہا کہ ایام جاہلیت مین اون لوگون سی دسوان حصہ لیا جاتا تہا حضرت عمر رض نے وہی قایم رکہا اونپر **اشتراء الصدقۃ والعود فیہا** زکوۃ کو دیکر پہر اوسکو خرید کرنے یا پہیر لینے کا بیان **عن** سلم العلوی قال سمعت عمر بن الخطاب وھو یقول حملت علی فرس عتیق فی سبیل اللہ وکان الرجل الذی ھو عندہ قد اضاعہ فاردت ان اشتریہ منہ وظننت انہ یبایعہ برخص فقال فسالت عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تشترہ وان اعطاکہ بدرہم واحد فان العاید فی صدقتہ کالکلب یعود فی قیئہ **ترجمہ** سلم علوی سے

روایت ہی کہ سُنا مینے عمر بن الخطاب رض سے کہتے تھے مینے ایک شخصکو عمدہ گھوڑا دیدیا خدا کی راہ مین مگر اوس شخص نے اوسکو ضائع کیا تو مینے قصد کیا کہ پہراوس سے خریدلون اور مین یہ سمجھا کہ وہ سستا بیچڈالیگا سو پوچھا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا مت خرید اوسکو اگرچہ وہ ایکدرم کو تجھے دیدے کیلئے کہ صدقہ دیکر پہراوسکو لینے والا ایسا ہی جیسا کتا قی کرکے پہراوسکو کہاوی **ف م** جمہور علما کے نزدیک یہ امر مکروہ ہے اور ظاہر اہل حدیث کے نزدیک حرام ہے

عن عبداللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب حمل علی فرس فی سبیل اللہ فاراد ان یبتاعہ فسال عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تبتعہ ولا تعد فی صدقتک ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب نے ایک گھوڑا دیا خدا کی راہ مین پہر قصد کیا اوسکے خریدنیکا تو پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا مت خرید اوسکو اور نہ پہیر صدقہ اپنا کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سی کہ ایک شخص نے صدقہ دیا پہراوسکو بکتا ہوا پایا اور کسے شخصکے پاس سو اوس شخصکے جسکو صدقہ دیا تھا کیا خرید کرلے بولے نہین خریدنہ کرنا بہتر ہے میرے نزدیک **من**

تجب علیہ زکوۃ الفطر جن لوگون پر صدقہ فطر واجب ہے اونکا بیان **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یخرج زکوۃ الفطر عن غلمانہ الذین بوادی القری وخیبر ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر صدقہ فطر نکالتے اپنے غلامون کی طرف سے جو وادی قرے اور خیبر مین تھی **ف م** وادی قری ایک مقام ہے قریب مدینہ کے اور خیبر چار دن کی راہ پر ہے مدینہ سے شام کیطرف کہا مالک نی مینے جو بہتر سنا ہے اسباب مین وہ یہ ہے کہ آدمی اوس شخصکے طرف سی صدقہ فطر ادا کرے جسکا نان ونفقہ اوسپر واجب ہی اور اوسپر خرچ کرنا ضرور ہے اور اپنے غلام اور مکاتب اور مدبر سب کے طرف سی صدقہ ادا کرے خواہ غلام حاضر ہون یا غایب مگر یہ شرط ہے کہ وہ مسلمان ہون تجارت کیواسطے ہون یا نہون اور جو اونمین مسلمان نہو اوسکے طرف سی صدقہ فطر نہ دیوے **کہا** مالک نی اگر کسی کا غلام مفرور ہو تو اگر مالک اوسکے پتے اور نشان کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو لیکن بہاگنا اوسکا قریب ہو یعنی تھوڑا عرصہ اوسکے بہاگے پر گذرا ہو اور اوسکے زندگے اور مراجعت کی توقع ہو تو میرے نزدیک اوسکی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہیے اور جو اوسکے بہاگی کو بہت زمانہ گذر چکا ہو اور اوسکے پہر آنیکے توقع نہو تو صدقہ فطر اوسکے طرف سے نہ دیوے **کہا** مالک نی صدقہ فطر شہر اور دیہات دونون جگہہ کے رہنے والون پر واجب ہے اسلیئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرض کیا صدقہ فطر کو اوپر ہر آزاد اور غلام کے اور ہر مرد اور عورت کی مسلمانون مین سے

مکیلۃ زکوۃ الفطر صدقہ فطر کے مقدار کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوۃ الفطر من رمضان علی الناس صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مقرر کیا لوگون ایک صاع کھجور کا اور ایک صاع جو کا ہر آزاد اور ہر غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانون مین سے **عن** عیاض

جن لوگون پر صدقہ فطر واجب ہے اونکا بیان

صدقہ فطر کی مقدار کا بیان

بن عبد اللہ انہ سمع ابا سعید الخدری یقول کنا نخرج زکوۃ الفطر صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من اقط او صاعا من زبیب و ذلک بصاع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عیاض بن عبد اللہ نے سنا ابو سعید خدری رضہ سے ہم نکالتے تھے صدقہ فطر ایک صاع گیہون سی یا ایک صاع جو سی یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے یا ایک صاع انگور خشک سی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صاع سے **ف م** اور وہ صاع چار مد کا ہے اور ہر ایک رطل اوتہائی رطل کا یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک صاع آٹھ رطل کا اور مد دو رطل کا چاہیے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان لا یخرج فی زکوۃ الفطر الا التمر الا مرۃ واحدۃ فانہ اخرج شعیرا ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر صدقہ فطر مین ہمیشہ کھجور دیا کرتے تھے مگر ایک بار جو دیے **کہا** مالک نی جتنے کفارے اور صدقے اور زکوتین ہین وہ سب چھوٹی مد کے حساب سی یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مد سے ہین مگر ظہار کا کفارہ بڑے مد سے ہے جو ہشام بن عبد الملک کا ہے **وقت ارسال زکوۃ الفطر** صدقہ فطر کے بھیجنے کا وقت **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یبعث بزکوۃ الفطر الی الذی یجمع عندہ قبل الفطر بیومین او ثلاثۃ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضہ صدقہ فطر بھیجدیا کرتے تھے عید سے دو تین روز پہلے اوس شخص کی پاس جہان صدقہ فطر جمع ہوا کرتا تھا **کہا** مالک نی مینے دیکھا اہل علم کو وہ مستحب جانتے ہے صدقہ فطر کا نکالنا جب فجر ہو عید کے قبل نماز کے **کہا** مالک نی یہ امر واسع ہے چاہے قبل نماز کے جا نیکے دیدے چاہے بعد دیوے **من لا تجب علیہ زکوۃ الفطر** صدقہ فطر جس پر واجب نہین اوسکا بیان **کہا** مالک نی اپنے غلام کے غلامون کا اور اپنے نوکر کا اور اپنے جورو کے غلام کا صدقہ فطر اوس شخص پر واجب نہین ہے مگر جو ان مین سے اوسکے خدمت کرتا ہو تو اوسکا صدقہ واجب ہوگا **کہا** مالک نی جو غلام کافر ہون اونکے طرف سے صدقہ فطر واجب نہین جب تک مسلمان نہون تجارت کے ہون یا نہون ۔ کتاب زکوۃ کی تمام ہوئے شکر اللہ کا **کتاب الحج** کتاب حج کے بیان مین بسم اللہ الرحمن الرحیم **الغسل للاہلال** احرام کے لیے غسل کرنیکا بیان **عن** اسماء بنت عمیس انہا ولدت محمد بن ابی بکر بالبیداء فذکر ذلک ابو بکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہا فلتغتسل ثم لتہل ترجمہ اسماء بنت عمیس سے روایت ہے کہ انہون نی جنا محمد بن ابی بکر کو بیدا مین تو ذکر کیا ابو بکر نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہ غسل کرکے احرام باندہے **ف م** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نفاس والی عورت کو اور حایضہ کو احرام حج کا باندہنا درست ہی مگر نماز نہ پڑہے **عن** سعید بن المسیب ان اسماء بنت عمیس ولدت محمد بن ابی بکر بذی الحلیفۃ فامرہا ابو بکر ان تغتسل وتہل ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ اسماء بنت عمیس نے جنا محمد بن ابی بکر کو ذو الحلیفہ مین تو حکم کیا اونکو ابو بکر رضہ نے غسل کرکے احرام باندہنے کا **ف م** بیدا اور ذو الحلیفہ دونو مقامون کی نام ہین قریب مدینہ کے اور اسما

صدقہ فطر کے بھیجنے کا وقت

صدقہ فطر جس پر واجب نہین اوسکا بیان

کتاب حج کے بیان مین

بنت عمیس بے بے تہین حضرت ابوبکر رض کی **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یغتسل لاحرامہ قبل ان یحرم ولدخولہ مکۃ ولوقوفہ عشیۃ **عرفۃ** ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رض غسل کرتے تھے احرام کے واسطے احرام باندہنے سے پہلے اور غسل کرتے تھے مکہ مین داخل ہونیکے واسطے اور غسل کرتے تھے نوین تاریخ عرفات مین ٹہرنیکے واسطے **غسل المحرم** محرم کے غسل کا بیان **ف م** محرم اوس شخصکو کہتی ہین جو احرام باندہے ہو حج کا یا عمرہ کا اور حلال اوس شخصکو جو احرام نہ باندہے ہو **عن** عبداللہ بن حنین ان عبداللہ بن عباس والمسور بن مخرمۃ اختلفا بالابواء فقال عبداللہ بن عباس یغسل المحرم راسہ قال المسور بن مخرمۃ لا یغسل المحرم راسہ قال فارسلنی عبداللہ بن عباس الی ابی ایوب الانصاری فوجدتہ یغتسل بین القرنین وھو یستتر بثوب فسلمت علیہ فقال من ھذا فقلت انا عبداللہ بن حنین ارسلنی الیک عبداللہ بن عباس اسالک کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل راسہ وھو محرم قال فوضع ابوایوب یدہ علی الثوب فطاطاہ حتی بدالی راسہ ثم قال لانسان یصب علیہ الماء صب فصب علی راسہ ثم حرک راسہ بیدیہ فاقبل بہما وادبر ثم قال ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل ترجمہ عبداللہ بن حنین سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا ابوا مین (جو ایک مقام ہے درمیان مین حرمین کے) تو کہا عبداللہ بن عباس نے محرم اپنا سر دہو سکتا ہے مسور بن مخرمہ نی کہا نہین دہو سکتا ہے کہا عبداللہ بن حنین نے بہیجا مجہکو عبداللہ بن عباس نی ابو ایوب انصاری پاس تو پایا مینے اونکو غسل کرتے ہوئے دو لکڑیون کے بیچ مین جو کنوئے پر لگے ہوتی ہین اور وہ پردہ کئے ہوئے تہے ایک کپڑیکا تو سلام کیا مینی اونکو پوچہا انہون نے کون ہے یہ مینے کہا مین عبداللہ بن حنین ہون مجہکو بہیجا ہے عبداللہ بن عباس رض نے تاکہ تم سے پوچہون کس طرح غسل کرتے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب وہ محرم ہوتے تہے تو ابو ایوب نے اپنا ہاتہ کپڑے پر رکہکر سر سے کپڑا ہٹالیا یہان تک کہ اونکا سر مجہکو دکہائی دینی لگا پہر کہا انہون نی ایک آدمی سی جو پانی ڈالتا تہا اون پر کہ پانی ڈال تو پانی ڈالا اوسنی اونکی سر پر اور انہون نی اپنا سر دونون ہاتہون سے ملا آگے لائے پہر پیچہے لیگئے اور کہا کہ ایسا ہی دیکہا تہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے **عن** عطاء بن ابی رباح ان عمر بن الخطاب قال لیعلی بن منبہ وھو یصب علی عمر بن الخطاب ماء وھو یغتسل اصبب علی راسی فقال یعلی اتریدان تجعلہا بلی ان امرتنی صببت فقال عمر بن الخطاب اصبب فلم یزدہ الماء الا تفثا ترجمہ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رض نے کہا یعلی بن منبہ کو اور وہ پانی ڈالا کرتے تہے جب حضرت عمر رض غسل کرتے تہے کہ پانی ڈال میرے سر پر یعلی نے کہا تم چاہتے ہو کہ گناہ مجہہ پر ہو اگر تم حکم کرو تو مین ڈالون گا حضرت عمر نے کہا ڈال کیونکہ پانی ڈالنے سے اور کچہ نہوگا مگر بال اور زیادہ پریشان ہونگے **ف م** حضرت عمر رض احرام باندہے ہوئے تہے تو یعلی سمجہے کہ احرام مین سر دہونا منع ہے دوسرے

یہ کہ سر دھونی سے شاید جوئین مرجاوین یا بال ٹوٹین تو حضرت عمر نے پانی ڈالنے کا حکم کیا اسلیئے کہ صرف پانی ڈالنے سے نہ جوئین مرتی ہین نہ بال ٹوٹتے ہین نہ آرایش ہوتی ہے بلکہ بال اور زیادہ بکھر جاتی ہین اور احرام مین یہی مقصود ہے کہ زیب و زینت نہو صورت پریشان رہے غربت برستے ہو البتہ خطمی وغیرہ سے دھونا یا کنگھے کرنا درست نہین کیونکہ اوسمین جوئین مرنے اور بال ٹوٹنی کا احتمال ہے **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان اذا دنی من مکۃ بات بذی طوی بین الثنیتین حتی یصبح ثم یصلی الصبح ثم یدخل من الثنیۃ التی باعلی مکۃ وکان لا یدخل اذا خرج حاجا او معتمرا حتی یغتسل قبل ان یدخل اذا دنی من مکۃ بذی طوی ویامر من معہ فیغتسلون قبل ان یدخلوا مکۃ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب نزدیک ہوتی مکہ کی ٹہر جاتی ذی طوی مین (جو ایک موضع ہے قریب باب مکہ کے) دو گھاٹیون کے بیچ مین یہانتک کہ صبح ہوجاتی تو نماز پڑہتے صبح کی پہر داخل ہوتی مکہ مین اوس گھاٹی کیطرف سی جو مکہ کے اوپر کے جانب مین ہے **ف ۱** جنۃ المعلی کیطرف سے محصب کے پہلو مین سے **ت** اور جب حج یا عمرہ کے ارادی سے آتے تو مکہ مین داخل نہوتے جب تک غسل نکر لیتے ذی طوی مین اور جو لوگ اونکی ساتہ ہوتی اونکو بہی غسل کا حکم کرتے قبل مکہ مین داخل ہونیکے **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان لا یغسل راسہ وھو محرم الا من احتلام **ترجمہ** نافع سی روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نہین دہوتے تہے اپنے سر کو احرام کی حالت مین مگر جب احتلام ہوتا **ف ۲** کیونکہ اوس وقت دہونا ضرور ہے **کہا** نا لک نی سُنا مینے اہل علم سے کہتے ہتے کچہ قباحت نہین ہی اسمین کہ آدمی سر دہووے خطمی اور کہلے وغیرہ سے بعد رمی کرنے جمرہ عقبہ کے قبل منڈانی سر کے کیونکہ جب وہ رمی کر چکا جمرہ عقبہ کے تو حلال ہوگیا اوسکو مارنا جون کا اور منڈانا سر کا اور چہوڑانا میل کا اور پہننا کپڑون کا **ف ۳** سو اجماع کے اور جب طواف الافاضہ جسکو طواف الزیارۃ بہی کہتے ہین کر چکا تو اب سب چیزین درست ہوگئین جنکا استعمال حالت احرام مین ممنوع تہا یہان تک کہ جماع بہی درست ہوگیا **ما ینھی عنہ من لبس الثیاب فی الاحرام** جن کپڑون کا احرام مین پہننا ممنوع ہے اونکا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یلبس المحرم من الثیاب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلبسوا القمص ولا العمایم ولا السراویلات ولا البرانس ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعھما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا من الثیاب شیئا مسہ الزعفران ولا الورس **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی محرم کون سی کپڑے پہنے تو فرمایا آپنے نہ پہنو قمیص اور نہ باندہو عمامہ اور نہ پہنو پاجامہ اور نہ ٹوپے اور نہ موزہ مگر جسکو چپل نہ ملے تو وہ اپنے موزون کو پہن لیوے اور اونکو کاٹ ڈالی اسطرح کہ ٹخنے کہلے رہین اور نہ پہنو اون کپڑون کو جسمین زعفران لگی ہو اور ورس **ف ۴**

جن کپڑون کو احرام مین پہننا ممنوع ہے اونکا بیان

درس ایک گھاس ہی جو خوشبودار ہوتی ہی اور اوسمین کپڑے رنگتے ہین سائل نی یہ سوال کیا تہا کہ محرم کون سی کپڑے پہنے
جواب مین یہ ارشاد ہوا کہ فلان فلان کپڑی نہ پہنے اسوجہ سے کہ جن کپڑون کا پہننا ممنوع ہے اونکا بیان سہل ہی اوس سے
معلوم ہوجاویگا کہ ان کی سوا اور کپڑون کو پہنے یہے قاعدہ بلغا اور فصحا کا ہی اور جن کپڑونکا پہننا درست ہی وہ ہزارون قسم کے
کپڑے ہین اونکا بیان کہانتک کیا جاوی کہا یحیے نے سوال ہوا امام مالک سی کہ یہ حدیث مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
جو شخص تہ بند نہ پاوی تو وہ پایجامہ پہن لیوی کیا پایجامہ پہن لینا درست ہی جب تہ بند نہ ملی تو جواب دیا امام مالک نی کہ مین نے
اس حدیث کو نہین سنا ف م حالانکہ روایت کیا اوسکو مسلم نے جابر سے اور بخاری مسلم نے ابن عباس سے روایت کیا
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی پایجامہ اوس شخص کے لیئے ہے جو تہ بند نہ پاوے اور موزی اوسکے لیئے ہین جو نعلین
نپاوی مگر امام مالک کو یہ حدیث نہین پہونچے اور انہون نے سنے ہے نہ تہے ایسی سی معلوم ہوا کہ مجتہد کو تمام احادیث کا
پہونچنا ضرور نہین علی الخصوص ائمہ اربعہ کو جنکے زمانی مین کتب کے تدوین بخوبی نہین ہوئی تہی اور حدیثین منتشر اور لوگونکو
برزبان تہین پس جب کوئے حدیث صحیح مخالف کسی مجتہد کے قول کی ملی تو یہ سمجہہ لینا چاہیئے کہ اوس مجتہد کو اس حدیث کے
خبر نہ تہے ورنہ خلاف اوسکے کبہے اجتہاد نہ کرتا اور حدیث پر عمل کرنا چاہیئے اور مجتہد کے قول کو بالای طاق رکہنا چاہیئے
یہ فایدہ یاد رکہنے کے قابل ہی ت اور میرے نزدیک محرم کو پایجامہ پہننا نہ چاہیئے اسواسطے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پایجامہ پہننے سے اور اوسکو مستثنا نہ کیا جیسا کہ موزون کو مستثنا کیا **لبس**

الثیاب المصبغة فی الاحرام رنگین کپڑے پہننے کا احرام مین بیان **عن** عبداللہ بن دینار انہ قال نہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبس المحرم ثوبا مصبوغا بزعفران او ورس وقال من لم یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعہما
اسفل من الکعبین ترجمہ عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اس بات سی کہ محرم
رنگا ہوا کپڑا زعفران مین یا ورس مین پہنی اور فرمایا آپنے جسکو نعلین نہ ملین وہ موزے پہن لے مگر اوسکو
ٹخنون سے نیچا کرلے کاٹ کر **عن** نافع انہ سمع سالم مولی عمر بن الخطاب یحدث عبداللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب رای علی
طلحة بن عبیداللہ ثوبا مصبوغا وھو محرم فقال عمر ما ھذا الثوب المصبوغ یا طلحة فقال طلحة یا امیر المومنین انما ھو مدر
فقال عمر انکم ایتہا الرھط ائمة یقتدی بکم الناس فلو ان رجلا جاھلا رای ھذا الثوب لقال ان طلحة بن عبیداللہ قد کان یلبس
الثیاب المصبغة فی الاحرام فلا تلبسوا ایہا الرھط شیئا من ھذہ الثیاب المصبغة ترجمہ نافع سے روایت ہے انہون نی
سنا سالم سے جو مولے تہے عمر بن الخطاب رض کے حدیث بیان کرتے تہے عبداللہ بن عمر سے کہ عمر بن الخطاب رض
نے دیکہا طلحہ بن عبیداللہ کو رنگین کپڑا پہنے ہوئے احرام مین تو پوچہا حضرت عمر نے کیا ہے یہ کپڑا رنگا ہوا
اے طلحہ طلحہ نے کہا ای امیر المومنین یہ مٹے کا رنگ ہی حضرت عمر نے کہا تم لوگ پیشوا ہو لوگ تمہاری پیروی
کرتے ہین اگر کوئی جاہل جو اس رنگ سی واقف نہو اس کپڑے کو دیکہے تو یہ کہے گا کہ طلحہ بن عبیداللہ رنگین کپڑے

محرم کو تمام احادیث کا پہونچنا ضرور نہین

محرم کو کس کپڑے پہننے کا احرام مین بیان

پہنتے تھے احرام مین تو نہ پہنو تم لوگ ان رنگین کپڑون مین سے کچھ **عن** اسماء بنت ابی بکر انہا کانت تلبس المصفرات
المشبعات وھی محرمۃ لیس فیہا زعفران **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر رضہ خوب گہری کسم کی رنگی ہوئی کپڑی پہنتی تھین
تہین احرام مین لیکن زعفران اوسمین نہوتی تہی **ف ہ** سعید بن منصور نے قاسم بن محمد سی روایت کیا کہ
حضرت ام المؤمنین عایشہ رضہ بہی کسم کے رنگی ہوئی کپڑے پہنتے تہین احرام مین اور سناد اوسکی صحیح ہے جمہور علما
کا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننا احرام مین درست نہین ہے وہ کہتے ہین
کسم بہی ایک خوشبو ہے **کہا** یحیے نے سوال ہوا امام مالک سی کہ اگر کسی کپڑے مین خوشبو لگے ہو پہر اوسکی بو جاتی رہے
تو احرام مین پہننا اوسکا درست ہے کہا ہان جب اوسمین رنگ باقی نہو زعفران کا یا درس کا **ف ہ** اگر
بو جاتی رہی ہو لیکن رنگ موجود ہو تو یہ درست نہین ہے اور شافعیہ کے نزدیک درست ہے **لبس المحرم**
المنطقۃ محرم کو پیٹی باندہنے کا بیان **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یکرہ لبس المنطقۃ للمحرم
ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضہ مکروہ جانتے تہے پیٹے کا باندہنا واسطے محرم کے **ف ہ** اور
ایک روایت مین اون سی جواز ثابت ہی شاید انہون نے رجوع کیا کراہت سی **عن** یحیے بن سعید انہ سمع سعید
بن المسیب یقول فی المنطقۃ یلبسہا المحرم تحت ثیابہ انہ لا باس بذلک اذا جعل طرفیہا جمیعا سیورا یعقد
بعضہا الی بعض **ترجمہ** یحیے بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب کہتی تہی اگر محرم اپنی کپڑون کی تلی پیٹی
باندہے تو کچہ قباحت نہین ہے جب اوسکے دونو کنارون مین تسمی ہون وہ ایک دوسرے سے باندہ دیئے
جاتی ہون **کہا** مالک نی یہ روایت مینی بہت اچہی سنی ہی اسباب مین **تخمیر المحرم وجہہ**
محرم کو اپنا منہ دہانپنا کیسا ہے **عن** الفرافصۃ بن عمیر الحنفی انہ رای عثمان بن عفان بالعرج یغطی وجہہ وھو محرم
ترجمہ فرافصہ بن عمیر حنفی سے روایت ہے انہون نے دیکہا عثمان بن عفان رضہ کو عرج مین (ایک گانون کا
نام ہے تین منزل پر مدینہ سے) ڈہانپتے تہے منہ اپنا احرام مین **ف ہ** گرمی کی شدت سی ابن عباس اور
ابن عوف اور ابن الزبیر اور زید بن ثابت اور سعید اور جابر کا یہی قول ہے کہ محرم کو منہ ڈہانپنا درست ہی
اور یہی مذہب ہے شافعی رضہ کا اور مالک اور ابوحنیفہ اور محمد بن الحسن کی نزدیک درست نہین ہے **عن** نافع ان
عبداللہ بن عمر کان یقول ما فوق الذقن من الراس فلا یخمرہ المحرم **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ
بن عمر کہتے تہے تہوڑے کے اوپر سر مین داخل ہے محرم اوسکو نہ چہپاوے **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کفن ابنہ
واقد بن عبداللہ وہو بالجحفۃ محرما قال لولا انا حرم لطیبناہ وخمرنا راسہ ووجہہ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے
کہ عبداللہ بن عمر نے کفن دیا اپنے بیٹے واقد بن عبداللہ کو اور وہ مر گئے تہے جحفہ مین احرام کی حالت مین اور
کہا کہ اگر ہم احرام نہ باندہے ہوتے تو اوسکو خوشبو لگاتی اور ڈہانپتے یا سر اور منہ اونکا **کہا** مالک ان سوا سطے

محرم کو پیٹی باندہنے کا بیان

محرم کو اپنا منہ ڈہانپنا کیسا ہے

محرم کو اپنا منہ ڈھنپنا کیسا ہے

کہ سب تکالیف شرعیہ زندگے تک ہین جب آدمی مرگیا تو اوسکا عمل بہی تمام ہوگیا **ف م** ابوحنیفہ اور مالک کا بہی قول ہے لیکن یہ مخالف ہے اوس حدیث صحیح کے جو مروی ہے صحیحین مین ابن عباس سے کہ ایک شخص احرام کی حالت مین مرگیا اور خبر دی گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا آپنے غسل دو اوسکو اور کفن پہناؤ اوسکو اور مت ڈھانپو سر اوسکا اور نہ خوشبو لگاؤ اوسکو کیونکہ وہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول لاتنقب المراۃ المحرمۃ ولا تلبس القفازین ترجمہ عبداللہ بن عمر کہتے تہے جو عورت احرام باندہے ہو وہ نقاب ڈالے منہ پر اور دستانی نہ پہنے **ف م** یعنے منہ نہ چہپاوے مگر کپڑا منہ پر ڈال سکتے ہے اسطرح سے کہ کپڑا الگ ہی منہ سے نہ لگے **عن** فاطمۃ بنت المنذر انہا قالت کنا نخمر وجوہنا ونحن محرمات ونحن مع اسماء بنت ابی بکر الصدیق فلا تنکر علینا ترجمہ فاطمہ بنت منذر سے روایت ہی کہ ہم اپنے منہ ڈھانپتے تہے احرام مین اور ہم ساتہ تہی اسما بنت ابی بکر صدیق کے سو انہون نے منع نہ کیا ہمکو

ف م ڈھانپنے سے مراد وہے کپڑا ڈالنا ہے

ماجاء فی الطیب فی الحج

حج مین خوشبو لگانیکا بیان

عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضی سے روایت ہی کہ مین خوشبو لگاتی تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت قبل احرام باندہنے کے اور احرام کہولنے کے وقت قبل طواف الزیارۃ کے **عن** عطاء بن ابی رباح ان اعرابیا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بجعرانۃ وعلی الاعرابی قمیص وبہ اثر صفرۃ فقال یارسول اللہ انی اھللت بعمرۃ فکیف تامرنی ان اصنع فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزع قمیصک واغسل ھذہ الصفرۃ عنک وافعل فی عمرتک ما تفعل فی حجک ترجمہ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ جعرانہ مین تہی اور وہ اعرابی ایک کرتہ پہنے ہوا تہا جس مین زرد رنگ کا نشان تہا تو کہا اوسنے یا رسول اللہ مینے نیت کی ہے عمرہ کی پس مین کیا کرون آپنے فرمایا اپنا کرتہ اوتار اور زردی دہو ڈال اپنی بدن سے اور جو حج مین کرتا ہے وہ ہے عمرہ مین کر **ف م** یعنے طواف اور سعی ادا کر یا جن باتون سے حج مین پرہیز کرتا تہا اون باتون سے عمرہ مین بہی بچ **عن** اسلم مولی عمر بن الخطاب ان عمر بن الخطاب وجد ریح طیب وھو بالشجرۃ فقال ممن ریح ھذا الطیب فقال معویۃ بن ابی سفیان منی یا امیر المومنین فقال منک لعمر اللہ فقال معویۃ انا ام حبیبۃ طیبتنی یا امیر المومنین فقال عمر عزمت علیک لترجعن فلتغسلنہ ترجمہ اسلم سے جو مولے ہین عمر بن الخطاب رضہ کے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضہ کو خوش بو آئی اور وہ شجرہ مین تہی (چھ میل ہے مدینے سے) سو کہا کہ یہہ خوشبو کس شخص مین سے آتی ہے معاویہ بن ابی سفیان بولے مجہ مین سے اے امیر المومنین حضرت عمر نے کہا ہان تجہین سی قسم ہے

خداوند کریم کی لقا کی **ف م** اسواسطے کہ معاویہ رض دوست رکھتی تہی زیب اور زینت اور رفاہیت کو بلکہ حضرت عمر نے اونکا نام کسرے عرب رکھا تہا کسرے نام تہا بادشاہ ایران کا **ت** معاویہ کو لے کر ام المومنین ام حبیبہ نی خوشبو لگا دے میرے اے امیر المومنین حضرت عمر رض نے کہا مین تمہین قسم دیتا ہون کہ تم دہو ڈالو اوسکو جاکر **ف م** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبل احرام کے جیسے خوشبو لگانا درست نہین جسکا اثر بعد احرام کے باقی رہے اور یہی قول ہے مالک اور ایک جماعت تابعین کا مگر ائمہ ثلاثہ اور جمہور علما کے نزدیک درست ہی اور عمل اونکا حضرت عائشہ کی حدیث پر ہے جو اوپر گذری **عن** الصلت بن زبید عن غیر واحد من اھلہ ان عمر بن الخطاب وجد ریح طیب وھو بالشجرۃ والی جنبہ کثیر بن الصلت فقال عمر ممن ریح ھذا الطیب فقال کثیر منی لبدت راسی واردت ان لا احلق فقال عمر فاذھب الی شربۃ فادلک راسک حتی تتقیہ ففعل کثیر بن الصلت **ترجمہ** صلت بن زبید سے روایت ہے انہون نے کہا ایک اپنی عزیزون سے سنا کہ حضرت عمر بن الخطاب کو خوشبو آئی اور آپ شجرہ مین تہے اور آپکے پہلو مین کثیر بن الصلت تہی تو کہا عمر رض نی کس مین سی یہ خوشبو آتی ہی کثیر نے کہا مجہ مین سے مینے اپنے بال جمائی تہی کیونکہ میرا ارادہ سر منڈانی کا نہا بعد احرام کہولنے کے حضرت عمر نے کہا شربہ پاس جا اور سر کو مل کر دہو ڈال تب ایسا ہی کیا کثیر بن الصلت نے **ف م** احرام کی وقت اگر بالونکی پریشان ہونے یا گرد و غبار پڑنیکا خوف ہوتا ہے یا جوؤن کی پڑنیکا تو بالونکو گوند وغیرہ سے جما لیتے ہین اسکو تلبید کہتے ہین کثیر نے یہے کہا کہ میرا ارادہ سر منڈانیکا نہا اسلئے بالون کے حفاظت کی گئی **کہا** مالک نی شربہ اوس گڈہے کو کہتے ہین جو کہجور کے درخت کے پاس ہوتا ہے اور اوسمین پانی بہرا رہتا ہے **عن** یحیی بن سعید وعبد اللہ بن ابی بکر وربیعۃ بن ابی عبد الرحمن ان الولید بن عبد الملک سال سالم بن عبد اللہ وخارجۃ بن زید بعد ان رمی الجمرۃ وحلق راسہ وقبل ان یفیض عن الطیب فنہاہ سالم ورخص لہ خارجۃ بن زید بن ثابت **ترجمہ** یحیی بن سعید اور عبد اللہ بن ابی بکر اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ولید بن عبد الملک نی پوچہا سالم بن عبد اللہ اور خارجہ بن زید سے کہ بعد کنکریان مارنے کے اور سر منڈانی کے قبل طواف الافاضہ کے خوشبو لگانا کیسا ہے تو منع کیا سالم نے اور جایز رکہا خارجہ بن زید بن ثابت نی **ف م** ابو حنیفہ کا قول خارجہ کا سا ہے اور مالک کا قول سالم کا ہے **کہا** مالک نی اگر کوئی شخص ایسا تیل لگا وی جسمین خوشبو نہو قبل احرام کے یا قبل طواف الافاضہ کے بعد کنکریان مارنی کی تو کچہ قباحت نہین ہے **کہا** یحیی نے سوال ہوا امام مالک سی کہ محرم اوس کہانیکو کہاوی جسمین زعفران پڑے ہو بولے اگر آگ سی پکا ہوا ہو تو درست ہے ورنہ درست نہین **ف م** بلکہ حرام ہے اور اوسپر فدیہ لازم ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کہانی مین اگر زعفران ہو تو مطلقاً درست ہی

البتہ صرف زعفران کہنا درست نہیں اور صاحبین کے نزدیک درست ہی اور شافعیہ کے نزدیک مطلقاً ممنوع ہے (محلی) **مواقیت الاھلال** احرام باندھنے کے میقاتوں کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یھل اھل المدینۃ من ذی الحلیفۃ ویھل اھل الشام من الجحفۃ ویھل اھل نجد من قرن قال عبداللہ بن عمر وبلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ویھل اھل الیمن من یلملم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھیں اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اور اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سی کہا عبداللہ بن عمر نے پہونچا مجھکو کہ فرمایا آپنے احرام باندھیں اہل یمن یلملم سے **عن** عبداللہ بن عمر انہ قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل المدینۃ ان یھلوا من ذی الحلیفۃ واھل الشام من الجحفۃ واھل نجد من قرن قال عبداللہ بن عمر ما ھؤلاء الثلث فسمعتھن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخبرت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ویھل اھل الیمن من یلملم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اہل مدینہ کو ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا اور اہل شام کو جحفہ سے اور اہل نجد کو قرن سے عبداللہ بن عمر نے کہا ان تینوں کو تو سنا میںنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور مجھے خبر پہونچے کہ آپنے فرمایا احرام باندھیں اہل یمن یلملم سے **ف م** ان مقامات سی بغیر احرام کے آگے بڑہنا حرام ہے اگر ان سے آگے جاکر احرام باندھا تو دم لازم آویگا البتہ پھر میقات کو لوٹ کر وہاں سے احرام باندھے تو اکثر علما کے نزدیک دم ساقط ہوگا **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر اھل من الفرع **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر نے احرام باندھا فرع سے **ف م** فرع ایک مقام ہے آگے ذوالحلیفہ سے مکہ کیطرف ابن عبدالبر نے کہا شاید یہ اسوجہ سے ہوگا کہ پہلے اونکا ارادہ احرام کا نہوگا اسواسطے ذوالحلیفہ سے آگے بڑہ گئے جب فرع میں آئے تو قصد ہوا وہیں سے احرام باندہ لیا امام محمد نے کہا کہ ذوالحلیفہ سے آگے بھی ایک میقات ہے جحفہ اسواسطے انہوں نے پیش قدمی کی مگر ذوالحلیفہ سے احرام باندھنا بہتر ہے مترجم کہتا ہے کہ عبداللہ بن عمر نے خود یہ حدیث روایت کی کہ میقات اہل مدینہ کا ذوالحلیفہ ہے پھر اوسکا خلاف کسی سبب سے ہوگا اور کسیکو درست نہیں کہ ذوالحلیفہ سے بدون احرام کے آگے بڑہے جب قصد رکھتا ہو مکہ مین آنیکا **عن** مالک عن الثقۃ عندہ ان عبداللہ بن عمر اھل من ایلیاء **ترجمہ** امام مالک نی ایک معتبر شخص سے سنا کہ عبداللہ بن عمر نے احرام باندھا بیت المقدس سے **ف م** یعنے میقات سے پہلے احرام باندہ لیا یہ امر افضل ہے ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک **عن** مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل من الجعرانۃ بعمرۃ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی احرام باندھا عمرہ کا جعرانہ سے **ف م** جعرانہ ایک مقام ہی درمیان ہین طائف اور مکہ کے اوسکو لوگ اب بڑا عمرہ کہتے ہین اور معروف جگہ عمرہ کیواسطے احرام کے

احرام باندھنے کے میقاتوں کا بیان

تنعیم ہے جو تین میل پر ہے مکہ سے وہیں سے لوگ اکثر عمرہ کا احرام باندھتے ہین - اس حدیث کو ابو داود و ترمذی نے مسنداً محرش کعبے سے روایت کیا ہے

التلبیۃ والعمل فی الاھلال

تلبیک کہنی کا بیان اور احرام کی ترکیب کا بیان عن عبداللہ بن عمر ان تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک قال وکان عبداللہ بن عمر یزید فیھا لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغبا الیک والعمل ف م معنے اسکے یہ ہین کہ حاضر ہوتا ہون تیرے خدمت مین بار بار اے پروردگار حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین بار بار حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین بار بار تیرا کوئی شریک نہین حاضر ہوتا ہون تیرے خدمت کیواسطے بار بار سارے جہان کی تعریف اور نعمت تجھی کو ہے اور سلطنت بھی تجھی کو ہے تیرا کوئی شریک نہین - عبداللہ بن عمر نے جو زیادہ کیا اوسکے یہ معنے ہین حاضر ہوتا ہون تیرے خدمت مین بار بار حاضر ہوتا ہون تیرے خدمت مین بار بار حاضر ہوتا ہون تیرے خدمت مین بار بار اطاعت کرتا ہون تیری بار بار تیرے ہاتھ مین بہتر ہے ہے حاضر ہوتا ہون تیرے خدمت مین بار بار میرے توجہ تیرے طرف ہے اور میرے عمل سی مقصود تو ہے ہے - اگر کہا جاوے کہ ابن عمر نے تلبیہ مین زیادت کسطرح کی یہہ تو احداث فی الدین ہوا حالانکہ ابن عمر مین بہت اتباع سنت تہا تو جواب یہ ہے کہ ابن عمر شاید یہ سمجھے کہ تلبیہ کلمات ماثورہ پر مقصور نہین ہے بلکہ اس جنس کے جو کلمات ہون اونکے ساتہ تلبیہ جایز ہے جیسا کہ اکثر ادعیہ و اذکار کا یہی حال ہے گو اقتصار کلمات ماثورہ پر افضل ہے عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی مسجد ذی الحلیفۃ رکعتین فاذا استوت بہ راحلتہ اھل ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے ذوالحلیفہ کے مسجد مین دو رکعتین پہر جب اونٹ پر سوار ہو جاتی لبیک پکار کر کہتے ف م اس حدیث سی معلوم ہوا کہ لبیک کہنا بعد اونٹ پر سوار ہونیکے مسنون ہے نہ بعد نماز احرام کے اور یہی قول مالک اور شافعی اور جمہور کا اور حنفیہ کے نزدیک بعد رکعتین احرام کے لبیک پکارنا بہتر ہے عن موسی بن عقبۃ عن سالم بن عبداللہ انہ سمع اباہ یقول بیداء کم ھذہ التی تکذبون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا ما اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا من عند المسجد یعنی مسجد ذی الحلیفۃ ترجمہ سالم بن عبداللہ نے سنا اپنی باپ عبداللہ بن عمر سے کہتی تہی کہ یہ میدان ہی جسمین تم جہوٹ باندہتے ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ اپنی

احرام باندھا وہان سے حالانکہ نہین لبیک کہی آپنی مگر ذوالحلیفہ کی مسجد پاس سی عن عبید بن جریج انہ قال لعبد اللہ
بن عمر یا عبد الرحمن رایتک تصنع اربعا لم ار احدا من اصحابک یصنعہا قال وما ھن یا ابن جریج قال رایتک لا تمس
من الارکان الا الیمانیین ورایتک تلبس النعال السبتیۃ ورایتک تصبغ بالصفرۃ ورایتک اذا کنت بمکۃ اھل
الناس اذا رأوا الھلال ولم تھل انت حتی کان یوم الترویۃ فقال عبد اللہ بن عمر اما الارکان فانی لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یمس الا الیمانیین واما النعال السبتیۃ فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس النعال التی لیس فیہا شعر ویتوضأ فیہا فانا احب ان البسہا
الصفرۃ فانی رایت رسول اللہ صلعم یصبغ بہا فانا احب ان اصبغ بہا واما الاھلال فانی لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھل حتی تنبعث بہ راحلتہ

ترجمہ عبید بن جریج سے روایت ہی انہون نی کہا عبد اللہ بن عمر رضہ سے ای ابا عبد الرحمن مینی تمکو چار باتین ایسی کرتے
ہوئی دیکہین جو تمہاری ساتہیون مین سی کوئی نہین کرتا عبد اللہ بن عمر نے کہا کون سی باتین بتا وای ابن
ابن جریج انہون نی کہا مینے دیکہا تمکو نہین چہوتے ہو تم طواف مین مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو اور مینے دیکہا تمکو
کہ پہنتے ہو تم جوتیان ایسی جمڑی کی جسمین بال نہین رہتی اور مینے دیکہا تمکو خضاب کرتی ہو تم زرد اور مینی دیکہا
تمکو جب تم مکہ مین ہوتی ہو تو لوگ چاند دیکہتے ہے احرام باندہ لیتی ہین اور تم نہین باندہتے مگر آٹھوین تاریخ کو
عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا ارکان کا حال یہ ہے کہ مین نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی رکن کو چہوتے
نہین دیکہا سوا حجر اسود اور رکن یمانی کی اور جوتیون کا حال یہ ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسی
جمڑے کے جوتیان پہنتے دیکہا جس مین بال نہین رہتے آپ وضو کرکے بہی اونکو پہن لیتی تو مین بہی
اونکا پہننا پسند کرتا ہون اور زرد رنگ کا یہ حال ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ کا
خضاب کیئی ہوئی دیکہا تو مین بہی اوسکو پسند کرتا ہون اور احرام کا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
لبیک نہین پکارتی تہی یہانتک کہ اونٹ آپکا سیدہا کہڑا ہو جاتا چلنے کیواسطے **ف م** اور یہ امر آٹھوین
تاریخ کو ہوتا ہے اسی واسطے مین آٹھوین تاریخ احرام باندہتا ہون عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یصلی
مسجد ذی الحلیفۃ ثم یخرج فیرکب فاذا استوت بہ راحلتہ احرم **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن
عمر رضہ نماز پڑہتے ذوالحلیفہ کے مسجد مین پہر نکلکر سوار ہوتی اوسوقت احرام باندہتے عن مالک انہ بلغہ ان
عبد الملک بن مروان اہل من مسجد ذی الحلیفۃ حین استوت بہ راحلتہ وان ابان بن عثمان
اشار علیہ بذلک **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عبد الملک بن مروان نی لبیک کہا ذوالحلیفہ کے مسجد مین جب اونٹ
اونکا سیدہا ہوا چلنے کو اور ابان بن عثمان نی یہ حکم کیا تہا اونکو

رفع الصوت بالاھلال

لبیک بلند آواز سے کہنے کا بیان عن السائب بن خلاد الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل فامرنی
ان آمر اصحابی او من معی ان یرفعوا اصواتہم بالتلبیۃ او بالاھلال یرید احدھما

لبیک بلند آواز سی کہنی کا بیان

ترجمہ سایب بن خلاد انصاری سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا آئی میرے پاس جبرئیل اور کہا کہ حکم کرون مین اپنی اصحاب کو بلند آواز سی لبیک پکارنیکا کہا مالک نی مینے سنا اہل علم سی وہ کہتی تہی یہ حکم عورتون کو نہین ہے بلکہ عورتین آہستہ سی لبیک کہین اسطرح کہ آپ ہی سنین کہا مالک نی محرم اپنی آواز کو بلند نہ کرے جامع مسجدون مین بلکہ اسطرح کہی کہ آپ سنی اور پاس والا سنی مگر مسجد منا اور مسجد الحرام مین یہان بلند آواز سے لبیک کہی کہا مالک نی مینے سنا بعض اہل علم سے وہ مستحب جانتی تہی لبیک کہنا ہر نماز کے بعد اور ہر چڑہنے

مفرد کا بیان

ہر چڑہنے کے وقت **افراد الحج** حج مفرد کا بیان **عن** عایشۃ زوج النبی صلعم انہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فمنا من اہل بعمرۃ ومنا من اہل بعمرۃ وحجۃ وعمرۃ ومنا من اہل بالحج واہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من اہل بعمرۃ فحل واما من اہل بالحج او جمع الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی کان یوم النحر

ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ ہم نکلے ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کی سال تو ہم مین سے بعض لوگون نی احرام باندہا عمرہ کا اور بعضون نی حج اور عمرہ دونون کا اور بعضون نی صرف حج کا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندہا سو جسنے عمرہ کا احرام باندہا تہا اوسنی عمرہ کرکے احرام کہولڈالا اور جسنی حج اور عمرہ دونون کا احرام باندہا یا صرف حج کا اوسنی احرام نہ کہولا دسوین تاریخ تک

ف حج کی مہینون مین میقات سی صرف عمرہ کا احرام باندہ کر جانا پہر ایام حج مین مکہ سے احرام حج کا باندہ لینا اسکو تمتع کہتے ہین کیونکہ اسمین آدمی فائدہ اوٹہا سکتا ہے عمرہ کا احرام کہولکر اور میقات سی حج اور عمرہ دونون کا احرام ساتہ باندہنا اسکو قران کہتے ہین اسمین آدمی عمرہ کرکے احرام باندہے ہوئے مکہ مین بیٹہا رہتا ہے حج کرکے احرام کہولتا ہے اور میقات سی صرف حج کا احرام باندہنا اسکو افراد کہتے ہین **عن** عایشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افرد الحج ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی افراد کیا حج کا **عن** عایشۃ ام المومنین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ افرد الحج ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی افراد کیا حج کا کہا مالک نی کہ مینے سنا اہل علم سے کہتے تہے جس شخص نے احرام باندہا حج مفرد کا پہر اوسکا جی چاہا عمرہ کا احرام باندہنے کا تو یہ جایز نہین ہے کہا مالک نی مینے اپنی شہر کے اہل علم کو اسی پر پایا

قران کا بیان

القران فی الحج قران کا بیان **عن** محمد الباقر ان المقداد بن الاسود دخل علی علی بن ابیطالب یسقیہا وہو ینجع بکرات لہ دقیقا وخبطا فقال لہ ہذا عثمان بن عفان ینہی عن ان یقرن بین الحج والعمرۃ فہم علی ویدیہ اثر الدقیق والخبط فما انسے اثر الدقیق والخبط علی ذراعیہ حتی دخل علی عثمان بن عفان فقال قد نہی عن ان یقرن بین الحج والعمرۃ فقال عثمان ذلک رایی فخرج علی مغضبا وہو یقول لبیک اللہم لبیک بحجۃ وعمرۃ معا

ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہی کہ مقداد بن الاسود رضہ آئی حضرت علی رضہ کی پاس اور وہ پلا رہی تہی اپنی اونٹ کے

بچونکو گھولا ہوا آٹا اور چارہ پانی مین تو کہا مقداد نے یہ عثمان بن عفان رضہ منع کرتی ہین قران سی درمیان حج اور عمرہ کے پس نکلے علے رضہ اور اونکی ہاتھون پر آٹے کے نشان تہی سو مین اب تک اوس آٹی کی نشانونکو جو اونکے ہاتہ پہ تہے نہین بہولا اور گئے حضرت عثمان بن عفان پاس اور کہا کیا تم منع کرتے ہو قران سی درمیان حج اور عمرے کے انہون نے کہا ہان میری رای یہی ہے تو حضرت علی غصی مین باہر نکلے اور کہتی تہی لبیک اللہم لبیک بحجۃ وعمرۃ معًا **ف ہ** اونکی سامنے یہ الفاظ کہی تاکہ معلوم ہو کہ قران درست ہی اوسمین کوی قباحت نہین ہی بخاری اور اسمعیلے کی روایت مین ہے کہ عثمان نی کہا مین تو منع کرتا ہون لوگونکو قران سی اور تم کرتے ہو حضرت علی رضہ نے جواب دیا کہ مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسیکے کہنے سے نہ چہوڑونگا اور بخاری کی ایک روایت مین ہی کہ حضرت عثمان نی رجوع کیا مما لغت سی **کہا** مالک نی ہماری نزدیک یہ حکم ہے کہ جو کوئی قران کری تو اپنی بال نہ کتراوے اور جو چیزین احرام مین منع ہین اونکا استعمال نہ کرے یہانتک کہ ہدی کو نحر کرے اگر اوسکی ساتہ ہدی ہو اور یوم النحر کو منا مین احرام کہولے **عن** سلیمان بن یساران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع خرج الی الحج فمن اصحابہ من اہل بحج ومنہم من جمع الحج والعمرۃ ومنہم من اہل بعمرۃ فاما من اہل بالحج او جمع الحج والعمرۃ فلم یحلل واما من کان اہل بعمرۃ فحل **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے حجۃ الوداع کے سال مین حج کرنیکو تو اونکی بعض اصحاب نے احرام باندہا حج کا اور بعضون نی حج اور عمرہ دونون کا اور بعضون نی صرف عمرہ کا سو جس شخص نی حج کا احرام باندہا تہا یا حج اور عمرہ دونون کا اوسنی احرام نہ کہولا اور جسنے عمرہ کا صرف احرام باندہا تہا اوسنی عمرہ کرکے احرام کہولدیا **امام** مالک نی سنا بعض اہل علم سے کہتے تہے جسنے عمرہ کا احرام باندہا پہر اوسکو یہ پہلا معلوم ہوا کہ حج کا بہی احرام عمرہ کے ساتہ باندہ لیوے یہ جایز ہے جب تک اوسنے طواف خانہ کعبہ کا اور سعی صفا مروہ مین نہ کی ہو اور عبداللہ بن عمر نے ایسا ہی کیا ہے جب انہون نی کہا اگر مین روکا جاؤن گا خانہ کعبہ سی تو جیسا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ویسا ہی مین بہی کرون گا پہر اپنی ساتہیون کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ حج اور عمرہ کا حال ایک سا ہی **ف ہ** یعنے پہلے عبداللہ بن عمر نے صرف عمرہ کا احرام باندہا تہا اس خیال سی کہ شاید حج نصیب نہو اور خانہ کعبہ تک پہونچنا نہو سکے کیونکہ اوس زمانی مین وہان فساد اور ہنگامہ تہا پہر یہ خیال کیا کہ جیسا احصار کے حالت مین عمرہ والا احرام کہول سکتا ہی ویسا ہی حج والا ہے **ت** تو مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے عمرہ کے ساتہ حج کی بہی نیت کرلی **کہا** مالک نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے حجۃ الوداع کے سال عمرہ کا احرام باندہا تہا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسکے ساتہ ہدی ہو وہ حج کا بہی احرام باندہ لیوی پہر احرام نہ کہولی یہانتک کہ حج اور عمرہ دونون سے فارغ ہو **قطع التلبیۃ** لبیک موقوف کرنیکا وقت **عن** محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سال انس بن مالک وہما غادیان من منی الی عرفۃ کیف کنتم

لبیک موقوف کرنیکا وقت

تصنعون فی هذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یهل المهل منا فلا ینکر علیه ویکبر المکبر فلا ینکر علیه ترجمہ محمد بن ابی بکر نی
پوچھا انس بن مالک سی جب وہ دونو صبحکو جارہی تھی منا سے عرفہ کو تم کیا کرتی تھی آجکے روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے ساتہ بولے بعض لوگ ہم مین سی آجکے روز لبیک کہتی تھی پکار کر تو کوئی منع نہ کرتا بعض لوگ تکبیر کہتے تو کوئی
منع نہ کرتا ف م خطابی نی کہا کہ علما نی اجماع کیا اس حدیث کی خلاف پر اور سنت کہا ہے لبیک پکارنیکو
اس روز اور بعضون نی اس حدیث پر بہی عمل کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث منافی نہین ہے اور احادیث کی کیونکہ
احتمال ہے کہ لبیک اور تکبیر دونون کہتے ہون آپنے دونون کو جایز رکہا عن محمد الباقر ان علی بن ابیطالب کان یلبی فی
الحج حتی اذا زاغت الشمس من یوم عرفة قطع التلبیة ترجمہ محمد باقر رض سے روایت ہی کہ حضرت علی رض لبیک کہتی ہی
حج مین مگر جب زوال ہوتا آفتاب کا عرفہ کے روز تو موقوف کرتی لبیک کو کہا مالک نی ہمارے شہر کے اہل علم اسی پر عمل
کرتے چلے آتے ہین ف م ابن عمر اور عایشہ رض اور ایک جماعت صحابہ کا یہی قول ہے اور جمہور علما کا یہ قول ہے
کہ لبیک کہا کرے یہان تک کہ جمرہ عقبہ کے رمی کرے یوم النحر کے روز اوسوقت موقوف کرے کیونکہ صحیحین مین
مروی ہی فضل بن عباس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لبیک کہا کرتے یہان تک کہ پہونچتے جمرہ عقبہ پاس
لیکن اصحاب الرای اور سفیان ثوری اور شافعی کے نزدیک اول کنکری سی لبیک موقوف کرے اور امام احمد اور
اسحاق کے نزدیک جب رمی سی فارغ ہوا وسوقت موقوف کرے ابن خزیمہ نے اسی حدیث کو فضل بن عباس
سے اسطرح روایت کیا ہے کہ آپ لبیک کہا کرتے اور تکبیر کہا کرتے ہر کنکری کی مارنی پر پہر موقوف کرتے لبیک کو
اخیر کنکری سے ابن خزیمہ نی کہا یہ حدیث صحیح ہے اسمین تفسیر ہے روایت سابقہ کے اور رفع ہے اوسکے ابہام
سو اسپر عمل کرنا واجب ہے (زرقانی) عن عایشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انها کانت تترک التلبیة اذا راحت
الی الموقف ترجمہ ام المومنین عایشہ رض موقوف کرتی تہین لبیک کو جب جاتی تہین عرفات کو عن نافع ان
عبد اللہ بن عمر کان یقطع التلبیة فی الحج اذا انتهی الی الحرم حتی یطوف بالبیت وبین الصفا والمروة
ثم یلبی حتی یغدو من منی الی عرفة فاذا غدا ترک التلبیة وکان یترک التلبیة
فی العمرة اذا دخل الحرم ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رض موقوف کرتے تہی لبیک
کہنے کو حج مین جب پہونچتے حرم مین طواف اور سعی تک پہر لبیک کہنی لگتے یہانتک کہ صبح کو منا سے چلین عرفہ کو
سو جب عرفات کو چلتے لبیک موقوف کرتے اور عمرہ مین موقوف کرتے لبیک کو جب داخل ہوتے حرم مین ۔
عن ابن شہاب انه کان یقول کان عبد اللہ بن عمر یلبی وهو یطوف بالبیت ترجمہ ابن شہاب کہتی ہی کہ
عبد اللہ بن عمر طواف مین لبیک کہتے تہے عن عایشة ام المومنین انها کانت تنزل من عرفة بنمرة ثم تحول الی الاراک
قال وکانت عایشة تصلی ما کانت فی منزلها ومن کان معها فاذا رکبت فتوجهت الی الموقف ترکت الاهلال

وکانت عایشة تعتمر بعد الحج من مکة فی ذی الحجة ثم ترکت ذلک فکانت تخرج قبل هلال المحرم حتی تاتی الجحفة فتقیم بها حتی ترای الهلال فاذا رات الهلال اهلت بعمرة ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ وہ جب عرفات مین آتین تو مزدلفہ مین اوتریتین پہر رات رہے مین اوترنے لگین اور عایشہ اپنی مکان مین جب تک ہوتین تو وہ بہی اور اونکی ساتہی لبیک کہا کرتے جب سوار ہوتین تو لبیک کہنا موقوف کرتین اور عایشہ رضہ بعد حج کی عمرہ ادا کرتین مکہ سے احرام باندہ کر ذی الحجہ مین پہر یہ چہوڑ دیا اور محرم کی چاند سی پہلے جحفہ مین آکر ٹہرتین جب چاند ہوتا تو عمرہ کا احرام باندہتین **ف مہ** اسواسطے کہ عمرہ سوے حج کی مہینون کی اور دونون مین کرنا اوسے ہی تنعیم ایک مقام کا نام ہے عرفات کی قریب ہین اور اراک بہی ایک موضع ہی عرفات مین **عن** یحیی بن سعید ان عمر بن عبد العزیز غدا یوم عرفة من منی فسمع التلبیة عالیا فبعث الحرس یصیحون فی الناس ایها الناس انها التلبیة ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ عمر بن عبد العزیز رضہ صبح کو چلے نوین تاریخ منا سے عرفہ کو تو بلند آواز سے تلبیہ سنی انہون نے اپنی آدمیونکو بہیجکر کہلوایا کہ اے لوگو یہ وقت لبیک کہنے کا ہے **اهلال اهل مکة ومن بها من غیرهم** اہل مکہ کی احرام کا اور جو لوگ مکہ مین ہون اور ملک والی اونکی بہی احرام کا بیان **عن** القاسم بن محمد ان عمر بن الخطاب قال یا اهل مکة ما شان الناس یاتون شعثا وانتم مدهنون اهلوا اذا رایتم الهلال ترجمہ قاسم بن محمد سی روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضہ نی کہا ای مکہ والو لوگ تو بال بکہری ہوے پریشان یہان آتی ہین اور تم تیل لگائی ہوتی ہو جب چاند دیکہو ذی الحجہ کا تو تم بہی احرام باندہ لیا کرو **ف مہ** کیونکہ پہلے سے احرام باندہ لینا افضل ہے لیکن عبد اللہ بن عمر احرام نہ باندہتے جب تک آٹہوین تاریخ نہ آتی اب بہی رواج ہی کہ مکہ والی اور جو لوگ مکہ مین اور ملکون کی ہوتی ہین وہ آٹہوین تاریخکو حج کا احرام باندہتی ہین **عن** عروة بن الزبیر ان عبد الله بن الزبیر اقام بمکة تسع سنین یهل بالحج لهلال ذی الحجة وعروة بن الزبیر معه یفعل ذلک ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن الزبیر نو برس مکے مین رہے جب چاند دیکہتے ذی الحجہ کا تو احرام باندہ لیتے اور عروہ بن الزبیر بہی ایسا ہی کرتے **کہا** مالک نی جو لوگ مکی کی رہنی والی ہین یا مکہ مین پہلے سے مقیم ہین مگر وہان کی باشندی نہین تو وہ حرم سے احرام باندہین **کہا** مالک نی جو شخص مکہ سے احرام حج کا باندہی تو وہ طواف اور سعی نہ کرے جب تک منا سے نہ لوٹے اور ایسا ہی عبد اللہ بن عمر نے کیا تہا **کہا** یحیی نے جو لوگ اور ملک کی رہنی والی ہین انہون نی اگر احرام حج کا مکہ سی باندہا تو وہ فرض طواف (طواف الزیارة) کی تاخیر کرین اور وہ وہ طواف ہی جسکے بعد سعی ہوتی ہی صفا اور مروہ کے درمیان مین اور نفل طواف جتنا چاہی کیا کرے لیکن ہر طواف کی بعد دو رکعتین پڑہا کری اور ایسا ہی کیا ہی اون صحابہ نے جنہون نے احرام حج کا مکہ سی باندہا سو انہون نے تاخیر کے طواف اور سعی کی یہانتک کہ لوٹی منا سے اور ایسا ہی کیا عبد اللہ بن عمر نے وہ بہی ذی الحجہ کا چاند دیکہکر احرام باندہتے حج کا مکہ سی اور تاخیر کرتے طواف اور سعی کے منا سی لوٹنی تک **کہا** مالک نی مکہ

والے کو عمرہ کا احرام باندہنا حرم سے درست نہین ہے بلکہ حل سے احرام باندہنا ضرور ہی **قال**
یوجب الاحرام من تقلید الھدے ہدی کی جانور کے گلے مین کچہ لٹکانی سی آدمی محرم نہین ہوجاتا۔
ف م ہدی اوس جانور کو کہتے ہین جو مکے مین روانہ کیا جاوی قربانی کی واسطے اور تقلید کہتے ہین اوس جانور
کے گلے مین جوتی وغیرہ کوئی اور چیز لٹکانی کو جس سی یہ بات معلوم ہو کہ یہ جانور ہدی کا ہی **عن عمرۃ بنت عبدالرحمن**
ان زیاد بن ابی سفیان کتب الی عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عبداللہ بن عباس قال من اھدی ھدیا حرم علیہ
کل شیء حرم علی الحاج حتی ینحر الھدی وقد بعثت الیک بھدی فاکتبی الی بامرک او مری ضنا الھدی قالت عمرۃ فقالت
عایشۃ لیس کما قال ابن عباس انا قتلت قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ثم
قلدھا بیدہ ثم بعث بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی فلم یحرم علی رسول اللہ شیء احل اللہ لہ حتی ینحر الھدی
ترجمہ عمرہ بنت عبدالرحمن سی روایت ہی کہ زیاد بن ابی سفیان نی لکہا ام المومنین عایشہ رضہ کو کہ عبداللہ بن عباس
کہتے ہین جو شخص ہدی روانہ کرے تو اوسپر حرام ہوگئین وہ چیزین جو حرام ہین محرم پر یہان تک کہ ذبح کیجاوی ہدی
سو مینے ایک ہدی تمہارے پاس روانہ کی ہی تم مجہے لکہہ بہیجو اپنا فتوے یا جو شخص ہدی لیکر آتا ہے اوسکے ہاتہ کہلا بہیجو عمرہ
نے کہا عایشہ بولین ابن عباس جو کہتے ہین ویسا نہین ہی مینی خود اپنی ہاتہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی
کے ہار بٹے تہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہاتہ سے لٹکائی اور اوسکو روانہ کیا میرے باپ کی ساتہ سو آپ پر
کوئی چیز حرام نہوئے اون چیزون مین سی جنکو حلال کیا اللہ نے اونکے لیئے یہانتک کہ ذبح ہوگئے ہدی **ف م** تو صرف
ہدی روانہ کرنے سے محرم نہین ہوتا بلکہ اگر خود اوسکے ساتہ جاوے تو محرم ہوجاتا ہے یہی قول ہے ابوحنیفہ اور محمد اور
اکثر علما کا **عن یحیی بن سعید** انہ قال سالت عمرۃ بنت عبدالرحمن عن الذی یبعث بھدیہ ویقیم ھل یحرم علیہ
شیء فاخبرتنی انہا سمعت عایشۃ تقول لا یحرم الا من اھل ولبی **ترجمہ** یحیی بن سعید سی روایت ہی انہون نی پوچہا عمرہ
بنت عبدالرحمن سی کہ جو شخص ہدی روانہ کرے مگر خود نہ جاوی کیا اوسپر کچہ حرام ہوتا ہے وہ بولین مینے سنا عایشہ رضہ
سے کہتی تہین محرم نہین ہوتا مگر جو شخص احرام باندہے اور لبیک کہی **عن ربیعۃ بن عبداللہ بن الھدیر** انہ رای رجلا
متجردا بالعراق فسال الناس عنہ فقالوا امر بھدیہ ان یقلد فلذلک تجرد قال ربیعۃ فلقیت عبداللہ بن الزبیر
فذکرت ذلک لہ فقال ابعثہ ورب الکعبۃ **ترجمہ** ربیعہ بن عبداللہ نی دیکہا ایک شخص کو عراق مین کپڑے اوتارے ہوئے
(وہ ابن عباس تہے) تو پوچہا لوگون سی اسکا سبب لوگون نی کہا اسنی حکم کیا ہے اپنے ہدی کی تقلید کا اسواسطے
رسی ہوئی کپڑی اوتار ڈالی ربیعہ نی کہا مینے ملاقات کی عبداللہ بن الزبیر سے اور یہ قصہ بیان کیا انہون نی کہا
قسم کعبہ کے رب کی یہ امر بدعت ہی کہا بہیجے نے سوال ہوا امام مالک سی کہ ایک شخص ہدی لیکر آپ نکلا سو اوسنی اشعار کیا
ف م اشعار کہتی ہین اونٹ کی کوہان کو چیر دینے کو داہنی یا بائین طرف سی تاکہ یہ معلوم ہو کہ وہ جانور ہدی کا

ہے یہ فعل سنت ہے اور ثابت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اگرچہ ابو حنیفہ سے اوسکو مکروہ جانا ہی **وہم** اور تقلید کی ذوالحلیفہ مین لیکن احرام نہ باندہا یہانتک کہ آگیا جحفہ مین تو جواب دیا امام مالک نی کہ میری نزدیک یہ اچہا نہین ہے اور جسنی ایسا کیا اوسنی خطا کی بلکہ اوسکو چاہیئے کہ اشعار اور تقلید احرام کی ساتہ کرے البتہ جو شخص ہدی کے ساتہ جانیکا قصد نہین رکہتا وہ بدون احرام کی ہدی روانہ کرے اور آپ اپنی گہر بیٹہا رہی کہا یحییٰ نی سوال ہوا امام مالک سی کہ ہدی کو بدون احرام کے لیکر نکل سکتا ہے بولی ہان کچہ قباحت نہین لیکن جب میقات پر پہونچے تو احرام باندہ لے وہان سے بدون احرام کے آگے نہ بڑہے) کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سی کہ لوگون نے اسمین اختلاف کیا ہے کہ کوئی شخص تقلید کرے اپنے ہدی کی تو اوسکا قصد نہو حج یا عمرہ کا تو وہ محرم ہوگا یا نہین مالک نی جواب دیا کہ ہم اس مسئلہ مین ام المومنین عایشہ رض کی قول کو لیتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہدی روانہ کی اور آپ ٹہرے رہے سو آپ پر کوئی چیز حرام نہین ہوئی حلال چیزون مین سی یہانتک کہ ہدی ذبح ہوگئی **ما تفعل الحایض فی الحج** جس عورت کو حج مین حیض آجاوی اوسکا بیان **عن نافع ان**

جس عورت کو حج مین حیض آجاوے اوسکا بیان

عبد اللہ بن عمر کان یقول المرأۃ الحایض اذا قدمت تھل بالحج او العمرۃ انہا تفعل بحجہا او عمرتہا اذا ارادت ولکن لا تطوف بالبیت ولا بین الصفا والمروۃ وہی تشہد المناسک کلہا مع الناس غیر انہا لا تطوف بالبیت ولا بین الصفا والمروۃ ولا تقرب المسجد حتی تطہر **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رض کہتے تہے جو عورت احرام باندہے ہو حج یا عمرہ کا پہر اوسکو حیض آجاوی تو وہ لبیک کہا کرے جب اوسکا جی چاہی اور طواف نہ کرے اور سعی نہ کرے صفا مروہ کے درمیان مین باقی سب ارکان ادا کرے لوگون کی ساتہ فقط طواف اور سعی نہ کرے اور مسجد مین نہ جاوی جب تک پاک نہو **ف** اصل طواف ممنوع ہے کیونکہ اوسمین مسجد مین جانا ہوتا ہے اور سعی ممنوع نہین ہے اسلیئے کہ سعی کیواسطے طہارت شرط نہین ہے مگر حائض سعی اسواسطے نہ کرے کہ طواف پر مقدم کرنا سعی کا درست نہین **العمرۃ فی اشہر الحج** حج کی مہینون مین عمرہ کرنیکا بیان

حج کی مہینون مین عمرہ کرنیکا بیان

عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر ثلثا عام الحدیبیۃ وعام القضیۃ وعام الجعرانۃ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی تین عمرہ ادا کئے ایک حدیبیہ کی سال اور ایک عمرہ قضا اور ایک عمرہ جعرانہ **عن عروۃ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یعتمر الا ثلثا احدہن فی شوال واثنتین فی ذی القعدۃ** **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی نہین عمرہ کیا مگر تین بار ایک شوال مین اور دو ذیقعدہ مین **عن عبد الرحمن بن حرملۃ الاسلمی ان رجلا سال سعید بن المسیب فقال اعتمر قبل ان احج فقال سعید نعم قد اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یحج** **ترجمہ** عبد الرحمن بن حرملہ اسلمی سی روایت ہی کہ ایک شخص نی پوچہا سعید بن المسیب سے کہ مین عمرہ کرون قبل حج کے اونہون نی کہا ہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی عمرہ کیا

قبل حج کے عن سعید بن المسیب ان عمر بن ابی سلمۃ استاذن عمر بن الخطاب ان یعتمر فی شوال فاذن لہ فاعتمر ثم قفل الی
اھلہ ولم یحج ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ عمر بن ابی سلمہ نے اجازت مانگی حضرت عمر رضہ سے عمرہ کرنیکے شوال مین تو
اجازت دی آپنی تو وہ عمرہ کرکے لوٹ آئی اپنی گہر کو اور حج نہ کیا **ف م** حج کے مہینون مین عمرہ کرنا ایام جاہلیت مین
لوگ بُرا سمجھتے تھے یہ بات اخیر ہُوے ابن حبان نی ابن عباس سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی عمرہ کیا ذی الحجہ مین
تاکہ مشرکین کی مخالفت ہو **قطع التلبیۃ فی العمرۃ** عمرہ مین لبیک کب موقوف کری **عن** عروۃ بن الزبیر انہ
کان یقطع التلبیۃ فی العمرۃ اذا دخل الحرم ترجمہ عروہ بن الزبیر رضہ لبیک موقوف کرتی تہی عمرہ مین جب داخل
ہوجاتی حرم مین کہا مالک نی جو شخص عمرہ کا احرام تنعیم سی باندہی وہ لبیک ہوقوف کرے جب تک خانہ کعبہ نہ دیکھے
کہا یحیے نے سوال ہوا مالک سی کہ جو شخص احرام باندہے عمرہ کا میقات سے اور وہ مدینہ یا اور کسی شہر کا رہنی والا
ہے تو لبیک کب موقوف کرے مالک نی جواب دیا کہ جو شخص میقات سے احرام باندہے وہ زمین حرم مین داخل
ہوتی ہے لبیک موقوف کردیوے اور مجھے عبداللہ بن عمر سے ایسا ہی پہونچا وہ ایسا ہی کرتی تہی **اجماع**
فی التمتع تمتع کا بیان **عن** محمد بن عبداللہ بن الحارث بن نوفل بن عبدالمطلب انہ سمع سعد ابن ابی وقاص
والضحاک بن قیس عام حج معویۃ بن ابی سفیان وھما یذکران التمتع بالعمرۃ الی الحج فقال الضحاک بن قیس لا یصنع ذلک
الا من جھل امر اللہ فقال سعد بئسما قلت یا ابن اخی فقال الضحاک فان عمر بن الخطاب قد نھی عن ذلک
فقال سعد قد صنعھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصنعناھا معہ ترجمہ محمد بن عبداللہ بن الحارث سی روایت ہی انہون نے
سُنا سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس سے جس سال معویہ بن ابی سفیان نی حج کیا ہے اور وہ دونون ذکر
کررہے تہے تمتع کا تو ضحاک بن قیس نے کہا کہ تمتع وہی کریگا جو خدا کے احکام سی ناواقف ہو سعد نی کہا بُری بات کہی
تمنے اے بھتیجے میرے ضحاک نی کہا کہ عمر بن الخطاب رضہ نی منع کیا تمتع سے سعد نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نی اوسکو کیا اور ہمنے بہی آپکی ساتہ کیا **ف م** بعض کہتی ہین کہ حضرت عمر نے تمتع کو مکروہ جانا اس سبب سے کہ
حج کے قرب مین آدمی کا لذت اوٹہانا عورتون سی اور زینت کرنا بُرا سمجھا اور بعضون نی کہا کہ مراد حضرت عمر رضہ کے
تمتع سے یہ تہے کہ حج کو فسخ کرکے عمرہ سے بدلدے اور بعضون نی کہا کہ مراد اشہر حج مین عمرہ کرنا ہے بہرحال اس ممانعت کے
کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی اگر تمتع سے یہی تمتع عرفی مراد ہو یعنی عمرہ کرکے احرام کہولڈالنا اور مکہ مین ٹہرے رہنا
پہر آٹہوین تاریخ مکہ سے احرام حج کا باندہنا اور دلیل اس امر کی کہ مراد تمتع سے یہ ہے تمتع عرفی تہا نہ فسخ حج وہ ہے جو صحیح
مسلم مین ہی کہ عمر رضہ نی کہا مینے جانا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکی اصحاب نے تمتع کیا ہے اور ظاہر ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور آپکی اصحاب نی یہی تمتع عرفی کیا تہا پس حضرت عمر نے جو اس سے منع کیا اسکی وجہ یہی معلوم ہوتی ہی کہ انہون نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی اسکا ناسخ سُنا ہوگا جیسے متعہ نسا کو منع کیا اسلیئی کہ اوسکی علت منسوخ ہوگئی تہی واللہ اعلم

اس حدیث سی یہ بہی معلوم ہوا کہ سعد بن وقاص رض نی حضرت عمر کے ممانعت کا خیال نہ کیا اور یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکو کیا ہی تو معلوم ہوا کہ جس فعل کا جواز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی ثابت ہو اور کوئی مجتہد یا مشایخ یا عالم کیسے ہی بڑے درجہ کا ہو اوسکو منع کرے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی ممانعت ثابت ہو اور وہ جایز رکہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تقلید کرنا چاہیئے اور اوس مولوی یا مشایخ یا مجتہد کی کلام کو ترک کرنا چاہیئے اسواسطے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطا سی معصوم تہی اور وہ خطا سے معصوم نہین ہے اس فائدہ کو یاد رکہنا چاہیئے

عن عبد اللہ بن عمر انہ قال واللہ لان اعتمر قبل الحج واھدی احب الی من ان اعتمر بعد الحج فی ذی الحجۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض کہتی تہی قسم خدا کی مجہکو قبل حج کے عمرہ کرنا اور ہدی لیجانا بہتر معلوم ہوتا ہے اس بات سی کہ عمرہ کرون بعد حج کے ذے الحجہ مین عن عبد اللہ بن عمر انہ کان یقول من اعتمر فی شہر الحج فی شوال او ذی القعدۃ او ذی الحجۃ قبل الحج ثم اقام بمکۃ حتی یدرک الحج فھو متمتع ان حج وعلیہ ما استیسر من الھدی فان لم یجد فصیام ثلثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجع ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض کہتے تہے جس شخص نی عمرہ کیا حج کے مہینون مین شوال یا ذیقعدہ یا ذی حجہ مین قبل حج کے پہر ٹہہرا رہا مکے مین یہانتک کہ پالیا اوسنی حج کو تو اوسنی تمتع کیا اگر حج کرے اوپر اوسکے ہدی لازم ہے جیسے میسر ہو اگر ہدی نہ میسر ہو تو تین روزے حج مین رکہی اور سات روزے جب حج سے لوٹی تو رکہے

کہا مالک نی یہ جب ہی کہ عمرہ کرکے مکہ مین ٹہہرا رہے حج تک پہر حج کرے کہا مالک نی ایک شخص مکہ کا باشندہ تہا اب وہ کہین اور جا کر رہا پہر شہر حج مین عمرہ کرنیکو آیا اور عمرہ کرکے وہان ٹہہرا رہا پہر حج کیا تو وہ متمتع ہوگا اوسپر ہدی واجب ہے اگر ہدی نہ مل سکی تو روزے رکہی اور اوسکا حکم مکہ والونکا سا نہوگا ف م کیونکہ مکہ والون کو متمتع جانا نہین فرمایا اللہ تعالی نی ذلک لمن لم یکن اہلہ حاضری المسجد الحرام یہ تمتع اوسکو درست ہی جسکا گہر بار مسجد الحرام مین نہو کہا مالک نی ایک شخص اور ملک والا عمرہ کا احرام باندہ کر حج کے مہینون مین مکہ آیا اور اوسکی نیت مکہ مین رہنے کی ہے تاکہ حج بہی کرے کیا وہ متمتع ہے بولے ہان وہ متمتع ہے اہل مکہ کے مثل نہین ہوسکتا اگرچہ اوسنی مکہ مین اقامت کی نیت کی کیونکہ وہ جب مکہ مین آیا تہا تو وہان کا رہنی والا نہ تہا پس اوسپر ہدی یا روزے واجب ہونگے اور اس شخص نے جو مکہ مین رہنی کا ارادہ کیا ہے تو اوسکا حال معلوم نہین کہ آیندہ کیا امر پیدا ہو سکتا ہے وہ اہل مکہ مین سی نہین ہوسکتا عن یحیی بن سعید انہ سمع سعید بن المسیب یقول من اعتمر فی شوال او ذی القعدۃ او ذی الحجۃ ثم اقام بمکۃ حتی یدرک الحج فھو متمتع ان حج وعلیہ ما استیسر من الھدی فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجع ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے انہون نی سنا سعید بن المسیب سے کہتے تہے جسنے عمرہ کیا شوال یا ذیقعدہ یا ذی حجہ مین پہر مکہ مین ٹہیرا رہا یہانتک کہ حج پایا تو وہ متمتع ہی اگر حج کرے اوسپر ہدی لازم ہوگی اگر میسر ہے اور نہ تین روزے حج مین اور سات جب لوٹے رکہنا ہونگے فالا یجب فیہ التمتع جس صورتین آدمی متمتع نہو اوسکا بیان

کہا مالک نی جس شخص نی عمرہ کیا شوال یا ذیقعدہ یا ذیحجہ مین پہر لوٹ آیا اپنے ملک کو پہر حج کیا اوسی سال جاکر تو اوسپر ہدی لازم نہوگے کیونکہ وہ متمتع نہین ہے بلکہ ہدی اوسی پر لازم ہے جو حج کے مہینون مین عمرہ کرکے مکہ مین ٹہرا رہے حج تک پہر حج کرے کہا مالک نی جو شخص اور ملک مین سی آنکر مکہ مین رہنی لگا پہر اوسنی حج کے مہینون مین عمرہ کیا بعد اوسکے حج کیا تو وہ متمتع نہوگا نہ اوسپر ہدی ہے نہ روزے نہین بلکہ وہ اہل مکہ کے مانند ہے جب وہان رہنا اوسنی اختیار کیا کہا یحییٰ نی سوال ہوا امام مالک سی کہ ایک شخص مکہ کا باشندہ جہاد کی واسطے یا اور کسیکام کو سفر مین گیا پہر لوٹ کر مکہ مین آیا اور اوسکی نیت وہین رہنی کی ہی خواہ اوسکی گہر والے وہان ہون یا نہون اور وہ عمرہ کا احرام باندہ کر حج کے مہینون مین گیا ہے پہر اوسنی بعد عمرہ کے وہین حج بہی کیا برابر ہے کہ اوسنی عمرہ کا احرام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی میقات ہی باندہا یا اور کسی میقات سی تو وہ متمتع ہے یا نہین امام مالک نی جواب دیا کہ وہ متمتع نہین ہے اور اوسپر ہدی یا روزے واجب نہین کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اپنی کتاب مین ذلک لمن لم یکن اہلہ حاضری المسجد الحرام ف م یعنی یہ تمتع اوس شخصکو درست ہے جو مکہ کا رہنی والا نہو جامع ما جاء فی العمرۃ عمرہ کے متفرق حدیثون کا بیان

عمرہ کی متفرق حدیثون کا بیان

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما بینہما والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ

ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک عمرہ سی لیکر دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے اون گناہونکا جو اون دونونکے بیچ مین ہون اور حج مبرور کا کوی بدلہ نہین ہے سوا جنت کے ف م ابن عبدالبر نے کہا حج مبرور وہ ہے جسمین ریا اور فریب اور فسق و فجور اور فحش باتین نہون اور حلال مال سی کیا جاوے اور بعضون نے کہا حج مبرور حج مقبول کو کہتے ہین علامت اوسکی یہ ہے کہ بعد حج کے وہ آدمے پہلے سے بہتر ہوجاوے اور پہر گناہون مین نہ پہنسے عن ابی بکر بن عبدالرحمن یقول جاءت امراۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی کنت تجہزت للحج فاعترض لی فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمری فی رمضان فان عمرۃ فیہ حجۃ

ترجمہ ابوبکر بن عبدالرحمن سی روایت ہی کہتی تہی ایکعورت آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ مینی تیاری کی تہی حج کی پہر کوئی عارضہ مجہکو ہوگیا تو حج ادا نکر سکی آپنے فرمایا رمضان مین عمرہ کرلے کیونکہ ایک عمرہ رمضان مین ایک حج کے برابر ہے عن عبداللہ بن عمران عمر بن الخطاب

قال افصلوا بین حجکم وعمرتکم فان ذلک اتم لحج احدکم وانتم لعمرۃ ان یعتمر فی غیر اشہر الحج

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت عمر رضہ فرماتی تہی جدائی کرو حج اور عمرہ مین تاکہ حج بہی پورا ادا ہو اور عمرہ بہی پورا ادا ہو اور وہ اسطرح کہ عمرہ حج کے مہینون مین نہ کرے بلکہ اور دنون مین کرے ف م حج کے تین مہینے ہین شوال ذیقعدہ ذیحجہ عن مالک انہ بلغہ ان عثمان بن عفان کان اذا اعتمر لم یحطط عن راحلتہ حتی یرجع

ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عثمان بن عفان رضہ جب عمرہ کرتے تو کبہی اپنی اونٹ سی نہ اوترتے یہانتک کہ لوٹ آتی مدینہ کو ف م اسواسطے کہ اونکے نزدیک بہی تمتع منع تہا یا یہہ کہ امور خلافت کی وجہ سے مکہ مین

ٹھیرنیکے مہلت نہ تہی (زرقانی) **کہا** مالک نی عمرہ سنت ہی اور ہمنے کسے مسلمانکو نہین دیکہا جو اوسکے ترک کی اجازت دیتا ہو **ف م** ابوحنیفہ کا بہی یہی قول ہی اور شافعی اور احمد کے نزدیک عمرہ واجب ہے **کہا** مالک نی ہمارے نزدیک کسیکو درست نہین ہے کہ ایکسال مین کئی بار عمرہ کرے **ف م** اور جمہور علما کا مذہب اسکی خلاف ہی وہ کہتی ہین سال مین جتنی بار چاہے عمرہ کرے ابن عبدالبر نی کہا کہ جس شخص نی عمرہ ایکسال مین کئی بار مکروہ کہا ہی اوسکی کوئی دلیل مین کتاب اور سنت سی نہین پاتا **کہا** مالک نی اگر کسی شخص نی عمرہ کے احرام مین جماع کیا اپنی عورت سی تو اوسپر ہدی لازم ہے اور اوس عمرہ کی قضا واجب ہے تو جو عمرہ جماع سے فاسد ہوا ہے اوسکو پورا کرکے فوراً قضا شروع کرے اور عمرہ قضا کا احرام وہین سی باندہے جہان سے اوس عمرہ کا احرام باندہا تہا جسکو فاسد کردیا البتہ جس صورت مین کہ اوس عمرہ کا احرام میقات سی پہلے باندہا تہا تو اس عمرہ کا احرام میقات سی باندہنا کافی ہی **کہا** مالک نی جو شخص مکہ مین داخل ہوا عمرہ کا احرام باندہکر اور اوسنی طواف کیا اور سعی کی صفا مروہ مین جنابت سے یا بی وضو ہوکر جماع کیا اپنے عورت سے بہولکر پہر یاد آیا تو وہ غسل یا وضو کرکے دوبارہ طواف اور سعی کرے اور دوسرا عمرہ قضا کرے اور ہدی دیوے اور اگر عورت بہی احرام باندہے تہے تو اوسکا حکم بہی مثل مرد کی ہے **کہا** مالک نی تنعیم سے عمرہ باندہنا افضل ہے لیکن جسکا جی چاہے حرم سے باہر جاکر عمرہ کا احرام باندہ لیوے یہ کافی ہے لیکن افضل یہ ہے کہ اوس میقات سی عمرہ کا احرام باندہے جہان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی مقرر کیا ہے اور وہ دور ہے تنعیم سے **ف م** جیسے جعرانہ اور حدیبیہ

نکاح المحرم — محرم کے نکاح کا بیان

عن سلیمان بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا رافع مولاہ ورجلا من الانصار فزوجاہ میمونۃ بنت الحارث ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ قبل ان یخرج **ترجمہ** سلیمان بن یسار سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اپنی مولی ابورافع اور ایک شخص انصاری کو بہیجا اون دونون نے نکاح کردیا اونکا میمونہ بنت حارث سی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تہے قبل نکلنے کے **ف م** تو نکاح کیا اون سے حالت احلال مین نہ احرام مین ترمذی اور ابن خزیمہ نے ابورافع سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے نکاح کیا اور وہ حلال تہی اور زفاف کیا اون سے اور آپ حلال تہی اور مین اون دونون مین سفیر تہا ابن عبدالبر نے کہا کہ حالت احلال مین نکاح ہونیکی روایت متواتر ہے ابورافع اور سلیمان بن یسار اور یزید بن الاصم نے ایسا روایت کیا لیکن ابن عباس نے روایت کیا کہ نکاح کیا آپنے میمونہ سے حالت احرام مین سعید بن المسیب نے کہا کہ یہ وہم ہے ابن عباس سے اگرچہ میمونہ اونکے خالہ تہین **عن** نبیہ بن وہب اخی بنی عبد الدار ان عمر بن عبید اللہ ارسل الی ابان بن عثمان وابان یومئذ امیر الحاج وہما محرمان انی قد اردت ان انکح طلحۃ بن عمر ابنۃ شیبۃ بن جبیر فاردت ان تحضر ذلک فانکر ذلک علیہ ابان وقال سمعت عثمان بن عفان یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا ینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب **ترجمہ** نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمر بن عبید

محرم کے نکاح کا بیان

نے بھیجا اونکو ابان بن عثمان کی پاس اور ابان اون دونون مین امیر تھی حاجیون کے اور دونو احرام باندھے
ہوئے تھے کہلا بھیجا کہ مین چاہتا ہون کہ نکاح کرون طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کے بیٹے سے سو تم بھی آؤ ابان نے
اسپر انکار کیا اور کہا کہ سنا مینے عثمان بن عفان رضہ سے اونہون نی کہا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے آپ نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ غیر کا اور نہ پیام بھیجے نکاح کا **عن** ابی عطفان بن طریف المری ان ابا
طریفا تزوج امراۃ وھو محرم فرد عمر بن الخطاب نکاحہ **ترجمہ** ابو عطفان بن طریف سے روایت ہی کہ اونکی باپ
طریف نی نکاح کیا ایک عورت سے احرام مین تو ابطال کر دیا اوسکو حضرت عمر رضہ نے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر
کان یقول لا ینکح المحرم ولا یخطب علی نفسہ ولا علی غیرہ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضہ کہتے تھے
نہ نکاح کرے محرم اور نہ پیام بھیجے اپنا اور نہ غیر کا **عن** مالک انہ بلغہ ان سعید بن المسیب و سالم بن عبد اللہ و سلیمان
بن یسار سئلوا عن نکاح المحرم فقالوا لا ینکح المحرم ولا ینکح **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ سعید
بن المسیب اور سالم بن عبد اللہ اور سلیمان بن یسار سے سوال ہوا محرم کے نکاح کا تو اون سبھون نے کہا کہ محرم
نہ نکاح کرے اپنا نہ پرایا کہا مالک نی محرم اپنے عورت سے رجعت کر سکتا ہے اگر چاہے جب وہ عورت عدت
مین ہو **حجامۃ المحرم** محرم کو پچھنے لگانیکا بیان **عن** سلیمان بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو
محرم فوق راسہ وھو یومئذ بلحیی جمل موضع بطریق مکۃ **ترجمہ** سلیمان بن یسار
سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی احرام مین اپنے سر پر لحیی جمل مین جو ایک مقام ہے
مکہ کی راہ مین **عن** نافع عن عبد اللہ بن عمر انہ کان یقول لا یحتجم المحرم الا ان یضطر الیہ مما لا بد منہ **ترجمہ**
نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے محرم پچھنے نہ لگاوے مگر جب لاچار ہووی کسی ضرورت سے
مالک نے بھی ایسا ہی کہا **ما یجوز للمحرم اکلہ من الصید** جس شکار کا محرم کو کھانا درست ہے
اور کا بیان **ف م** محرم کو شکار کرنا خشکے کا ممنوع ہے اسیطرح شکار کو بتانا یا اوسکے قتل مین اعانت
کرنا فرمایا اللہ جل جلالہ نے وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما حرام ہے تمپر شکار کرنا خشکے کا جب تک تم احرام
باندھے ہو اور فرمایا ولا تقتلوا الصید وانتم حرم متمار و شکار کو جب تک تم احرام باندھے ہو لیکن
دریا کا شکار درست ہی **عن** ابی قتادۃ الانصاری انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کانوا ببعض طریق مکۃ
تخلف مع اصحاب لہ محرمین وھو غیر محرم فرای حمارا وحشیا فاستوی علی فرسہ فسال اصحابہ ان یناولوہ سوطہ
فابوا علیہ فسالہم رمحہ فابوا فاخذہ ثم شد علی الحمار فقتلہ فاکل منہ بعض اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وابی بعضہم فلما ادرکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالوہ عن ذلک فقال انما ھی طعمۃ
اطعمکموھا اللہ **ترجمہ** ابو قتادہ انصاری سے روایت ہی کہ وہ ساتھ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

محرم کو شکار کرنا خشکے کا ممنوع ہے اور دریا کا نہیں

سوا ایک رستی مین مکہ کے پیچھے رہ گئے اپنے چند ساتھیون کے ساتہ جو احرام باندہے تہی لیکن ابو قتادہ احرام نہین باندہے تہے انہون نی ایک گورخر دیکہا تو اپنے گہوڑے پر سوار ہوئے اور ساتھیون سی کوڑا مانگا انہون نے انکار کیا پہر برچہہ مانگا انہون نی انکار کیا آخر انہون نی خود برچہہ لیکر حملہ کیا گورخر پر اور قتل کیا اوسکو بعض صحابہ نے وہ گوشت کہایا اور بعضون نی انکار کیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے تو آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا وہ ایک کہانا تہا جو کہلاتا تاکو اللہ جل جلالہ **ف م** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو اوس شکار کا گوشت کہانا درست ہے جسمین اوسنی شرکت اور اعانت نہ کی ہو ورنہ حرام ہوگا **عن** ہشام بن عروۃ عن ابیہ ان الزبیر بن العوام کان یتن ود صفیفا الظباء فی الاحرام قال مالک والصفیف القدید **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ زبیر بن العوام رضہ ناشتہ کرتے تہی ہرن کی بہونے گوشت کا جسکو قدید کہتی ہین احرام مین **ف م** قدید اوس گوشت کو کہتے ہین جو نمک لگاکر دہوپ مین خشک کیا جاوے یا آگ پر (زرقانی) **عن** عطاء بن یسار عن ابی قتادۃ فی الحمار الوحشی مثل حدیث ابی النضر الا ان فی حدیث زید بن اسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھل معکم من لحمہ شیء **ترجمہ** عطاء بن یسار نی ابو قتادہ کی حدیث گورخر کے مارنیکے ویسا ہی روایت کی جیسے اوپر بیان ہوئے مگر اس حدیث مین اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی پوچہا کیا اوس گوشت مین سی کچہ تمہارے پاس باقی ہے **ف م** صحیحین مین ہے کہ اوسکی ران موجود تہی آپنی اوسمین سے کہایا **عن** ابہزی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یرید مکۃ وھو محرم حتی اذا کان بالروحاء اذا حمار وحشی عقیر فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعوہ فانہ یوشک ان یاتی صاحبہ فجاء ابہزی وھو صاحبہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ شانکم ھذا الحمار فامر ابا بکر فقسمہ بین الرفاق ثم مضی حتی اذا کان بالاثابۃ بین الروثیۃ والعرج اذا ظبی حاقف فی ظل وفیہ سہم فزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر رجلا یقف عندہ لا یرینہ احد من الناس حتی یجاوزہ **ترجمہ** زید بن کعب بہزی سی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے مکہ کے قصد سے احرام باندہے ہوئے جب روحا مین پہونچے (روحا ایک موضع ہی درمیانین مکہ اور مدینہ کے) تو ایک گورخر زخمی دیکہا تو بیان کیا یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا اوسکو پڑا رہنے دو اوسکا مالک آجاویگا اتنی مین بہزی آیا وہ ہے اوسکا مالک تہا وہ بولا اے رسول اللہ اس گورخر کے آپ مختار ہین آپنی ابوبکر رضہ کو حکم کیا انہون نے اوسکا گوشت تقسیم کیا سب ساتھیون کو پہر آپ آگے بڑہے جب اثابہ مین پہونچے درمیان مین روثیہ اور عرج کے (اثابہ اور روثیہ اور عرج سب مقامون کے نام ہین) تو دیکہا کہ ایک ہرن اپنا سر جہکائے ہوئے سایے مین کہڑے ہے اور ایک تیر اوسکو لگا ہوا ہے تو کہا بہزی سے کہ فرمایا رسول اللہ

کر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ کھڑا رہے اوسکے پاس تاکہ کوئی اوسکو نہ چھیڑے یہانتک کہ لوگ آگی بڑھجاوین

عن ابی ھریرۃ انہ اقبل من البحرین حتی اذا کان بالربذۃ وجد کبا من اھل العراق محرمین فسالوہ عن لحم صید

وجدوہ عند اھل الربذۃ فامرھم باکلہ قال ثم انی شککت فیما امرتھم بہ فلما قدمت المدینۃ ذکرت

ذلک لعمر بن الخطاب فقال ماذا امرتھم بہ قال امرتھم باکلہ فقال عمر لو امرتھم بغیر ذلک

لفعلت بک بتواعدہ ترجمہ ابوہریرہ رضہ جب آئے بحرین سی توجب پہونچے ربذہ مین چند سوار ملے عراق کے احرام باندہی ہوئے

تو پوچھا انہون نی ابوہریرہ رضہ سے شکار کے گوشت کا حال جو ربذہ والون پاس تہا ابوہریرہ نے اونکو کہانی کی

اجازت دی پہر کہا کہ مجھکو شک ہوا اس حکم مین توجب آیا مین مدینہ کو ذکر کیا مینے عمر بن الخطاب رضہ سے حضرت عمر نے

پوچھا تمنے کیا حکم دیا اونکو مینے کہا کہ مینے حکم دیا کہا نیکا حضرت عمر نے کہا اگر تم اونکو کچھ اور حکم دیتے تو مین تمہارے ساتہ

ایسا کرتا یعنے ڈانٹی لگے عن سالم بن عبد اللہ انہ سمع ابا ھریرۃ یحدث عبد اللہ بن عمر انہ مر بہ قوم محرمون

بالربذۃ فاستفتوہ فی لحم صید وجدوا ناسا حلۃ یاکلونہ فافتاھم باکلہ قال ثم قدمت المدینۃ علی عمر بن

الخطاب فسالتہ عن ذلک فقال بما افتیتھم قال فقلت افتیتھم باکلہ قال فقال عمر لو افتیتھم

بغیر ذلک لاوجعتک ترجمہ سالم بن عبد اللہ نی سنا ابوہریرہ رضہ سے وہ کہتے تہے عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہ مجھکو ملی

کچھ لوگ احرام باندہے ہوئے ربذہ مین تو پوچھا انہون نی شکار کے گوشت کو جو حلال لوگون کی پاس ہوا وہ کہا

ہون اوسکو ابوہریرہ نے اونکو کہانی کی اجازت دی کہا ابوہریرہ نے جب مین آیا مدینہ کو حضرت عمر پاس مین نے

اوسسے بیان کیا انہون نی کہا تو نے کیا فتوے دیا مینے کہا مینے فتوے دیا کہا نیکا حضرت عمر نے کہا اگر تو اور کسی

بات کا فتوے دیتا تو مین تجھی سزا دیتا عن کعب الاحبار انہ اقبل من الشام فی رکب محرمین حتی اذا کانوا ببعض

الطریق وجدوا لحم صید فافتاھم کعب باکلہ قال فلما قدموا المدینۃ علی عمر بن الخطاب ذکروا ذلک لہ قال من افتاکم بھذا

قالوا کعب قال فانی قد امرتہ علیکم حتی ترجعوا ثم لما کانوا ببعض طریقھم مکذرت بھم رجل من جراد فافتاھم کعب ان یاخذوہ و

یاکلوہ قال فلما قدموا علی عمر بن الخطاب ذکروا ذلک لہ قال وما حملک علی ان افتیتھم بھذا فقال ھو من صید البحر فقال وما یدریک

فقال یا امیر المؤمنین والذی نفسی بیدہ ان ھی الا نثرۃ حوت ینثرہ فی کل عام مرتین ترجمہ کعب الاحبار جب آئے شام سی

تو چند سوار اونکی ساتہ تہے احرام باندہے ہوئے رستی مین انہون نے شکار کا گوشت دیکہا تو کعب الاحبار نے اونکو

کہانے کی اجازت دی جب مدینہ مین آئی تو انہون نے حضرت عمر رضہ سے بیان کیا آپنے کہا تمہین کسنی فتوے

دیا بولے کعب نے حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ مینی کعب کو تمہارے اوپر حاکم کیا یہانتک کہ تم لوٹو پہر ایک روز رکہ کی راہ

مین ٹڈیون کا جہنڈ ملا کعب نے فتوے دیا کہ پکڑ کر کہاوین جب وہ لوگ حضرت عمر رضہ پاس آئی اونسی بیان کیا آپنی

کعب سے پوچھا کہ تمنے یہ فتوے کیسے دیا کعب نے کہا کہ ٹڈی دریا کا شکار ہے حضرت عمر نے کہا کیونکر کعب نے کہا ای امیر المومنین

قسم اوس ذات کی جسکی قبضے مین میری جان ہے کہ مٹڈی ایک مچھلے کی جہینک سے نکلتے ہے جو ہر سال مین دو بار
جہینکتے ہے **ف م** ابن ماجہ نے مرفوعًا انس سی اور ابو داود ترمذی نی ابو ہریرہ سے ایسا ہی روایت کیا
ہے لیکن یہ روایت ضعیف ہی اسواسطے اکثر علما کے نزدیک مٹڈی کا شکار احرام مین درست نہین ہے اور جو کریگا
تو کفارہ لازم ہوگا **کہا** یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ راہ مین جو گوشت شکار کا ملے محرم اوسکو خرید کرسکتا ہی یا نہین
تو انہون نی جواب دیا کہ جو شکار حجاج کیواسطے کیا جاوے تو مین اوسکو مکروہ جانتا ہون البتہ اگر محرم کیواسطے
شکار نہ کیا ہو لیکن اوسکو ملجاوے تو اوسکے خریدنی مین کچھ حرج نہین ہے **کہا** مالک نی اگر کسی شخص نے احرام باندہا
اور اوسکے پاس شکار کا جانور ہے جو اوسنی پکڑا ہے یا مول لیا ہے تو کچھ ضرور نہین کہ اوسکو چھوڑ دیوے بلکہ
اوسکو اپنے گھر مین رکھہ جاوے **کہا** مالک نی مچھلیون کا شکار دریا اور تالابون مین محرم کیواسطے حلال ہی

جس شکار کا محرم کو کھانا درست نہین ہی اوسکا بیان

مالا یجوز للمحرم اکلہ من الصید جس شکار کا محرم کو کھانا درست نہین ہے اوسکا بیان **عن الصعب بن جثامۃ**
اللیثی انہ اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمارا وحشیا وھو بالابواء او بودان فردہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی وجھی قال انا لم نردہ علیک الا انا حرم
ترجمہ صعب بن جثامہ لیثی سی روایت ہی کہ انہون نی تحفہ بھیجا ایک گورخر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ابواء
ابواء یا ودان مین ہتی (دونو مقامون کے نام ہین) آپنے پھیر دیا صعب کہتے ہین جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے میرے چہرہ کا حال دیکھا (یعنے پھیر دینے کے وجہ سے مجھکو ملال ہوا آپنے چہرہ کا حال دیکھکر دریافت کرلیا) تو آپنی
فرمایا کہ ہمنے اسواسطے پھیر دیا کہ ہم احرام باندہے ہین **ف م** اور محرم کو صید کا گوشت کھانا حرام ہے مطلقًا
بعض علما کے نزدیک اور جمہور علما کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم کیواسطے شکار کیا جاوے اور ابو حنیفہ کے
نزدیک جب حرام ہے کہ محرم کے حکم یا شرکت یا اعانت سی اوسکا شکار ہوا ہو (زرقانی) **عن عبد اللہ بن عامر بن**
ربیعۃ قال رایت عثمان بن عفان بالعرج وھو محرم فی یوم صائف قاعطی وجھہ بقطیفۃ ارجوان ثم اتی بلحم
صید فقال لاصحابہ کلوا فقالوا اولا تاکل انت فقال انی لست کھیئتکم انما صید من اجلی
ترجمہ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سی روایت ہی کہ مینے دیکھا عثمان بن عفان رضہ کو عرج مین گرمی کے روز انہون نے ڈہانپ لیا تہا منہ انپا
سرخ کمل سے اتنے مین شکار کا گوشت آیا تو انہون نی اپنی ساتہیون سے کہا کہاؤ انہون نی کہا آپ نہین کہاتے
آپنے فرمایا مین تمہاری مثل نہین ہون میری واسطی تو شکار ہوا ہے **ف م** کیونکہ حضرت عثمان رضہ اون دنون
مین خلیفہ تہے اس اثر سے معلوم ہوا کہ جس محرم کے واسطے شکار کیا جاوی اوسکو کھانا اوسکا درست نہین لیکن اور نکے
درست ہی اور بعضون کی نزدیک اونکو بہی درست نہین ہی **عن عروۃ الزبیر عن عایشۃ ام المومنین انہا قالت لہ یا ابن**
اختی انما ھو عشر لیال فان تخلج فی نفسک شیء فدعہ تعنی اکل لحم الصید ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ

نے فرمایا عروہ بن الزبیر سے کہ اے بیٹے میرے بہائی کے یہ دس راتین ہین احرام کی اگر تیرے جی مین شک ہو تو بالکل
جہوڑدے شکار کا گوشت **ف م** یعنے اگر شکار کی حلت یا حرمت مین شک ہو اوس صورت مین سہل طریقہ یہ ہے
کہ کچہ بہت دن نہین اگر چاند ذیحجہ کا دیکہتے ہے احرام باندہا ہو تو دس دن تک پرہیز کرنا کافی ہی کیونکہ دستور مین تاریخ
ذیحجہ کے احرام کہل جاتا ہے اگر آٹہوین ذیحجہ سے احرام باندہے تو تین ہی روز ہین **کہا** مالک نی اگر کسے محرم کیواسطے شکار
کیا جاوے اور وہ اوسکو یہ جانکر کہاوی کہ میرے واسطے شکار کیا گیا ہے تو اوسپر اوسکی جزا لازم ہے **کہا** یحیے نے سوال ہوا
امام مالک سی کہ ایک شخص مضطر ہو جاوے اس وجہ کہ مردہ اوسپر حلال ہو جاوے اور وہ احرام باندہے ہو تو شکار کرکے کہاوے
یا مردہ کہاوے امام مالک نی جواب دیا کہ مردہ کہاوی کیونکہ اللہ جل جلالہ نے محرم کو شکار کے رخصت نہین دی کسی حال
مین اور مردہ کہانی کے رخصت دی ہے بروقت ضرورت کے **کہا** مالک نی محرم نے جس شکار کو مارا یا ذبح کیا تو اوسکا
کہانا کسیکو درست نہین نہ محرم کو نہ حلال کو اسلیئے کہ وہ مذبوح نہین ہوا برابر ہے کہ بہولے سے مارا ہو یا قصد سے
کسے صورت مین درست نہین **کہا** مالک نی مینی یہ مسئلہ بہت لوگون سے سنا ہے **کہا** مالک نی جو شخص شکار
مارکر کہالی تو اوسپر ایک ہی کفارہ ہوگا مثل اوس شخص کی جو شکار مارے لیکن کہاوے نہین **امر الصید**
فی الحرم حرم کے شکار کا بیان **کہا** مالک نی جو جانور شکار کیا جاوے حرم مین یا کتا شکاری جانور پر
حرم مین چہوڑا جاوی لیکن وہ حل مین جاکر اوسکو مارے تو وہ شکار کہانا حلال نہین ہے اور جسنی ایسا کیا اوسپر
جزا لازم ہے لیکن جو کتا حل مین شکار پر چہوڑے اور وہ اوسکو حرم مین لیجاکر مارے اوسکا کہانا درست نہین مگر
جزا لازم ہوگے الا اوس صورت مین کہ اوسنی حرم کے قریب کتے کو چہوڑا ہو اس صورت مین جزا لازم ہوگی
الحکم فی الصید شکار کے جزا کا بیان **کہا** مالک نی فرمایا اللہ جل جلالہ نی ای ایمان والو مت مارو
شکار جب تم احرام باندہے ہو اور جو کوئی تم مین سے قصداً شکار مارے تو اوسپر جزا ہے اوسکے مثل جانور کے
حکم کردین اسکا دو پرہیزگار شخص خواہ وہ جزا ہدی ہو جو کعبہ مین پہونچے یا کفارہ ہو مسکینونکو کہلانا یا اوسکے
روزے تاکہ چکہے وبال اپنی کام کا **کہا** مالک نی جو شخص شکار پکڑے اور وہ حلال ہو پہر احرام کے حالت
مین اوسکو مارے تو وہ اوسکے مثل ہی کہ محرم شکار کو حرمت کرکر اوسکو مارے اللہ نے منع کیا ہے اوسکے
مارنی سے تو اوسپر اوسکے جزا لازم ہے **کہا** مالک نی ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو شخص احرام کی حالت مین
شکار مارے کا اوسپر حکم لگایا جاویگا جزا کا **کہا** مالک نی مینی بہت اچہا اسباب مین نے سنا ہے کہ جو شخص شکار
مارے تو اوسکی شکار کی قیمت لگا دین گی اور حساب کرینگے کہ اوسکے قیمت مین سے کتنا غلہ آتا ہے تو
ہر مد ایک مسکین کو دیوی یا ہر مد کے بدلے مین ایک روزہ رکہی اور مساکین کی شمار کو دیکہہ لیوی اگر دس
ہون تو دس روزی رکہی اگر بیس ہون تو بیس روزی رکہی اگرچہ ساٹہ مسکینون سی بڑہ جاوین **کہا**

حرم کے شکار کا بیان

شکار کی جزا کا بیان

مالک نی جو شخص حرم مین شکار مارے اور وہ حلال ہو تو اوسکا حکم ایسا ہی ہی جو احرام کی حالت مین شکار مارے
حرم مین **مایقتل المحرم من الدواب** محرم کو کون سی جانور مارنا درست ہین **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم قال خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلھن جناح الغراب والحداءۃ والعقرب والفارۃ
والکلب العقور ۔ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور
ہین کہ محرم کو اونکا قتل منع نہین ہے کوا اور چیل اور بچھو اور چوہا اور کتا کاٹنا **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال خمس من الدواب من قتلھن وھو محرم فلا جناح علیہ العقرب والفارۃ والکلب العقور والحداءۃ
والغراب **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پانچ جانور ایسی
کہ جو کوئی اونکو احرام کی حالت مین مار ڈالے تو کچھ گناہ نہین ہے ایک بچھو دوسرے چوہا تیسرے کتا کاٹنا
چوتھے چیل پانچوین کوا **عن** عروۃ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس فواسق یقتلن فی الحل
والحرم الفارۃ والعقرب والغراب والحداءۃ والکلب العقور ۔ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پانچ جانور ناپاک ہین قتل کیی جاوینگے حل اور حرم مین چوہا اور بچھو اور کوا اور چیل اور
کتا کاٹنا **عن** ابن شہاب ان عمر بن الخطاب امر بقتل الحیات فی الحرم **ترجمہ** ابن شہاب سی روایت ہی کہ عمر بن الخطاب
رضہ نے حکم کیا سانپون کے مارنیکا حرم مین **کہا** مالک نی کٹنی کتی سے جسکے مارنیکا حرم مین حکم ہوا ہے مراد یہہ ہے
کہ جو جانور لوگونکو کاٹی یا اون پر حملہ کرے یا ڈراوے جیسے شیر اور چیتا اور ریچھ اور بہیڑیا اوسکو مار ڈالنا
درست ہے اور وہ کٹنے کتے مین داخل ہے البتہ جو درندے حملہ نہین کرتے جیسے بجو اور لومڑے اور بلی اور جو اونکے
مشابہ ہین اونکو محرم نہ مارے اگر ماریگا تو اوسپر فدیہ لازم ہوگا **کہا** مالک نی جو پرندے نقصان پہونچاتی ہین
محرم اونکو نہ مارے مگر جنکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی نام لیا ہے کوے اور چیل کو اگر ان دونون کے سوا
اور کسی پرندہ کو محرم ماریگا تو اوسپر جزا لازم ہوگے **مایجوز للمحرم ان یفعلہ** جو کام محرم کو
درست ہین اونکا بیان **عن** ربیعۃ بن عبداللہ بن الھدیر انہ رای عمر بن الخطاب یقرد بعیرا لہ فی طین بالسقیا
وھو محرم قال مالک وانا اکرھہ ۔ **ترجمہ** ربیعہ بن عبداللہ سے روایت ہی انہون نی دیکھا حضرت عمر بن الخطاب
رضہ کو جو اونٹ مین بکالتے تہے اپنے اونٹ کی اور پہینک دیتی تہی جون کو خاک مین موضع سقیا مین اور وہ احرام مانند
ہوئے تہے ۔ مالک نی کہا مین اسکام کو مکروہ جانتا ہون **ف م** کیونکہ ابن عمر نے اوسکو مکروہ جانا
اور شافعی اور ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ نہین ہے وہ کہتے ہین عمر رضہ کا فعل مقدم ہے ابن عمر کے قول پر

جو کام محرم کو درست ہین اونکا بیان

عن ہرجانۃ انہا قالت سمعت عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تستفتی عن المحرم یحک جسدہ
فقالت نعم فلیحکک ولیشدد قالت عایشۃ لو ربطت یدای ولم اجد الا رجلی لحککت

جو کام محرم کو درست ہین اور نکا بیان

ترجمہ مرجانہ نے سُنا حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے اون سی سوال ہوا کہ محرم اپنی بدن کو کھجاوی بولین ہان کھجاوے اور زور سے کھجاوے اور اگر میری ہاتہ باندہ دی جاوین اور باؤن میرے قابو مین ہون تو اوسی سی کھجاؤن

عن ایوب بن موسیٰ ان عبداللہ بن عمر نظر فی المراۃ تشکوی کان بعینیہ وھو محرم ترجمہ ایوب بن موسیٰ سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر نی آئینہ مین دیکہا یہ سبب کیسے مرض کی جو اونکے آنکہہ مین تہا اور وہ احرام باندہے ہوئی تہی

عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یکرہ ان ینزع المحرم حلمۃ او قرادا عن بعیرہ ترجمہ نافع سی روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر مکروہ جانتے تہے اپنے اونٹ کی جون یا لیکہہ نکالنے کو کہا مالک نی مجہی یہ قول پسند ہی

عن محمد بن عبداللہ بن ابی مریم انہ سال سعید بن المسیب عن ظفر لہ انکسر وھو محرم فقال سعید اقطعہ ترجمہ محمد بن عبداللہ بن ابی مریم نے پوچہا سعید بن المسیب سے کہ میرا ایک ناخون ٹوٹ گیا ہے اور مین احرام باندہے ہون سعید نی کہا کاٹ ڈال اوسکو کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سی کہ محرم کے کان مین درد ہو تو وہ اپنی کان مین روغن بان جسمین خوشبو ہو ڈالی جواب دیا کچہ قباحت نہین ہے اگر منہ مین بہی ڈالی تو کچہ حرج نہین ہے کہا مالک نی اگر محرم اپنے بہوڑی کو چیرے یا آبلہ پہوڑے یا فصد کہولی ضرورت کے وقت تو کچہ حرج نہین ہے

الحج عمن لایحج عنہ دوسرے کیطرف سے حج کرنیکا بیان

عن عبداللہ بن عباس قال کان الفضل بن عباس ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءتہ امراۃ من خثعم تستفتیہ فجعل الفضل ینظر الیہا وتنظر الیہ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصرف وجہ الفضل الی الشق الاخر فقالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی العباد فی الحج ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یستطیع ان یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم وذلک فی حجۃ الوداع ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ فضل بن عباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ سوار تہی اتنی مین ایک عورت آئی خثعم سے (خثعم ایک قبیلہ کا نام ہے) مسئلہ پوچہنے تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فضل اوس عورت کیطرف دیکہنے لگے اور وہ عورت فضل کیطرف دیکہنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ اور طرف پہیرنے لگے اوس عورت نی کہا یا رسول اللہ حج اللہ کا فرض ہوا میرے باپ پر ایسی وقت مین کہ میرا بپ بڈہا ہے اونٹ پر بیٹہہ نہین سکتا کیا مین اوسکی طرف سے حج کرون فرمایا آپنے ہان اور یہ قصہ حجۃ الوداع مین ہوا ف م اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو شخص زندگی مین عاجز ہو جاوے حج سے تو اوسکے طرف سے حج کرنا درست ہے اور میت کیطرف سی بالاتفاق درست ہے

احصار کا بیان

فما جاء فیمن احصر بعدو احصار کا بیان ف م احصار کہتے ہین آدمی کے روکے جانے کو حج یا عمرہ سے کسی دشمن کی وجہ سے بعد احرام کے کہا مالک نی جس شخص کو احصار ہوا دشمن کے باعث سے اور وہ اوسکے وجہ سے بیت اللہ تک جا سکا تو وہ احرام کہولڈالے اور اپنے ہدی کو نحر کرے اور

سر منڈاوے جہان پر اوسکو احصار ہوا ہے اور قضا اوسپر نہین ہے **ف م** یہی مذہب ہے شافعی اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک قضا ہے **عن مالک** انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حل ھو واصحابہ بالحدیبیۃ فنحروا الھدی وحلقوا رؤسھم وحلوا من کل شئ قبل ان یطوفوا بالبیت وقبل ان یصل الیہ الھدی ثم لم یعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر احدا من اصحابہ ولا ممن کان معہ ان یقضوا شیئا ولا یعودوا لشئ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکے صحاب نی (جب روکا اونکو کفار نے) تو احرام کھول ڈالا حدیبیہ مین اور نحر کیا ہدی کا اور سر منڈائے اور حلال ہو گئے ہر شی سی قبل طواف خانہ کعبہ اور قبل پہونچ جانے ہدے کے بیت اللہ کو پھر ہم نہین جانتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہو کسیکو اپنی اصحاب اور ساتھیون مین سے دوبارہ قضا یا اعادہ کرنیکا **عن** عبد اللہ بن عمر انہ قال حین خرج الی مکۃ معتمرا فی الفتنۃ ان صددت عن البیت صنعنا کما صنعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھل بعمرۃ من اجل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اھل بعمرۃ عام الحدیبیۃ ثم ان عبد اللہ بن عمر نظر فی امرہ فقال ما امرھما الا واحد فالتفت الی اصحابہ فقال ما امرھما الا واحد اشھدکم انی قد اوجبت الحج مع العمرۃ ثم نفذ حتی جاء البیت فطاف لھما طوافا واحدا ورای ذلک مجزیا عنہ واھدی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر جب نکلے مکہ کیطرف عمرہ کے نیت سے جس سال فساد درپیش تہا (یعنے حجاج بن یوسف لڑنے کو آیا تہا عبد اللہ بن الزبیر رضہ سے جو حاکم تہے مکہ کے) تو کہا اگر مین روکا جاؤن گا بیت اللہ جانے سے تو کرونگا جیسا کیا تہا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ (جب روکا تہا اونکو کفار نے) تو عبد اللہ بن عمر نے احرام باندہا تہا عمرہ کا اس خیال سی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی بہی حدیبیہ کے سال مین احرام باندہا تہا عمرہ کا پہر عبد اللہ بن عمر نے سوچا تو یہ کہا کہ عمرہ اور حج دونون کا حکم احصار کے حالت مین یکسان ہی متوجہ ہوئے اپنے ساتہیون کیطرف اور کہا کہ حج اور عمرہ کا حال یکسان ہی مینے تمکو گواہ کیا کہ مینے اپنے اوپر حج بہی واجب کر لیا عمرہ کے ساتہ پہر چلے گئے عبد اللہ یہانتک کہ آئے بیت اللہ مین اور ایک طواف کیا اور اوسکو کافی سمجہا اور نحر کیا ہدے کو **ف م** قران مین شافعی اور مالک کی نزدیک ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک دو طواف اور دو سعی درکار ہین **کہا** مالک نی ہماری نزدیک جسکو دشمن کے وجہ سے احصار ہوا وسکا یہی حکم ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکے صحاب نی کیا **کہا** مالک نی جو سوا دشمن کی اور کسی وجہ سے رک جاوے وہ حلال نہوگا بدون بیت اللہ جائے ہوئے **ف م** شافعی اور احمد اور اسحاق اور اکثر علما کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک مرض وغیرہ موانع سے بہی احصار ہوتا ہے **ماجاء فیمن احصر بغیر عدو** جو شخص سوا دشمن کے اور کسی سبب سے

رُک جاوے اوسکا بیان عن عبداللہ بن عمر انہ قال المحصر مریض لا یحل حتی یطوف بالبیت ویسعی بین الصفا والمروۃ فان اضطر الی لبس شیٔ من الثیاب التی لا بد لہ منہا او الدواء صنع ذلک وافتدی ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی نے کہا جو شخص بیماری کی وجہ سے رُک جاوے تو وہ حلال نہوگا یہانتک کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے صفا اور مروہ کے بیچ مین اگر ضرورت ہو کسے کپڑے کے پہننے کے یا دوا کے (جو احرام کی حالت مین منع ہے) تو اوسکا استعمال کرے اور جزا دیوے عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا کانت تقول المحرم لا یحلہ الا البیت ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی نے فرمایا کہ محرم حلال نہین ہوتا بغیر خانہ کعبہ پہونچے ہوئے عن ایوب بن ابی تمیمۃ السختیانی عن رجل من اہل البصرۃ کان قدیما انہ قال خرجت الی مکۃ حتی اذا کنت ببعض الطریق کسرت فخذی فارسلت الی مکۃ وبہا عبداللہ بن عباس وعبداللہ بن عمر والناس فلم یرخص احد ان احل فاقمت علی ذلک الماء سبعۃ اشہر حتی احلت بعمرۃ ترجمہ ایوب بن ابی تمیمہ سے روایت ہے انہون نے سُنا ایک شخص سی جو بصرہ کا رہنی والا پورانا آدمی تہا (نام اونکا ابو قلابہ عبداللہ بن زید ہے) اوسنی کہا کہ مین چلا مکہ کو راستی مین میرا کولہ ٹوٹ گیا تو مینے مکہ مین کسیکو بہیجا وہان عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر اور اور لوگ بہی تہی اونمین سے کسیے نے مجکو اجازت نہ دی احرام کہول ڈالنے کے یہانتک کہ مین وہین پڑا رہا سات مہینے تک جب اچہا ہوا تو عمرہ کرکے احرام کہولا عن عبداللہ بن عمر انہ قال من حبسہ دون البیت بمرض فانہ لا یحل حتی یطوف بالبیت [illegible] والمروۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا جو شخص خانہ کعبہ نہ جاسکے بیماری کی وجہ سے تو اوسکا [illegible] گا یہانتک کہ طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی کرے صفا اور مروہ کے بیچ مین عن سلیمان [illegible] سعید بن حزابۃ المخزومی صرع ببعض طریق مکۃ وہو محرم فسال علی الماء الذی کان علیہ فوجد عبداللہ بن عمر وعبداللہ بن الزبیر ومروان بن الحکم فذکر لہم الذی عرض لہ فکلہم امرہ ان یتداوی بما لا بد لہ منہ ویفتدی فاذا صح اعتمر فحل من احرامہ ثم علیہ حج قابل ویہدی ما استیسر من الہدی ترجمہ سلیمان بن یسار سی روایت ہے کہ سعید بن حزابہ مخزومی گر پڑے مکہ کو آتے ہوئے راہ مین اور وہ احرام باندہے ہوئے تہے تو جہان پانی دیکہکر ٹہرے تہے وہان پوچہا تو عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن الزبیر اور مروان بن الحکم ملے اون سے بیان کیا اس عارضی کو اون سبہون نی کہا جیسے ضرورت ہو ویسے دوا کرا اور فدیہ دے جب اچہا ہو تو عمرہ کرکے احرام کہول ڈالے پہر سال آیندہ حج کرا اور موافق طاقت کے ہدنے دے کہا مالک نی ہماری نزدیک ایسا ہی حکم ہے جو روکا جاوے کسیے وجہ سے سوا دشمن کے کہا مالک نی حضرت عمر بن الخطاب رضی نے حکم کیا ابو ایوب انصاری اور مہار بن الاسود کو جب اونکا حج فوت ہوگیا اور وہ دشمن تاریخ آئے کہ عمرہ کرکے احرام کہول ڈالین اور چلے آوین

بہر سال آیندہ حج کرین اور ہدی بھیجین اگر ہدی میسر نہو تو تین روزے حج مین اور سات روزے بعد اوسکے رکھین جب اپنی گھر مین آوین کہا مالک نی جو شخص حج سے رُک جاوے بعد احرام کے مرض کی وجہ سے یا اور کسی باعث سے مثلاً تاریخ کے شمار مین غلطی ہو جاوے یا چاند معلوم نہو تو اوسکا حکم مثل محصر کے ہے **ف** یعنے جسکو احصار ہو حج سے عمرہ کرکے احرام کھولڈالی اور ہدی دیوے کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص مکہ کا رہنی والا اوسنی احرام باندھا حج کا پھر اوسکا پانون ٹوٹ گیا یا پیٹ چلنے لگا یا عورت کو درد زہ شروع ہوا تو جواب دیا کہ اونکا حکم محصر کا سا ہے جیسے باہر والون کا حکم ہے جب اونکو احصار ہو کہا مالک نی ایک شخص مکہ کو آیا عمرہ کا احرام باندہ کر حج کے مہینون مین اور عمرہ ادا کرکے پھر حج کا احرام باندھا مکہ سے بعد اوسکے اوسکا پانون ٹوٹ گیا یا کوئی اور صدمہ ایسا پہونچا جسکے وجہ سے وہ عرفات مین نہ جا سکا تو وہ ٹہرا رہے جب تندرست ہوا وسوقت حرم کے باہر جاکر لوٹ آوے مکہ کو اور طواف اور سعی کرکے احرام کھولڈالے پھر سال آیندہ حج کرے اور ہدی دیوے کہا مالک نے جو شخص احرام باندہے حج کا مکہ سے پھر طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے صفا اور مروہ کی بیچ مین بعد اوسکے بیمار ہو جاوے اور لوگون کی ساتھ عرفات پر جا نہ سکے تو جب حج فوت ہو جاوے حرم کے باہر اگر ہو سکے نکلکر عمرہ کا احرام باندہ کر مکہ مین آوے اور طواف اور سعی کرکے احرام کھولڈالے کیونکہ پہلا طواف اور سعی عمرہ کا نہ تہا پھر سال آیندہ حج کرے اور ہدی دیوے کہا مالک نی اگر وہ شخص مکہ کا رہنے والا نہو اور کسی مرض کی وجہ سے حج نکر سکے اور طواف اور سعی کر چکا ہو تو عمرہ کرکے احرام کھولڈالے لیکن عمرہ کے لیئے دوبارہ طواف اور سعی کرے اسواسطے کہ پہلا طواف اور سعی عمرہ سے متعلق نہ تہا بلکہ حج کے نیت سے تہا اب سال آیندہ حج کرے اور ہدی دیوے **ماجاء فی بناء الکعبۃ** کعبہ کے بنا نیکا حال **عن** عایشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کعبہ کے بنا نیکا حال

قال الم ترین قومک حین بنوا الکعبۃ اقتصروا عن قواعد ابراھیم قالت فقلت یا رسول اللہ افلا ترد ھا
علی قواعد ابراھیم قال لولا حدثان قومک بالکفر لفعلت قال فقال عبداللہ بن عمر لئن کانت عایشۃ سمعت
ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک استلام الرکنین اللذین یلیان الحجر الا
ان البیت لم یتمم علی قواعد ابراھیم ترجمہ روایت ہی حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ تیری قوم نے جب بنایا کعبہ کو تو ابراہیم علیہ السلام نی جیسا بنایا تہا اوسمین کمی کی حضرت عایشہ نی کہا
یا رسول اللہ آپ ابراہیم علیہ السلام نے جیسا بنایا تہا ویسا کیون نہین بنا دیتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کا کفر قریب نہوتا تو مین بناتا **ف** یعنے ابہی تہوڑا زمانہ گذرا کہ قریش کافر
تہی اسلام اونکا قدیم نہین ہے اسوجہ سے احتمال ہے کہ مین کعبہ کو درست کرنے کے واسطے توڑون اور وہ

اور کچھ سمجھین ت عبداللہ بن عمر نے کہا اسی وجہ سی شاید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رکن شامی اور عراقی کا
جو حطیم کے متصل ہین استلام نہ کیا کیونکہ خانہ کعبہ ابراہیم علیہ السلام کی بنا پر نہ تہا ف م ابراہیم علیہ السلام
کے وقت مین حطیم کعبہ مین داخل تہا اب حطیم کعبہ سے خارج ہے لیکن طواف مین شریک ہی تو بقدر دیوار کعبہ کے
حطیم سے متصل ہے وہ درحقیقت اپنی اصلی مقام پر نہین ہے اور دونون کونے اوسکے یعنی رکن شامی اور
عراقی اپنی مقام پر نہین ہین اسواسطی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکا استلام (یعنے ہاتہ سے چھونا یا بوسہ
دینا) نہ کیا اور رکن یمانی اور حجر اسود جو اصلے مقام پر ہین اونکا استلام کرتے رہے کعبہ کی اصل صورت یہ ہے

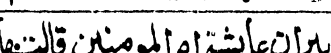

عن عروۃ بن الزبیر ان عایشۃ ام المومنین قالت ما ابالی اصلیت فی الحجر ام فی البیت
ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین عایشہ رضی فرمایا مجھکو کچہ فرق معلوم نہین ہوتا
اسمین کہ نماز پڑہون کعبہ کے اندر یا حطیم مین ف م کیونکہ حطیم بہی درحقیقت کعبہ مین داخل ہے عن ابن شہاب

یقول سمعت بعض علمائنا یقول ما جُعِلَ الحجر وطاف الناس من ورائہ الا ارادۃ ان یستوعب الناس
الطواف بالبیت کلہ ترجمہ ابن شہاب نی بعض علما سے سنا کہتے تہے حطیم کے گرد دیوار اوٹہائی اور
طواف مین اوسکو شریک کیا اسواسطے کہ پورے خانہ کعبہ کا طواف ہوجاوے **الرمل فی الطواف**

طواف مین رمل کا بیان ف م رمل کہتی ہین ذرا جلدی جلدی مونڈہے ہلاتی ہوی چلنے کو۔
مشرکین مکہ نے مسلمانونکو کہا کہ مدینہ کے بخار نے انکو سست کردیا اسواسطے آپنے اسطرح طواف کا حکم دیا
تاکہ اونکی چاقی اور مستعدی اور جیتی اور بہادری معلوم ہو عن جابر بن عبداللہ انہ قال رایت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رمل من الحجر الاسود حتی انتہی الیہ ثلثۃ اطواف ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی انہون
نے کہا دیکہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ رمل کی آپنی حجر اسود سے حجر اسود تک تین پہیرون مین
کہا مالک نی ہماری شہر کے علما کا عمل اسی پر ہے عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یرمل من الحجر الاسود
الی الحجر الاسود ثلثۃ اطواف ویمشی اربعۃ اطواف ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر رمل کرتے
تہے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پہیرون مین اور باقی چار پہیرون مین معمولی چال سے چلتے تہے
عن عروۃ ابن الزبیر انہ کان اذا طاف بالبیت یسمع الاشواط الثلثۃ یقول اللہم لا الہ الا انت وانت
تحیی بعدما تمیت یخفض صوتہ بذلک ترجمہ عروہ بن الزبیر جب طواف کرتے خانہ کعبہ کا تو دوڑکر
چلتے تین پہیرون مین اور آہستہ سے کہتے اے اللہ سوا تیرے کوئے سچا معبود نہین اور تو جلادیگا ہمکو بعد مرنیکے
عن عروۃ بن الزبیر انہ رای عبداللہ بن الزبیر احرم بعمرۃ من التنعیم قال ثم رایتہ یسمع حول البیت الاشواط الثلثۃ
ترجمہ عروہ بن الزبیر نے دیکہا عبداللہ بن الزبیر رضہ کو انہون نی احرام باندہا عمرہ کا تنعیم سے پہر دیکہا کہ وہ

دوڑ کر چلتے ہیں پہلے تین پھیروں میں گرد خانہ کعبہ کے **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان اذا احرم من مکۃ لم یطف
بالبیت ولا بین الصفا والمروۃ حتی یرجع من منی وکان لا یرمل اذا طاف حول البیت اذا احرم من مکۃ
ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب احرام باندھتے مکہ سے تو طواف نہ کرتے بیت اللہ کا اور نہ سعی کرتے
صفا مروہ کے درمیان میں یہانتک کہ لوٹتے منا سے اور نہ رمل کرتے **الاستلام فی الطواف**
طواف میں استلام کرنیکا بیان **ف م** استلام کہتے ہیں کسی چیز کے چھونے یا بوسہ دینی کو **عن** مالک انہ بلغہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قضی طوافہ بالبیت رکع رکعتین واراد ان یخرج الی الصفا
والمروۃ استلم الرکن الاسود قبل ان یخرج **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
جب طواف سے فارغ ہوکر دو گانہ طواف پڑھ چکتے اور صفا مروہ کو نکلنے کا ارادہ کرتے حجر اسود کو چوم لیتے قبل نکلنے
عن عروۃ بن الزبیر قال قلت لرسول اللہ صلعم لعبدالرحمن بن عوف کیف صنعت یا ابا محمد فی استلامک الرکن الاسود
فقال عبدالرحمن استلمت وترکت فقال رسول اللہ اصبت **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عبدالرحمن بن عوف سے کسطرح تم نے چوما حجر اسود کو عبدالرحمن نے کہا کہ میں نے چوما اور کہا
ترک کیا آپنے فرمایا ٹھیک کیا تمنے **ف م** کیونکہ حکم یہی ہے کہ جب حجر اسود پاس آوے اوسکو چھو کیوے
یا بوسہ دیوے اگر زحمہ نہو ورنہ صرف اوسکے طرف منہ کرکے اللہ اکبر کہے اور چلا جاوے **عن** ہشام بن عروۃ

ان اباہ کان اذا طاف بالبیت استلم الارکان کلہا وکان لا یدع الیمانی الا ان یغلب علیہ
ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ اونکے باپ عروہ بن الزبیر جب طواف کرتے خانہ کعبہ کا تو رکنوں کا
استلام کرتے خصوصاً رکن یمانی کو ہرگز نہ چھوڑتے مگر جب مجبور ہو جاتے **ف م** یہ فعل جمہور علماء کے
خلاف ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہی صرف رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام ثابت ہے

تقبیل الرکن الاسود فی الاستلام حجر اسود کے استلام کے وقت اوسکو چومنے کا بیان
عن عروۃ بن الزبیر ان عمر بن الخطاب قال وہو یطوف بالبیت للرکن الاسود انما انت حجر لا تضر ولا تنفع ولولا انی رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلک ما قبلتک ثم قبلہ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن
الخطاب رضی فرمایا جب وہ طواف کر رہے تھے خانہ کعبہ کا حجر اسود کو کہ تو ایک پتھر ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے
نہ نقصان اور اگر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تجھی چومتے نہ دیکھا ہوتا تو میں نہ چومتا تجکو پھر چوما
حجر اسود کو **ف م** یہ قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسواسطے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کے قریب گذرا
تھا شرک کی خیالات عام لوگوں کے دلوں سے بالکل محو نہیں ہوئے تھے پتھر چومنے سے شاید یہ کوئی خیال
کرتا کہ دین اسلام میں بھی کوئی پتھر قابل تعظیم یا عبادت کے یا اس قابل ہے کہ اوس سے امید نفع اور

طواف میں استلام کرنیکا بیان

حجر اسود کے چومنے کا بیان

نقصان کی ہی حضرت عمر نے علے الاعلان موسم حج مین اسکو بیان کردیا کہ یہ خیال بالکل لغو ہے اس پتھر کا
جو منا محض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیروی ہے ورنہ یہ پتھر ہمارا کچھ نفع نقصان نہین کرسکتا پھر جب حجر اسود کا
یہ حال ہوا جسکے فضایل احادیث صحیحہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بوسہ اور استلام سے ثابت ہین تو
اور بزرگون کی قبرون یا درگاہون یا آثار کا کیا درجہ ہوگا **کہا** مالک نی بعض اہل علم سے مینے سنا کہ جب
رکن یمانی سے ہاتھ لگاکر اوٹھاوے تو ہاتھ منہ پر رکھلے مگر اوسکو چومے نہین **ف** مگر شافعی کے
نزدیک اوسکو چوم لیوے **رکعتا الطواف** دوگانہ طواف کا بیان **عن** عروۃ بن الزبیر انہ

دوگانہ طواف کا بیان

کان لایجمع بین السبعین لایصلی بینہما ولکنہ کان یصلی بعد کل سبع رکعتین قریبا صلی
عند المقام او عند غیرہ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر رض دو طواف ایک ساتھ نہ کرتے تھے اسطرح پر کہ اون دونون
کے بیچ مین دوگانہ طواف ادا نکرین بلکہ ہر سات پھیرون کے بعد دو رکعتین پڑھتے تھے مقام ابراہیم یا اور
اور کسی جگہہ **کہا** یحیے نے سوال ہوا امام مالک سی کہ اگر کوئی شخص آسان سمجھکر دو یا تین طواف کرکے سبکے
بعد دوگانی ادا کرے تو یہ درست ہے جواب دیا کہ نہین ہر سات پھیرون کی بعد اوسکا دوگانہ ادا کرے
کہا مالک نی ایک شخص نی طواف شروع کیا سو بھول گیا یہانتک کہ آٹھہ یا نو پھیرے کیے تو جب اوسکو علم ہوا
طواف چھوڑ دے پھر دو رکعتین پڑھے اور جو زیادہ ہوگیا اوسکا اعتبار نہ کرے اور یہ نہ کرے کہ دوسرا
طواف بھی پورا کرکے دونو طوافون کے دوگانے ایک ساتھ ادا کرے کیونکہ سنت یہ ہے کہ ہر طواف کا دوگانہ
اوسکے بعد ادا ہو **کہا** مالک نی جو شخص طواف کرکے دوگانہ ادا کرلے پھر اوسکو شک ہو کہ سات پھیرے پورے
نہوئے تھے تو وہ سات پورے کرے اور دوگانہ دوبارہ پڑھے اسلیئے کہ دوگانہ جب ادا کرنا چاہیئے کہ سات
پھیرے پورے ہوجاوین **کہا** مالک نی جس شخص کا وضو طواف یا سعی کرتے مین ٹوٹ جاوے تو وہ وضو
کرے اور نئے سرے سے طواف شروع کرے اور سعی کی جسقدر پھیرے باقی تھے وہ ادا کرے کیونکہ سعی وضو
ٹوٹ جانی سے باطل نہین ہوتی مگر جب سعی شروع کرے تو باوضو ہونا چاہیئے **الصلوۃ بعد الصبح**
والعصر فی الطواف دوگانہ طواف کا ادا کرنا بعد نماز صبح یا نماز عصر کے **عن** عبد الرحمن بن

دوگانہ طواف کا ادا کرنا بعد نماز صبح یا نماز عصر کے

عبد القاری انہ طاف بالبیت مع عمر بن الخطاب بعد صلوۃ الصبح فلما قضی عمر طوافہ نظر فلم یر الشمس
فرکب حتی اناخ بذی طوی فصلی رکعتین **ترجمہ** عبد الرحمن بن عبد القاری نی طواف کیا خانہ کعبہ کا حضرت
عمر بن الخطاب رض کی ساتھ بعد نماز فجر کے تو جب حضرت عمر طواف ادا کرچکے دیکھا تو آفتاب نہ پایا پس سوار ہوئے
یہانتک کہ ٹہہایا اونٹ ذی طوی مین وہان دوگانہ طواف ادا کیا **عن** ابی الزبیر المکی انہ قال رایت عبد اللہ
بن عباس یطوف بعد صلوۃ العصر ثم یدخل فی حجرتہ فلا ادری ما یصنع **ترجمہ** ابو الزبیر مکے سے روایت ہے

کہ دیکھا مینے عبداللہ بن عباس کو طواف کرتی تھی بعد نماز عصر کے پھر جاتی تھی اپنی حجرہ مین پھر معلوم نہین وہان کیا کرتے تھے **ف م** یعنے دوگانہ طواف پڑہتے تھے یا انتظار کرتے تھے آفتاب ڈوب جانیکا لیکن سفیان کی روایت مین ہی کہ دوگانہ طواف ادا کرتے تھے **عن** ابی الزبیر المکی انہ قال لقد رایت البیت یخلو بعد صلوۃ الصبح و بعد صلوۃ العصر ما یطوف بہ احد **ترجمہ** ابوالزبیر مکے سے روایت ہے کہ مینے دیکھا خانہ کعبہ کو خالی ہوجاتا طواف کرنیوالون سے بعد نماز صبح اور بعد نماز عصر کے کوئی طواف نکرتا **ف م** اس خیال سے کہ طواف کی بعد دوگانہ ادا کرنا ہوگا اور بعد نماز صبح کے طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر کے غروب آفتاب تک سجدہ کرنا منع ہے محمد بن الحسن نے کہا کچھ قباحت نہین ان نمازون کے بعد طواف کرے لیکن دوگانہ نہ پڑہے جب آفتاب نکل آوے یا ڈوب جاوے اوسوقت پڑہ لیوے اور شافعی کے نزدیک دوگانہ طواف ان وقتون مین پڑہنا درست ہے **کہا** مالک نے جس شخص نے طواف شروع کیا پہر تکبیر ہوئی نماز صبح یا نماز عصر کے تو وہ نماز پڑہے امام کے ساتہ پہر نماز کے طواف پورا کرلیوے لیکن دوگانہ ادا نہ کرے یہانتک کہ آفتاب نکل آوے یا ڈوب جاوے اور اگر بعد نماز مغرب کے پڑہے تو کچھ قباحت نہین ہے **کہا** مالک نے اگر کوئی شخص ایک طواف کرے بعد نماز فجر یا عصر کے اور دوگانہ کی تاخیر کرے یہانتک کہ آفتاب نکل آوے جیسا حضرت عمر نے کیا یا آفتاب ڈوب جاوے تو کچھ قباحت نہین ہے اب دوگانہ طواف آفتاب ڈوبتے ہے پڑہ لیوے یا بعد نماز مغرب کے پڑہے

وداع البیت خانہ کعبہ سے رخصت ہونیکا بیان

عن عبداللہ بن عمران عمر بن الخطاب قال لا یصدرن احد من الحاج حتی یطوف بالبیت فان آخر النسک الطواف بالبیت **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب رضی نے فرمایا کوئی حاجی مکہ سے نہ لوٹے یہانتک کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا کیونکہ آخرے عبادت یہ ہے طواف کرنا خانہ کعبہ کا **ف م** اس طواف کو طواف الوداع کہتے ہین جب مکہ سے مراجعت کا قصد ہو تو یہ طواف رخصت کے وقت کرتے ہین **کہا** مالک نے یہ جو حضرت عمر نے فرمایا کہ آخرے عبادت طواف ہے خانہ کعبہ کا اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے جو شخص تعظیم کرے اللہ جل جلالہ کے نشانیون کو تو یہ دلون کے خوف کی وجہ سے ہے پھر فرماتا ہے کہ بازگشت انکی خانہ کعبہ کی طرف ہے تو تمام ارکان اور عبادات حج کے انتہا خانہ کعبہ پر ہے **عن** یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب رد رجلا من مر الظہران لم یکن ودع البیت حتی ودع البیت **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی نے ایک شخص کو مر الظہران (ایک موضع ہے مکہ سے اٹہارہ میل کی فاصلہ پر) سے پھیر دیا اسواسطے کہ اوسنے طواف الوداع نہین کیا تہا **عن** عروۃ بن الزبیر انہ قال من افاض فقد قضی اللہ حجہ فان لم یکن حبسہ شیء فہو حقیق ان یکون آخر عہدہ الطواف بالبیت فان حبسہ شیء او عرض فقد قضی اللہ حجہ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر نے کہا کہ جس شخص نے طواف الافاضہ

خانہ کعبہ سے رخصت ہونیکا بیان

(طواف الزیارۃ) ادا کیا اوسکا حج اللہ نے پورا کر دیا اب اگر اوسکو کوئی امر مانع نہین آیا تو چاہیئے کہ رخصت کی
وقت طواف الوداع کرے اور اگر کوئی مانع یا عارضہ درپیش ہوا تو حج تو پورا ہو چکا **ف** م اس سے معلوم ہوا
کہ طواف الوداع واجب نہین ہے لیکن حضرت عمر کے پھیر دینے سے اوس شخص کو جسنے یہ طواف نہین کیا تھا
وجوب معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم کہنا مالک نی اگر کسے شخصکو یہ مسئلہ طواف الوداع کا معلوم نہ تہا اور وہ بدون
طواف الوداع کیئے ہوئے مکہ سے چلا گیا تو اوسپر لوٹ آنا لازم نہین مگر جس صورت مین کہ قریب ہو مکہ سے تو
لوٹ آوے اور طواف کرے بشرطیکہ طواف الزیارۃ کر چکا ہو **ف** م کیونکہ طواف الزیارۃ فرض ہے

جامع الطواف

طواف کے مختلف مسائل کا بیان **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہا قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ
قالت فطفت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حینئذ یصلی الی جانب البیت وہو یقرأ بالطور وکتاب مسطور
ترجمہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ مینے شکایت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے
بیماری کی سو آپنے فرمایا مردون کے پیچھے سوار ہو کر تو طواف کر لے ام سلمہ نے کہا کہ مینے طواف کیا اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اوسوقت نماز پڑہ رہے تہے ایک گوشے کے طرف خانہ کعبہ کی اور آپ پڑہ رہی تہی سورہ
والطور وکتاب مسطور **عن** ابی اعزاز الاسلمی انہ کان جالسا مع عبد اللہ بن عمر فجاءتہ امراۃ تستفتیہ فقالت
انی اقبلت اریدان اطوف بالبیت حتی اذا کنت عند باب المسجد ہرقت الدماء فرجعت حتی ذہب ذلک
عنی ثم اقبلت حتی اذا کنت عند باب المسجد ہرقت الدماء فرجعت حتی ذہب ذلک عنی ثم اقبلت
حتی اذا کنت عند باب المسجد ہرقت الدماء فقال عبد اللہ بن عمر انما ذلک رکضۃ من الشیطان فاغتسلی
ثم استثفری بثوب ثم طوفی ترجمہ ابو اعزاز اسلمی سے روایت ہی کہ وہ بیٹہے تہے عبد اللہ بن عمر رضہ کے ساتہ اتنی مین
ایک عورت آئی مسئلہ پوچہنے اون سے تو کہا اوس عورت نی کہ مینے قصد کیا خانہ کعبہ کی طواف کا جب مسجد کے
دروازے پر آئے تو مجہے خون آنی لگا سو مین چلی گئی جب خون موقوف ہوا تو پہر آئی جب مسجد کی دروازی پر
پہونچے خون آنی لگا تو مین چلے گئے جب خون موقوف ہوا پہر آئی جب مسجد کے دروازے پر پہونچے خون آنی لگا
عبد اللہ بن عمر نی کہا یہ ایکلات ہی شیطان کی تو غسل کر پہر کپڑے سے شرمگاہ کو باندہ اور طواف کر **ف** م
عبد اللہ بن عمر نے اسکو حیض کا خون نہ سمجہا اسواسطے کہ وہ متواتر ایکسان آیا کرتا ہی یہ نہین ہوتا کہ موقوف ہو
پہر شروع ہو پہر موقوف ہو پہر شروع ہو یا وہ عورت ایسہ تہی جسکو حیض نہین آتا یا اوسکو حیض آچکا تہا
اور غسل کا حکم استحبابا ہے واسطے طواف کے کیونکہ مستحاضہ کو نماز اور طواف وغیرہ کے لیئے وضو کافی ہے
عن مالک انہ بلغہ ان سعد بن ابی وقاص کان اذا دخل مکۃ مر الظہران خرج الی عرفۃ قبل ان یطوف بالبیت

وبین الصفا والمروة ثم یطوف بعد ان یرجع ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ سعد بن ابی وقاص جب مکہ میں آتی اور نوین تاریخ قریب ہوتی تو عرفات کو چلی جاتی قبل طواف اور سعی کے پھر جب وہان سے پلٹتے تو طواف اور سعی کرتے **ف م** جب مکہ کو پہونچے اور مہلت ہو تو افضل یہ ہے کہ طواف قدوم ادا کرے پھر عرفات کو جاوے اور جو مہلت نہو تو سیدہا عرفات چلا جاوے اسواسطے کہ طواف قدوم سنت ہی اور وقوف عرفہ فرض ہے **کہا** مالک نی یہ امر واسع ہے اور سوال ہوا مالک سی کہ طواف واجب کرتے ہین کسی سی باتین کرنیکو ٹہر جانا درست ہے تو جواب دیا کہ مین اسکو پسند نہین کرتا **ف م** کیونکہ روایت کیا اصحاب سنن اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نی ابن عباس سے موقوفا اور مرفوعا طواف خانہ کعبہ کا نماز ہے مگر اللہ نے اسمین کلام مباح کیا ہے تو جو کوئی کلام کرے سو بہتر کلام کرے **کہا** مالک نی کوئی طواف نہ کرے خانہ کعبہ کا اور نہ سعی صفا مروہ کی درمیان مگر باوضو **ف م** مگر طواف مین طہارت واجب ہے اور سعی مین مستحب **البداو بالصفا فی السعی** سعی صفا سے شروع کرنیکا بیان **عن** جابر بن عبداللہ انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حین خرج من المسجد وھو یرید الصفا وھو یقول نبدأ بما بدأ اللہ بہ فبدأ بالصفا ترجمہ جابر بن عبداللہ سی روایت ہی کہ سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی آپ جب نکلے مسجد الحرام سے صفا کیطرف شروع کرتے ہین ہم اوس سے جس سے شروع کیا اللہ جل جلالہ نی تو شروع کی سعی آپنے صفا سے **ف م** یعنی اللہ جل جلالہ نی فرمایا ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ صفا اور مروہ دونو اللہ کے نشانیون مین سے ہین تو پہلے صفا کو ذکر کیا بعد اوسکے مروہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی سعی صفا سے پہلے شروع کی **عن** جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا وقف علی الصفا یکبر ثلاثا ویقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر یصنع ذلک ثلاث مرات ویدعو ویصنع علی المروۃ مثل ذلک ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم تہی جب کہڑے ہوتے صفا پر تین بار اللہ اکبر کہتے اور فرماتی نہین ہے کوئی معبود سچا سوا اللہ کے کوئی اوسکا شریک نہین ہے اوسی کے سلطنت ہے اور اوسیکو تعریف ہی وہ ہر شے پر قادر ہے تین بار اسکو کہتی تہی اور دعا مانگتے تہے پھر مروہ پر پہونچکر ایسا ہی کرتی تہی **عن** نافع انہ سمع عبداللہ بن عمر وھو علی الصفا یدعو یقول اللھم انک قلت ادعونی استجب لکم وانک لا تخلف المیعاد وانی اسالک کما ھدیتنی للاسلام ان لا تنزعہ منی حتی تتوفانی وانا مسلم ترجمہ نافع نی سنا عبداللہ بن عمر سے وہ صفا پر دعا مانگتے تہے اے پروردگار تو نی فرمایا کہ دعا کرو مین قبول کرونگا اور تو وعدہ خلاف نہین کرتا مین تجہہ سی سوال کرتا ہون کہ جیسے تو نے مجہکو اسلام کی راہ دکہائی سو مرتے دم تک اسلام کو مجہسے چہوڑائیو یہانتک کہ مین مرون مسلمان رہکر **جامع السعی** سعی کی مختلف احادیث کا بیان **عن** عروۃ الزبیر انہ قال قلت

سعی صفا سے شروع کرنیکا بیان

سعی کی مختلف احادیث کا بیان

لعایشۃ ام المؤمنین وانا یومئذ حدیث السن ارایت قول اللہ تبارک وتعالیٰ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما فما علی احد شئی ان لا یطوف بھما قالت عایشۃ کلا لو کان کما تقول لکانت فلا جناح علیہ ان لا یطوف بھما انما انزلت ھذہ الآیۃ فی الانصار کانوا یھلون لمناۃ وکانت مناۃ حذو قدید وکانوا یتحرجون ان یطوفوا بین الصفا والمروۃ فلما جاء الاسلام سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانزل اللہ تعالیٰ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما

ترجمہ عروہ بن الزبیر نے کہا کہ مین لڑکا تہا مینے پوچہا ام المومنین عایشہ رضہ سے دیکہو اللہ جل جلالہ فرماتا ہی بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانیون مین سے ہین سو جو حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو کچہ گناہ نہین ہے اوسکے سعے کرنا درمیان اون دونون کے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر سعے نہ کرے تب بہی کچہ برا نہین ہے **ف م** حالانکہ حکم اسکے برخلاف ہے کیونکہ سعی کرنا صفا مروہ مین واجب ہے نہ کرے تو برا ہے اور آیت شریف سے اوسکے اباحت معلوم ہوتی ہے **ت** حضرت عایشہ نی جواب دیا کہ ہرگز نہین اگر جیسا تم سمجہتے ہو ویسا ہوتا (یعنے سعے نہ کرنا برا ہوتا) تو اللہ جل جلالہ یون فرماتا کہ گناہ نہین ہے اوسپر سعے نہ کرنا صفا اور مروہ مین اور آیت تو انصار کے حق مین اوتری ہے وہ لوگ حج کیا کرتے تہے منات کیواسطے (منات ایک بت کا نام ہے جسکو عرب لوگ پوجتے تہے قبل اسلام کے) اور منات مقابل قدید کے تہا (قدید ایک قریہ کا نام ہے درمیان مین مکہ اور مدینہ کے منات اوسکی سامنے تہا) وہ لوگ صفا اور مروہ کے بیچ مین سعے کرنا برا سمجہتے تہے جب دین اسلام سے مشرف ہوئی تو انہون نی پوچہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکو اوسوقت اللہ جل جلالہ نے اوتارا کہ صفا اور مروہ دو نو اللہ کے نشانیون مین سی ہین جو شخص حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو سعے کرنا گناہ نہین ہے درمیان مین اون دونون کے **ف م** جیسا وہ لوگ گناہ سمجہتے تہے مقصود اس سے رد ہے اونکے قول کا اور ابطال ہے اونکے خیال کا اور یہہ مقصود نہین ہے کہ سعے کرنا واجب نہین ہے **عن** ہشام بن عروۃ ان سودۃ بنت عبداللہ بن عمر کانت عند عروۃ بن الزبیر فخرجت تطوف بین الصفا والمروۃ فی حج او عمرۃ ماشیۃ وکانت امراۃ ثقیلۃ فجاءت حین انصرف الناس من العشاء فلم تقض طوافہا حتی نودی بالاولی من الصبح فقضت طوافہا فیما بینہا وبینہ وکان عروۃ اذا راھم یطوفون علی اللہ واب یبہا ھم اشد النہی فیعتلون لہ بالمرض حیاء منہ فیقول لنا فیما بیننا وبینہ لقد خاب ھولاء وخسروا ترجمہ ہشام بن عروہ سی روایت ہی کہ سودہ بیٹی عبداللہ بن عمر رضہ کی نکاح مین تہین عروہ بن الزبیر رضہ کے ایکروز وہ نکلین سعے کرنیکو صفا اور مروہ کے بیچ مین حج یا عمرہ مین پیدل اور وہ ایک موٹی عورت تہین تو آئین سعی کرنیکو جب لوگ فارغ ہوئے عشا کی نماز سے اور سعی اونکی پوری نہین ہوئی تہی کہ اذان ہوگئی صبح کی پہر انہون نے پوری کی سعی اپنی اس درمیان مین

ف م ت یعنی عشا کی بعد سعی لیکر فجر کے وقت تک باوجود اسکے عروہ نی اونکو سوار ہوکر سعی کرنیکے اجازت ندی اور عروہ جب لوگونکو دیکھتے تہے کہ سوار ہوکر سعی کرتی ہین تو نہایت منع کرتی تہی وہ لوگ بیمار یکا حیلہ کرتے تہے عروہ کی شرم سی تو عروہ کہتی تہی ہم سی اپنی لوگون کی اتہمین ان لوگون نی نقصان پایا اور مراد کو نہ پہونچی **ف م** کیونکہ سعی بیدل کرنا افضل اور مسنون ہی ان لوگون نی اسکے بخلاف کیا کہا مالک نی جو شخص سعی صفا مروہ کے درمیان مین بہول جاوے عمرہ مین پہر یاد نہ آوے یہانتک کہ مکہ سی دور ہوجاوے تو وہ لوٹی اور سعی کرے اور جو جماع کرچکا ہو عورت سی تو لوٹ کر سعی کری پہر دوسرا عمرہ کرے اور ہدی دیوی کہا یحیے نی سوال ہوا مالک سی کہ ایک شخص سعی کرتی ہین کھڑا ہوکر کسے سے باتین کرنی لگی تو کیسا ہے جواب دیا کہ مجہکو پسند نہین ہے کہا مالک نی ایک شخص طواف مین کوئی پہیر بہولگیا یا اوسکو شک ہوا پہر سعی کرتی مین یاد آیا تو وہ سعی کو موقوف کرکے پہلے طواف پورا کرے اور دوگانہ طواف پڑہے پہر سعی سے سعی شروع کرے **عن** جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا نزل بین الصفا والمروۃ مشی حتی اذا انصبت قدماہ فی بطن الوادی سعی حتی یخرج منہ ترجمہ جابر بن عبداللہ سی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ مین جب آتی تو معمولی چال سی چلتی جب وادی کی اندر آنکی قدم آتی تو دوڑکر چلتے یہانتک کہ وادی سی نکلجاتی **ف م** اب تو صاف سڑک بن گئی ہی لیکن وادی کی نشان دو میل سبز باتین طرف مسجد الحرام مین نصب کردی ہین اون میلون کی بیچ مین دوڑکر چلتے ہین کہا مالک نی ایک شخص نے نادانی سے سعی کی قبل طواف کی تو وہ لوٹی اور طواف کری پہر دوبارہ سعی کرے اور جو وہ مکہ سے چلا گیا ہو اور دور نکل گیا ہو تب بہی لوٹے اور طواف کرے پہر سعی کرے اگر اوسنی جماع کرلیا عورت سی تو لوٹی اور طواف اور سعی ادا کری پہر دوسرا عمرہ کرے اور ہدی دیوی **صیام یوم عرفۃ** عرفہ کے دن روزہ رکہنی کا بیان **عن** ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندھا یوم عرفۃ فی صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعضہم ھو صایم وقال بعضہم لیس بصایم فارسلت الیہ بقدح لابن وھو واقف علی بعیرہ بعرفۃ فشربہ ترجمہ ام الفضل سے روایت ہی کہ کچہ لوگون نے اونکی سامنے شک کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روزہ مین عرفہ کی دن بعضون نی کہا آپ روزی سی ہین بعضون نے کہا نہین تو ام الفضل نی ایک پیالہ دودہ کا آپ پاس بہیجا اور آپ اپنی اونٹ پر سوار تہی عرفات مین تو پی لیا آپنے اوسکو **عن** القاسم بن محمد ان عایشۃ ام المومنین کانت تصوم یوم عرفۃ قال القاسم ولقد اتیتہا عشیۃ عرفۃ یدفع الامام ثم تقف حتی یبیض ما بینہا وبین الناس من الارض ثم تدلع وتشرب فتفطر ترجمہ قاسم بن محمد سی روایت ہی کہ ام المومنین عایشہ رضی اللہ عنہا عرفہ کی روز روزہ رکہتین تہین قاسم نی کہا مینے دیکہا کہ عرفہ کی شام کو جب امام چلا تو وہ ٹہرین رہین یہانتک کہ زمین صاف ہوگئی پہر ایک پیالہ پانی کا منگایا اور روزہ افطار کیا **ف م** عرفہ کی دن روزہ رکہنا درست ہے مگر حاجی کو نہ رکہنا افضل ہے تاکہ طاقت رہی دعا اور استغفار کی ابن عبدالبر نی ابن عمر رضی سی روایت کیا

عرفہ کی دن روزہ رکہنے کا بیان

مینے حج کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ کوئی ان مین سی عرفہ کو روزہ نہ رکھتا تہا اور مین بہی نہین رکھتا **ماجاء فی صیام ایام منی** منا کی دنون مین یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین ذی حجہ کی روزہ کی بیان مین **عن** سلیمان بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صیام ایام منی ترجمہ سلیمان بن یسار سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا منا کی دنون مین روزہ رکہنی سی **عن** ابن شہاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث عبد اللہ بن حذافۃ ایام منی یطوف یقول انما ھی ایام اکل وشرب وذکر اللہ ترجمہ ابن شہاب سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ بن حذافہ کو بہیجا منا کی دنون مین کہ لوگون مین پہر کر پکار دین یہہ دن کہانی اور پینے اور خدا کی یاد کے ہین **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صیام یومین یوم الفطر ویوم الاضحی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی منع کیا دو دن روزہ رکہنی سی ایک عید الفطر اور دوسرے عید الاضحی کے دن **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ اخبرہ انہ دخل علی ابیہ عمرو بن العاص فوجدہ یاکل فقال فدعانی فقلت لہ انی صایم فقال فی ھذہ الایام التی نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیامہا او امرنا بفطرھن ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص گئی اپنی باپ عمرو بن العاص پاس اونکو کہانا کہاتی ہوئی پایا تو انہون نی بلایا عبد اللہ کو عبد اللہ نی کہا مین روزی سی ہون انہون نی کہا ان دنون مین جنمین منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی روزے سے اور حکم کیا ہمکو ان دنون افطار کرنیکا کہا مالک نی وہ دن ایام تشریق تہی (یعنے ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ذیحجہ کے) **مایجوز من الھدی** جو جانور ہدی کی لی درست ہے اور کا بیان **عن** عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھدی جملا کان لابی جہل بن ہشام فی حجہ او عمرۃ ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی ہدی بہیجے ایک اونٹ کی جو ابو جہل بن ہشام کا تہا حج یا عمرہ مین **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یسوق بدنۃ فقال ارکبہا فقال یا رسول اللہ انہا بدنۃ فقال ارکبہا ویلک فی الثانیۃ او الثالثۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو ہانکتا تہا اونٹ ہدی کا آپنے فرمایا سوار ہو جا اوسنے کہا کہ ہدی ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا سوار ہو جا خرابی ہو تیری دوسرے یا تیسرے مرتبہ مین آپنی یہ کہا **ف م** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہدی کی جانور پر وقت ضرورت کی سوار ہو جانا درست ہی **عن** عبد اللہ بن دینار انہ کان یری عبد اللہ بن عمر یہدی فی الحج بدنتین وفی العمرۃ بدنۃ بدنۃ قال ورایتہ فی العمرۃ یخر بدنتہ وھی قائمۃ فی دار خالد بن اسید وکان فیہا منزلہ قال ولقد رایتہ فی العمرۃ طعن فی لبۃ بدنتہ حتی خرجت الحربۃ من تحت کتفہا ترجمہ عبد اللہ بن دینار سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر

جو جانور ہدی کی لی درست ہی اور کا بیان

جج مین دو دو اونٹون کی ہدی کیا کرتی تہی اور عمرہ مین ایک ایک اونٹ کی مینی دیکہا اونکو کہ وہ نحر کرتی تہی اپنی اونٹنی
اور اونٹ کہڑا ہوا تہا خالد بن اسید کے گہر مین دہین وہ اوترے تہے اور مینے دیکہا اونکو عمرہ مین کہ برچہہ ڑا انہون نے
اپنی اونٹ کی گردن مین یہانتک کہ نکل آیا وہ اوسکے بازو سے **عن یحیی بن سعید ان عمر بن عبد العزیز اهدی جملا**
فی حج او عمرة ترجمہ یحیی بن سعید سی روایت ہی کہ عمر بن عبد العزیز رض نے ہدی بہیجے ایک اونٹ کی حج یا عمرہ مین
عن ابی جعفر القاری ان عبد الله بن عیاش بن ابی ربیعة المخزومی اهدی بدنتین احداهما بختیة
ترجمہ ابو جعفر قاری سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عیاش نی دو اونٹونکو ہدی کیا ایک اونٹ اون مین سی بختی تہا
ف م بختے کے معنے کتاب الزکوۃ مین گذرے **عن نافع ان عبد الله بن عمر کان یقول اذا بختت البدنة فلیحمل**
ولدها حتی ینحر معها فان لم یوجد له محمل حمل علی امه حتی ینحر معها ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ
عبد اللہ بن عمر رض کہتے تہے جب جنے اونٹنے ہدی کی تو اوسکے بچے کو بہی ساتہ لی چلین اور اپنے مان کے ساتہ قربانی
کرین اگر اوسکے لے چلنے کے لئے کوئی سواری نہو تو اپنی مان پر سوار کر دیا جاوے تاکہ اوسکے ساتہ نحر کیا جاوے
عن هشام بن عروة ان اباه قال اذا اضطررت الی بدنتک فارکبها کوبا غیر فادح قال واذا اضطررت الی لبنها فاشرب بعد
ما یروی فصیلها فاذا نحرتها فانحر فصیلها معها ترجمہ ہشام بن عروہ نی کہا کہ میرے باپ عروہ کہتے تہے
کہ اگر مجہکو احتیاج پڑے اپنے ہدے پر سوار ہونے کی تو سوار ہو جا مگر نہ ایسا کہ اوسکی کمر ٹوٹ جاوی اور جب ضرورت
ہو تجہکو اوسکے دودہ کی تو پی لے جب بچہ اوسکا سیر ہو جاوے پہر جب تو اوسکو نحر کرے تو اوسکے بچے کو بہی اوسکے
ساتہ نحر کر **العمل فی الهدی حین یساق** ہدی ہانکنے کے ترکیب کا بیان **عن عبد الله بن**
عمر انه کان اذا اهدی هدیا من المدینة قلده واشعره بذی الحلیفة یقلده قبل ان یشعره وذلک فی مکان واحد وهو
موجه الی القبلة یقلده بنعلین ویشعره من الشق الایسر ثم یساق معه حتی یوقف به مع الناس بعرفة ثم یدفع
به معهم اذا دفعوا فاذا قدم منی غداة النحر نحره قبل ان یحلق او یقصر وکان هو ینحر هدیه بیده قائما ویوجهه الی القبلة
ثم یاکل ویطعم ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض جب ہدی لیجاتی مدینہ سے تو تقلید کرتے اوسکی (تقلید کے معنے گلے مین
کچہ لٹکانی کی ہین) اور اشعار کرتی اوسکا ذو الحلیفہ مین (اشعار ایکطرف سے اونٹ کا کوہان چیر کر خون بہا دینا) مگر
تقلید اشعار سے پہلے کرتے لیکن دونو ایک ہی مقام مین کرتی اسطرح پر کہ ہدی کا منہ قبلہ کیطرف کر کے پہلے اوسکے گلے
مین دو جوتیان لٹکا دیتے پہر اشعار کرتے بائین طرف سی اور ہدی کو اپنی ساتہ لیجاتی یہانتک کہ عرفہ کے روز
عرفات مین بہی سب لوگون کی ساتہ رہتی پہر جب لوگ لوٹتی تو ہدی بہی لوٹ کر آتی جب منا مین صبح کو یوم النحر
مین پہونچتے تو اوسکو نحر کرتے قبل حلق یا قصر کے اور عبد اللہ بن عمر اپنی ہدی کو آپ نحر کرتے اونکو کہڑا کرتی صف
باندہ کر منہ اونکا قبلہ کیطرف کرتے پہر اونکو نحر کرتی اور اونکا گوشت آپ بہی کہاتی اوروں کو بہی کہلاتی

ہدی ہانکنے کے ترکیب کا بیان

عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان اذا طعن فی سنام ھدیہ وھو یشعرہ قال بسم اللہ واللہ اکبر
ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب اپنی ہدی کی کوہان مین زخم لگاتی اشعار کے لیئے تو
کہتے اللہ کے نام سے اللہ بڑا ہے عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول الھدی ما قلد واشعر ووقف بہ بعرفۃ
ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتی تہی ہدی وہ جانور ہے جسکے تقلید اور اشعار ہوا ور کہڑا
کیا جاوی عرفات مین عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یحلل بدنہ القباطی والانماط والحلل ثم یبعثھا
الی الکعبۃ فیکسوھا ایاھا ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر رضا اپنے اونٹونکو جو ہدی کی ہوتی تہے
مصری کپڑے اور چار جامی اور جوڑے اوڑہاتی تہی (بعد قربانی کی) اون کپڑونکو بہیجدیتے تہے کعبہ شریف
اوڑہانی کو ف م اون دنون مین کعبہ شریف کا ایسا غلاف نہوتا ورنہ اوڑہانی کی کیا ضرورت تہی
محمد بن الحسن نی کہا کہ ہماری نزدیک ایسا ہی حکم ہے قربانی کی نکیل اور رسّی اور جھول تصدق کیجاوی اور قصاب
کے اجرت مین نہ دی جاوی عن مالک انہ سال عبداللہ بن دینار ما کان عبداللہ بن عمر یصنع بجلال بدنہ
حین کسیت الکعبۃ ھذہ الکسوۃ فقال کان یتصدق بھا ترجمہ امام مالک نی پوچہا عبداللہ بن دینار سے کہ عبداللہ
بن عمر اونٹ کی جہولون کو کیا کرتے تہے جب کعبہ شریف کا غلاف بن گیا تہا انہون نی کہا تصدق کردیتی تہے
عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول فی الضحایا والبدن الثنی فما فوق ترجمہ نافع سے روایت
ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تہے قربانی کی لیئے پانچ برس یا زیادہ کا اونٹ چاہیئے عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان
لا یشق جلال بدنہ ولا یحللہا حتی یغدو من منی الی عرفۃ ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر اپنے
اونٹون کی جہول نہین پہاڑتے تہے اور نہ جہول پہناتی تہے یہانتک کہ منا سے جاتے عرفہ کو عن ھشام بن
عروۃ عن ابیہ انہ کان یقول لبنیہ یا بنی لا یھدین احدکم للہ من البدن شیئا یستحیی ان یھدیہ
لکریمہ فان اللہ اکرم الکرماء واحق من اختیر لہ ترجمہ عروہ بن الزبیر اپنے بیٹون سے کہتے تہے اے بیٹو میرے
اللہ کے لئے تم مین سے کوئی ایسا اونٹ نہ دیوے جو اپنے دوست کو دیتے ہوئے شرمائے اسلئے کہ اللہ جل جلالہ
سب کریمون سے زیادہ کریم ہے اور زیادہ حقدار ہے اس امر کا کہ اوسکے واسطے چیز چُن کر دیجاوے **العمل**
فی الھدی اذا عطب او ضل جب ہدی مرجاوے یا چلنے سے عاجز ہوجاوی یا کہو جاوے
اوسکا بیان عن عروۃ بن الزبیر ان صاحب ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول اللہ کیف اصنع باعطب
من الھدی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بدنۃ عطبت من الھدی فانحرھا ثم اغمس قلادتھا فی دمھا
ثم خل بینھا وبین الناس یاکلونھا ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہدی
لیجانی والی نی پوچہا آپ سی یا رسول اللہ جو ہدی راستی مین ہلاک ہونی لگی اوسکو کیا کرون آپنی فرمایا کہ

جب ہدی جاوی یا چلنے سے عاجز ہوجاوی یا کہو جاوے اوسکا حکم

جو اونٹ ہدی کا ہلاک ہونی لگی اوسکو نحر کرا اور اوسکی گلی مین جو پڑا تہا وہ اوسکی خون مین ڈالدی پہر اوسکو چہوڑ دے
کہ لوگ کہالین اوسکو **عن** سعید بن المسیب انہ قال من ساق بدنۃ تطوعا فعطبت فنحرہا ثم خلی بینہا وبین الناس
یاکلونہا فلیس علیہ شئ وان اکل منہا او امر من یاکل منہا غرمہا **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا جو شخص
ہدی کا اونٹ لیجاوی پہر وہ تلف ہونی لگی اور وہ اوسکو نحر کرکے چہوڑ دے کہ لوگ اوسمین سی کہاوین تو اوسپر کچہ
الزام نہین ہے البتہ اگر خود اوسمین سے کہاوی یا کسیکو کہا سنیکا حکم کرے تو تاوان لازم ہوگا **عن** عبد اللہ بن
عباس مثل ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے ایسا ہی کہا **عن** ابن شہاب انہ قال من اہدی بدنۃ
جزاء او نذرا او ہدی تمتع فاصیبت بالطریق فعلیہ البدل **ترجمہ** ابن شہاب نی کہا جو شخص اونٹ
جزا کا یا نذر کا یا تمتع کا لیگیا پہر وہ راستی مین تلف ہوگیا تو اوسپر عوض اوسکا لازم ہے **عن** نافع ان عبد اللہ
بن عمر قال من اہدی بدنۃ فضلت او ماتت فانہا ان کانت نذرا ابدلہا وان کانت تطوعا فان
شاء ابدلہا وان شاء ترکہا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نی کہا جو شخص اونٹ ہدی کا لیجاوے
پہر وہ راستی مین مرجاوے یا گم ہوجاوی تو اگر نذر کا ہو اوسکا عوض دیوی اور جو نفل ہو تو چاہے عوض دیوے
چاہے نہ دیوے **کہا** مالک نی مینے سنا اہل علم سے کہتے تہے مالک ہدی کا نہ کہاوے اوس ہدی سی جو خرابی
جنایت کی یا فدیہ ہو **ف م** لیکن جو ہدی تمتع یا قران کی یا نفل ہو اوسمین سے کہانا درست ہے

ہدی المحرم اذا اصاب اہلہ محرم جب اپنی بیوی سی صحبت کرے اوسکے ہدی کا بیان **عن** مالک
انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب وعلی ابن ابیطالب وابا ہریرۃ سئلوا عن رجل اصاب اہلہ وہو محرم فقالوا ینفذان
لوجہہما حتی یقضیا حجہما ثم علیہما الحج من قابل والہدی **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عمر بن الخطاب اور
علی بن ابیطالب اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے جماع کیا اپنی بی بی سی احرام مین وہ کیا
اون سبہون نی جواب دیا کہ وہ دونون خاوند اور جورو حج کے ارکان ادا کیی جاوین یہانتک کہ حج پورا ہوجاوے
پہر سال آیندہ اون پر حج اور ہدی لازم ہے **وقال** علی بن ابیطالب رض واذا اہلا بالحج من عام قابل تفرقا
حتی یقضیا حجہما **ترجمہ** حضرت علی رضی نی یہی فرمایا کہ پہر سال آیندہ جب حج کرین تو دونو جدا جدا رہین
یہانتک کہ حج پورا ہوجاوے **ف م** اس خوف سے کہ مبادا پہر صحبت کرین اور حج فاسد ہوجاوے ابو حنیفہ
نے کہا میرے نزدیک کچہ علیحدہ رہنا ضرور نہین ہے **عن** یحیی بن سعید انہ سمع سعید بن المسیب یقول لا ترون فی
رجل وقع بامراتہ وہو محرم فلم یقل لہ القوم شیئا فقال سعید ان رجلا وقع بامراتہ وہو محرم فبعثہ الی ابن عباس
یسئلہ عن ذلک فقال بعض الناس یفرق بینہما الی عام قابل فقال سعید لینفذا لوجہہما
فلیتما حجہما الذی افسدا فاذا فرغا رجعا فان ادرکہما الحج قابل فعلیہما الحج والہدی وہلان من

محرم جب اپنی بیوی سی صحبت کرے اوسکی ہدی کا بیان

حیث اھل ایجمعا اللہ افسد او یقفوا قابل حجہ یقضیا ترجمہ یحیی بن سعید سی روایت ہی انہون نی سنا سعید بن المسیب سے وہ کہتے تھے لوگون سی تم کیا کہتے ہو اوس شخص کے باب مین جسنے جماع کیا اپنی عورت سی احرام کی حالت مین تو لوگون نی کچھ جواب دیا تب سعید نی کہا کہ ایک شخص نے ایسا ہی کیا تھا تو اوسنی مدینہ مین کسیکو بھیجا دریافت کرنیکے لیئے بعض لوگون نے کہا کہ خاوند اور جورو مین ایکسالی تک جدائی کی جاوی سعید نی کہا دونون حج کرتے چلے جاوین اور اوس حج کو پورا کرین جو فاسد کر دیا ہے جب فارغ ہو کر لوٹین تو دوسرے سال اگر زندہ رہین تو پھر حج کرین اور ہدی دیوین اور دوسری حج کا احرام وہین سے باندہین جہان سے پہلے حج کا احرام باندہا تھا اور مرد عورت جدا رہین جب تک فراغت ہو حج سے **کہا** مالک نی کہ ہر ایک اونمین سی ایک ایک اونٹ ہدی دیوے **کہا** مالک نی جس شخص نے صحبت کی اپنی عورت سی عرفات سے لوٹنے کے بعد اور کنکریان مارنی سے پہلے تو اوسپر ہدی واجب ہوگی اور سال آیندہ پھر حج کرنا ہوگا اگر بعد کنکریان مارنی کی (قبل طواف الزیارۃ کے) جماع کیا تو اوسپر ایک عمرہ اور ایک ہدی لازم ہے اور سال آیندہ حج ضرور نہین **ف م** اور یہی قول ہے شافعی کا کہ شروع حج سے لیکر رمے جمار تک اگر جماع کریگا تو ہدی لازم ہوگی اور سال آیندہ حج واجب ہوگا اور امام ابوحنیفہ رح کا یہ قول ہی کہ اگر قبل وقوف عرفات کے جماع کریگا تو حج فاسد ہوگا اور سال آیندہ قضا کہنی ہوگی لیکن اگر بعد وقوف عرفات کی جماع کرے تو ایک اونٹ دینا ہوگا اور حج کے قضا واجب نہوگی **کہا** مالک نی حج یا عمرہ اوس صحبت سی فاسد ہوتا ہے جس مین دخول ہو جاوے اگرچہ انزال نہوا اور جو انزال ہو مباشرت سی بدون دخول کے جیسے حج فاسد ہوگا **ف م** مگر ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک اگر بوسہ یا مس کری بہ شہوت تو انزال ہو یا نہو حج فاسد نہوگا لیکن قربانی واجب ہوگی **ت** لیکن اگر کسی شخص نی دلمین کچھ خیال کیا اور انزال ہو گیا تو اوسپر کچھ واجب نہوگا **کہا** مالک نی اگر کسی شخص نی بوسہ لیا اپنی عورت کا اور انزال نہوا تو اوسپر ہدی لازم ہوگی **ف م** ایک بکری بھی کافی ہو جاویگی **کہا** مالک نی جس عورت سی اوسکے خاوند نی جماع کیا کئی مرتبہ اوسکے رضامندی سی اور عورت احرام باندہے تھے حج کا تو عورت پر قضا اوس حج کی سال آیندہ مین اور ہدی واجب ہوگی اور جو وہ عورت عمرہ کا احرام باندہے تھی تو اوسپر قضا اوس عمرہ کے اور ہدی واجب ہوگے **ھدی من فاتہ الحج** جس شخص کو حج نہ ملے اوسکے ہدی کا بیان **عن** سلیمان بن یسار ان ابا ایوب الانصاری خرج حاجا حتی اذا کان بالنازیۃ من طریق مکۃ اضل راحلتہ وانہ قدم علی عمر بن الخطاب یوم النحر فذکر ذلک لہ فقال عمر بن الخطاب اصنع ما یصنع المعتمر ثم قد حللت فاذا ادرکک الحج قابلا فحج واھد ما استیسر من الھدی ترجمہ سلیمان بن یسار سی روایت ہی کہ ابو ایوب انصاری رضی حج کرنے کو نکلے جب نازیہ مین پہونچے مکہ کے رستے مین (نازیہ ایک مقام کا نام ہے قریب صفرا وادی کے) تو اونکا اونٹ

جس شخص کو حج نہ ملے اوسکے ہدی کا بیان

گم ہوگیا سو آئی وہ مکہ مین حضرت عمر بن الخطاب کی پاس سوین تاریخ ذیحجہ کے اور بیان کیا اون سے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ عمرہ کرلے (یعنے طواف اور سعی جو عمرہ کے ارکان ہین کرلے) اور احرام کھولڈال پھر سال آیندہ جب حج کے دن آوین تو حج کر اور ہدی دی موافق اپنے طاقت کے **ف** ہر ایک بکری بھی کافی ہی یہی حکم ہے ہر شخص کا جو حج کو جاوے پھر حج نہ ملے تو طواف اور سعی کرکے احرام کھولڈالے اور سال آیندہ حج کرے اور ہدی دیوی ابوحنیفہ کے نزدیک ہدی واجب نہین ہے **عن** سلیمان بن یسار ان ھبار بن الاسود جاء یوم النحر وعمر بن الخطاب ینحر ھدیہ فقال یا امیر المؤمنین اخطانا العدۃ کنا نری ان ھذا الیوم یوم عرفۃ فقال عمر اذھب الی مکۃ فطف انت ومن معک وانحر واھد یا ان کان معکم ثم احلقوا او قصروا وارجعوا فاذا کان عام قابل فحجوا واھدوا فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجع **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہی کہ ہبار بن الاسود آئی یوم النحر کو اور عمر بن الخطاب نحر کررہے تھے اپنے ہدے کا تو کہا انہون نے اے امیر المومنین ہمنے تاریخ کے شمار مین غلطی کی ہم سمجھتے تھے کہ آج کا روز عرفہ کا روز ہے (یعنے آج نوین تاریخ ہے) حضرت عمرؓ نے کہا مکہ کو جاؤ اور تم اور تمہارے ساتھی سب طواف کرو اگر کوئی ہدی تمہارے ساتھ ہو تو اوسکو نحر کرڈالو پھر حلق کردو یا قصر اور لوٹ جاؤ اپنے وطن کو سال آیندہ آؤ اور حج کرو اور ہدی دو جسکو ہدی نہ ملی وہ تین روزے حج کے دنون مین اور سات روزے جب لوٹے رکھی **کہا** مالک نے جس شخص نے قران کیا پھر اوسکو حج نہ ملا تو وہ سال آیندہ بھی قران کرے اور دو ہدے دے ایک قران کی اور ایک حج کے فوت ہوجانیکے

ھدی من اصاب اھلہ قبل ان یفیض

جو شخص صحبت کرے اپنے بی بی سے قبل طواف الزیارۃ کے اوسکے ہدی کا بیان **عن** عبداللہ بن عباس انہ سئل عن رجل وقع باھلہ وھو بمنی قبل ان یفیض فامرہ ان ینحر بدنۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے صحبت کی اپنی بی بی سے اور وہ منا مین تھا قبل طواف الزیارۃ کے تو حکم کیا اوسکو عبداللہ بن عباس نے ایک اونٹ نحر کرنے کا **عن** عبداللہ بن عباس انہ قال الذی یصیب اھلہ قبل ان یفیض یعتمر ویھدی **ترجمہ** عبداللہ بن عباسؓ نے کہا جو شخص صحبت کرے اپنے بی بی سے قبل طواف الزیارۃ کے تو وہ ایک عمرہ کرے اور ہدے دیوے **عن** ربیعۃ بن ابی عبدالرحمن یقول فی ذلک مثلہ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبدالرحمن نے بھی ایسا ہے کہا **کہا** مالک نے مجھی یہ روایت بہت پسند ہے **کہا** یحییٰ نے سوال ہوا مالک سے کہ ایک شخص طواف الزیارۃ بھول کر مکہ سے اپنے شہر چلا آیا تو جواب دیا کہ اگر اوسنی صحبت نہین کی عورتون سے تو لوٹ جاوی اور طواف الزیارۃ ادا کرے اور اگر صحبت کرچکا تو لوٹ کر طواف ادا کرے پھر عمرہ کرے اور ہدے دیوی اور یہ نہین چاہیئے کہ ہدی مکہ سے مول لیکر وہین نحر کردی بلکہ اگر اپنی ساتھ ہدی نہ لایا ہو تو مکہ سے ہدی مول لیکر حرم کی باہر جاوے اور وہان سے اوسکو ہانکتا ہوا اپنی ساتھ پھر مکہ مین لاوے پھر وہان

جو شخص صحبت کرے اپنے بی بی سے قبل طواف الزیارۃ کے اوسکی ہدی کا بیان

تحریر کرے **ما استیسر من الھدی** موافق طاقت کی ہدی کیا چیز ہے **عن جعفر بن محمد**
عن ابیہ ان علی بن ابیطالب کان یقول ما استیسر من الھدی شاۃ ترجمہ حضرت علی رضہ فرماتی تہی کہ ما استیسر
من الہدی سے مراد ایک بکرے ہے **ف ہ** اللہ جل جلالہ نی فرمایا فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر
من الھدی جو شخص فائدہ اوٹہاوے عمرہ کرکے پہر حج کرنے سے تو اوسپر موافق طاقت کی ایک ہدی ہے
اس ہدی سی مراد ایک بکرے ہی یعنی ادنی درجہ ایک بکری ہی اور اعلی درجہ اونٹ یا بیل یا گای ہے **عن مالک** انہ بلغہ ان
عبد اللہ بن عباس کان یقول ما استیسر من الھدی شاۃ ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عباس
کہتے تہی ما استیسر من الہدی سی ایک بکری مراد ہے کہا مالک نی یہ روایت مجہی بہت پسند ہی کیونکہ اللہ جل جلالہ
فرماتا ہی اپنی کتاب مین اے ایمان والو مت مارو شکار جب تم احرام باندہے ہو اور جو شخص مارے گا شکار
تم مین سی قصداً تو اوسپر جزا ہے مثل اوس جانور کے جو مارا اوسنی حکم لگاوین انکا دو مرد عادل تم
سے یہ جزا ہدی ہو جو خانہ کعبہ مین پہونچے یا کفارہ ہو مسکینون کا کہلانا یا برابر اسکے روزے تاکہ چکھے
وبال اپنی کام کا۔ سو کبہی جانور کا بدلہ بکری بہی ہوتی ہی اور اللہ جل جلالہ نے اوسکو ہدی کہا
اس مسئلہ مین ہماری نزدیک کچہ اختلاف نہین ہے اور کیون کر کوئی اسمین شک کریگا اسواسطے
کہ جو جانور اونٹ یا بیل کی برابر نہین اوسکی جزا ایک بکری ہی ہوگی اور جو ایک بکری سی کم ہو
تو اوسمین کفارہ ہوگا روزے رکہی یا مسکینونکو کہلانا **عن نافع** ان عبد اللہ بن عمر کان یقول ما استیسر من الھدی شاۃ او
بقرۃ ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے ما استیسر من الہدی سے ایک بکری یا گای مراد ہی **عن**
عبد اللہ بن ابی بکر ان مولاۃ لعمرۃ بنت عبد الرحمن یقال لھا رقیۃ اخبرتہ انہا خرجت مع عمرۃ بنت عبد الرحمن
الی مکۃ قالت فدخلت عمرۃ مکۃ یوم الترویۃ وانا معہا فطافت بالبیت وبین الصفا والمروۃ ثم دخلت
صفۃ المسجد فقالت امعک مقصان فقلت لا فقالت فالتمسیہ لی فالتمستہ حتی جئت بہ فاخذت
من قرون راسہا فلما کان یوم النحر ذبحت شاۃ ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر سی روایت ہی کہ ایک آزاد لونڈے
عمرہ بنت عبد الرحمن کی جسکا نام رقیہ تہا مجہسے کہتی تہی کہ مین نکلے عمرہ بنت عبد الرحمن کی ساتہ مکہ کو
تو آٹہوین تاریخ ذی حجہ کی عمرہ مکہ مین پہونچین اور مین بہی اونکی ساتہ تہی تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور
صفا کی درمیان مین صفا اور مروہ کے پہر عمرہ مسجد کے اندر گئین اور مجہسی کہا کہ تیری پاس قینچی ہی ہے کہا
نہین عمرہ نی کہا کہین سی ڈہونڈہ کر لا سو مین ڈہونڈہ کر لائی عمرہ نی اپنی لٹین بالون کے اوس سے کاٹین
جب یوم النحر ہوا تو ایک بکری ذبح کی **ف ہ** بال کاٹنی کا سبب یہہ تہا کہ عمرہ نی تمتع کیا تہا سو عمرہ نی عمرہ ادا کرکی
قصر کیا پہر حج کیا اور بکری ہدی کی تہی جو تمتع مین واجب ہے **جامع الھدی** مختلف حدیثین ہدی کی بیان مین

مختلف حدیثین ہدی کی بیان مین

عن صدقة بن یسار المکی ان رجلا من اهل الیمن جاء الی عبد الله بن عمر وقد ضفر راسه فقال یا ابا عبد الرحمن
انی قدمت بعمرة مفردة فقال له عبد الله بن عمر لو کنت معک او سالتنی لامرتک ان تقرن فقال لیمانی قد
کان ذلک فقال عبد الله بن عمر خذ ما نقاید من راسک واهد فقالت امراة من اهل العراق وما هدیا یا عبد الرحمن
قال هدیه فقالت له وما هدیه فقال عبد الله بن عمر بوم اجدا لان اذبح شاة لکان احب الی من ان اصوم

ترجمہ صدقہ بن یسار مکی سی روایت ہی کہ ایک شخص یمن کا رہنی والا آیا عبد اللہ بن عمر پاس اور اوسنی بٹ لیا تھا
اپنی بالون کو تو کہا اے ابا عبد الرحمن مین صرف عمرہ کا احرام باندہ کر آیا عبد اللہ بن عمر نے کہا اگر تو میرے
ساتہ ہوتا یا مجہسی پوچہتا تو مین تجہکو قران کا حکم کرتا اوس شخص نی کہا اب تو ہو چکا عبد اللہ بن عمر نے
کہا کہ تیرے بال تیری پریشان ہین اونکو کتروا ڈال اور ہدی دی ایک عورت عراق کی رہنی والی بولی اے ابا
عبد الرحمن کیا ہدی ہے اوسکی انہون نی کہا جو ہدی ہی اوسکی اوس عورت نی کہا کیا ہدی ہی عبد اللہ بن عمر نی کہا
میری نزدیک تو یہ ہی کہ اگر مجھے سوا بکرے کے اور کچہ نہ ملے تب بہی بکری ذبح کرنا بہتر ہے روزے رکہنے سے

ف یعنی تمتع مین روزہ رکہنی کا اوسوقت حکم ہی جب ہدی ملی اور بکری بہی ہدی ہو سکتے ہے پہر
بکرے ملتے ہوئے روزے رکہنا کیا ضرور ہے عن نافع ان عبد الله بن عمر کان یقول لمراة المحرمة
اذا حلت لم تمتشط حتی تاخذ من قرون راسها وان کان لها هدی لم تاخذ من شعرها شیئا حتی تنحر
هدیها ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رض کہتے تہے جو عورت احرام باندہے ہو جب احرام کہولی تو کنگے
نہ کری جب تک اپنی بال کی لٹین نہ کٹوا دی اور جو اوسکے پاس ہدی ہو تو اپنی بال نہ کتراوی جب تک ہدی نحر
نہ کری مالک نے سنا بعض اہل علم سی کہتی تہی کہ مرد اور اوسکی عورت دونون ایک اونٹ مین شریک نہین ہو سکتے
بلکہ ہر ایک کیواسطے جدا جدا اونٹ چاہیئے سوال ہوا مالک سی کہ ایک شخص کے ساتہ ہدی روانہ کی گئی تاکہ نحر کری اوسکو
حج مین اور اوس شخص نے احرام باندہا عمرہ کا تو وہ نحر کری ہدی کو جب احرام کہولی عمرہ کا یا تاخیر کری اوسکے نحر مین
حج تک تو جواب دیا کہ تاخیر کری ہدی کی نحر مین اور نحر کری اوسکو حج مین اور وہ عمرہ کرکے احرام کہولڈالی کہا مالک نے
جس شخص پر ہدی کا حکم ہوا شکار کے عوض مین یا اور کسی وجہسی ہدی اوسپر واجب ہوئی تو اوسکو چاہیئے کہ مکہ مین ہدی بہیجکر
آدمی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نی هدیا بالغ الکعبة یعنی ہدی پہونچنی والی ہو کعبہ مین اور جو شکار کے بدلے مین
یا ہدی کی عوض مین روزی رکہنا پڑین یا صدقہ دینا لازم آوی تو اختیار ہے کہ جہان چاہی روزی رکہی یا صدقہ دیوی حرم
مین یا غیر حرم مین عن ابی اسماء مولی عبد الله بن جعفر انه کان مع عبد الله بن جعفر فخرج معه
من المدینة فمرض علی حسین بن علی وهو مریض بالسقیا فاقام علیه عبد الله بن جعفر حتی
اذا خاف الفوت خرج وبعث الی علی بن ابیطالب واسماء بنت عمیس وهما بالمدینة فقدما علیه

ثم ان حسینا اشار الی اسامۃ فامر علی بن ابیطالب اسامۃ فحلق ثم نسک عنہ بالسقیا فنحر عنہ بعیرا قال یحیی بن سعید
وکان حسین خرج مع عثمان بن عفان فی سفرہ ذلک الی مکۃ ترجمہ ابو اسمار سی جو مولی ہین عبداللہ بن جعفر کے روایت ہے
کہ وہ عبداللہ بن جعفر کے ساتہ مدینہ سے نکلے (واسطے حج کے) تو گذری حسین بن علی رضہ پر اور وہ بیمار تہی سقیا مین
نبس ٹہہری رہی وہان عبداللہ بن جعفر یہانتک کہ جب خوف ہوا حج کی فوت ہوجانیکا تو نکل کہڑے ہوئی عبداللہ
بن جعفر اور ایک آدمی بہیجدیا حضرت علی رضہ پاس اور اونکی بی بی اسمار بنت عمیس پاس وہ دونون مدینہ مین تہے
تو آئی حضرت علی اور اسمار مدینہ سے امام حسین رضہ پاس انہون نی اشارہ کیا اپنی سر کیطرف حضرت علی رضہ نی حکم کیا
اونکا سر مونڈا گیا سقیا مین پہر قربانی کی اونکی طرف سے ایک اونٹ کی وہین سقیا مین کہا یحیی بن سعید نے
کہ امام حسین رضہ حضرت عثمان بن عفان کی ساتہ نکلے تہے حج کرنیکو **الوقوف بعرفۃ والمزدلفۃ**
عرفات مین اور مزدلفہ مین ٹہرنیکا بیان **عن** مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ قال عرفۃ کلہا موقف و
ارتفعوا عن بطن عرنۃ والمزدلفۃ کلہا موقف وارتفعوا عن بطن محسر ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عرفات تمام ٹہرنے کی جگہہ ہے مگر بطن عرنہ مین نہ ٹہرو اور مزدلفہ تمام ٹہرنیکے
جگہہ ہی مگر بطن محسر مین نہ ٹہرو **ف م** عبدالرزاق نی اتنا زیادہ کیا کہ تمام منا قربانی کی جگہہ ہے
اور تمام گلیان اور راستی مکہ کی قربانی کی مقام ہین - اگرچہ کل عرفات مین سوا بطن عرنہ کی ٹہرنا
درست ہی مگر صخرات کی پاس جہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ٹہیرے تہی اوترنا افضل ہے **عن** عبداللہ
بن الزبیر انہ کان یقول اعلموا ان عرفۃ کلہا موقف الا بطن عرنۃ وان المزدلفۃ کلہا موقف الا بطن محسر
ترجمہ عبداللہ بن الزبیر رضہ کہتے تہے جانو تم کہ عرفات سارا ٹہرنے کے جگہہ ہے مگر بطن عرنہ اور مزدلفہ
تمام ٹہرنے کے جگہہ ہے مگر بطن محسر **کہا** مالک نی فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے فلا رفث ولا فسوق و
لا جدال فی الحج نہ رفث ہے نہ فسق ہے نہ جہگڑا ہے حج مین تو رفث کی معنے جماع کی ہین اور اللہ خوب
جانتا ہے فرماتا ہے احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم حلال ہے تمہارے لیئے روزون کی رات مین
جماع اپنی عورتون سے یہان پر رفث سی جماع مراد ہے **ف م** بعضون نی رفث کی معنی فحش
باتون کے لیئے ہین بعضون نی عورتون کے سامنے شہوت ناک بات کرنیکو رفث کہا ہے ابن عباس سے
یہی منقول ہے **ت** اور فسق سے مراد ذبح کرنا ہے جانورون کا واسطے بتون کے فرمایا اللہ تعالی
نے او فسقا اہل لغیر اللہ بہ یا فسق وہ یہ ہے کہ پکارا جاوی جانور پر سوا خدا کے اور کسے کا نام اور جہگڑا
یہ ہے کہ قریش مزدلفہ مین قزح پاس ٹہرتے تہے اور باقی عرب عرفات مین اوترتے تہے تو دونون فریق
اسمین لڑتی تہی جہگڑتے تہے یہ کہتے تہے ہم سیدہی راہ اور ٹہیک استی پر ہین وہ کہتی تہی ہم صحیح طریقہ پر

ہین تو اللہ تعالیٰ نی فرمایا ولکل امۃ جعلنا منسکا ہم ناسکوہ فلا ینازعنک فی الامر وادع الی ربک انک لعلی ہدی مستقیم یعنے ہمنے ہر گروہ کے لیئے ایک طریقہ کردیا وہ اوسی پر چلتے ہین تو نہ جہگڑین تجہہ سے دین مین اور بلاتو اپنے پروردگار کیطرف بیشک تو سیدہی راہ پر ہے تو حج مین جہگڑنے کے یہہ معنے ہین واللہ اعلم اور مینے سنا ہے یہ اہل علم سے **وقوف الرجل وھو غیر طاھر ووقوفہ علی دابتہ** بی وضو عرفات یا مزدلفہ مین ٹہرنیکا اور سوار ہوکر ٹہرنیکا بیان کہا یحیی نی سوال ہوا مالک سی کہ عرفات مین یا مزدلفہ مین کوئی آدمی بی وضو ٹہر سکتا ہے یا بے وضو کنکریان مار سکتا ہے یا بے وضو صفا اور مروہ کے درمیان مین دور سکتا ہے تو جواب دیا کہ جتنے ارکان حایضہ عورت کر سکتے ہے وہ سب کام مرد بی وضو کر سکتا ہے اور اوسپر کچہہ لازم نہین آتا مگر افضل یہ ہی کہ ان سب کامون مین تا وضو ہو اور قصدا بی وضو ہونا اچہا نہین ہی **سوال** ہوا مالک سی کہ عرفات مین سوار ہوکر ٹہرے یا اوتر کر بولے سوار ہوکر مگر جب کوئی عذر ہوا وسکو یا اوسکے جانور کو تو اللہ جل جلالہ قبول کرنیوالا ہے عذر کو **ف م** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی عرفات مین وقوف سوار ہوکر کیا ہے **مسلم**

وقوف من فاتہ الحج وقوف عرفات کی انتہا کا بیان **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول من لم یقف بعرفۃ من لیلۃ المزدلفۃ قبل ان یطلع الفجر فقد فاتہ الحج ومن وقف بعرفۃ من لیلۃ المزدلفۃ من قبل ان یطلع الفجر فقد ادرک الحج ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رض کہتے تہے جو شخص عرفہ مین نہ ٹہرا یوم النحر کے طلوع فجر تک تو فوت ہوگیا حج اوسکا اور جو یوم النحر کے طلوع فجر سے پہلے عرفہ مین ٹہرا تو اوسنی پالیا حج کو **ف م** عرفات مین ٹہرنیکا وقت نوین تاریخ کی زوال سے یوم النحر کے فجر تک ہی اس درمیان مین اگر ایک ساعت بہی عرفات مین ٹہر جاویگا تو حج ملجاویگا جمہور علما کا یہی مذہب ہے

عن عروۃ بن الزبیر انہ قال من ادرک الفجر من لیلۃ المزدلفۃ ولم یقف بعرفۃ فقد فاتہ الحج ومن وقف بعرفۃ من لیلۃ المزدلفۃ قبل ان یطلع الفجر فقد ادرک الحج ترجمہ عروہ بن الزبیر نے کہا کہ جب مزدلفہ کی رات کی صبح ہوگئی اور وہ عرفہ مین نہ ٹہرا تو حج اوسکا فوت ہوگیا اور جو مزدلفہ کے رات کو عرفہ مین ٹہیرا طلوع فجر سے پہلے تو پالیا اوسنی حج کو **کہا** مالک نی کہ اگر غلام آزاد ہوا عرفات مین تو یہ حج اوسکا فرض نہوگا مگر جب اوسنی احرام نہ باندہا ہوا اور بعد آزادی کی احرام باندہ کر یوم النحر کے فجر سے پیشتر عرفات مین ٹہر جاوے تو فرض حج اوسکا ادا ہو جاویگا اگر اوسنی طلوع فجر تک احرام نہ باندہا تو اوسکی مثال ایسی ہوگی جیسے کسیکا حج فوت ہوگیا اور اوسنی وقوف عرفہ مزدلفہ کی شب کی طلوع فجر تک نہ پایا تو اوس غلام پر فرض حج کا ادا کرنا لازم رہیگا

تقدیم النساء والصبیان عورتون اور لڑکون کو آگی روانہ کردینی کا بیان **عن** سالم وعبیداللہ ابنی عبداللہ بن عمر ان اباہما عبداللہ بن عمر کان یقدم اھلہ وصبیانہ من المزدلفۃ

وقوف عرفات کی انتہا کا بیان

عورتون اور لڑکون کو مزدلفہ سے آگی روانہ کردینے کا بیان

الی منی حتی یصلوا الصبح بمنی ویرموا قبل ان یاتی الناس ترجمہ سالم اور عبید اللہ سے جو دو بیٹے ہین عبد اللہ بن عمر کے روایت ہی کہ اونکے باپ عبد اللہ بن عمر رضہ آگے روانہ کر دیتے تہے عورتون اور بچون کو مزدلفہ سے منا کو تاکہ نماز صبح منا مین پڑہ کر لوگون کے آنے سے اول کنکریان مارلین ف ہ کیونکہ جب لوگ منا مین آجاتی ہین تو ہجوم کے وجہ سی عورتون اور بچون کو کنکریان مارنی مین نہایت تکلیف ہوتی ہے عن مولاۃ لاسماء بنت ابی بکر قالت جئنا مع اسماء بنت ابی بکر منی بغلس قالت فقلت لها لقد جئنا منی بغلس فقالت قد کنا نصنع ذلک مع من هو خیر منک ترجمہ اسمار بنت ابی بکر کے آزاد لونڈے سے روایت ہے کہ ہم اسمار بنت ابی بکر کی سات منا مین آئی اندہیرے منہ تو مینے کہا کہ ہم منا مین اندہیری منہ آئے اسمار نی کہا ہم ایسا ہی کرتے تہے اوس شخص کے ساتہ جو تجہ سے بہتر تہے ف ہ یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین ساری رات رہنا واجب نہین ہے بلکہ تہوڑے دیر ٹہرنا کافی ہے عن مالک انہ سمع بعض اهل العلم یکره رمی الجمرة حتی یطلع الفجر من یوم النحر ومن رمی فقد حل له النحر ترجمہ امام مالک نی سنا بعض اہل علم سی مکروہ جانتے تہے کنکریان مارنا قبل طلوع فجر کے یوم النحر سے اور جسنی ماریں تو نحر اوسکو حلال ہو گیا عن هشام بن عروة ان فاطمة بنت المنذر اخبرته انها کانت تری اسماء بنت ابی بکر بالمزدلفة تامر الذی یصلی لها ولاصحابها الصبح یصلی لهم الصبح حین یطلع الفجر ثم ترکب فتسیر الی منی ولا تقف ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت ہی کہ فاطمہ بنت المنذر کہتی تہین اسمار بنت ابی بکر کو مزدلفہ مین حکم کرتی تہین اوس شخص کو جو امامت کرتا تہا اونکی اور اونکی ساتہیون کے نماز مین کہ نماز پڑہا دی صبح کی فجر نکلتے ہے پہر سوار ہو کر منا کو آتین تہین اور توقف نہ کرتین تہین

عرفات سی لوٹتی وقت چلنے کا بیان

السیر فی الدفعة عرفات سی لوٹتی وقت چلنے کا حال عن عروة بن الزبیر انه قال سئل اسامة بن زید وانا جالس معه کیف کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسیر فی حجة الوداع حین دفع فقال کان یسیر العنق فاذا وجد فجوة نص ترجمہ عروہ بن الزبیر نی کہا کہ سوال ہوا اسامہ بن زید سی اور مین بیٹہا تہا پاس اونکی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حج وداع مین کسطرح چلاتے تہی اونٹ کو کہا اونہون نی چلاتی تہی ذرا تیز جب جگہ پاتی تو خوب دوڑ کر چلاتی تہے ف ہ ذرا تیز چالکو عربی مین عنق کہتی ہین جس سی جانور کے گردن ہلے اور اوس سے تیز چالکو نص کہتی ہین کہا مالک نی کہا ہشام نی نص عنق سے زیادہ ہے

محسر مین نحر کرنیکا بیان

عن نافع ان عبد الله بن عمر کان یحمل راحلته فی بطن محسر قدر رمیة بحجر ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر تیز کرتے تہے اپنے اونٹ کو بطن محسر مین ایک ڈہیلے کی مار تک **ما جاء فی النحر فی الحج** حج مین نحر کرنیکا بیان عن مالک انه بلغه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال منی هذا النحر وکل منی منحر وقال فی العمرة هذا المنحر یعنی المروة وکل فجاج مکة وطرقها منحر ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا منا کو نحر کے جگہ یہی ہی اور ساری منا نحر کی جگہ ہے اور عمرہ

مین کہا مروہ کو کہ نحر کی جگہہ یہ ہے اور سب آسی مکہ کی نحر کے جگہہ ہین **عن** عایشۃ تقول خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخمس لیال بقین من ذی القعدۃ ولا نری الا انہ الحج فلما دنونا من مکۃ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن معہ ھدی اذا طاف بالبیت وسعی بین الصفا والمروۃ ان یحل قالت عایشۃ فدخل علینا یوم النحر بلحم بقر فقلت ما ھذا فقالوا نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ازواجہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ ہم نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہ جب پانچ راتین باقی رہین تہین ذیقعدہ کی اور ہمکو گمان یہی تہا کہ آپ حج کو نکلے ہین جب نزدیک ہوئی ہم مکہ سے تو حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اوس شخص کو جسکے ساتہ ہدی نہ تہی کہ طواف اور سعی کرکے احرام کہول ڈالی کہا عایشہ رضہ نے کہ یوم النحر کے دن ہمارے پاس گوشت آیا گاے کا تو مینے پوچہا کہ یہ گوشت کہان سے آیا لوگون نی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اپنی بی بیون کی طرف سے نحر کیا ہے **کہا** یحیے نے مینے اس حدیث کو بیان کیا قاسم بن محمد سے انہون نے کہا قسم خدا کی عمرہ نی اس حدیث کو پورا پورا بیان کیا **عن** حفصۃ ام المومنین انہا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شان الناس حلوا ولم تحلل انت من عمرتک فقال انی لبدت راسی وقلدت ھدیی فلا احل حتی انحر **ترجمہ** حضرت ام المومنین حفصہ رضہ سے روایت ہی کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا لوگون نی احرام کہولڈالا اور آپنے عمرہ کرکے اپنا احرام نہین کہولا تو فرمایا آپنے مینے تلبید کے اپنی سر کی (تلبید کہتی ہین سر کے بالون کو جما لینے کو گوند یا لعاب حطمی وغیرہ سے تاکہ بال پریشان نہون) اور تقلید کی اپنی ہدی کی تو مین احرام نہ کہولون گا جب تک نحر نہ کرونگا **ف** امام ابوحنیفہ اور امام احمد کا استدلال اسی حدیث سے ہے کہ جو شخص تمتع کرے لیکن ہدی ساتہ لیجاوی اوسکو عمرہ کرکے احرام کہولنا درست نہین یہان تک کہ حج سے فراغت ہو اور ہدی کو نحر کرے اور ایسا ہے جابر کے حدیث مین ہے جو صحیحین مین مروی ہے اور مالکیہ اور شافعیہ نے اسمین خلاف کیا ہے **العمل فی النحر** نحر کرنیکا بیان

عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن ابیطالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر بعض ھدیہ بیدہ ونحر غیرہ بعضہ **ترجمہ** حضرت علی رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہدی کی بعض جانورونکو اپنے ہاتہ سے ذبح کیا اور بعضون کو اورون نی ذبح کیا **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر قال من نذر بدنۃ فانہ یقلدھا نعلین ویشعرھا ثم ینحرھا عند البیت ویمشی یوم النحر لیس لھا محل دون ذلک ومن نذر جزورا من الابل والبقر فلینحرھا حیث شاء **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضہ نی کہا جو شخص نذر کری بدنہ کی (بدنہ اونٹ یا گای یا بیل کو کہتے ہین جو بہیجا جاوے مکہ کو قربانی کی واسطے) تو اوسکی گلی مین دو جوتیان لٹکادی اور اشعار کری پہر نحر کری اوسکو بیت اللہ کی پاس یا منا مین دسوین

تاریخ ذی حجہ کی اسکی سوا اور کوئی جگہ نہین ہی اور جو شخص نذر کری قربانی کی اونٹ یا گای کی اوسکو اختیار ہی کہ جہان چاہی نحر کری عن هشام بن عروة ان اباه كان ينحر بدنه قياما ترجمہ ہشام بن عروہ سی روایت ہی کہ اونکی باپ عروہ نحر کرتے تھی اپنی اونٹونکو کھڑا کرکے کہا مالک نی کسیکو درست نہین ہی کہ ہدی کی نحر سے پہلے سر منڈاوی اور نہ یہہ درست ہی کہ یوم النحر کی طلوع فجر سے پیشتر نحر کری بلکہ نحر کرنا اور کپڑے بدلنا اور میل چھوڑانا اور سر منڈانا یہ سب کام دسوین تاریخ چاہئین اوس سے پہلے درست نہین ہین ملجاء فی الحلاق سر منڈانی کا بیان عن عبد الله بن عمران رسول الله صلى الله عليه قال اللهم ارحم المحلقين قالوا والمقصرين يا رسول الله قال اللهم ارحم المحلقين قالوا والمقصرين يا رسول الله قال والمقصرين ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم رحم کر حلق کرنیوالون پر صحابہ نی کہا اور قصر کرنیوالون پر یا رسول اللہ آپنی فرمایا اللہم رحم کر حلق کرنیوالون پر صحابہ نی کہا اور قصر کرنیوالون پر یا رسول اللہ آپنے فرمایا اور قصر کرنیوالون پر ف م حلق کہتی ہین تمام سر منڈانی کو اور قصر کہتے ہین بال کم کرنیکو کسی طرف سی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حلق افضل ہی قصر سی اور قصر بھی کافی ہی محمد بن الحسن نے کہا کہ یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه انه كان يدخل مكة ليلا وهو معتمر فيطوف بالبيت وبين الصفا والمروة ويؤخر الحلاق حتى يصبح قال ولكنه لا يعود الى البيت فيطوف به حتى يحلق راسه قال وربما دخل المسجد فاوتر فيه ولا يقرب البيت ترجمہ عبد الرحمن بن القاسم سی روایت ہی کہ اونکی باپ قاسم بن محمد مکہ مین عمرہ کا احرام باندہ کر رات کو آتی اور طواف وسعی کرکے حلق مین تاخیر کرتے صبح تک لیکن جب تک حلق نہ کرتے بیت اللہ کا طواف نہ کرتے اور کبھی مسجد مین آکر وتر پڑہتے لیکن بیت اللہ کے قریب نہ جاتی ف م کیونکہ جب تک حلق نہین کیا عمرہ کا احرام نہین کہلا اگر قبل اوسکی طواف کرین تو ایک عمرہ مین دو طواف ہوجاوین کہا مالک نی (فرمایا اللہ تعالے نے ولیقضوا تفثهم چاہیئے کہ نخالین تفث اپنا) تفث کہتی ہین سر منڈانی کو اور کپڑے بدلنے کو اور جو اوسکے متعلق ہین ف م بعضون نی تفث کی معنی میل کچیل کے رکہی ہین یعنے دور کرین میل اپنا اور نہاوین کپڑے بدلین اور بعضون نی تفث کی معنی حاجت کی رکہی ہین (محلے) سوال ہوا مالک سی کہ ایک شخص حلق بہول گیا حج مین کیا وہ مکہ مین حلق کری جواب دیا ہان کرے لیکن منا مین حلق کرنا اچہا ہے کہا مالک نی ہماری نزدیک یہ حکم اتفاقی ہی کہ کوئی شخص سر نہ منڈاوی اور بال نہ کترادے یہانتک کہ نحر کرے ہدی کو اگر اوسکی ساتہ ہو اور جو چیزین احرام مین حرام ہین اونکا استعمال نہ کرے جب تک احرام نہ کہولی منا مین یوم النحر کو کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نی ولا تحلقوا رؤسكم حتى يبلغ الهدي محله ترجمہ مت منڈاؤ سرونکو اپنی جب تک ہدی اپنی جگہہ پہونچ جاوی التقصیر قصر کا بیان عن نافع ان عبد الله بن عمر كان اذا افطر من رمضان

وھو یرید الحج یاخذ من راسہ واظفرہ من لحیتہ شیئا یجئ ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر جب مصان کی روزون سے فارغ ہوتی اور حج کا قصد ہوتا تو سر اور ڈاڑہی کی بال نہ لیتی یہانتک کہ حج کرتی **کہا** مالک نی یہ امر کچہ سب لوگون پر واجب نہین ہی **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان اذا حلق فی حج او عمرۃ اخذ من لحیتہ وشاربہ ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر رضہ جب حلق کرتے حج یا عمرے مین تو اپنی داڑہی اور موچہہ کی بال لیتی **عن** ربیعۃ بن ابی عبدالرحمن ان رجلا اتی القاسم بن محمد فقال انی افضت وافضت معی اھلی ثم عدلت الی شعب فذھبت لاد نو من اھلی فقالت انی لم اقصر من شعری بعد فاخذت من شعرھا باسنانی ثم وقعت بھا قال فضحک القاسم بن محمد وقال مرھا فلتاخذ من شعرھا بالجلمین ترجمہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سی روایت ہی کہ ایک شخص آیا قاسم بن محمد پاس اور اوسنی کہا کہ مینی طواف الافاضہ کیا اور میری ساتہ میری بی بی نی بہی طواف الافاضہ کیا پہر مین ایک گہاٹی کی طرف گیا تاکہ صحبت کرون اپنی بی بی سی وہ بولی کہ مینی ابہی بال نہین کترائی مین نی دانتون سی اوسکی بال کترے اور اوس سی صحبت کی قاسم بن محمد ہنسے اور کہا کہ حکم کر اپنی عورت کو کہ بال کترے قینچے سے **ف م** اور مرد پر کچہ لازم نہین آیا کیونکہ طواف الافاضہ کے بعد صحبت درست ہی مگر اتنا قصور ہوا کہ عورت کی قصر سے پہلے صحبت کی سو **کہا** مالک نی کہ میرے نزدیک اوسے یہ ہی کہ وہ مرد ایک قربانی کری کیونکہ عبداللہ بن عباس نے کہا ہے جو شخص ارکان حج سے کوی رکن بہول جاوے تو وہ ایک قربانی کری **عن** عبداللہ بن عمر انہ لقی رجلا من اھلہ یقال لہ الحبر قد افاض ولم یحلق ولم یقصر جھل ذلک فامرہ عبداللہ بن عمر ان یرجع فیحلق او یقصر ثم یرجع الی البیت ویفیض ترجمہ عبداللہ بن عمر اپنی عزیزون مین سے ایک شخص سے ملی جسکا نام محبر تہا (وہ بہتیجے تہے عبداللہ بن عمر کے عبدالرحمن بن عمر کے بیٹے) انہون نی طواف الافاضہ کر لیا تہا اور نہ حلق کیا نہ قصر نادانی سی تو حکم کیا اونکو عبداللہ بن عمر نی لوٹ جانیکا اور حلق یا قصر کرکے آنی اور طواف الزیارۃ دوبارہ کرنیکا **عن** مالک انہ بلغہ ان سالم بن عبداللہ کان اذا اراد ان یحرم دعا بالجلمین فقص شاربہ واخذ من لحیتہ قبل ان یرکب وقبل ان یحرم ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ سالم بن عبداللہ بن عمر جب ارادہ کرتی احرام کا تو قینچے منگاتی اور موچہہ اور داڑہی کی بال لیتی قبل سواری کی اور قبل لبیک کہنی کی احرام باندہ کر۔

التلبید تلبید کا بیان (اوسکے معنے اوپر بیان ہوئے) **عن** عبداللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب قال من ضفر فلیحلق ولا تشبھوا بالتلبید ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب رضہ نی فرمایا جو شخص بال گوندہے (احرام کی وقت) وہ سر منڈاوی (احرام کہولتی وقت) اور اسطرح بال نہ گوندہو کہ تلبید سی مشابہت ہو جاوے **ف م** کیونکہ حضرت عمر رضہ کی نزدیک جو شخص تلبید کری اوسکو قصر درست ہی مگر جو بال گوندہی اوسکو سر منڈانا ضرور ہے تو فرمایا کہ اسطرح سر نہ گوندہو کہ تلبید معلوم ہو حلق سی بچنی کی واسطے **عن** سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب قال من عقص راسہ او ضفرا ولبد فقد وجب علیہ الحلاق ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب نے

تلبید کا بیان

فرمایا جو شخص جمع کرا باندہی یا گوندہ لیوی یا تلبید کرے بالونکو (احرام کی وقت) تو واجب ہوگیا اوسپر سر منڈانا
ف م یہی قول ہی جمہور علما مثل مالک اور ثوری اور احمد اور شافعی کا اور حنفیہ کی نزدیک اختیار ہے
خواہ قصر کرے یا حلق اور شافعی کا قول جدید بہی یہی ہی۔ یہ اثر مخالف ہی اوس اثر کی جو ابہی گذرا شاید
اسن باب مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دو روایتین ہون واللہ اعلم **الصلوٰۃ فی البیت وتقصیر
الصلوٰۃ وتعجیل الخطبۃ بعرفۃ** بیت اللہ کی اندر نماز پڑہنی کا اور عرفات مین نماز قصر کرنے اور خطبہ جلدی
پڑہنے کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ھو واسامۃ بن زید وبلال بن رباح و
عثمان بن طلحۃ الحجبی فاغلقھا علیہ ومکث فیھا قال عبداللہ فسالت بلالا حین خرج ما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال جعل عمودا عن یسارہ وعمودین عن یمینہ وثلاثۃ اعمدۃ وراءہ وکان البیت
یومئذ علی ستۃ اعمدۃ ثم صلی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
داخل ہوئی کعبہ شریف کی اندر اور اونکی ساتہ اسامہ بن زید اور بلال بن رباح اور عثمان بن طلحہ تہی تو دروازہ بند کرلیا
اور وہان ٹہری رہی عبداللہ نی کہا مینے بلال سے پوچہا جب نکلی کہ کیا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی تو کہا انہون
نے ایک ستون کو بائین طرف کیا اور دو ستونون داہنے طرف اور تین ستون پیچہے اپنے اور خانہ کعبہ مین اون دنون
چہہ ستون تہی پہر نماز پڑہے آپنے **ف م** صحیحین مین ہی کہ دو رکعتین آپنے پڑہین اور ایک روایت مین ہی کہ
باب کعبہ کیطرف آپنے پشت کی اور دیوار کعبہ سے تین ہاتہ کے فاصلہ پر نماز پڑہے **عن** سالم بن عبداللہ قال کتب
عبدالملک بن مروان الی الحجاج بن یوسف لا تخالف عبداللہ بن عمر فی شیء من امر الحج قال فلما کان یوم عرفۃ
جاء عبداللہ بن عمر حین زالت الشمس وانا معہ فصاح بہ عند سرادقہ این ھذا فخرج علیہ الحجاج وعلیہ
ملحفۃ معصفرۃ فقال مالک یا ابا عبدالرحمن فقال الرواح ان کنت تریدالسنۃ فقال ھذہ الساعۃ فقال نعم قال فانظرنی
حتی افیض علی راسی ثم اخرج فنزل عبداللہ حتی خرج الحجاج فصار بینی وبین ابی فقلت لہ ان کنت تریدان تصیب
السنۃ الیوم فاقصر الخطبۃ وعجل الصلوٰۃ فجعل ینظر الی عبداللہ بن عمر کما یسمع ذلک منہ فلما رای ذلک عبداللہ بن عمر قال صدق
ترجمہ سالم بن عبداللہ بن عمر سی روایت ہی کہ لکہا عبدالملک بن مروان نی (جب وہ خلیفہ تہا) حجاج بن یوسف (تنقیح ظالم
خونخوار کو جب وہ آیا تہا عبداللہ بن الزبیر رضہ سے لڑنیکو اور اونکو شہید کرکے حاکم بنا تہا مکہ کا) کہ نہ خلاف کیجیو عبداللہ
بن عمر رضہ کا کسی بات مین حج کی کامون مین سی کہا سالم نی جب عرفہ کا روز ہوا تو عبداللہ بن عمر رضہ زوال ہوتی ہے
آئی اور مین بہی اونکی ساتہ اور پکارا حجاج کی خیمہ کی پاس کہ کہان ہی حجاج تو نکلا حجاج ایک چادر کسم مین رنگی ہوئے
اوڑہے ہوئی **ف م** حالانکہ احرام مین کسم کا رنگ ممنوع ہی مگر حجاج ایسا ظالم فاسق فاجر تہا کہ اوسنی حرم محترم
کی کچہ رعایت نہ کی اور عبداللہ بن الزبیر کی سی شخصکو جو علاوہ صحابی ہونی کی بہت فضائل اور علوم سی ممتاز تہی ناحق قتل

کیا تو اوسکو ایسی خفیف ممنوعات کا کیا خیال ہوگا اسی وجہ سی عبداللہ بن عمر رضی اوسی منع نہ کیا **ت** اور کہا ای اباعبدالرحمن کیا ہی انہون نی جواب دیا کہ اگر سنت کی پیروی چاہتا ہے تو چل حجاج بولا ابہی انہون نی کہا ہان ابہی حجاج نی کہا مجھی تہوڑے مہلت دو کہ مین نہالون پہر نکلتا ہون عبداللہ بن عمر سواری سی اوتر پڑے پہر حجاج نکلا سو میری اور میرے باپ عبداللہ کے بیچ مین آگیا مینے اوس سے کہا اگر تجھکو سنت کی پیروی منظور ہے تو آج کی روز خطبہ کو کم کر اور نماز جلدی پڑہ وہ عبداللہ کیطرف دیکہنے لگا تاکہ اون ہی سی سنی جب عبداللہ نی یہ دیکہا تو کہا کہ سچ کہا سالم نی **صلوۃ منی یوم الترویۃ والجمعۃ بمنی وعرفۃ** منا مین آٹھوین تاریخ نمازون کا بیان اور جمعہ منا اور عرفہ مین آپڑنیکا بیان **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یصلی الظہر والعصر والمغرب والعشاء والصبح بمنی ثم یغدو اذا طلعت الشمس الی عرفۃ

ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر نماز پڑہتے تہی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی منا مین پہر صبح کو جب آفتاب نکل آتا تو عرفات کو جاتی **کہا** مالک نی ہماری نزدیک یہ حکم اتفاقی ہی کہ امام ظہر کی نماز مین عرفات مین قرأت کو جہری پڑہی اور خطبہ پڑہے عرفہ کی روز اور نماز عرفہ کی درحقیقت وہی ظہر ہی مگر اوسمین قصر ہوگیا سفر کی وجہ سی **ف م** جو لوگ مکہ کے کی رہنی والی ہین وہ بہی قصر کرین عرفات مین اور جو باہر کی رہنی والی ہین وہ بہی قصر کرین مگر جو منا یا عرفات کی رہنی والی ہین وہ قصر نکرین یہ مذہب امام مالک کا ہی اور ابوحنیفہ کے نزدیک مکہ والون کو عرفات مین قصر درست نہین ہے **کہا** مالک نی اگر عرفہ کے دن جمعہ پڑہے یا یوم النحر یا ایام التشریق کو جمعہ آپڑے تو ان دنو مین نماز جمعہ کی نہ پڑہی جاوی **ف م** اسواسطے کہ اجماع ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جو جمعہ کے دن واقع ہوا تہا تو آپنے ظہر کے نماز پڑہے پہر عصر کی اور بیچ مین کوئی نفل نہ پڑہا (مسلم) **صلوۃ المزدلفۃ** مزدلفہ مین نماز کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی المغرب والعشاء بالمزدلفۃ جمیعا

مزدلفہ مین نماز کا بیان

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہے مغرب اور عشا کی مزدلفہ مین ملا کر **ف م** جیسے عرفات مین ظہر اور عصر کی ملا کر پڑہی تہی **عن** اسامۃ بن زید یقول دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفۃ حتی اذا کان بالشعب نزل فبال فتوضأ فلم یسبغ الوضوء فقلت لہ الصلوۃ یا رسول اللہ فقال الصلوۃ امامک فرکب فلما جاء المزدلفۃ فتوضأ فاسبغ الوضوء ثم اقیمت الصلوۃ فصلی المغرب ثم اناخ کل انسان بعیرہ فی منزلہ ثم اقیمت العشاء فصلاہا ولم یصل بینہما شیئا

ترجمہ اسامہ بن زید سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوٹی عرفات سے یہانتک کہ جب یہو نچی گہاٹی مین اوترے اور پیشاب کیا اور وضو کیا لیکن پورا وضو نہ کیا مینے کہا نماز یا رسول اللہ آپنے فرمایا نماز آگی ہی تیرے پہر سوار ہوئے جب مزدلفہ مین آئی اوترے اور پورا وضو کیا پہر تکبیر ہوئی تو نماز پڑہی مغرب کی بعد اوسکی ہر شخص نے اپنا اونٹ اپنی جگہہ مین بٹہایا پہر تکبیر ہوئی عشا کی آپ نی عشا کی نماز پڑہی بیچ مین ان دونو نماز کے کوئی نماز نہین پڑہے **ف م** آپنی عرفات مین ظہر کے وقت عصر کے نماز بہی پڑہ لی تو یہ جمع تقدیم ہوئی اور

مزدلفہ مین عشا کی وقت مغرب کی نماز پڑہی یہ جمع تاخیر ہوئی **عن** ابی ایوب الانصاری انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع المغرب والعشاء بالمزدلفۃ جمیعا **ترجمہ** ابو ایوب انصاری نے حجۃ الوداع مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ مغرب اور عشا ملاکر مزدلفہ مین پڑہین **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یصلی المغرب والعشاء بالمزدلفۃ جمیعا **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر رض مغرب اور عشا مزدلفہ مین ایک ساتہ پڑہتے تہے **صلوۃ منی** منا کی نماز کے بیان مین **کہا** مالک نی مکہ کی رہنی والی جب حج کو جاوین تو منا مین قصر کرین دو دو رکعتین پڑہین جب تک حج سی لوٹین **عن** عروۃ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الصلوۃ بمنی رکعتین وان ابا بکر صلاھا بمنی رکعتین وان عمر بن الخطاب صلاھا بمنی رکعتین وان عثمان بن عفان صلاھا بمنی رکعتین شطرا ما رتد ثم اتمہا بعد ذلک **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتین نماز کی منا مین دو رکعتین پڑہین (یعنے قصر کیا) اور ابو بکر رضی نی بہی وہان دو رکعتین پڑہین اور عمر بن الخطاب رض نی بہی دو رکعتین وہان پڑہین اور عثمان بن عفان رض نی بہی دو رکعتین پڑہین منا مین آدہی خلافت تک پہر چار پڑہنے لگے **ف م** کیونکہ قصر اور اتمام دونون درست ہین مسافر کو اتمام مین زیادہ مشقت ہی اسواسطے حضرت عثمان نی اوسکو اختیار کیا بعضون نی یہ کہا ہے کہ انہون نی بعد حج کی نیت اقامت کی کرلی تہی بعضون نے کہا وہان انہون نی نکاح کیا تہا بعضون نی کہا اوس سال بدوی لوگ بہت آئی تہی تو پوری نماز پڑہی تاکہ انکو معلوم ہو کہ اصل چار رکعتین ہین واللہ اعلم **عن** سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب لما قدم مکۃ صلی بہم رکعتین ثم انصرف فقال یا اہل مکۃ اتموا صلوتکم فانا قوم سفر ثم صلی عثمان بن الخطاب رکعتین بمنی ولم یبلغنا انہ قال لہم شیئا **ترجمہ** سعید بن المسیب سی روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب جب مکہ مین آئی تو دو رکعتین پڑہ کر لوگون سی کہا ای اہل مکہ تم اپنی نماز پوری کرو کیونکہ ہم مسافر ہین پہر منا مین بہی حضرت عمر نی دو ہی رکعتین پڑہین لیکن ہمکو یہ نہین پہونچا کہ وہان کچہ کہا **ف م** کیونکہ مکہ مین کہہ چکی تہی اون لوگونکو معلوم ہوچکا تہا کہ حضرت عمر اور اونکے ساتہی مسافر ہین پہر منا مین دوبارہ اگاہ کرنیکے کیا ضرورت تہی علاوہ اسکی امام مالک کی نزدیک مکہ والونکو بہی منا مین قصر کرنا چاہیے **عن** اسلم العدوی ان عمر بن الخطاب صلی للناس بمکۃ رکعتین قبل ان ینصرف قال یا اہل مکۃ اتموا صلوتکم فانا قوم سفر ثم صلی عمر رکعتین بمنی ولم یبلغنا انہ قال لہم شیئا **ترجمہ** اسلم عدوی سی روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رض نی مکہ مین دو رکعتین پڑہ کر لوگون سے کہا ای مکہ والو تم اپنی نماز پوری کرو کیونکہ ہم مسافر ہین پہر منا مین بہی حضرت عمر نی دو ہی رکعتین پڑہین لیکن ہمکو یہ نہین پہونچا کہ وہان کچہ کہا ہو **سوال** ہوا مالک سی کہ اہل مکہ عرفات مین چار رکعتین پڑہین یا دو رکعتین اور امیر الحاج بہی اگر مکہ کا رہنی والا ہو تو وہ ظہر اور عصر کے عرفات مین چار رکعتین پڑہے یا دو رکعتین اور اہل مکہ جب تک منا مین رہین تو قصر کرین یا نہین تو جواب دیا کہ اہل مکہ منا اور عرفات مین جب تک رہین دو دو رکعتین پڑہین

اور قصر کرتے رہین مکہ مین پہونچنے تک اور امیر الحاج اگر مکہ کا رہنی والا ہو تو وہ بہی قصر کری عرفہ اور منی مین **کہا** مالک نی اگر کوئی منا کا رہنی والا ہو تو وہ قصر نہ کرے بلکہ چار پوری پڑہے جب تک منا مین رہی اسیطرح اگر کوئی عرفات کا رہنی والا ہو وہ بہی وہان قصر نہ کری **صلوٰۃ المقیم بمکۃ ومنی** مقیم کے نماز کا بیان مکہ اور منا مین **کہا** مالک نی جو شخص ذیحجہ کا چاند دیکہتے ہے مکہ مین آگیا اور حج کا احرام باندہا تو وہ جب تک مکہ مین رہے چار رکعتین پوری پڑہے اسواسطے کہ اوسنی چار راتون سی زیادہ رہنی کی نیت کرلے **ف م** اور امام مالک کے نزدیک جب چار راتون سی زیادہ ٹہرنیکے نیت ہو تو اتمام کرنا چاہیئے **تکبیر ایام التشریق** ایام تشریق کی تکبیر کا بیان **عن** یحیی بن سعید انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب خرج الغد من یوم النحر حین ارتفع النہار شیئا فکبر فکبر الناس بتکبیرہ ثم خرج الثانیۃ من یومہ ذلک حین ارتفع النہار فکبر فکبر الناس بتکبیرہ ثم خرج حین زاغت الشمس فکبر فکبر الناس بتکبیرہ حتی یتصل التکبیر ویبلغ البیت فیعرف الناس ان عمر قد خرج ای **ترجمہ** یحیی بن سعید کو پہونچا کہ حضرت عمر بن الخطاب گیارہوین تاریخ نکلے جب کچہ دن چڑہا تو تکبیر کہی اور لوگون نی بہی اونکی ساتہ تکبیر کہی پہر دوسرے دن نکلے جب کچہ دن چڑہا اور تکبیر کہی اور لوگون نی بہی اونکی ساتہ تکبیر کہی پہر نکلے تیسرے دن جب آفتاب ڈہل گیا اور تکبیر کہی اور لوگون نی بہی اونکی ساتہ تکبیر کہی تاکہ ایک تکبیر دوسری تکبیر سے ملتے ملتے آواز بیت اللہ کو پہونچی اور لوگ جانین کہ حضرت عمر رضہ رمی کرنیکو نکلی **کہا** مالک نی ہماری نزدیک حکم یہ ہی کہ ایام تشریق مین ہر نماز کی بعد تکبیر کہے جاوے اور شروع کیجاوی تکبیر یوم النحر مین ظہر کے نماز کے بعد سے اور ختم ہو تیرہوین تاریخ کی فجر پر اور امام تکبیر کہے اور لوگ اوسکی ساتہ تکبیر کہین جب نماز سے فارغ ہون اور یہ تکبیر مرد اور عورت سب پر واجب ہے خواہ جماعت سی نماز پڑہے یا اکیلے پڑہین منا مین ہون یا اور ملکون مین اور حجاج بعید کو چاہیے کہ منا مین امام الحاج اور حجاج قریب امام کے پیروی کرین رمی جمار و تکبیرات مین کیونکہ اس تقدیر پر جب وہ پڑہینگے اور احرام تمام ہو جاویگا تو سب حجاج حل مین برابر رہین گی یعنی مناسک حج سی فارغ ہونی مین یہ سب برابر رہینگے مگر جو لوگ حاجی نہین ہین وہ لوگ حجاج کی پیروی نکرین مگر تکبیرات تشریق مین **ف م** یعنی جب حاجی تکبیر کہین تو وہ بہی اونکے ساتہ تکبیر کہہ لین لیکن اور افعال مین مثل رمی جمار وغیرہ کی حاجیون کی اقتدا نہ کرین مخفی نرہے کہ جس عبارت کا یہ ترجمہ ہی کہ حجاج کو چاہیئے کہ منا مین امام الحاج کی پیروی کرین الخ وہ عبارت نسخہ مؤطا مطبوعہ مطبع احمدی سنہ ۱۲۶۶ ہجری مین موجود ہے اور زرقانی بہی اسکو لیا ہے مگر صاحب مجلے اور مصفے نی نہین لیا ہے اس عبارت کا مطلب بخوبی واضح نہین ہوتا ہے چند معنے اس عبارت کی ہوسکتے ہین یہ معنے جو مرقوم ہوئی بہ نسبت سب معانی کی اقرب معلوم ہوتی ہین گو انمین بہی فی الجملہ بعد ہے **کہا** مالک نی ایام معدودات سی کلام اللہ مین ایام تشریق مراد ہین **ف م** فرمایا اللہ تعالی نی واذکروا اللہ فی ایام معدودات **ترجمہ** اور یاد کرو اللہ کو گنتی کی دنون مین

ایام تشریق کی تکبیر کا بیان

مراد ان دونوں سی ایام تشریق ہین **صلوۃ المعرس والمحصب** معرس اور محصب کے نماز کا بیان

عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اناخ بالبطحاء التی بذی الحلیفۃ فصلی قال نافع وکان عبداللہ بن عمر یفعل ذلک

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اونٹ بٹہایا بطحا مین جو ذوالحلیفہ مین ہی اور نماز پڑہے وہان کہا نافع نی اور عبداللہ بن عمر بہی ایسا ہی کرتی تہی **ف م** معرس ایک مقام ہی مدینہ سے چھ میل پر مکہ کے راہ پر اور بطحا اوس مقام کو کہتی ہین جہان کنکریان زیادہ ہون اور محصب ایک مقام ہے مکہ سی ایک میل کے فاصلہ پر جب منا سے لوٹ کر آتی ہین تو تہوڑے دیر وہان ٹہرتی ہین **کہا** مالک نی جو شخص حج کرکے مدینہ کو لوٹ کر جاوے تو وہ معرس مین ٹہرے اور نماز پڑہے اور جو نماز کا وقت نہو تو ٹہر جاوی جب تک نماز کا وقت آوے پہر جتنی رکعتین چاہے پڑہے کیونکہ مجہی پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہان راتکو ٹہرے اور عبداللہ بن عمر رضی بہی وہان اونٹ بٹہایا **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یصلی الظہر والعصر والمغرب والعشاء بالمحصب ثم یدخل مکۃ من اللیل فیطوف بالبیت

ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر رضہ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا محصب مین پڑہتے پہر مکہ مین جاتی راتکو اور طواف کرتی خانہ کعبہ کا **البیتوتۃ بمکۃ لیالی منی** منا کی دنون مین راتکو مکہ مین رہنی کا بیان

عن نافع انہ قال بلغہ ان عمر بن الخطاب کان یبعث رجالا یطوفون الناس من وراء العقبۃ

ترجمہ نافع سی روایت ہے کہ لوگون نی کہا کہ حضرت عمر بن الخطاب چند آدمیونکو مقرر کرتے اسبات پر کہ لوگونکو پہیر دین منا کی طرف جمرہ عقبہ کے پیچہے سے **ف م** بعض لوگ یہ چاہتے کہ ۱۱ - ۱۲ - شب کو مکہ مین جاکر رہین اور دن کو منا مین رہین تو حضرت عمر رضی نی یہ لوگ مقرر کردیے جمرہ عقبہ پر کہ جو شخص اس ارادہ سی مکہ کو جاوے اوسکو واپس کردین **عن** عبداللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب قال لا یبیتن احد من الحاج لیالی منی من وراء العقبۃ

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی نی فرمایا کوئی حاجی منا کی راتون مین جمرہ عقبہ کے اوہر نہ رہی **ف م** جمرہ عقبہ حد ہی منا کے اوس سے جب آگے بڑہیے تو مکہ کی حد ہے **عن** ہشام بن عروۃ عن ابیہ انہ قال فی البیتوتۃ بمکۃ لیالی منی لا یبیتن احد الا بمنی

ترجمہ ہشام بن عروہ سی روایت ہی کہ اونکی باپ عروہ بن الزبیر نے کہا کہ منا کی راتون مین کوئی مکہ مین نہ رہے بلکہ منا مین رہے **رمی الجمار** کنکریان مارنیکا بیان **عن** مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب کان یقف عند الجمرتین وقوفا طویلا حتی یسأل القابم

ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عمر بن الخطاب ٹہرتے تہی جمرہ اولے اور وسطی کی پاس **ف م** بعد رمی کی دعا کرنیکو **ت** بڑی دیر تک کہ تہک جاتا تہا کہڑا ہونیوالا

عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقف عند الجمرتین الاولیین وقوفا طویلا یکبر اللہ ویسبحہ ویحمدہ ویدعو اللہ ولا یقف عند جمرۃ العقبۃ

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضہ جمرہ اولے اور وسطے پاس ٹہرتے تہے بڑی دیر تک تکبیر کہتی اور تسبیح اور تحمید پڑہتے اور دعا مانگتے اللہ جل جلالہ سے اور جمرہ عقبہ کے

پاس ٹہرتے **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یکبر عند کل حجرۃ من الجمار کلما رمی بحصاۃ **ترجمہ** نافع سی روایت ہے
کہ عبداللہ بن عمر رضہ کنکریان مارتی وقت تکبیر کہتے ہر کنکری مارنی پر کہا مالک نی کہ مینی سنا بعض اہل علم سے کہتے تہی
کنکریان اتنی اتنی ہونی چاہیین کہ دو انگلیون سے اوسکو مار سکین **ف م** اور حدیث مین ایسا ہی وارد ہی
علیکم بمثل حصی الخذف لازم ہین تم پر کنکریان چہوٹی چہوٹی کہ انگشت شہادت پر رکہہ کی انگوٹہی سی مار سکین
اوسکا اندازہ یہ کیا ہے کہ باقلا کی دانون کی برابر ہون کہا مالک نی میری نزدیک ذرا اس سے بڑی ہونا چاہیین
ف م یہ قول امام مالک کا موجب تعجب ہی کہ حدیث مین جتنی کنکریان آئین ہین اوس سے بڑی تجویز کرتے
ہین مگر شاید امام مالک رضہ کو یہ حدیث نہ پہونچی ہو زرقانی نے اسی وجہ کو اختیار کیا ہے ورنہ امام مالک حدیث کی خلاف
کبہی اختیار نہ کرتی **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول من غربت لہ الشمس من اوسط ایام التشریق وھو
بمنی فلا ینفرن حتی یرمی الجمار من الغد **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر کہتی تہی جسکو آفتاب ڈوب
جاوی بارہوین تاریخ منا مین تو وہ نہ جاوی جب تک تیرہوین تاریخ رمی نہ کرے **ف م** منا سے بارہوین تاریخ کو
بعد رمی کی مکہ چلے آنا درست ہی لیکن اگر بارہوین کو ٹہر گیا اور آفتاب ڈوب گیا منا مین تو پہر نہین آسکتا جب
تک تیرہوین تاریخ رمی نکرلے **عن** القاسم بن محمد ان الناس کانوا اذا رموا الجمار مشوا ذاھبین وراجعین واول من
رکب معویۃ بن ابی سفیان **ترجمہ** قاسم بن محمد سی روایت ہی کہ لوگ جب رمی کرنے جاتی تو پیدل جاتے اور پیدل آتے
سب سے پہلے معاویہ بن ابی سفیان رضی کی واسطے سوار ہوئی **ف م** کیونکہ وہ موٹی آدمی تہی اونکو ہجوم
مین پا پیادہ جانا اور آنا دشوار تہا مگر افسوس ہی کہ اس زمانہ مین ایسی مقاموں مین سوار ہونیکو عزت و افتخار
کا باعث سمجہتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ جو امر خلاف سنت ہی اوسمین آخرت کی ذلت ہی گو دنیا مین عزت ہو
عن مالک انہ سال عبدالرحمن بن القاسم من این کان القاسم یرمی جمرۃ العقبۃ فقال من حیث تیسر **ترجمہ**
امام مالک نی پوچہا عبدالرحمن بن القاسم سی کہ قاسم بن محمد کہان سی رمی کرتی تہی جمرہ عقبہ کی بولی جہان سے
ممکن ہوتا **ف م** یعنے اوپر سے یا نیچے سے مگر نیچے سے رمی کرنا افضل اور مسنون ہے **سوال** ہو مالک سی
کہ لڑکے اور مریض کی طرف سی رمی کرنا درست ہی جواب دیا ہان درست ہی مگر مریض اپنی ڈیرے مین اوسوقت
تکبیر کہی وقت تاک کر اور ایک قربانی کری پہر اگر وہ مریض ایام تشریق کی اندر اچہا ہوجاوے تو اپنی آپ وہ رمی
ادا کرے اور ہدی دیوے کہا مالک نی جو شخص بے وضو کنکریان ماری یا صف مردہ کے بیچ مین دوڑے تو اوسپر
اعادہ لازم نہین مگر جان بوجہہ کر ایسا نہ کرے **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول لا ترمی الجمار فی الایام الثلثۃ
حتی تزول الشمس **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر کہتے تہے تینون دنون مین رمی بعد زوال کی کیجاوے
ف م یعنی ۱۱-۱۲-۱۳ کو اور دسوین تاریخ زوال سی اول کرے یا بعد جب ممکن ہو لیکن زوال سے

مسنون ہی۔ ابوحنیفہ کے نزدیک ۱۳ ۔ کے رمی قبل زوال کی بہی درست ہی **الرخصة فی رمی الجمار**
رمی جمار مین رخصت کا بیان **عن** عاصم بن عدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص لرعاء الابل فی البیتوتة یرمون
یوم النحر ثم یرمون الغد او من بعد الغد لیومین ثم یرمون یوم النفر **ترجمہ** عاصم بن عدی سی روایت
ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اجازت دی اونٹ والون کو رات اور کہین بسر کرنیکے سوا منا کی **ف م**
کیونکہ اونکو اپنے اونٹ چرانیکے اور اونٹونکے محافظت کی ضرورت پڑتی ہے اگر وہ منا مین رات کو رہین تو اونکے
اونٹ چوری ہوجاوین اگر اونٹون کو اپنے ساتہ رکہین تو آدمیون کی ہجوم کی وجہ سی آدمیونکو اور اونٹون کو
تکلیف ہو اسواسطے آپنے اونکو اجازت دی کہ وہ راتکو اور مقام مین بہی رہ سکتے ہین اور کسیکو درست نہین
کہ منا کی راتون مین سوا منا کی اور کہین رہی **ت** وہ لوگ رمی کرلین یوم النحر کو دوسرے دن یا تیسرے دن
دونون کی پہر اگر رہین تو چوتہے دن بہی رمی کرین **عن** عطاء بن ابی رباح انہ سمعہ یذکر انہ ارخص للرعاء ان
یرموا باللیل یقول فی الزمان الاول **ترجمہ** عطاء بن ابی رباح سی روایت ہی کہ زمانہ اول مین (یعنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی عہد مین اونٹ چرانیوالونکو اجازت تہی راتکو رمی کرنیکے **ف م** اس خیال سی کہ شاید کام
کے وجہ سی اونکو دن کو فرصت نہو اور جمہور علما کا مذہب یہی ہی کہ رمی راتکو جایز ہے **کہا** مالک نی عاصم بن
عدی کی حدیث جسمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہی اونٹ چرانیوالونکو رمی جمار مین
اوسکی تفسیر یہ ہے کہ وہ رمی کرین یوم النحر کو پہر جب گیارہوین تاریخ گذر جاوی تو بارہوین تاریخ گیارہوین کے
رمی کرکے بارہوین کی رمی بہی کرین پہر اگر بارہوین کو اونکا جانا ہوجاوے تو بہتر ہے ورنہ تیرہوین تاریخ کو
اگر ٹہرین تو لوگون کی ساتہ رمی کرکے جاوین **عن** نافع ان ابنة اخ لصفیة بنت ابی عبید نفست بالمزدلفة فتخلفت
ہی وصفیة حتی اتت بعد ان غربت الشمس من یوم النحر فامرهما عبد الله بن عمران ترمیا الجمرة حین اتتا منی ولم یر علیهما شیئا
ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ صفیہ بنت ابی عبید کی بہتیجی کو نفاس ہوا مزدلفہ مین تو وہ اور صفیہ ٹہر گئین یہانتک کہ
منا مین جب پہونچین کہ آفتاب ڈوب گیا یوم النحر کو تو حکم کیا اون دونون کو عبداللہ بن عمر نی کنکریان مارنیکا
جب آئین وہ منا مین اور کوئی جزا اون پر لازم نہ کی **سوال** ہوا مالک سی کہ اگر کوئی شخص بہول جاوے رمی کرنا کسی
جمرہ کے کسی تاریخ مین منا کی دنون مین سی یہانتک کہ شام ہوجاوی تو جواب دیا کہ جب یاد آوی رات یا دن کو
رمی کری جیسے نماز جو کوئی بہول جاوے پہر یاد کری رات یا دن کو تو پڑہ لی البتہ اگر مکہ مین چلا آیا اوسوقت یاد آیا
یا جب منا سے نکل گیا اوسوقت خیال آیا تو ہدی واجب ہوگی **الافاضة** طواف الافاضہ (طواف الزیارۃ)
کا بیان **عن** عبداللہ بن عمران عمر بن الخطاب خطب الناس بعرفة وعلمهم امر الحج وقال لهم فیما قال اذا جئتم منی فمن
رمی الجمرة فقد حل له ما حرم علی الحاج الا النساء والطیب لا یمس احد نساء ولا طیبا یطوف بالبیت **ترجمہ** عبداللہ بن عمر

سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب رضی خطبہ پڑہا عرفات مین اور سکہائی اونکو ارکان حج کی اور کہا اون سی جب تم آؤ منا مین اور کنکریان مار چکو تو سب چیزین درست ہوگئین تمہاری واسطی جو حرام تہین احرام مین مگر عورتون سی صحبت کرنا اور خوشبو لگانا کوئی شخص تم مین سی صحبت نہ کری اور نہ خوشبو لگاوی جب تک طواف نہ کرلے خانہ کعبہ کا **عن** عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب قال من رمی الجمرۃ وحلق او قصر فحرھما ان کان معہ قد حل لہ ما حرم علیہ الا النساء والطیب حتی یطوف بالبیت **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا جو شخص کنکریان مارہی اور سر منڈاوی یا بال کتراوی اور اوسکے ساتہ اگر ہدی ہو تو نحر کرے پس حلال ہوجاوینگے اوسپر وہ چیزین جو حرام تہین مگر صحبت کرنا عورتون سے اور خوشبو لگانا درست نہوگا طواف الزیارۃ تک **دخول الحایض مکۃ** حایضہ کو مکہ مین جانیکا بیان **عن** عایشۃ ام المومنین انہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فاھللنا بعمرۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ ھدی فلیھل بالحج مع العمرۃ ثم لا یحل حتی یحل منہما جمیعا فقدمت مکۃ وانا حایض فلم اطف بالبیت ولا بین الصفا والمروۃ فشکوت ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انقضی راسک وامتشطی واھلی بالحج ودعی العمرۃ قالت ففعلت فلما قضینا الحج ارسلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع عبد الرحمن بن ابی بکر الی التنعیم فاعتمرت فقال ھذہ مکان عمرتک قالت فطاف الذین کانوا اھلوا بالعمرۃ بالبیت وبین الصفا والمروۃ ثم حلوا ثم طافوا طوافا اخر بعد ان رجعوا من منی لحجہم واما الذین کانوا اھلوا بالحج او جمعوا الحج والعمرۃ فانما طافوا طوافا واحدا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ ہم نکلے ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال مین تو احرام باندہا ہمنے عمرہ کا پہر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کے ساتہ ہدی ہو تو وہ احرام حج اور عمرہ کا ساتہ باندہے پہر احرام نہ کہولی یہانتک کہ دونون سی فارغ ہو حضرت عایشہ نے کہا کہ مین آئی مکہ مین حیض کی حالت مین تو مینے نہ طواف کیا نہ سعی کی صفا مروہ کی اور شکایت کی مینی اسکی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی آپنی فرمایا اپنا سر کہولڈال اور کہنگے کر اور عمرہ چہوڑ دے اور حج کا احرام باندہ لی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ عمرہ کا احرام باندہ کر جب کوئی عذر ہو تو اوسکو ترک کرکے حج کا احرام باندہ سکتی ہین اور عذر یہان یہ تہا کہ عمرہ مین سر دست طواف کرنا پڑتا تہا اور وہ حالت حیض مین متعذر تہا برخلاف حج کی اوسمین سر دست طواف کی ضرورت نہتین **ت** مینے ویسا ہی کیا جب ہم حج کرچکے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی مجہکو عبد الرحمن بن ابی بکر رضہ کی ساتہ کرکے تنعیم کو بہیجا **ف** تنعیم ایک مقام ہی مکہ سی جا میل پر مدینہ منورہ کیطرف اب ہین سی عمرہ کا احرام باندہا کرتے ہین **ت** مینے عمرہ ادا کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہ عمرہ عوض ہی تیرے اوس عمرہ کا تو جن لوگون نی عمرہ کا احرام باندہا تہا وہ طواف اور سعی کرکے حلال ہوگئی پہر حج کیواسطے دوسرا طواف کیا جب لوٹ کر آئی منا سی اور جن لوگون نی حج کا احرام باندہا تہا یا حج اور عمرہ کا ایک ساتہ باندہا تہا انہون نے

ایک ہی طواف کیا ف ۵ کیونکہ قران مین ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہی اور یہی قول ہی اکثر صحابہ کا اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک قارن کو دو طواف اور دو سعی لازم ہین نسائی نی حضرت علی سی ایسا ہی روایت کیا ہے عن عروۃ بن الزبیر عن عایشۃ بمثل ذلک ترجمہ عروہ بن الزبیر نی بہی عایشہ رضہ سی ایسا ہی روایت کیا عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت قدمت مکۃ وانا حایض ولم اطف بالبیت ولا بین الصفا والمروۃ فشکوت ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال افعلی ما یفعل الحاج غیر انک لا تطوفی بالبیت ولا بین الصفا حتی تطہری ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ مین آئی مکی مین حالت حیض مین اور مینی طواف نکیا خانہ کعبہ کا اور نہ سعی کی صفا اور مروہ مین تو مین نی شکوہ کیا اسکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی آپنی فرمایا جو کام حاجی کرتی ہین وہ تو بہی کر فقط طواف اور سعی نکر جب تک پاک نہوے کہا مالک نی جو عورت عمرہ کا احرام باندہ کر یکہ مین آوی اور وہ حیض سے ہو اور حج کے دن آجاوین اور وہ طواف نہ کر سکے تو اگر حج کی فوت ہونیکا خوف ہو تو حج کا احرام باندہ لیوی اور رہے دنیوی اور اوسکا حکم قارن کا سا ہوگا ایک طواف اوسکو کافی ہے اور عورت جب طواف کرلے خانہ کعبہ کا اور دوگانہ طواف ادا کرلے اوسوقت حیض آجاوی تو باقی ارکان جیسے سعی اور وقوف عرفہ اور وقوف مزدلفہ اور رمی جمار حیض کی حالتمین ادا کر سکتی ہے مگر طواف الزیارۃ نہ کرے جب تک حیض سی پاک نہوا فاضۃ الحایض حایضہ کی طواف الزیارۃ کا بیان عن عایشۃ ام المومنین ان صفیۃ بنت حیی حاضت فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احابستنا ہی فقیل انہا قد افاضت فقال فلا اذا ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ صفیہ کو حیض آیا تو بیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی آپنی فرمایا وہ ہمکو روکنی والی ہی لوگون نی کہا وہ طواف الافاضہ کر چکی ہین آپنی فرمایا پہر نہین ف ۵ یعنی اب رکنی کی کیا ضرورت ہی طواف الوداع اسصورت مین واجب نہین ہے عن عایشۃ ام المؤمنین انہا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ان صفیۃ بنت حیی قد حاضت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلہا تحبسنا الم تکن طافت معکن بالبیت قلن بلی قال فاخرجن ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی انہون نی کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی یا رسول اللہ صفیہ کو حیض آگیا آپنی فرمایا شاید وہ ہمکو روکی گی کیا اوسنی طواف نہین کیا خانہ کعبہ کا عورتون نی کہا ہان کیا ہی آپنی فرمایا چلو عن عمرۃ بنت عبد الرحمن ان عایشۃ ام المومنین کانت اذا حجت ومعہا نساء تخاف ان یحضن قدمتہن یوم النحر فافضن فان یحضن بعد ذلک لم تنتظرہن تنفرہن وہن حیض اذا کن قد افضن ترجمہ عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہی کہ عایشہ رضہ جب حج کرتین عورتون کی ساتہ اور خوف ہوتا اونکو حیض آجانیکا تو یوم النحر کو اونکو روانہ کر دیتین طواف الافاضہ کیواسطے جب وہ طواف الافاضہ کر چکتین اب اگر اونکو حیض آتا تو اونکی پاک ہونیکا انتظار نہ کرتین بلکہ چل کہڑی ہوتین عن عایشۃ ام المومنین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر صفیۃ بنت حیی فقیل

لہا فقد حاضت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلہا حابستنا فقالوا یا رسول اللہ انہا کانت قد طافت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا اذا ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی ذکر کیا صفیہ کا تو لوگون نی کہا آپ سی اونکو حیض آگیا آپنی فرمایا شاید وہ ہماری روکنی والی ہی لوگون نی کہا یا رسول اللہ وہ طواف کر چکین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پھر کچہ نہین **قال** ہشام قال عروۃ قالت عایشۃ ونحن نذکر ذلک فلم یقدم الناس نساءہم انکان ذلک لا ینفعہن ولو کان الذی یقولون لاصبح بمنی اکثر من ستۃ الاف امراۃ حایض کلہن قد افاضت ترجمہ کہا ہشام نی کہا عروہ نی کہا عایشہ نی جب ہم اسکا ذکر کرتی تہی اگر پہلے سے عورتونکو طواف کی لئی روانہ کر دینا مفید نہین تو لوگ کیون بہیجدیتے ہین اور اگر یہ لوگ جیسا سمجہتے ہین کہ طواف الوداع کی لئی ٹہرنا لازم ہے صبح ہوتا تو منا مین چہہ ہزار عورتون سی زیادہ حیض کی حالت مین پڑین ہوتین طواف الوداع کے انتظار مین **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ان ام سلیم بنت ملحان استفتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحاضت او ولدت بعد ما افاضت یوم النحر فاذن لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرجت ترجمہ ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہی کہ ام سلیم نے پوچہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی اور اسکو حیض آگیا تہا یا زچگی ہوئی تہی بعد طواف الافاضہ کے یوم النحر کو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اوسکو جانیکے اجازت دی اور وہ چلی گئی **کہا** مالک نی جس عورت کو حیض آجاوے منا مین تو وہ ٹہرے رہی یہانتک کہ طواف الافاضہ کری اور اگر طواف الافاضہ کی بعد اوسکو حیض آیا تو اپنی شہر کو چلے جاوے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی ہمکو رخصت پہونچی ہی حایضہ کیواسطے اور اگر حیض آیا طواف الافاضہ سی پہلے پہر خون بند نہوا تو اکثر مدت لگالین گی **ف م** امام مالک کی نزدیک اکثر مدت حیض کے پندرہ روز ہین **فدیۃ ما اصیب من الطیر والوحش** جو شکار مارے پرند یا چرند کا اوسکی جزا کا بیان **عن** ابی الزبیر المکی ان عمر بن الخطاب قضی فی الضبع یکبش وفی الغزال بعنز وفی الارنب بعناق وفی الیربوع بجفرۃ ترجمہ ابوالزبیر مکی سی روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب نی حکم کیا بجو کے مارنی مین ایک مینڈہے کا اور ہرن مین ایک بکریکا اور خرگوش مین بکری کی بچی کا جو سال بہر کا ہو اور جنگلے چوہی مین بکری کے چار ماہہ بچی کا **عن** محمد بن سیرین ان رجلا جاء الی عمر بن الخطاب فقال انی اجریت انا وصاحبی فرسین الی ثغرۃ ثنیۃ فاصبنا ظبیا ونحن محرمان فما ذا ترٰی فقال عمر لرجل الی جنبہ تعال حتی احکم انا وانت فقال فحکما علیہ بعنز فولی الرجل وہو یقول ہذا امیر المومنین لم یستطع ان یحکم فی ظبی حتی دعا رجلا یحکم معہ فسمع عمر قول الرجل فدرعا فسأل ہل تقرأ سورۃ المایدۃ قال نعم فہل تعرف ہذا الرجل الذی حکم معی فقال لا فقال عمر لو اخبرتنی انک تقرأ سورۃ المایدۃ لاوجعتک ضربا ثم قال اللہ تبارک وتعالی یقول فی کتابہ یحکم بہ ذوا عدل منکم ہدیا بالغ الکعبۃ وہذا عبد الرحمن بن عوف ترجمہ محمد بن سیرین

جو شکار مارے پرند یا چرند کا اوسکی جزا کا بیان

سے روایت ہی کہ ایک شخص آیا حضرت عمر بن الخطاب پاس اور کہا کہ مینی اپنی ساتھی کی ساتھ گھوڑی ڈالی ایک تنگ گھاٹی مین تو مارا ہمنے ہرن کو اور ہم دونون احرام باندہی تہی حضرت عمر نے ایک شخص کو جو اونکی پہلو مین بیٹھے تہے بولایا اور کہا آؤ ہم تم ملکر حکم کردین تو دونون نے ملکر ایک بکری کا حکم کیا وہ شخص پیٹہ موڑکر جاتا اور کہنے لگا یہ امیر المومنین ہین ایک ہرن کا فیصلہ اکیلے نہ کرسکے جب تک ایک اور شخص کو اپنی ساتھ نہ بلایا حضرت عمر نے یہ بات اُسکی سن لی تو اوسکو بلایا اور کہا کہ تو نی سورہ مائدہ پڑہی ہے وہ بولا نہین حضرت عمر بولے تو اس شخص کو پہچانتا ہے جسنی میری ساتھ ملکر فیصلہ کیا اوسنی کہا نہین حضرت عمر نے کہا اگر تو یہ کہتا کہ مینے سورہ مائدہ پڑہی ہے تو اوسوقت مین تجھی مارتا پھر کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اپنے کتاب مین تجویز کردین جزا کو دو مرد عادل تم مین سے وہ ہدی ہو جو پہونچے کعبہ مین اور یہ شخص عبد الرحمن بن عوف ہین۔

ف م اوس شخص نی جہالت سی یہ سمجہا کہ حضرت عمر تنہا اس باب مین حکم نہ کرسکے دوسرے یہ کہ جس شخص کو شریک کیا وہ اس قابل نہ تہا کہ شریک کیا جاوی رای مین تو حضرت عمر نے دو باتین اوسکو بتادین کہ اللہ کا حکم ایسا ہے کہ دو مرد عادل ملکر جزا تجویز کرین اسلیے مینے ایک اور شخص شریک کیا اور جسکو شریک کیا وہ بڑے پایہ اور عالی مرتبہ کا شخص ہے یعنے عبد الرحمن بن عوف رضی عشرہ مبشرہ مین سے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین

عن هشام بن عروة ان ابا کان یقول فی البقرة من الوحش بقرة وفی الشاة من الظباء شاة **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہی کہ اونکی باپ عروہ کہتی تہی کہ نیل گای مین ایک گای لازم اور ہرن مین ایک بکری لازم ہے **عن** سعید بن المسیب انه کان یقول فی حمام مکة اذا قتل شاة **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہی وہ کہتی تہی مکہ کے کبوتر مین جب قتل کیا جاوی تو ایک بکری لازم ہے کہا مالک نی ایک شخص مکہ کا رہنی والا احرام باندہے حج یا عمرہ کا اور اوسکی گہر مین ایک گہونسلہ ہو کبوتر کے بچون کا وہ گہونسلے کا منہ بند کردیوے اور بچے مرجاوین تو ہر بچہ کے بدلی مین ایک بکری دینا ہوگی کہا مالک نی مین ہمیشہ سُنتا آیا ہون کہ شتر مرغ کو جب محرم مارڈالے تو ایک اونٹ واجب ہوگا کہا مالک نی شتر مرغ کے انڈی مین اونٹ کا دسوان حصہ لازم ہے جیسے آزاد عورت کی پیٹ کی بچی کو کوئی مارڈالی تو ایک لونڈی یا غلام دینا ہوگا جسکے قیمت پچاس دینار ہو اور پچاس دینار کل دیت کا دسوان حصہ ہے کہا مالک نی نسر اور عقاب اور باز اور رخم یہ سب صید ہین اگر ان کو مارڈالیگا تو جزا دینے ہوگے کہا مالک نی جس جانور کا جو بدلہ ہے وہ ہی رہی گا اگرچہ وہ جانور چھوٹا یا بڑا ہو جیسے دیت صغیر اور کبیر کے برابر ہے **ف م** یعنے چھوٹی ہرن کا بدلہ بہی ایک بکری ہی اور بڑے ہرن کا عوض بہی ایک بکری ہی جیسے کوئی بڑی آدمی کو ماری تو بہی وہی دیت ہی اور لڑکے کو ماری تب بہی وہی دیت ہی **فدیة من اصاب شیئا من الجراد وهو محرم** احرام کی حالت مین اگر ٹڈی مارے

ملک کا حالت مین اگر ٹڈی مارے تو اوسکی جزا کا بیان

تو اوسکی جزا کا بیان **عن** زید بن اسلم ان رجلا جاء الی عمر بن الخطاب فقال یا امیر المؤمنین انی اصبت جرادات بسوطی وانا محرم فقال له عمر اطعم قبضة من طعام **ترجمہ** زید بن اسلم سی روایت ہی کہ ایک شخص آیا حضرت عمر رضہ پاس اور کہا کہ مینے چند ٹڈیون کو کوڑی سی مار ڈالا اور مین احرام باندہے تہا آپنی فرمایا کہ ایک مٹھی بہر کہانا کسیکو کہلا دے

عن یحیی بن سعید ان رجلا جاء الی عمر بن الخطاب فسأله عن جرادة قتلها وهو محرم فقال عمر لکعب تعال احتی نحکم فقال کعب درهم فقال عمر انک لتجد الدراهم لتمرة خیر من جرادة **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ ایک شخص آیا حضرت عمر بن الخطاب پاس اور پوچہا آپ سی کہ مینے ایک ٹڈی مار ڈالی حالت احرام مین حضرت عمر نے کعب سے کہا آؤ ہم تم ملکر فیصلہ کرین کعب نے کہا ایک درم لازم ہی حضرت عمر نے کہا تیری پاس بہت دراہم ہین میرے نزدیک ایک کہجور بہتر ہے ایک ٹڈی سی **ف م** تو ہر ٹڈی کی بدلی مین ایک کہجور صدقہ دینا کافی ہی یا ایک مٹھی اناج کے

فدیة من حلق قبل ان یذبح جو شخص قبل نحر کے حلق کرے اوسکے فدیہ کا بیان **عن** کعب بن عجرة انه کان مع رسول الله صلی الله علیه وسلم محرما فاذاه القمل فامره رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یحلق راسه وقال صم ثلاثة ایام او اطعم ستة مساکین لکل انسان او انسک شاة ای ذلک فعلت اجزء عنک **ترجمہ** کعب بن عجرہ سی روایت ہی کہ وہ ساتہ تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احرام باندہی ہوئی اونکی سر مین جوئین پڑگئین تو حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اونکو سر منڈانیکا اور کہا تین روزی رکہہ یا چہہ مسکینونکو دو دو مد کہانا دی یا ایک بکری ذبح کر انمین جو کریگا کافی ہی **عن** کعب بن عجرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعلک اذاک هوامک فقلت نعم یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم احلق راسک وصم ثلاثة ایام او اطعم ستة مساکین او انسک بشاة **ترجمہ** کعب بن عجرہ سی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی شاید تجکو تکلیف دیتی ہین جوئین انہون نی کہا ہان یا رسول اللہ آپنی فرمایا منڈا ڈال سر اپنا اور تین روزی رکہہ یا چہہ مسکینون کو کہانا کہلا یا ایک بکری ذبح کر **عن** کعب بن عجرة قال جاء نی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا انفی تحت قدر لاصحابی وقد امتلاء راسی ولحیتی قملا فاخذ بجبیهتی ثم قال احلق هذا الشعر وصم ثلاثة ایام او اطعم ستة مساکین وقد کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اعلم انه لیس عندی ما انسک به **ترجمہ** کعب بن عجرہ سی روایت ہی کہ آئی میری پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مین ہانڈی پہونک رہا تہا اپنی ساتہیون کی اور میری سر اور داڑہی کی بال جوؤن سی بہر گئے تہے تو آپنے میری پیشانی تہام کر فرمایا ان بالونکو منڈا ڈال اور تین روزی رکہہ یا چہہ مسکینونکو کہانا کہلا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جانتے تہے کہ میرے پاس قربانی کیواسطے کچہ نہین ہی **ف م** اسواسطے آپنے قربانی کا حکم نہ کیا اور یہ روایت دوسری روایتون کی مخالف نہین ہی کیونکہ پہلے آپنی قربانی کا بہی ذکر کیا جب معلوم ہوا کہ اسکو استطاعت نہین تو صرف دو چیزونکو بیان کیا کہا مالک نی کوئی شخص اذی کی جزا نہ دی جب تک قصور نہ کرے کیونکہ قصور کرنی سی کفارہ واجب

وہ شخص قبل نحر کے حلق کرے اوسکے فدیہ کا بیان

ہوتا ہے اور اوسکو اختیار ہی کہ جزا قربانی سی دیوی یا روزی سی یا صدقہ سے مکہ مین خواہ اور کسی شہر مین **فائدہ** اذی کہتی ہین کسی عارضی یا بیمار یکو جیسے سر مین جوئین پڑ جانیا اور کوئی مرض ہو جس سی اونکا مون کی کرنیکی حاجت ہو جو احرام مین ممنوع ہین اس سے معلوم ہوا کہ جزا صید کے مکہ مین پہونچنا ضرور ہے (زرقانی) **کہا** مالک نی محرم کو درست نہین کہ اپنی بال نوچی یا منڈاوی یا کم کراوی جب تک احرام نہ کہولی مگر اوس صورت مین کہ اوسکی سر مین کوئی ایذا ہو تو فدیہ لازم ہوگا جیسا اللہ جل جلالہ نی حکم کیا اور محرم کو درست نہین کہ اپنی ناخون کترے یا جوئین مارے یا سر سے جون نکالکر زمین پر ڈالی یا اپنی بدن یا کپڑے سے جون نکالی اگر ایسا کری تو ایک مٹھی اناج کی بدلہ دیوے **کہا** مالک نی جس شخص نی اپنی ناک کی بال اوکھاڑے یا بغل کے یا بدن پر نورہ لگایا یا سر مین زخم ہوا اور ضرورت کی وجہ سی سر منڈایا یا گدی کی بال منڈائی پچھنے لگانی کی واسطے احرام مین اگرچہ بھولے سے یا نادانی سی یہ کام کری تو ان سب صورتون مین اوسپر فدیہ ہے اور محرم کو درست نہین کہ پچھنے لگانے کے جگہہ مونڈے **کہا** مالک نی جو شخص نادانی سی قبل کنکریان مارنی کی سر منڈالی تو فدیہ دیوے —

ما یفعل من نسی من نسکہ شیئا جو شخص کوئی رکن بھولجاوی اوسکا بیان

عن سعید بن جبیر ان عبداللہ بن عباس قال من نسی من نسکہ شیئا او ترکہ فلیھرق دما قال ایوب لا ادری اقال ترکہ ام نسی **ترجمہ** سعید بن جبیر سی روایت ہی کہ ابن عباس نی کہا جو شخص اپنی کامون مین سی کوئی کام بھولجاوے یا چھوڑ دی تو ایک دم دیوی (قربانی) ایوب نی کہا مجھی یاد نہین سعید نی بھولجاوے کہا یا چھوڑ دی **کہا** مالک نی اس دم مین سی جو ہدی ہو وہ تو خواہ مخواہ مکہ مین جاویگی اور جو کوئی اور عبادت ہو تو اختیار ہے جہان چاہے کرے **جامع الفدیۃ** فدیے کے مختلف مسائل کا بیان **کہا** مالک نی جو شخص چاہے ایسی کپڑے پہننا جو احرام مین درست نہین ہین یا بال کم کرنا چاہے یا خوشبو لگانا چاہے بغیر ضرورت کے فدیہ کو آسان سمجھکر تو یہ جایز نہین ہے بلکہ یہ رخصت ضرورت کیوقت ہے جو کوئی ایسا کرے فدیہ دیوے **سوال** ہوا مالک سی کہ اللہ تعالی نے جو فرمایا **ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک** تو اوس شخص کو اختیار ہے اسمین اور نسک کیا چیز ہے اور طعام کتنا واجب ہے اور کس کو سی چاہیئے اور روزے کتنے چاہینین اور اسمین تاخیر کرنا درست ہے یا فی الفور کرنا چاہیئے مالک نے جواب دیا جتنے کفارون مین اللہ جل جلالہ نی اسطرح بیان کیا ہے کہ یا یہ ہو یا یہ ہو اوسمین اختیار ہے جو نسک امر چاہے کرے اور نسک سی ایک بکری مراد ہے اور روزے سے تین روزے مقصود ہین اور طعام سی چھ مسکینونکو کھلانا منظور ہے ہر مسکین کو دو مد دینا چاہیئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مد سے **کہا** مالک نے اور سنا مینے بعض اہل علم سے کہتی ہی کہ اگر محرم نی کسی چیز کو کچہ مارا اور وہ کسی جانور چرند یا پرند کو جو شکار ہے جالگا اور وہ مرگیا مگر محرم کا ارادہ اوسکے مارنیکا نہ تہا تو اوسپر فدیہ لازم ہوگا اسیطرح غیر محرم نی اگر حرم

فدیہ کے مختلف مسائل کا بیان — جو شخص کوئی رکن بھولجاوی اوسکا بیان

کوئی چیز پھینکے اور وہ شکار کی جانور کو جا لگی اور مر گیا تو اوسپر فدیہ لازم ہوگا کیونکہ قصداً اور خطا دونون
اسباب مین یکسان ہین **کہا** مالک نی اگر چند لوگ ملکر ایک شکار مارین اور سب احرام باندہی ہون تو ہر ایک
شخص پر اونمین سی جزا لازم ہوگی اور ہر ایک کو پوری جزا دینی ہوگی اگر اون پر ہدی کا حکم ہوگا تو ہر ایک کو
ہدی دینا ہوگی اگر روزون کا حکم ہوگا تو ہر ایک کو روزے رکھنا ہوگا اسکی مثال یہ ہے کہ چند آدمی ملکر
ایک شخص کو خطا سی مار ڈالین تو کفارہ قتل کا یعنے ایک غلام آزاد کرنا ہر ایک پر واجب ہوگا یا دو مہینے کے
روزے ہر ایک کو رکھنا ہونگے **کہا** مالک نی جس شخص نی شکار مارا بعد کنکریان مارنیکی اور سر منڈانی کے
قبل طواف الافاضہ کے تو اوسپر جزا اوس شکار کے لازم ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذا حللتم فاصطادوا
یعنے جب تم احرام کھول ڈالو تو شکار کرو اور جس شخص نے طواف الافاضہ نہین کیا اوسکا پورا احرام نہین کہلاتا
کیونکہ اوسکو صحبت عورتون سی اور خوشبو لگانا درست نہین **کہا** مالک نی اگر محرم حرم کا درخت اوکھاڑ ڈالے
تو اوسپر کچھ جزا لازم نہوگی مگر یہ فعل بہت برا ہے **ف م** کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ نے جو شخص اسکا
لادی اللہ پر اور قیامت برا اوسکو درست نہین کہ حرم مین خون کرے یا وہان کا درخت کاٹی امام ابو حنیفہ اور
شافعی رح کے نزدیک جزا لازم ہوگی **کہا** مالک نی جو شخص حج مین تین روزی رکھنا بھولجاوی یا بیماری کی
وجہ سی نہ رکھہ سکے یہانتک کہ اپنی شہر چلا آوی تو اوسکو اگر ہدی کی قدرت ہو تو ہدی دیوی ورنہ تین روزے
اپنے گھر مین رکھکر پھر سات روزے رکھی **ف م** جب کوئی تمتع کرے اور ہدی نہ پاوے تو اوسپر تین روزے
ہین حج مین اور سات روزے بعد حج کے جیسے کہ اوپر بیان ہوا اونہین روزون کا یہان ذکر ہی کہ اگر کسی پر
یہ روزے لازم تھے اور وہ بھولگیا یا بیمارے کی وجہ سے نہ رکھہ سکا تو اوسکا یہ حکم ہے

جامع الحج

حج کے مختلف احادیث کا بیان **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص انہ قال وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع
للناس بمنی فالناس یسئلونہ فجاءہ رجل فقال یا رسول اللہ انی لم اشعر فحلقت قبل ان انحر فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذبح ولا حرج ثم جاء اخر فقال یا رسول اللہ لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارم ولا حرج
قال فما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شیء قدم ولا اخر الا قال افعل ولا حرج **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم ٹہرے منا مین حجۃ الوداع مین اور لوگ مسئلے پوچھتے تھے آپ سی سو ایک شخص آیا اوسنی کہا یا رسول اللہ
مینے نادانی سی سر منڈا لیا قبل نحر کے آپنے فرمایا اب ذبح کرلے کچھ حرج نہین ہے پھر دوسرا شخص آیا وہ بولا یا رسول اللہ
مینے نادانی سے نحر کرایا قبل رمی کی آپنی فرمایا رمی کرلے کچھ حرج نہین ہے عبداللہ بن عمرو نے کہا پھر جب
سوال ہوا آپ سی کسی چیز کو مقدم یا موخر کرنیکا آپنی فرمایا کرلے اور کچھ حرج نہین ہے **ف م** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اگر مسئلہ نجان کر کسی رکن کی تقدیم یا تاخیر کرے تو گناہ ہے نہ فدیہ ہے اور بعضون نی کہا کہ

حج کی مختلف احادیث کا بیان

حرج نہونے سے مراد یہ ہے کہ گناہ نہین ہی لیکن دم لازم آویگا اور صحیح پہلا قول ہی **عن** عبداللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ کان اذا قفل من غزو او حج او عمرۃ یکبر علی کل شرف من الارض ثلث تکبیرات ثم یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹتی جہاد یا حج یا عمرہ سے تو تکبیر کہتی ہر چڑہاؤ پر تین بار پہر فرماتی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ **ترجمہ** ہم لوٹنے والی ہین توبہ کرنیوالی ہین اللہ کیطرف پھرنے والی ہین سجدہ کرنیوالی ہین اللہ کو اپنی پروردگار کی تعریف کرنیوالی ہین سچا کیا اللہ نی وعدہ اپنا **ف م** وہ وعدہ یہ تہا کہ مسلمانونکو کفار کے مقابلے مین فتح حاصل ہوگی اور یہ وعدہ تہا کہ مسلمان مسجد الحرام مین بی کہٹکے اور بیخوف داخل ہونگی **ت** اور مدد کی اپنی بندی کی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی) اور بہگا دیا فوجون کو آپ اکیلے **عن** کریب مولی عبداللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بامراۃ وھی فی محفتہا فقیل لھا ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذت بضبع صبی کان معھا فقالت الھذا حج یا رسول اللہ فقال نعم ولک اجر **ترجمہ** کریب سے جو مولی ہین عبداللہ بن عباس کے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا ایک عورت پر اور وہ اپنے محافہ مین تہی (محافہ ہودج کی مانند ہوتا ہے مگر اوسپر قبہ نہین ہوتا) تو کہا گیا اوس سے کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اوسنی اپنی لڑکے کے بازو پکڑ کر کہا یا رسول اللہ اس لڑکے کا بہی حج ہے فرمایا ہان اور تجکو اجر ہے **عن** طلحۃ بن عبیداللہ بن کریز ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما رأی الشیطان یوما ھو فیہ اصغر ولا ادحر ولا احقر ولا اغیظ منہ فی یوم عرفۃ وما ذلک الا لما رای من تنزل الرحمۃ وتجاوز اللہ عن الذنوب العظام الا ما رأی یوم بدر قیل وما رای یوم بدر قال اما انہ قد رای جبرئیل یزع الملائکۃ **ترجمہ** طلحہ بن عبیداللہ بن کریز سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین دیکہا جاتا شیطان کسی روز ذلیل اور منحوس اور خوار اور غضبناک زیادہ عرفے کے روز سے اسوجہ سے کہ دیکہتا ہے اوسدن خدا کی رحمت اوترتی ہوی اور بڑے بڑے گناہ معاف ہوتی ہوئی مگر بدر کے روز ہے شیطان کا یہی حال تہا لوگون نی کہا اوسدن کیا تہا یا رسول اللہ فرمایا آپنی کہ دیکہا اوسنی جبرئیل کو فرشتونکی صف باندہتے ہوئے **ف م** جنگ بدر کے روز شیطان ہے کافرونکے ساتہ لڑنیکو آیا تہا جب اوسنی دیکہا کہ مسلمانونکی مدد کیلئی فرشتے بہے آئی ہین تو پیٹ موڑ کر بہاگا ابن حبان اور حاکم نی ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اللہ جل جلالہ فخر کرتا ہے عرفات والون سی ملائکہ پر اور کہتا ہے دیکہو میرے بندونکو آئی میری پاس پریشان حال گرد بڑے ہوئے **عن** طلحۃ بن عبیداللہ بن کریز ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل الدعاء دعاء

یوم عرفتوا فضل ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ترجمہ
طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہتر دعا ونمین عرفی کی دعا ہی اور
بہتر اونمین جو کہا مینے اور میرے پہلے پیغمبرون نی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ہی ف مر ابو ہریرہ کی حدیث
مین اسقدر زیادہ ہے لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وہو علی کل شئی قدیر اور حضرت علی رض کی حدیث
مین یحیی ویمیت نہین ہے ابن عبد البر نی کہا بہتر سے مراد یہ ہے کہ اس دعا کی پڑہنے مین زیادہ ثواب ہے
رزین بن معاویہ نے اس حدیث مین اتنا اور بڑہا یا ہے کہ افضل سب دنون مین عرفی کا دن ہی جب جمعہ کو
آن پڑے اور وہ حج ستر حجون سی بہتر ہے جو جمعہ کے دن نہ پڑین حافظ نے کہا کہ اس حدیث کا حال معلوم نہین
نہ اسکے صحابی کا حال معلوم ہے نہ راوی کا بتا ہے بلکہ موطا کی حدیث مین یہ عبارت بڑہا دی ہی اور موطا
کے کسے نسخے مین یہ عبارت نہین ملی ابن قیم نے ہدی مین لکہا ہے کہ یہ جو عوام مین مشہور ہے کہ جمعہ کے دن
جب عرفہ آن پڑے تو وہ حج بہتر حج سے بہتر ہے محض لغو ہے اسکے کچہ اصل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور
تابعین سی نہین ہے - مین کہتا ہون کہ عوام جب عرفہ جمعہ کو آن پڑے تو اوسکو حج اکبر کہتے ہین یہہ ایک
غلط فہمی ہے حج اکبر اصطلاح شرع مین حج کو کہتے ہین اور عمرہ کو حج اصغر مگر ملا علی قاری نی اپنی مناسک مین
بعض روایات ضعیفہ سے کچہ فضائل اس حج کے جسمین عرفہ جمعہ کے دن واقع ہو بہ نسبت اور حجون کے زیادہ

بیان حج اکبر

بیان کئے ہین عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ عام الفتح وعلی راسہ
المغفر فلما نزعہ جاءہ رجل فقال یا رسول اللہ ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوہ قال مالک قال ابن شہاب ولم یکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یومئذ
محرما واللہ اعلم ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی مکی مین جس سال مکہ
فتح ہوا اپکی سر پر خود تہا جب آپنی خود اوتارا تو ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ ابن خطل (ایک کافر تہا جسکا نام
عبد العزی تہا آپنے اوسکا خون مباح کر دیا تہا) کعبے کے پردے پکڑے ہوئے لٹک رہا ہے آپنے فرمایا اوسکو
مار ڈالو ف مر آپنی ابن خطل کو مار ڈالنی کا حکم اسواسطے کیا کہ ابن خطل پہلے مسلمان ہوا تہا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نی اوسکو مصدق (زکوۃ وصول کرنیوالا) بنا کر بہیجا اور ایک غلام مسلمان خدمت کی لئی اوسکی ساتہ
کر دیا ابن خطل ایک منزل مین اوترا اور غلام سی کہا نا پکا نیکو کہا اور خود سو رہا جب اوٹہا تو دیکہا غلام نی کہانا
نہین پکایا ہے ابن خطل نی اوس غلام کو مار ڈالا اور اسلام سی پہر گیا اور مکی مین جاکر دو لونڈیان رکہین جو رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہجو گایا کرتے تہین کہا مالک نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوسدن احرام نہین باندہے
تہے ف مر ورنہ خود سر پر کیون رکہتی مگر یہہ امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے اور کسیکو نہین

مین بغیر احرام باندہی ہوجانا درست نہین اور ابن خطل نے اگرچہ کعبہ کی پناہ لی تہی مگر جو شخص خون کرکی بہاگ آوی اوسکو کعبہ پناہ نہین دیتا ابو حنیفہ کے نزدیک دیتا ہی تو وہ کہتی ہین کہ ابن خطل کا قتل ایسی وقت مین ہوا جب تک قتال کا حکم مباح ہوگیا تہا واللہ اعلم عن نافع ان عبد اللہ بن عمر اقبل من مکۃ حتی اذا کان بقدید جاءہ خبر من المدینۃ فرجع فدخل مکۃ بغیر احرام ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مکی سی (مدینی کی قصد سی) جب قدید مین پہونچی تو مدینے کے فساد کی خبر پہونچی پس لوٹ آئی مکی مین بغیر احرام کے ف م اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مکی مین بغیر احرام کی آنا درست ہے ابن شہاب اور حسن بصری اور داؤد ظاہری کا یہی قول ہی مگر اکثر علما کے نزدیک مکی مین بغیر احرام آنا درست نہین ہے البتہ جو لوگ قرب و جوار کی رات دن مکی مین آتی جاتی رہتی ہین اونکو رخصت ہے عن ابن شہاب مثل ذلک ترجمہ ابن شہاب سے ایسی ہی روایت ہی عن عمران الانصاری قال عدل الی عبد اللہ بن عمر وانا نازل تحت شجرۃ بطریق مکۃ فقال ما انزلک تحت ہذہ السرحۃ فقلت اردت ظلہا فقال ہل غیر ذلک فقلت لا ما انزلنی الا ذلک فقال عبد اللہ بن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنت بین الاخشبین من منی ونفخ بیدہ نحو المشرق فان ہناک وادیا یقال لہ السرر بہ سرحۃ تحتہا سبعون نبیا ترجمہ عمران انصاری سے روایت ہی کہ آئی میری پاس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور مین اوترا تہا ایک درخت کی تلے مکے کی راہ مین تو پوچہا اونہون نی کیون اوترا تو اس درخت کی تلی مینی کہا سایہ کیواسطے اونہون نے کہا اور کسی کام کیواسطی مینی کہا نہین مین صرف سایہ کی نیت سی اوترا ہون عبد اللہ بن عمر نی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جب تو منی مین دو پہاڑون کی بیچ مین پہونچے اور اشارہ کیا ہاتہ سے پورب کیطرف وہان ایک جگہہ ہے جسکو سرر کہتی ہین وہان ایک درخت ہی اوسکی تلی ستر نبیون کی نال کاٹی گئی یا ستر نبیونکو نبوت ملی پس وہ اس سبب سے خوش ہوئی عن ابن ابی ملیکۃ ان عمر بن الخطاب مر بامرأۃ مجذومۃ وہی تطوف بالبیت فقال لہا یا امۃ اللہ لا تؤذی الناس لو جلستِ فی بیتک فجلست فمر بہا رجل بعد ذلک فقال لہا ان الذی کان نہاک قد مات فاخرجی فقالت ما کنت لاطیعہ حیا واعصیہ میتا ترجمہ ابن ابی ملیکہ سی روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ گذری ایک جذامی عورت پر جو طواف کر رہی تہی خانہ کعبہ کو تو کہا ای خدا کی لونڈی مت تکلیف دے لوگونکو کاش تو اپنی گہر مین بیٹہتی تو اپنی گہر مین بیٹہی رہی ایک شخص اوس سے ملا اور بولا کہ جس شخص نے تجہکو منع کیا تہا وہ مر گیا اب بکل عورت بولی مین ایسی نہین کہ زندگی مین اوس شخص کے اطاعت کرے بعد مرنیکے اوسکے نافرمانی کرون عن مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عباس کان یقول ما بین الرکن والباب الملتزم ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عباس کہتی تہی کہ درمیان مین حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے ملتزم ہے ف م ملتزم سی چمٹ کر دعا مانگتی ہین حدیث مین آیا ہی

کو جو کوئی حاجت یا مصیبت والا ملتزم سی چمٹ کر دعا مانگے گا اللہ جل جلالہ اوسکی حاجت پوری کریگا اور مصیبت کو دور کریگا عن محمد بن یحیی بن حبان ان رجلا مر علی ابی ذر بالربذۃ وان اباذر سالہ این ترید فقال اردت الحج فقال هل نزعك غيره قال لا قال فاستانف العمل قال الرجل فخرجت حتى قدمت مكة ثم مكثت ماشاء الله ثم اذا انا بالناس منقصفين على رجل قال فضاغطت عليه الناس فاذا الشيخ الذى وجلت بالربذة يعنے اباذر فلما رانى عرفنى فقال هو الذى حدثتك ترجمہ محمد بن یحیی بن حبان سی روایت ہی کہ ایک شخص گذرا ابوذر رضی اللہ عنہ پر ربذہ مین (ایک مقام کا نام ہے) ابوذر نی پوچھا کہا تیرا قصد ہی اوسنی کہا حج کا ابوذر نے پوچھا اور کسی نیت سی تو نہین نکلا بولا نہین ابوذر نی کہا پس شروع کر کام اوس شخص نے کہا مین نکلا یہانتک کہ یکی مین آیا اور وہان پر ٹھیرا رہا پھر دیکھا مینے لوگونکو کہ گھیرے ہوی ہین ایک شخص کو تو مین لوگونکو چیرکے اندر گیا کیا دیکھتا ہون کہ وہی شخص جو ربذہ مین مجھکو ملا تہا موجود ہی یعنی ابوذر اونہون نی مجھکو دیکھکر پہچانا اور کہا تو وہی ہی جسی حدیث بیان کی تہی مینی عن مالك انه سال ابن شهاب عن الاستثناء فى الحج فقال او يصنع ذلك احد انكر ذلك ترجمہ امام مالک نی پوچھا ابن شہاب سی کہ حج مین شرط لگانا درست ہی بولے کیا کوئی ایسا کرتا ہے اور انکار کیا اوس سے ف ہ کیونکہ شرط لگانی سی کیا فائدہ اگر کوئی مانع پیش آوے تو طواف اور سعی کرکے احرام کہولڈالنا درست ہی مالک اور ابوحنیفہ اور اکثر علماؤن کا مذہب یہی ہی اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک شرط لگانا درست ہی سوال ہوا مالک سی کہ اپنی جانور کی اوسطے حرم کی کہانس کاٹنا درست ہی جواب دیا کہ نہین حج المراۃ بغیر ذی محرم عورت کو بغیر محرم کی حج کرنیکا بیان کہا مالک نی کہ جن عورتون کا خاوند نہین ہی اور اونہون نی حج نہین کیا اگر اونکا کوئی محرم نہو یا ہو مگر ساتہ نہ جا سکے تو وہ فرض حج کو ترک نہ کرے بلکہ عورتون کی ساتہ حج کو جاوی صیام للمتمتع ترجمہ جو شخص تمتع کرے اوسکی روزہ رکھنا بیان عن عایشة ام المومنين انها كانت تقول الصيام لمن تمتع بالعمرة الى الحج لمن لم يجد هديا ما بين ان يهل بالحج الى يوم عرفة فان لم يصم صام ايام منے ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی وہ کہتی تہین روزہ اوس شخص کے اوپر ہے جو تمتع کرے یعنے عمرہ کرکے حج کرے اور ہدی نہ پاوی حج کے احرام سے لیکر عرفے تک روزی رکھی اگر ان دنون مین نہ رکھی تو منے کے دنون مین رکھی ف ہ ہر چند منے کے دنون مین روزی رکھنا ممنوع ہے مگر ضرورت کی وجہ سے جب حج کے دنون مین روزے نہ رکھہ سکے تو ان دنون مین رکھی عن عبدالله بن عمر انه كان يقول فى ذلك مثل قول عايشة ترجمہ عبداللہ بن عمر بہی اس مقدمے مین مثل قول عایشہ کی کہتی تہی کتاب الجہاد کتاب جہاد کے بیان مین۔

بسم الله الرحمن الرحيم الترغيب فى الجهاد جہاد کی طرف رغبت دلانیکا بیان عن

ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل المجاھد فی سبیل اللہ کمثل الصایم القایم الدایم الذی
لایفتر من صلوۃ ولا صیام حتی یرجع ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
جوشخص اللہ کے راہ مین جہاد کرے اوسکی مثال ایسی ہی جیسے کوئی دن بھر روزہ رکھی رات بھر عبادت کری نہ تہکی نماز کری اور
نہ روزی سی یہانتک کہ لوٹی جہاد سی ف م یعنی جب سی آدمی گہر سی جہاد کو نکلے تو لوٹنی تک گویا ہر وقت عبادت
مین مصروف ہی اس حدیث سی بہت بڑی فضیلت جہاد کی ثابت ہوئی عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال تکفل اللہ لمن جاھد فی سبیلہ لایخرجہ من بیتہ الا الجھاد فی سبیلہ وتصدیق
کلمتہ ان یدخلہ الجنۃ او یردہ الی مسکنہ الذی خرج منہ مع ما نال من اجر او غنیمۃ
ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اللہ ضامن ہی اوس شخص کا جو جہاد کری اوسکی
راہ مین اور نہ نکلے گہر سے مگر جہاد کی نیت سی اللہ کی کلام کو سچا جان کر اسبات کا کہ داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین
یا پہیر لائیگا اوسکو اوسکی گہر مین جہان سی نکلا ہی ثواب اور غنیمت کی ساتہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال الخیل ثلثۃ لرجل اجر ولرجل ستر وعلی رجل وزر فاما الذی ھی لہ اجر فرجل
ربطھا فی سبیل اللہ فاطال لھا فی مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلھا ذلک من المرج او الروضۃ
کان لہ حسنات ولو انھا قطعت طیلھا ذلک فاستنت شرفا او شرفین کان اثارھا وارواثھا حسنات لہ
ولو انھا مرت بنھر فشربت منہ ولم یرد ان یسقی بہ کان ذلک لہ حسنات فھی لہ اجر ورجل ربطھا تغنیا وتعففا ولم ینس
حق اللہ فی رقابھا ولا ظھورھا فھی لذلک ستر ورجل ربطھا فخرا وریاء ونواء لاھل الاسلام فھی علی ذلک وزر وسئل
النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الحمر فقال لم ینزل علی فیھا شئ الا ھذہ الآیۃ الجامعۃ الفاذۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ
ترجمہ ابی ہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا گہوڑی ایک شخص کے واسطے درست ہین اور ایک شخص کے
واسطے گناہ مین اجر اوسکی واسطے ہین جو باندہی اونکو جہاد کیواسطے پہر لمبی کردی رسی اونکی کسی موضع یا چراگاہ مین تو جسقدر
دور تک اس رسی کی سبب سے چری اوسکی واسطے نیکیان لکہی جائینگی اگر وہ رسی توڑا کر ایک اونچان یا دو اونچان
چڑہین اوسکی ہر قدم اور لید پر نیکیان لکہی جائینگی اگر وہ کسی نہر پر جا نکلے اور پانی پی مگر مالک کا ارادہ پانی پلانیکا نہو
تب بہی اوسکی واسطے نیکیان لکہی جاوینگی اور درست اونکی واسطے ہین جو تجارت کی واسطے باندہی اور زکوۃ اونکی ادا
کری اور گناہ اوسکی واسطے ہین جو فخر اور ریا اور مسلمانونکی دشمنے کی لئی باندہے اور سوال ہوا حضرت سی گہر ہونکی بابت
آپنی فرمایا کہ اس مقدمی مین میرے اوپر کچہ نہین اوترا مگر یہہ آیت جو اکیلے تمام نیکیونکو شامل ہی فمن یعمل مثقال ذرۃ
خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ف م یعنے جو کوئی شخص ذرہ برابر نیکی کریگا وہ اوسکو پاویگا اور جو ذرہ
برابر برائی کریگا پاویگا اس آیت سی یہ بات ثابت ہوئی کہ تہوری سی نیکی بہی تلف نہین جاویگی سو خدا کی راہ مین

گھوڑون کا باندہنا اور اونسی کام لینا بیکار نہین ہوسکتا عن عطاء بن یسار انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الناس منزلا رجل اخذ بعنان فرسہ یجاھد فی سبیل اللہ الا اخبرکم بخیر الناس منزلا بعدہ رجل معتزل فی غنیمۃ یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعبد اللہ وحدہ ولا یشرک بہ شیئا

ترجمہ عطا بن یسار سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کیا نہ بتاؤن تمکو مین وہ شخص جو سب سے بڑہ کر درجہ رکہتا ہی وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑی کی لگام پکڑے ہوی جہاد کرتا ہی خدا کی راہ مین کیا نہ بتاؤن مین تمکو جو سب سے بڑہکر درجہ رکہتا ہی بعد اسکی وہ شخص ہے جو ایک گوشی مین اپنی بکریونکا گلہ لیکر نماز پڑہتا ہے اور زکوۃ دیتا ہی اور اللہ کو پوجتا ہی اوسکی ساتہ کسی کو شریک نہین کرتا ہی عن عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ وان لا ننازع الامر اھلہ وان نقول او نقوم بالحق حیثما کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم

ترجمہ عبادہ بن صامت سی روایت ہی کہ بیعت کی ہمنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی سننی اور اطاعت کرنی پر آسانی اور سختی مین خوشی اور جبر مین اور بیعت کی ہمنی اس بات پر کہ جو مسلمان حکومت کی لایق ہوگا اوس سے نہ جہگڑینگے اور اس امر پر کہ ہم سچ کہینگے یا سچ پر جمے رہینگے جہان ہونگے اللہ کے کام مین کسی کے برا کہنے سے نہ ڈرینگے عن زید بن اسلم قال کتب ابو عبیدۃ بن الجراح الی عمر بن الخطاب یذکر لہ جموعا من الروم وما یتخوف من امرھم فکتب الیہ عمر اما بعد فانہ مہما ینزل بعبد مومن من منزل شدۃ یجعل اللہ بعدہ فرجا وانہ لن یغلب عسر یسرین و ان اللہ یقول فی کتابہ یا ایہا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون

ترجمہ زید بن اسلم سی روایت ہی کہ ابو عبیدہ بن جراح نی حضرت عمر کو روم کی لشکر و نکا اور اپنی خوف کا حال لکہا حضرت عمر نے جواب لکہا کہ بعد حمد و نعت کی معلوم ہو کہ بندہ مومن پر جب کوئی سختی اوترتی ہی تو اوسکی بعد اللہ خوشی دیتا ہے اور ایک سختی دو آسانیون پر غالب نہین ہوسکتی ف کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نی فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا تحقیق کہ ایک سختی کی ساتہ ایک آسانی ہی بلکہ ایک آسانی اور ہی حاکم نی مستدرک مین حسن سی اور ابن مردویہ نی جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن خوش و خورم نکلے ہنستے جاتی تہی اور فرماتی تہی ایک سختی دو آسانیون پر غالب نہین ہوسکتے ایک سختی کی ساتہ ایک آسانی ہی پہر اوسی سختی کی ساتہ ایک اور آسانی ہے ت اور بیشک اللہ تعالی فرماتا ہے اپنی کتاب مین اے ایمان والو صبر کرو مصیبتون اور صبر کرو کفار کے مقابلے مین اور قایم رہو جہاد پر اور ڈرو اللہ سے شاید کہ تم نجات پاؤ النہی عن ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو دشمن کی ملک مین کلام اللہ لیجانی کی ممانعت ہی عن ابن عمر انہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو قال مالک وانما ذلک مخافۃ ان یناالہ العدو

ترجمہ عبداللہ بن عمر سی روایت ہی کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی قرآن شریف کو

فی دشمن کی ملک مین کلام اللہ لیجانی کی ممانعت

بچون اور عورتونکو مارنیکی ممانعت لڑائی مین

دشمن کے ملک مین لیجانی سی کہا مالک نی اسواسطے منع کیا تا ایسا نہو کہ دشمن قرآن شریف کو لیکر اوسکی توہین کرین
ف ہ ابن عبدالبر نی کہا کہ تمام فقہا نی اجماع کیا اس امر پر کہ مصحف کو چھوٹی فوج کی ہمراہ جسکے شکست پانیکا
خوف ہو نہ لیجاوین اور بڑی فوجکی ساتہ لیجانا بہی مختلف فیہ ہے مالک کی نزدیک ممنوع ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک
جایز ہے **النہی عن قتل النساء والولدان فی الغزو** بچون اور عورتونکو مارنیکی ممانعت لڑائی مین
عن عبدالرحمن بن کعب انہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذین قتلوا ابن ابی الحقیق عن قتل النساء والولدان قال فکان
رجل منہم یقول برّحت بنا امراۃ ابن ابی الحقیق بالصیاح فارفع علیہا السیف فاذکر نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاکف ولولا ذلک لاستراحنا **ترجمہ** عبدالرحمن بن کعب سے روایت ہی کہ منع کیا تہا رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نی اون لوگونکو جنہون نی قتل کیا ابن ابی الحقیق کو عورتون اور بچون کی قتل کرنے سے ابن
کعب نے کہا کہ ایک شخص اونمین سی کہتا تہا کہ ابن ابی الحقیق کی عورت نی چیخ کر ہمارا حال کہولدیا تہا تو مین تلوار
اوسپر اوٹہاتا تہا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ممانعت کو یاد کرکے رک جاتا تہا اگر ایسا نہوتا تو ہم
اوس سے بہے فراغت کرتے **ف ہ** ابن ابی الحقیق ایک تاجر کا نام ہے جسکو ابو رافع یہودی کہتے تہے ایک گڑہی
مین رہا کرتا تہا اور آنحضرت کی مذمت کرتا تہا آپنے پانچ آدمیونکو اوسکی قتل پر مامور کیا عبداللہ بن عتیک نے
اوسکو قتل کیا **عن** نافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای فی بعض مغازیہ امراۃ مقتولۃ فانکر ذلک ونہی عن قتل
النساء والصبیان **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی بعض لڑائیون مین ایک عورت کو قتل
کیئے ہوئے پایا تو برا کہا اسکو اور منع کیا عورتون اور لڑکون کی قتل سے **عن** یحیی بن سعید ان ابابکر الصدیق
بعث جیوشا الی الشام فخرج یمشی مع یزید بن ابی سفیان وکان امیر ربع من تلک الارباع فزعموا ان یزید قال
لابی بکر اما ان ترکب واما ان انزل فقال ابوبکر ما انت بنازل وما انا براکب انی احتسبت خطای ہذہ فی سبیل
اللہ ثم قال لہ انک ستجد قوما زعموا انہم حبسوا انفسہم للہ فذرہم وما زعموا انہم حبسوا لہ وستجد قوما
فحصوا عن اوساط رؤسہم من الشعر فاضرب ما فحصوا عنہ بالسیف وانی موصیک بعشر لا تقتلن امراۃ ولا
صبیا ولا کبیرا ہرما ولا تقطعن شجرا مثمرا ولا تخربن عامرا ولا تعقرن شاۃ ولا بعیرا الا لاکل ولا تحرقن نخلا ولا تغرقنہ ولا تغلل ولا تجبن
ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی نی لشکر بہیجا شام کو تو چلے پیدل یزید بن ابی سفیان کے
ساتہ اور وہ حاکم تہا ایک چوتہائی لشکر کے تو یزید نی کہا ابوبکر رضہ سے آپ سوار ہوجاؤ نہین تو مین اوترتا
ہون ابوبکر صدیق نی کہا نہ تم اوترو نہ مین سوار ہونگا مین ان قدمونکو خدا کی راہ مین ثواب سمجہتا ہون
پہر کہا یزید سے کہ تم پاؤگے کچہ لوگ ایسی جو سمجہتے ہین کہ ہمنے اپنی جانونکو روک رکہا ہی اللہ کے واسطے سو چہوڑدے
اونکو اپنی کام مین **ف ہ** اس سے مراد راہب ہین جو لوگون سی ملاقات نہین کرتے اور ایک گوشی مین بیٹہکر

عبادت کرتی ہین ان لوگون کی مارنی سی حضرت ابوبکر نی منع کیا اسواسطے کہ وہ لوگ لڑائی نہین کرتی نہ اونکی تعظیم کے وجہ سی ت اور کچھ لوگ ایسی پاؤگے جو بیچ مین سی سر منڈاتی ہین ف م یہ مجوس کے عادت تھی کہ بیچ مین سی سر منڈاتی تھی اور باقی سر پر بال رکھتی تھی اب اس فعل کو بعض مسلمانون نے بھی اختیار کیا ہے ت تو مارا اونکی سر پر تلوار سی اور مین تجھکو دس باتون کی وصیت کرتا ہون عورت کو مت مارنا اور نہ بچون کو اور نہ بڈھی پھونس کو اور نہ کاٹنا پھلدار درخت کو اور نہ اوجاڑنا کسی بستی کو اور نہ کو بچھین کاٹنا بکری اور اونٹ کے مگر کھانیکے واسطے اور مت جلانا کھجور کے درخت کو اور مت ڈبانا اوسکو اور غنیمت کے مال مین چوری نکرنا اور نامردی نہ کرنا عن مالک انہ بلغہ ان عمر بن عبد العزیز کتب الی عامل من عمالہ انہ بلغنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا بعث سریۃ یقول لھم اغزوا باسم اللہ فی سبیل اللہ تقاتلون من کفر باللہ لا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا ولا امرأۃ وقال ذلک بجیوشک وسرایاک ان شاء اللہ والسلام علیک ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عمر بن عبد العزیز رض نے لکھا اپنے ایک عامل کو عاملون مین سی کہ پہونچا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب فوج روانہ کرتے تھے تو کہتے تھے اون سے جہاد کرو اللہ کا نام لیکر اللہ کے راہ مین تم لڑتی ہو اون لوگون سے جنہون نی کفر کیا اللہ کے ساتھ نہ چوری کرو نہ اقرار توڑو نہ ناک کان کاٹو نہ مارو بچون اور عورتونکو اور کہدی یہ امر اپنی فوجون اور لشکرون سے اگر خدا چاہے سلام ہے اوپر تیرے ملجاء فی الوفاء بالامان جب کسیکو امان دے تو پورا کرے اقرار کو عن رجل من اھل الکوفۃ ان عمر بن الخطاب کتب الی عامل جیش کان بعثہ انہ بلغنی ان رجالا منکم یطلبون العلج حتی اذا اسند فی الجبل او امتنع قال رجل مطرس یقول لا تخف فاذا ادرک قتل وانی والذی نفسی بیدہ لا اعلم مکان احد فعل ذلک الا ضربت عنقہ ترجمہ ایک کوفہ کے رہنی والی سی روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رض نے لکھا ایک افسر کو لشکر کے کہ مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ بعض لوگ تم مین سی بلاتی ہین کافر عجمی کو جب وہ پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے اور لڑائی سے باز آتا ہے تو ایک شخص اوس سے کہتا ہے مت ڈر پھر قابو پاکر اوسکو مار ڈالتا ہے قسم اوس شخص کے جسکے قبضے مین میری جان ہے اگر مین کسیکو ایسا کرتے جانونگا تو اوسکی گردن مارونگا ف م یہ حضرت عمر نے تہدید اور تخویف کی لیئے فرمایا ہر چند یہ فعل حرام ہے مگر اوسمین قصاص نہین آتا کہا مالک نی اس حدیث پر علما کا اتفاق نہین ہے اور نہ اسپر عمل ہے ت م کیونکہ دوسرے حدیث صحیح اور مرفوع موجود ہے کہ مسلمان کافر کے عوض مین قتل نکیا جاوے سوال ہوا مالک سی کہ اشارہ سی امان دینا بھی حکم امان کا رکھتا ہے کہا ہان اور میرا بھی یہ ہی کہ فوج کے لوگون سے کہدیا جاوے کہ جسکو اشارہ سی امان دو پھر اوسکو مت مارو کیونکہ اشارہ بھی میرے نزدیک مثل زبان سے کہنے کے ہے اور مجھکو پہونچا کہ عبد اللہ بن عباس رض نی کہا کسی قوم نے عہد نہین توڑا مگر اللہ جل جلالہ نی اوسپر دشمن کو مسلط کر دیا ف م ابن ماجہ اور طبرانی نی ابن

ف یعنی مجوس کی سر منڈانا مجوس کی تشبہ ہے

ف یعنی کسیکو امان دی تو پورا کری اقرار کو

عباس سی روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی پانچ چیزین بدلہ ہین پانچ چیزون کی جو قوم اقرار توڑیگی اللہ اوسپر دشمن کو مسلط کریگا اور جو حکم کریگا خلاف خدا اور رسول کی اوسپر محتاجی آویگی اور جن لوگون مین زنا پھیلے گا تو اللہ اون مین موت پھیلا دیگا اور جو لوگ ناپ اور تول مین فریب کرینگے اللہ اون پر قحط ڈالیگا اور جو لوگ زکوۃ نہ دینگے اونپر بارش رک جاویگی **العمل فیمن اعطی شیئا فی سبیل اللہ** جو شخص خدا کی راہ مین جہاد کے لیئے کچھ دیوے اوسکا بیان **عن** عبداللہ بن عمر انہ کان اذا اعطی شیئا فی سبیل اللہ یقول لصاحبہ اذا بلغت وادی القری فشانک بہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر جب جہاد کے واسطے کوئی چیز دیتے تو فرماتی جب پہونچ جاوی تو وادی قری مین تو وہ چیز تیرے ہے **ف ہ** وادی القریٰ ایک مقام ہے قریب خیبر کے وہان سے شام کی حد شروع ہوتے ہے اوس زمانی مین وہ سرزمین جہاد کا گہر تھی یہ اسواسطے فرمایا ایسا نہو کہ وہ شخص جہاد کو نہ جاوے اور وہ چیز رائگان ہو تو جب وادی القریٰ مین پہونچ گیا تو ظن غالب ہوا کہ جہاد کریگا **عن** یحیی بن سعید ان سعید بن المسیب کان یقول اذا اعطی الرجل الشیئ فی الغزو فبلغ بہ راس مغزاتہ فھو لہ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ سعید بن المسیب کہتے تہی جب کوئی شخص کو جہاد کیواسطے کوئی چیز دی جاوے اور وہ راس جہاد مین پہونچ جاوے تو وہ چیز اوسکی ہوگئی **سوال** ہوا امام مالک سی کہ ایک شخص نی نذر کے جہاد کی جب تیار ہوا تو اوسکے ماں باپ نی منع کیا یا صرف ماں یا باپ نی تو جواب دیا کہ میرے نزدیک والدین کی نافرمانی نہ کرے اور جہاد کو سال آیندہ پر رکھی اور جو سامان جہاد کا تیار کیا تہا اوسکو رکھہ چھوڑے اگر اوسکے خراب ہونیکا خوف ہو تو بیچکر اوسکی قیمت رکھہ چھوڑے تاکہ سال آیندہ اوسی قیمت سی پھر سامان خرید کرے البتہ اگر وہ شخص غنی ہو ایسا کہ جب نکلی سامان خرید کرسکے تو اوسکو اختیار ہی اس سامان کو جو چاہے ویسا کری **ف ہ** یعنی کسی کو دیدیوی پھر کہہ چھوڑے یا صرف کرڈالی **جامع النفل فی الغزو** غنیمت کے بیان مین مختلف حدیثین **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ قبل نجد فغنموا ابلا کثیرۃ وکان سھمانھم اثنا عشر بعیرا واحد عشر بعیرا ونفلوا بعیرا بعیرا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر روانہ کیا جسمین عبداللہ بن عمر رضہ تہی نجد کیطرف تو غنیمت مین بہت اونٹ حاصل کیئی اور حصہ رسد ہر ایک کی بارہ بارہ اونٹ یا گیارہ گیارہ اونٹ تہی اور ایک ایک اونٹ زیادہ دیا گیا **ف** جہاد مین جسقدر کافرونکا مال حاصل ہوتا ہے اوسکو غنیمت کہتی ہین چار حصہ اوس مال کی مجاہدین مین تقسیم ہوتی ہین اور ایک حصہ امام رکھہ لیتا ہی مگر امام کو اختیار ہی کہ لشکر مین سی کسی جماعت خاص یا شخص خاص کے واسطے کسی کام کے صلہ مین علاوہ حصہ غنیمت کے کچھ زیادہ تجویز کرے اوسکو نفل کہتی ہین ۔ یہہ لشکر جو نجد کیطرف گیا تہا اوسمین چار ہزار آدمی تہی ہر ایک کی حصہ مین بارہ بارہ اونٹ آئی تہی مگر وہ ٹکڑا پندرہ آدمیونکا جنمین عبداللہ ابن عمر تہی اونکی لیئی ایک ایک اونٹ

زیادہ تجویز کیا گیا **عن** یحیی بن سعید بن المسیب یقول کان الناس فی غزو اذا اقتسموا غنایمہم یعدلون البعیر بعشر شیاہ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی اُنہون نی سُنا سعید بن المسیب سے کہتے تہی جہاد مین جب لوگ غنیمتونکو بانٹتے تہے تو ایک اونٹ کو دس بکریون کی برابر سمجھتے تہے **ف** صحیحین مین روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ ہمنی صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہ ذوالحلیفہ مین تو غنیمت پائی ہمنے اونٹون اور بکریون کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی دس بکریون کو ایک اونٹ کی برابر رکہا **کہا** مالک نی جہاد مین جو شخص اجرت کام کرتا ہو اگر وہ لڑائی مین مجاہدین کی ساتہ شریک ہی اور آزاد ہو تو غنیمت کے مال سی اوسکو حصہ ملیگا ورنہ نہین ملیگا اور میری رای مین حصہ اوسیکو ملیگا جو لڑائی مین شریک ہوا ور آزاد ہو **مالا یجب فیہ الخمس** جس مال مین پانچوان حصہ نہین دیا جاویگا اوسکا بیان **کہا** مالک نی جو کفار ہند کے کنارہ پر مسلمانون کی زمین مین ملین اور وہ یہہ کہین کہ ہم سوداگر ہتے دریا نی ہمکو یہان پہنچا دیا مگر مسلمانون کو اس امر کی تصدیق نہو البتہ یہہ گمان ہو کہ جہاز اونکا ٹوٹ گیا یا بیاس کے سبب سے اوتر پڑے بغیر اجازت مسلمانون کے تو امام کو اونکی بارہ مین اختیار ہے اور جن لوگون نی گرفتار کیا اونکو خمس نہین ملیگا **ما یجوز للمسلمین اکلہ قبل الخمس** غنیمت کی مال مین سی قبل تقسیم کی جس چیز کا کہانا لینا درست ہی **کہا** مالک نی جب مسلمان کفار کے ملک مین داخل ہون اور وہان کہانی کی چیزین پاوین تو تقسیم سے پہلے کہانا اونکا درست ہے **کہا** مالک نی اونٹ بیل بکریان یہی کہانیکے چیزین ہین قبل تقسیم کے کہانا انکا درست ہی **ف** یعنی بقدر ضرورت کی اگر گوشت کی حاجت ہو تو ان جانورونکا ذبح کرنا درست ہی **کہا** مالک نی اگر یہہ چیزین نہ کہائے جاوین اور تقسیم کیواسطے لائی جاوین تو لشکر کو تکلیف ہو اسصورت مین کہانا انکا درست ہی مگر بقدر ضرورت دستور کے موافق اور یہ درست نہین کہ انمین سی کوئی چیز رکہہ چہوڑے اور اپنے گہر لیجاوے **سوال** ہوا امام مالک سی اگر کوئی شخص کفار کے ملک مین کہانا پاوی اور اوسمین سی کہاوے کچہ بچ رہی تو اپنے گہر مین لی آنا یا راستہ مین بیچکر اوسکی قیمت لینا درست ہی امام مالک نی جواب دیا اگر جہاد کے حالتمین اوسکو بیچی تو قیمت اوسکی غنیمت مین داخل کردی اور جو اپنے شہر چلا آوی تو اس صورت مین اوسکا کہا لینا یا اوسکی قیمت سی نفع اوٹہانا درست ہی جب وہ چیز قلیل اور حقیر ہو **ف** مثلاً روٹی یا گوشت وغیرہ ہو اور جو مالیت کی چیز ہو تو درست نہین **مایرد قبل ان یقع القسم مما اصاب العدو** مال غنیمت مین سی قبل تقسیم کے جو چیز پہر دیجاوے

اوسکا بیان **عن** مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عمر ابق وان فرسا لہ فاصابہما المشرکون ثم غنمہما المسلمون فردا علی عبد اللہ بن عمر وذلک قبل ان تصیبہما المقاسم **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا ایک غلام عبداللہ ابن عمر کا بہاگ گیا تہا اور ایک گہوڑا تو پکڑ لیا اون دونونکو کافرون نی

جس مال مین پانچوان حصہ نہین دیا جاویگا اوسکا بیان

مال غنیمت مین سی قبل تقسیم کے جو چیز پہر دیجاوے

پہر غنیمت مین پایا اون دونون کو مسلمانون نی پس پہیر دیا اون دونو نکو عبداللہ ابن عمر پر قبل تقسیم کے کہا
مالک نی مسلمانون کی مال اگر کفار پاس ملین تو اونکی مالکون کو پہیر دی جاوین گے جب تک تقسیم نہو جاوین اگر
تقسیم ہو جاوین تو پہر نہ پہیرینگے **سوال** ہوا مالک سی کہ ایک مسلمان کی غلام کو کفار لیگئے پہر مسلمانون نے اوسکو
غنیمت مین پایا تو جواب دیا کہ وہ غلام اوسکی مالک کو دیا جاویگا بغیر قیمت کے جب تک کہ تقسیم مین نہ آجاوی اور جب
تقسیم مین آجاوی تو اوسکی مالک کو اختیار ہے کہ قیمت دیکر لیوے **ف** یہ امام مالک اور ابو حنیفہ کا قول
ہے اور شافعی کے نزدیک بعد تقسیم کے بہی مالک کو اختیار ہے کہ اپنے چیز بغیر قیمت کی لی لیوی اور حضرت علی اور
زہری اور عمرو بن دینار اور حسن بصری کی نزدیک کسی صورت مین مالک کو اوسچیز کا لینا نہین پہونچتا **کہا**
مالک نی اگر کسی مسلمان کی ام ولد کو کفار پکڑ کر لیجاوین پہر مسلمان اوسکو غنیمت مین پاوین اور تقسیم ہو جاوے
پہر اوسکا مالک اوسکو پہچانی بعد تقسیم کے تو وہ ام ولد دوبارہ لونڈی نہین بنائی جاویگی بلکہ امام کو چاہیئے
کہ مال غنیمت مین سی اوسکو چہوڑا کر مالک کی حوالہ کرے اگر امام نہ چہوڑاوی تو اوسکی مالک کو چاہیئے کہ فدیہ دیکر
اوسکو چہوڑا لی ایسا نکری کہ اوسکو چہوڑ دے اور جسکے حصے مین وہ ام ولد آئی ہے اوسکو جائز نہین کہ لونڈی
بناوی یا اوس سی جماع کرے کیونکہ وہ ام ولد مثل آزاد کے ہے اسواسطے کہ وہ ام ولد اگر کسی شخص کو زخمی کرے
تو اوسکے مالک کو حکم ہوگا کہ فدیہ دیکر چہوڑا لیوے پس یہان بہی ایسا ہی حکم ہے کہ مالک اوسکا جسطرح چاہے
اوسکو چہوڑاوی یہ نہین کہ اوسکو چہوڑ دے وہ لونڈی بنائی جاوی اوس سے صحبت کیجاوے **سوال** ہوا
مالک سی ایک شخص گیا کفار کے ملک مین مسلمانونکو چہوڑانی یا تجارت کی واسطی اور وہان اوسنی آزاد اور غلام
دونو نکو خریدا یا کفار نی اوسکو ہبہ کر دیا امام مالک نی جواب دیا کہ اگر اوس شخص نے آزاد کو خریدا تو جسقدر
دامون کی بدلی مین خریدا وہ قرض سمجہا جاویگا اور وہ غلام نہ بنی گا اور جو ہبہ مین آیا تو وہ آزاد رہیگا
اوسکو کچہ دینا نہو گا مگر اوسصورتمین کہ ہبہ کی عوض مین اوسنی کچہ خرچ کیا ہو اوسقدر اوسکی ذمہ پر قرض
ہو گا گویا اوسکی بدلے مین خرید کیا اور جو اوس شخص نے غلام کو خریدا تو اوسکے پہلے مالک کو اختیار ہے کہ جس
دامونکو اوسنی خریدا ہے وہ دام دیکر غلام کو لے لیوے یا نہ لے اوسکے پاس بہی دیوے اور جو ہبہ مین آیا
تو پہلا مالک اوس غلام کو مفت لی لیوے البتہ اگر ہبہ کے عوض مین خرچ کیا ہو تو پہلے مالک کو ضرور ہے
کہ اگر چاہے اوسقدر خرچ ادا کر کے وہ غلام لے لیوے یا نہ لے **ماجاء فی السلب فی النفل**
ہتیاوونکو نفل مین دینی کا بیان **عن** ابی قتادۃ بن ربعی انہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حنین فلما

التقینا کانت للمسلمین جولۃ قال فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین قال فاستدرت
له حتی اتیته من ورائه فضربته بالسیف علی حبل عاتقه فاقبل علی فضمنی ضمة وجدت منها ریح الموت

فائدہ ہتیاوونکو نفل مین دینی کا بیان

ثم ادرکہ الموت فارسلنی قال فلقیت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس فقال امر الله ثم ان الناس رجعوا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه قال فقمت فقلت من یشهد لی ثم جلست ثم قال من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه قال ثم قلت من یشهد لی ثم جلست ثم قال ذلك الثالثة فقمت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم مالك یا ابا قتادة فاقتصصت علیه القصة فقال رجل من القوم صدق یا رسول الله وسلب ذلك القتیل عندی فارضه منه یا رسول الله فقال ابو بکر لاها الله اذا لا یعمد الی اسد من اسد الله یقاتل عن الله ورسوله فیعطیك سلبه فقال رسول الله صدق فاعطه ایاه فاعطانیه فبعت الدرع فابتعت به مخرفا فی بنی سلمة فانه لاول مال تاثلته فی الاسلام

ترجمہ ابی قتادہ بن ربعی سی روایت ہی کہ نکلے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ جنگ حنین مین جب ملے ہم کافرون سے تو مسلمانون مین گڑبڑ مچی ف جنگ حنین مین ہرچند مسلمان زیادہ تہی مگر اونکے قتلے کی وجہ سے اونکو شکست ہوئی اور میدان جنگ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور چند صحابہ رہ گئے گڑبڑ سے یہہ مراد ہے ت مینے ایک کافر کو دیکہا کہ اوسنی ایک مسلمان کو مغلوب کیا ہے تو مینے پیچہے سے آنکر ایک تلوار اوسکے گردن پر ماری وہ میری طرف دوڑا اور مجہے آنکر ایسا دبایا گویا موت کا مزہ چکہایا پہر وہ خود مر گیا اور مجہے چہوڑ دیا پہر مین حضرت عمر سے ملا اور مینے کہا آج لوگونکو کیا ہوا ف یعنے مسلمانونکو کہ سب بہاگ گئی ت اونہون نی جواب دیا اللہ کا ایسا ہی حکم ہوا پہر مسلمان لوٹی اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جو کسی شخص کو ماری تو اوسکا سامان اسکو ملیگا جب وہ گواہ ہوا بو قتادہ کہتے ہین جب مینے یہہ سنا اوٹہہ کہڑا ہوا پہر مینے یہ خیال کیا کہ گواہ کون ہی تو مین بیٹہہ گیا پہر آپنے فرمایا جو شخص کسیکو ماریگا اوسکا سامان اوسیکو ملیگا بشرطیکہ وہ گواہ رکہتا ہو تو مین اوٹہہ کہڑا ہوا پہر مینے یہ خیال کیا کہ گواہ کہان ہین پہر بیٹہہ رہا پہر تیسری مرتبہ آپنے فرمایا مین اوٹہہ کہڑا ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا تجکو ای ابو قتادہ مینے سارا قصہ کہہ سنایا اتنی مین ایک شخص بولا سچ کہا یا رسول اللہ اور سامان اوس کافر کا میری پاس ہے تو وہ سامان مجہی معاف کرا دیجیے اسنے حضرت ابو بکر نے کہا قسم خدا کی ایسا کبہی نہوگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کبہی ایسا قصد نکرینگے کہ ایک شیر خدا کی شیرون مین سی اللہ ورسول کیطرف سی لڑے اور سامان بہی تجکو دیدین آنحضرت نی فرمایا ابو بکر سچ کہتے ہین وہ سامان ابو قتادہ کو دیدے اوسنی مجہی دیدیا مینے زرہ بیچکر ایک باغ خریدا بنی سلمہ کے محلہ مین اور یہہ پہلا مال ہے جو حاصل کیا مینے اسلام مین عن القاسم بن محمد انه قال سمعت رجلا یسال عبد الله بن عباس عن الانفال فقال

ابن عباس الفرس من النفل والسلب من النفل قال ثم عاد لمسالته فقال ابن عباس ذلك
ایضا ثم قال الرجل الانفال التی قال الله فی کتابه ما هی قال القاسم فلم یزل یساله حتی کاد
یحرجه فقال ابن عباس اتدرون ما مثل هذا مثل صُبیغ الذی ضربه عمر بن الخطاب

ترجمہ قاسم بن محمد سی روایت ہی انہون نی کہا کہ سُنا مینے ایک شخصکو کہ پوچھتا تہا عبداللہ بن عباس سے نفل کے معنے
ابن عباس نے کہا گھوڑا اور ہتیار نفل مین داخل ہین پہر اوس شخص نے ہی پوچھا پہر ابن عباس نے ہی جواب دیا پہر اوس
شخص نے کہا مین وہ انفال پوچھتا ہون جسکا ذکر اللہ تعالی نی اپنی کتاب مین کیا ہے قاسم کہتے ہین کہ وہ برابر پوچھے گیا
یہانتک کہ تنگ ہونے لگے عبداللہ ابن عباس اور کہا اونہون نی تم جانتے ہو اوس شخصکے مثال صُبیغ کی سی ہے
جسکو حضرت عمر ابن خطاب نی مارا تہا ف صُبیغ ایک شخص تہا عراق کا رہنے والا مدینہ مین حضرت عمر کے زمانے
مین آیا اور قرآن شریف کی متشابہ آیتون مین بحث کرنی لگا حضرت عمر نے اوسکو مار کر نکالدیا بصرہ کیطرف
اور حکم دیا کہ کوئی اوسکی صحبت مین نہ بیٹہے سوال ہوا مالک سی جو شخص کہ کسی کافر کو مار ڈالی کیا اوسکا اسباب
اوس شخصکو ملیگا بغیر حکم امام کے اونہون نی کہا کہ بغیر حکم امام کے نہ ملیگا (ف) امام کو اختیار ہے کہ اگر اوسکے
راے مین آوی تو ایسا حکم دیوے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی بجز جنگ حُنین کی کبہی نہین ہوا کہ
اور کسی جنگ مین ایسا حکم دیا ہو ملجاء فی اعطاء النفل من الخمس نفل خمس مین سی دیا جانیکا
بیان عن سعید ابن المسیب انه قال کان الناس یعطون النفل من الخمس ترجمہ سعید ابن المسیب نے
کہا لوگ نفل کو خمس مین سی دیا کرتی تہی ف یعنی مال غنیمت مین سی جو پانچوان حصہ امام رکہہ لیتا ہی
اوسمین سی امام کو اختیار ہے کہ جسقدر چاہے بطور انعام کے دیوے اور جو حصہ تقسیم کر دئی جاوینگے کہا مالک نی
یہہ روایت بہت اچہی ہی میرے نزدیک سوال ہوا مالک سی کہ نفل پہلے غنیمت مین ہوتا ہے انہون نی جواب
دیا کہ یہہ امام کے راے پر موقوف ہی اسمین کوئی قاعدہ مقرر نہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی ہر جہاد
مین نفل نہین مقرر کیا بلکہ بعض لڑائیون مین جیسے حُنین مین تو یہہ امام کے راے پر موقوف ہے خواہ پہلے
غنیمت مین نفل مقرر کرے خواہ بعد اوسکے القسم للخیل فی الغزو گہوڑیکی حصی کا بیان جہاد مین
کہا مالک نی عمر بن عبدالعزیز نے کہا گہوڑیکے دو حصے ہین اور مرکا ایک حصہ ہے ف بخاری نی ابن
عمر سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی گہوڑیکو دو حصے دیے اور سوار کو ایک حصہ تو سوار کے تین
حصے ہوئے اور پیدل کا ایک حصہ اور ابو داود نے ابن عمر سے روایت کیا کہ پیادہ کا ایک حصہ اور سوار کے
تین حصے ایک حصہ سوار کا اور دو حصے اوسکے گہوڑیکے ائمہ ثلثہ اور اکثر فقہا کا یہی مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے
نزدیک پیدل کا ایک حصہ ہی اور سوار کے دو حصے ہین کہا مالک نی مین ہمیشہ ایسا ہے سنتا ہوا آیا سوال

نفل خمس مین سی دیا جانیکا بیان

گہوڑیکے حصے کا بیان جہاد مین

ہوا مالک سی کہ ایک شخص اپنی ساتھ بہت سی گھوڑی لیکر آیا تو کیا سب گھوڑونکو حصہ ملیگا جواب دیا کہ نہین صرف اوس
گھوڑی کو ملیگا جس پر سوار ہوکر لڑتا ہی کہا مالک نی میری نزدیک ترکے اور مجنس بہی گھوڑونمین داخل ہین کیونکہ
اللہ تعالی نی فرمایا پیدا کیا ہمنے گھوڑون اور خچرونکو اور گدہونکو تمہارے سوار ہونے کے لیئے ف وجہ
استدلال کی یہ ہے کہ اس آیت مین اللہ تعالے نے سب سواریونکو بیان کیا ہے جیسا کہ مقتضاے امتنان ہے
اور ترکے اور مجنس پر سوار ہوتے ہین اور وہ گدہون اور خچرون مین داخل نہین ہوسکتا ہے تو لامحالہ گھوڑون
مین داخل ہوگا کیونکہ گھوڑا اوسکو بہی کہتے ہین ت اور فرمایا اللہ تعالی نی تیار کرو واسطے کافرون کے
جہانتک کر سکو سامان لڑائی کا اور بندہی ہوئی گھوڑے ڈراتے رہو اون سی اللہ کے دشمن کو اور اپنی دشمن کو
ف اس آیت سی بہی معلوم ہوا کہ ترکی اور مجنس گھوڑون مین داخل ہین ت تو میری نزدیک ترکی اور
مجنس گھوڑون مین شمار کیئی جاوینگے جب حاکم اونکو قبول کرلے سعید ابن مسیب سے کسینے پوچہا کہ ترکیو نمین زکات
ہے بولے کہین گھوڑون مین زکات ہوتے ہے ف اس قول سے بہی معلوم ہوا کہ ترکی گھوڑون
مین داخل ہین **ماجاء فی الغلول** غنیمت کی مال مین سی چورانیکا بیان **عن** عمرو بن شعیب ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین صدر من حنین وھو یرید الجعرانۃ سالہ الناس حتی دنت بہ ناقتہ من شجرۃ
فتشبکت بردائہ حتی نزعتہ عن ظہرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردوا علی ردائی انتخافون الا تقسم
بینکم ما افاء اللہ علیکم والذی نفسی بیدہ لو افاء اللہ علیکم مثل سمرتھامۃ نعما لقسمتہ بینکم ثم
لا تجدونی بخیلا ولا جبانا ولا کذابا فلما نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فی الناس
فقال ادوا الخائط والمخیط فان الغلول عار ونار وشنار علی اھلہ یوم القیمۃ
قال ثم تناول من الارض وبرۃ من بعیر او شاۃ ثم قال والذی نفسی بیدہ
مالی مما افاء اللہ علیکم ولا مثل ھذہ الا الخمس والخمس مردود علیکم

غنیمت کے مال مین سے چورانیکا بیان

ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب لوٹے حنین سی اور قصد رکہتے تہے آپ جعرانہ کا
مانگنے لگے لوگ آپ سی ف یعنے تقاضا کرنے لگے کہ مال غنیمت تقسیم کردیجئے آپکو ایسا تنگ کیا کہ
اونٹ آپکا کانٹونکی درخت کیطرف چلا گیا اور کانٹے آپ کی چادر مین اٹک کر چادر آپکے پشت مبارک سی اوتر گیے
تب آپنی فرمایا کہ میری چادر مجکو دیدو کیا تم خیال کرتے ہو کہ مین نہ بانٹونگا وہ چیز تمکو جو اللہ نے تمکو دی
قسم ہے اوس ذات کی جسکی قبضے مین میری جان ہی اگر اللہ تمکو جتنے تہامہ کے درخت ہین اوتنی اونٹ دیوے
تو مین بانٹ دون تمکو پہر نہ پاؤگے مجکو بخیل نہ بودا نہ جہوٹہا پہر جب اوترے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کہڑے ہوئی لوگون مین اور کہا کہ اگر کسینے تاگا اور سوئی لے لی ہو وہ بہی لاؤ کیونکہ غنیمت کے مال مین سے

چورا ناشرم ہے دنیا مین اور آگ ہی اور عیب ہی قیامت کی روز پھر زمین سی ایک بال اوٹھایا اونٹ کا
یا بکریکا اور فرمایا ستم اوس شخصکے حصکے قبضے مین میری جان ہی جو مال اللہ نے تمکو دیا اوسمین سی میرا اتنا
بھی نہین ہے مگر پانچوان حصہ اور پانچوان حصہ بھی تمہارے ہے واسطے ہے ف پانچوان حصہ مال غنیمت
مین سی جو امام رکھہ لیتا ہے وہ بھی مسلمانون کی کام مین صرف کیا جاتا ہے جیسے پل بنانا قلعہ تیار کرنا
ہتیار خریدنا عن زید بن خالد الجھنی قال توفی رجل یوم حنین واتھم فذکروہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزعم زید
انہ قال صلوا علی صاحبکم قد غل فی سبیل اللہ قال ففتحنا متاعہ فوجدنا فیہ خرزات
من خرز الیھود ما یساوین درھمین ترجمہ زید بن خالد جہنی نی کہا ایک شخص مر گیا حنین
کے لڑائی مین تو بیان کیا یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا تمازہ پڑہ لو اپنے ساتھی پر لوگون
کے چہرے زرد ہو گئے ف اس وجہ سے کہ حضرت نی تمازاوسپر نہ پڑہی ہے اور لوگون سے کہا کہ تم پڑہ لو
ف تب آپنی فرمایا کہ اس شخص نی مال غنیمت مین چوری کی تہی زید نی کہا ہمنے اوس شخص کا اسباب
کہولا تو چند منکے یہودیون کے پائی دو درہم کا مال بھی نہ تہا عن عبد اللہ بن المغیرۃ بن ابی بردۃ
الکنانی انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی الناس فی قبایلھم یدعو لھم وان ترک
قبیلۃ من القبایل قال وان القبیلۃ وجدوا فی بردعۃ رجل منھم عقد جزع غلولا فاتاھم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فکبر علیھم کما یکبر علی المیت ترجمہ عبد اللہ بن مغیرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائی لوگونکی جماعتون پر تو دعا کی سب جماعتون کی واسطے مگر ایک جماعت کے
واسطے دعا نہ کی کیونکہ اوس جماعت مین ایک شخص تہا جسکے بچہونکے تلے سے ایک کنٹہا عقیق کا چوریکا نکلا
تہا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوس جماعت پر آئے تو آپنے تکبیر کہی جیسے جنازہ پر کہتے ہین ف
اس سی یہ مطلب تہا کہ وہ لوگ مثل مردون کی ہین جو بہلے بات نہین سنتے اور حکم نہین مانتے عن ابی ہریرۃ
انہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حنین فلم نغنم ذھبا ولا ورقا الا الاموال
المتاع والثیاب قال فاھدی رفاعۃ بن زید لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلاما اسود یقال
لہ مدعم فوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی وادی القری حتی اذا کنا بواد القری بینما مدعم
یحط رحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ سہم عائر فاصابہ فقتلہ فقال الناس ھنیئا لہ الجنۃ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلا والذی نفسی بیدہ ان الشملۃ التی اخذ یوم
حنین من المغانم لم تصبھا المقاسم لتشتعل علیہ نارا فلما سمع الناس ذلک جاء رجل بشراک وشراکین
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراک او شراکان من نار

فغیرت وجوہ الناس فذکر وا الذی عن نافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان صاحبکم

ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ نکلے ہم ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیبر کے سال تو غنیمت مین سونا اور چاندی حاصل نہین کیا بلکہ کپڑے اور اسباب ملی اور رفاعہ بن زیدنی ایک غلام کالا ہدیہ دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جسکا نام مدعم تہا تو چلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وادالقرے کیطرف جب پہونچے ہم وادالقرے مین مدعم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کی پالان اوتار رہا تہا اتنے مین ایک تیر بی نشان اوسکی آلگا وہ مرگیا لوگون نی کہا مبارک ہو جنت اوسکی واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہین قسم اوس شخص کے جسکے قبضے مین میرے جان ہے وہ کمبل جو اوسنی خیبر کے لڑائی مین غنیمت کی مال سی قبل تقسیم کے لے لیا تہا آگ ہوکر اوسپر جل رہا ہے جب لوگون نی یہ سنا ایک شخص ایک یا دو تسمے لیکر آیا آپنے فرمایا یہہ یا دو تسمہ آگ کی تہی ف یعنے یہہ تسمہ تو داخل نکرتا تو آخرت مین یہی تسمہ آگ ہوکر لپٹتا عن عبداللہ ابن عباس انہ قال ما ظہر الغلول فی قوم قط الا القی فی قلوبہم الرعب ولا فشی الزنا فی قوم قط الا کثر فیہم الموت ولا نقص قوم المکیال والمیزان الا قطع عنہم الرزق ولا حکم قوم بغیر الحق الا فشا فیہم الدم ولا خفر قوم بالعہد الا سلط علیہم العدو ترجمہ عبداللہ ابن عباس نے کہا جو قوم غنیمت کی مال مین چوری کرتی ہی اونکی دل بودی ہوجاتی ہین اور جس قوم مین زنا زیادہ ہوجاتی ہی اونمین موت بہت ہوجاتی ہی اور جو قوم ناپ تول مین کمی کرتے ہے اونکی روزے بند ہوجاتی ہے اور جو قوم ناحق فیصلہ کرتے ہے اونمین خون زیادہ ہوجاتا ہے اور جو قوم عہد توڑتی ہے اونپر دشمن غالب ہوجاتا ہے ف طبرانی نی اس حدیث کو ابن عباس سے مرفوعاً بیان کیا اوسمین یہہ ہے کہ جو قوم زکوۃ روک تی ہی اوسسی بارش رُک جاتی ہے

الشہداء فی سبیل اللہ

شہادت کا بیان

عن ابوہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لوددت انی اقاتل فی سبیل اللہ فاقتل ثم احیا فاقتل ثم احیا فاقتل فکان ابوہریرۃ یقول ثلاثا اشہد للہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوسکے جسکے ہاتہ مین میری جان ہی مینے چاہی یہ بات کہ اللہ کی راہ مین قتل کیا جاؤن پہر جلایا جاؤن پہر قتل کیا جاؤن پہر جلایا جاؤن پہر قتل کیا جاؤن ابوہریرہ کہتے تہے یہ بات تین بار گواہی دیتا ہون مین سبات کی کہ حضرت نی ایسا ہی فرمایا عن ابوہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک اللہ الی رجلین یقتل احدہما الاخر کلاہما یدخل الجنۃ یقاتل ہذا فی سبیل اللہ فیقتل ثم یتوب اللہ علی القاتل فیقاتل فیستشہد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہنسیگا اللہ قیامت کی دن دو شخصون پر کہ ایک دوسرے کیا قاتل ہوگا

اور دونوں جنت مین جاوین گی - ایک شخص نے جہاد کیا اللہ کے راہ مین اور مارا گیا بعد اوسکے مار نیوالی
اللہ نے رحم کیا وہ مسلمان ہوا اور جہاد کیا اور شہید ہوا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال والذی نفسی بیدہ لا یکلم احد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یکلم فی سبیلہ الا جاء
یوم القیمۃ وجرحہ یثعب دما اللون لون الدم والریح ریح المسک
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کے جسکے قبضے مین
میرے جان ہی نہین زخمی ہوگا کوئی شخص اللہ کے راہ مین اور اللہ خوب جانتا ہے اوسکو جو زخمی ہوتا ہے
اوسکے راہ مین مگر آویگا دن قیامت کی اور اوسکی زخم سے خون جاری ہوگا رنگ خون کا ہوگا اور
خوشبو مشک کی ہوگی **عن** زید بن اسلم ان عمر بن الخطاب کان یقول اللھم لا تجعل قتلی بید رجل
صلی لک سجدۃ واحدۃ یحاجنی بھا عندک یوم القیمۃ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے
کہ حضرت عمر ابن خطاب فرماتے تھے ای پروردگار مت قتل کروائیو مجکو اوس شخص کے ہاتھ سے جسنے مجکو ایک
سجدہ بھی کیا ہو اوس سجدہ کی وجہ سے قیامت کی دن تیرے سامنے مجھسے جھگڑے **ف** مقصود
حضرت عمر کا یہہ تھا کہ قاتل اونکا کافر ہو جو ہمیشہ جہنم مین رہی یہہ دعا قبول ہوئی ابو لولو مجوسی کے
ہاتھ سے آپ شہید ہوئے **عن** ابی قتادۃ الانصاری انہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال یا رسول اللہ ان قتلت فی سبیل اللہ صابرا محتسبا مقبلا غیر مدبر ایکفر اللہ عنی خطایای
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم فلما ادبر الرجل ناداہ او امر بہ فنودی لہ فقال لہ رسول اللہ کیف
قلت فاعاد علیہ قولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الا الدین کذلک قال لی جبرئیل **ترجمہ** ابو قتادہ انصاری
سے روایت ہی کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ یا رسول اللہ اگر قتل کیا جاؤن
مین اللہ کے راہ مین جس حالمین کہ مین صبر کرنیوالا ہون مخلص ہون موہنہ سامنے رکھنے والا ہون
نہ پیٹ موڑنے والا کیا بخشدیگا اللہ گناہ میرے فرمایا آپنے ہان جب وہ شخص پیٹ موڑکر چلا آپنے
اوسکو پھر بلایا یا پھر دایا پھر فرمایا آپنے کسطرح کہا تونے اوسنی پھر وہی کہا آپنے فرمایا کہ ہان مگر
قرض ایسا ہے کہا مجھسے جبرئیل علیہ السلام نے **ف** کیونکہ قرض حقوق الناس مین ہی اور حقوق
الناس بلا دن ادا کیئے ہوئی یا معاف کروائے ہوئے ساقط نہین ہوتی **عن** ابی النضر مولی عمر بن
عبید اللہ انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لشہداء احد ھؤلاء اشھد علیہم
فقال ابو بکر الصدیق یا رسول اللہ السنا باخوانھم اسلمنا
کما اسلموا وجاھدنا کما جاھدوا فقال رسول اللہ بلی ولا ادری ما تحدثون بعدک قال فبکی

ابو بکر ثم بکی ثم قال ائنا لکائنون بعدک ترجمہ ابو النضر سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
جنگ احد کی شہید ونکی لئی فرمایا یہہ وہ لوگ ہین جنکا مین گواہ ہون ف یعنی انکی سعی اور کوشش اور صبر پر
اور صحت ایمان پر قیامت کی دن مین گواہی دونگا - جنگ احد مین ستر مسلمان شہید ہوئی بعض اونمین سے
ایسی ہتی جنہون نی نو بیٹیان چہوڑین اور خوشی سی شہید ہوئی بعضون نی کہجورین ہاتہ سے بہینک دین
بعضون نی یہ آرزو کی کہ ہم پہر لوٹ کر گہر کو بخاوین بعضون کو حضرت بڑہاپے کی وجہ سی چہوڑ گئے مگر وہ
شہادت کی آرزو مین جلی آئی ف حضرت ابو بکر صدیق نی کہا یا رسول اللہ کیا ہم اوسکے بہائی نہین ہین
مسلمان ہوی ہم جیسے وہ مسلمان ہوی اور جہاد کیا ہمنے جیسے اونہون نی جہاد کیا آپنی فرمایا ہان مگر مجہی معلوم
نہین کہ بعد میری کیا کروگے تو رونی لگی ابو بکر پہر رونی لگی اور فرمایا کیا ہم زندہ رہین گے بعد آپکی عن یحیی
بن سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا وقبر یحفر فی المدینۃ فاطلع رجل فی القبر فقال
بئس مضجع المؤمن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس ما قلت فقال الرجل انی لم ارد ھذا یا رسول
اللہ انما اردت القتل فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مثل للقتل فی سبیل
اللہ ما علی الارض بقعۃ ھی احب الی ان یکون قبری بھا منھا ثلث مرات ترجمہ یحیی بن سعید سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیہٹی ہوئی ہتی اور قبر کہد رہی ہتی مدینہ مین ایک شخص قبر کو دیکہکر بولا
کیا بری جگہہ ہے مسلمان کی آپنے فرمایا بری بات کہی تونی وہ شخص بولا یا رسول اللہ میرا مطلب یہ تہا کہ اللہ کے
راہ مین قتل ہونا اس سے بہتر ہے آپنے فرمایا بیشک اللہ کی راہ مین قتل ہونیکی برابر کوئی چیز نہین مگر ساری
زمین مین کوئی مقام ایسا نہین کہ مین اپنی قبر وہان ہونا پسند کرتا ہون مدینہ سے تین بار آپنی یہ ارشاد
فرمایا ف یہ حدیث بہی ایک دلیل ہی اسبات کی کہ مدینہ مکہ سے بہتر ہے موت کی حقمین عن زید بن اسلم
ان عمر بن الخطاب کان یقول اللھم انی اسئلک شہادۃ فی سبیلک وفا ببلد رسولک ترجمہ زید بن اسلم سے
روایت ہی کہ حضرت عمر بن خطاب فرمایا کرتی ہتی ای پروردگار مین چاہتا ہون کہ شہید ہون تیری راہ مین
اور مرون تیری رسول کی شہر مین ف جب حضرت عمر نی یہ دعا مانگی تو لوگونکو تعجب ہوا کہ یہ دونون
باتین کیسی ہوسکتے ہین اسلیئے کہ مدینہ مین سب مسلمان ہین وہان جہاد نہین ہوسکتا مگر اللہ جل جلالہ نے
دعا حضرت عمر کے قبول کی مدینہ مین آپ شہید ہوئی وہین دفن ہوئی عن یحیی بن سعید ان عمر بن
الخطاب کان یقول کرم المؤمن تقواہ ودینہ حسبہ ومروتہ خلقہ والجراۃ والجبان غرائز یضعھا اللہ حیث
یشاء فالجبان ینفر عن ابیہ وامہ والجری یقاتل من لا یؤب بہ الی رحلہ والقتل حتف من الحتوف
والشہید من احتسب نفسہ علی اللہ ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب

فرمایا کرتے تھے عزت مومن کی تقوی مین ہی اور دین اوسکی شرافت ہی اور مروت اوسکا خلق ہی اور بہادری
اور نامردی دونون خلقے صفتین ہین جس شخص مین اللہ چاہتا ہے ان صفتون کو رکھتا ہے تو نامرد اپنی
ماں باپ کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور بہادر اوس شخص سی لڑتا ہے جسکو جانتا ہے کہ گھر تک نہ جانی دیگا ف
یعنے اوسکی مقابلے مین گھر جانا نصیب ہوگا وہین مرنا ہوگا بعضون نی اس عبارت کی یہ معنے کیے ہین کہ نامرد
اپنی ماں باپ کو جنکا بڑا حق ہے دشمن کے مقابلے مین چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور بہادر اوس شخص کے ساتھ ہوکر
لڑتا ہے جس سی یہ توقع نہو کہ اوسکا کچھ مال لیکر گھر مین آویگا ت اور قتل ایک موت ہی موتون مین سے
ف جیسے آدمی بیمار وغیرہ سے مرجاتا ہے بچ نہین سکتا ویسا ہے قتل کو بھی سمجھنا چاہیئے ت اور
شہید وہ ہے جو اپنے جان خوشی سی اللہ کے سپرد کردے **العمل فی غسل الشہداء** شہید کو غسل
دینے کے بیان مین **عن** عبداللہ بن عمران عمر بن الخطاب غسل وکفن وصلی علیہ وکان شہیدا یرحمہ اللہ ترجمہ عبداللہ
بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت عمر رض غسل دیے گئے اور کفن پہنائی گئی اور نماز جنازہ کی اون پر پڑہی گئی حالانکہ
وہ شہید تھے **امام** مالک کو پہونچا اہل علم سے وہ کہتے تھے کہ شہیدونکو نہ غسل دینا چاہیئے نہ اون پر نماز پڑہنا چاہیئے
بلکہ جن کپڑون مین شہید ہوئی ہین اونہین کپڑونمین دفن کردینا چاہیئے ف اختلاف ہی کہ آنحضرت صلعم
علیہ وسلم نی احد کے شہیدون پر نماز پڑہی یا نہین بعض روایات مین ہی کہ نماز پڑہے اور بعض مین یہ ہی کہ
نہین پڑہے صرف دعا کی **کہا** مالک نی یہ طریقہ اون شہیدون مین ہی جو معرکہ مین قتل کیے جاوین اور وہین
مرجاوین اور جو معرکہ سے زندہ اوٹھاکر لایا جاوے پھر کچھ جی کر مرجاوے تو اوسکو غسل دیا جاوی اور اوسپر نماز پڑہی
جاوی جیسے حضرت عمر پر کیا گیا ف حضرت عمر بعد زخمی ہونیکے تین دن جیے **ما یکرہ من الشیء**
یجعل فی سبیل اللہ عن یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب کان یحمل فی العام الواحد علی اربعین
الف بعیر یحمل الرجل الی الشام علی بعیر ویحمل الرجلین الی العراق علی بعیر فجاءہ رجل من اہل العراق
فقال احملنی وسحیما فقال لہ عمر بن الخطاب انشدتک باللہ اسحیم زق قال نعم
ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ حضرت عمر ابن خطاب ہر سال چالیس ہزار اونٹ بھیجتے تھے شام کے جانیوالونکو فی آدمی
ایک اونٹ دیتے تھے اور عراق کے جانیوالونکو دو آدمی مین ایک اونٹ دیتے تھے ایک شخص عراق کا رہنی والا آیا
اور حضرت عمر سے بولا کہ مجھکو اور سحیم کو ایک اونٹ دیجیے حضرت عمر نے فرمایا مین تجھکو قسم دیتا ہون خدا کی سحیم سے
مراد تیرے شک ہی وہ بولا ہان ف پہلے اوس شخص نی اسطرح سے کہا کہ حضرت عمر کو معلوم ہو سحیم کوئی شخص
ہے پھر آپ سمجھ گئی کہ سحیم سے مشک مراد ہی **الترغیب فی الجہاد** جہاد کے فضیلت کا بیان **عن**
انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذہب الی قباء یدخل علی ام حرام بنت

ملحان فنطعمہ وکانت ام حرام تحت عبادۃ بن الصامت فدخل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فاطعمتہ وجلست تفلی راسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وہو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ہذا البحر ملوکا علی الاسرۃ او مثل الملوک علی الاسرۃ یشک اسحاق قال فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم فدعالہا ثم وضع راسہ فنام ثم استیقظ یضحک قالت فقلت یا رسول اللہ ما یضحکک قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یلوکا علی الاسرۃ او مثل الملوک علی الاسرۃ کما قال فی الاولی قالت فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال انت من الاولین قال فرکبت البحر فی زمان معاویۃ بن ابی سفیان فصرعت عن دابتہا حین خرجت من البحر فہلکت **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مسجد قبا کو جاتی تو ام حرام بنت ملحان (خالہ انس بن مالک کی) کے گھر میں آپ تشریف لیجاتی وہ آپکو کھانا کھلاتیں اور وہ اوس زمانی میں عبادہ بن صامت کی نکاح میں تہیں ایک روز آپ اونکی گھر میں گئی اونہون نی آپکو کھانا کھلایا اور بیٹہہ کر آپ کی سر کے بال دیکہنے لگیں آپ سو گئی **ف** ام حرام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد یا جد امجد کی خالہ تہیں یا آپ کی خالہ رضاعی تہیں بہرحال آپکی محرم تہیں بعضون نے کہا کہ آپکی محرم نہ تہیں اور آپکو خاص اجنبی عورت سی خلوت کرنا درست تہا کیونکہ آپ معصوم تہی بعضون نی کہا اس حدیث سی خلوت معلوم نہیں ہوتی شاید اونکا لڑکا یا خاوند بہی اوسوقت موجود ہوتا ہو **ت** پہر آپ جاگی ہنستے ہوئی ام حرام نی پوچہا آپ کیون ہنستی ہین یا رسول اللہ آپنی فرمایا کچہ لوگ میری امت سی پیش کیئے گئے میرے اوپر جو خدا کی راہ مین جہاد کی لیئی سوار ہو رہی تہی بڑی دریا مین جیسے بادشاہ تخت پر سوار ہوتے ہین ام حرام نی کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجیئے کہ اللہ جل جلالہ مجکو بہی اونمین سی کری آپنی دعا کی پہر آپ سر رکہکے سو گئے پہر جاگے ہنستے ہوئی ام حرام نی پوچہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین آپنی فرمایا کچہ لوگ میری امت کے پیش کئی گئی میرے اوپر جو خدا کی راہ مین جہاد کو جاتی تہی جیسے بادشاہ تخت پر ہوتی ہین ام حرام نی کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجیئے کہ اللہ جل جلالہ مجکو بہی اونمین سی کرے آپنے فرمایا تو تو پہلے لوگون مین ہے ہر چکی **ف** یہ پیشین گوئی آپ کی سچ ہوئی حضرت عثمان کی خلافت مین معاویہ رضہ لشکر کے سردار ہو کر کفار روم سی لڑنیکو دریا مین سوار ہو کر گئے **ت** ام حرام معاویہ کی ساتہ دریا مین سوار ہوئین جب دریا سے نکلین تو جانور پر سے گر کر مر گئین **ف** یہ پہلا جہاد تہا جو مسلمانون نی دریا مین کیا دوسرا جہاد قسطنطنیہ پر معاویہ کے زمانہ مین ہوا جسمین لشکر کا سردار یزید بن معاویہ تہا اس حدیث سی حضرت معاویہ کے بڑے تعریف ثابت ہوئی بلکہ یزید کے بہی اور صحیح بخاری کی حدیث مین پہلے جماعت کی حق مین لفظ اوجبوا اور دوسرے جماعت کی

حق ہین لفظ مغفور لہم آیا ہے جس سے اور زیادہ فضیلت ثابت ہوتی ہے یہ حدیث دلیل قوی ہی ایمان وحسن خاتمہ
معاویہ ویزید پر پس لعنت اون پر ہرگز نہ چاہیئے یہی مذہب ہے محققین اہل سنت وجماعت کا گو بعض اعمال مضمحہ
اون سی صادر ہوے ہون کیونکہ اہل سنت کی نزدیک عصمت خاصہ حضرات انبیا علیہم السلام کا ہے صحابہ واہل بیت
ہرگز معصوم نہین ہین فضلا عن غیرہم باجماع جسکے مغفور ہونیکے خبر مخبر صادق نی دی ہی اوسکو کافر یا ملعون
کہنا ناجایز ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان اشق علی امتی لاحببت ان لا اتخلف
عن سریۃ تخرج فی سبیل اللہ ولکن لا اجد ما احملہم علیہ ولا یجدون ما یتحملون علیہ فیخرجون ویشق
علیہم ان یتخلفوا بعدی فوددت انی اقاتل فی سبیل اللہ فاقتل ثم احیی فاقتل
ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اگر میرے امت پر شاق نہوتا تو مین کسی لشکر کا
جو اللہ کے راہ مین نکلتا ہے ساتھ نچھوڑتا ف یعنے جب کچھ لوگ جہاد کو جاتی تو مین بہی ساتھ جاتا لیکن
مگر نہ میرے پاس اسقدر سواریان ہین کہ سب لوگونکو اوسپر سوار کرون نہ اونکی پاس اتنی سواریان ہین کہ وہ بہی
سوار ہوکر نکلین اگر مین اکیلا جاؤن تو اونکو میرا چھوڑنا شاق ہوتا ہے مین تو یہ چاہتا ہون کہ اللہ کی راہ مین
لڑون اور مارا جاؤن پہر جلایا جاؤن پہر مارا جاؤن پہر جلایا جاؤن پہر مارا جاؤن عن یحیی بن سعید قال
لما کان یوم احد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یاتینی بخبر سعد بن الربیع الانصاری فقال رجل انا یا رسول
اللہ فذہب الرجل یطوف بین القتلی فقال لہ سعد بن الربیع ما شانک فقال لہ الرجل بعثنی
الیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتیہ بخبرک قال فاذہب الیہ فاقراہ منی السلام واخبرہ انی قد
طعنت اثنی عشر طعنۃ وانی قد انقذت مقاتلی واخبر قومک انہ لا عذر لہم عند اللہ
ان قتل رسول اللہ وواحد منہم حی ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ جنگ احد کے روز آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کون خبر لاکر دیتا ہی مجہکو سعد بن ربیع انصاری کی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین دون گا
ف وہ شخص ابی بن کعب تہی آپنی اونسی فرمایا تم جاکر دیکہو سعد بن ربیع زندہ ہین یا مردہ اگر زندہ
ہون تو میرا سلام اونسی کہو اور میرے طرف سی پوچہو کہ تم اپنے تئین کس حال مین پاتی ہو ت وہ جاکر
لاشون مین ڈہونڈہنی لگا ف کیی بار سعد کا نام لیکر پکارا کہین سی جواب نہ آیا پہر اونہون نی پہر
کہکر پکارا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی مجہکو بہیجا ہے اسلیئے کہ مین سعد کے خبر لاؤن ت سعد نے
کہا کہ کیا کام ہے اوس شخص نے کہا مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی تمہاری خبر لینے کو بہیجا ہے ف کہ
تم زندہ ہو یا مردہ اونہون نی کہا میرا شمار مردون مین ہے ت کہا کہ تم جاؤ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی پاس اور میرا سلام عرض کرو اور کہو کہ مجھے بارہ زخم برچھون کے لگے ہین ف زید بن

ثابت کی روایت مین ہی کہ اونکو ستر زخم برچھون اور تلوارون اور تیرون کی لگی تھی واقدی کی روایت مین ہے
اونہون نی یہ بھی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی کہو اللہ آپکو جزا خیر دی مجھی جنت کی خوشبو آرہی ہے
ت اور میری زخم کاری ہین اور اپنی قوم سی کہو کہ اللہ جل جلالہ کی سامنے تمہارا کوئی عذر قبول نہوگا اگر رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہوئی اور تم مین سی ایک بھی زندہ رہا عن یحیی بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
رغب فی الجہاد وذکر الجنۃ ورجل من الانصار یاکل تمرات فی یدہ فقال انی لحریص علی الدنیا
ان جلست حتی افرغ منھن فرمی ما فی یدہ فحمل سیفہ فقاتل حتی قتل
ترجمہ یحیی بن سعید سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی رغبت دلائی جہاد مین (بدر کے روز)
اور بیان کیا جنت کا حال ف آپنی فرمایا مستعد ہوجاؤ اوس جنت کی واسطی جسکا عرض آسمانون
اور زمین کی برابر ہے عمیر بن حمام نی کہا یا رسول اللہ جنت اتنا بڑا باغ ہے آپنے فرمایا ہان عمیر نے کہا
واہ واہ حضرت نی فرمایا تو نی واہ واہ کیون کہا عمیر نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ مینے اس آرزو سی کہا
کہ مین بھی اس باغ کے لوگونمین سی ہوجاؤن آپنی فرمایا تو بھی اونمین سی ہی ت اتنی مین ایک
شخص انصار کے (وہی عمیر بن الحمام) کھجورین ہاتہ مین لئی ہوی کہا رہا تہا وہ بولا مجھے بڑے حرص ہے
دنیا کی اگر مین بیٹہا رہون اس انتظار مین کہ کھجورین کہالون پہر کھجورین پہینک دین اور تلوار اوٹہا کر
لڑائی شروع کے اور شہید ہوا عن معاذ بن جبل انہ قال الغزو غزوان فغزو ینفق فیہ الکریمۃ
ویاسر فیہ الشریک ویطاع فیہ ذوالامر فیجتنب فیہ الفساد فذلک الغزو وخیر کلہ وغزو لا
ینفق فیہ الکریمۃ ولا ییاسر فیہ الشریک ولا یطاع فیہ ذوالامر ولا یجتنب فیہ الفساد
فذلک الغزو لا یرجع صاحبہ کفافا ترجمہ یحیی بن سعید سی روایت ہی کہ معاذ بن جبل نی کہا جہاد
دو قسم کے ہین ایک وہ جہاد جسمین عمدہ سی عمدہ مال صرف کیا جاتا ہی اور رفیق کی ساتہ محبت کیجاتی ہی اور
افسر کے اطاعت کیجاتی ہی اور فساد سی پرہیز رہتا ہی یہ جہاد سب کا سب ثواب ہی ایک وہ جہاد ہے جسمین
اچہا مال صرف نہین کیا جاتا اور رفیق سی محبت نہین ہوتی اور افسر کے نافرمانی ہوتی ہی اور فساد سی پرہیز
نہین ہوتا یہ جہاد ایسا ہے اسمین جو کوئی جاوے ثواب تو کیا خالی لوٹ آنا مشکل ہے ف یعنی ایسے
جہاد مین اگر گناہ سی بچ جاوے تو یہی غنیمت ہی ثواب کا کیا ذکر **ماجاء فی الخیل والمسابقۃ
بینہا والنفقۃ فی الغزو** گہوڑ دونکا اور گہوڑ دوڑ کا بیان اور جہاد مین خرچ کرنیکا بیان
عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل معقود فی نواصیہا الخیر الی یوم القیمۃ
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا گہوڑون کی پیشانی مین بہتری

گہوڑ دونکا اور گہوڑ دوڑ کا بیان اور جہاد مین خرچ کرنیکا بیان

اور برکت بندہی ہوئی ہی قیامت تک ف کیونکہ گھوڑا بڑا ذریعہ ہے جہاد کا اور اشرف ہی اسی وجہ سی تمام
حیوانات مین عن عبداللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بین الخیل التی قد اضمرت من الحفیا وکان
امدھا ثنیۃ الوداع وسابق بین الخیل التی لم تضمر من الثنیۃ الی مسجد بنی زریق وان عبد اللہ بن عمر
کان ممن سابق بھا ترجمہ عبداللہ بن عمر سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی شرط لگا
آگی بڑہنے کی اون گھوڑون مین جو تیار کیی گئی تہی گھوڑ دوڑ کے لیئے حفیا سے (ایک مقام ہی باہر مدینہ کے)
ثنیۃ الوداع تک (پانچ میل ہی حفیا سے) اور جو گھوڑی تیار نہین کی گئی تہی اونکی حد ثنیۃ الوداع سی
مسجد بنی زریق تک (ایک میل ہی) مقرر کی اور عبداللہ بن عمر بہی گھوڑ دوڑ مین شریک تہی عن
یحیی بن سعید انہ سمع سعید بن المسیب یقول لیس برھان الخیل باس اذا دخل فیھا محلل فان سبق اخذ
السبق وان سبق لم یکن علیہ شیئ ترجمہ یحیی بن سعید سی روایت ہی کہ سعید بن المسیب کہتے تہی گھوڑ دوڑ
کے شرط مین کچہ قباحت نہین ہی جب دو شخصونکی بیچ مین ایک اور شخص آجاوی اگر وہ آگے بڑہ جاوے تو شرط کا
روپیہ لیلے اور جب پیچہے رہجائے کچہ نہ دیوے ف گھوڑ دوڑ مین دو آدمیونکا اسطرح پر شرط لگانا کہ جو اونمین
سے آگے بڑہ جائیگا وہ روپیہ شرط کا لیگا اور جو پیچہے رہجائیگا وہ دیگا اتفاقاً ممنوع ہے اور یکطرفہ شرط کرنا
یا مفت گھوڑ دوڑ کرنا اتفاقاً جایز ہے ۔ اگر دو آدمی دونون طرفسے شرط لگا کر گھوڑ دوڑ کرین تو اوسکے
حلت کی یہہ صورت ہی کہ ایک تیسرے شخص کو شریک کرلین جسکو محلل کہتے ہین اگر یہ محلل آگے بڑہ جائیگا تو
دونون سی شرط کا روپیہ لیگا اور جو پیچہے رہجائیگا تو محلل کو کچہ دینا نہوگا مگر اون دونون آدمیونمین
سے جو کوئی آگی بڑہیگا وہ اپنے شرط کا روپیہ دوسرے سے لے لیگا عن یحیی بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رأی فی وجہ فرسہ بردائہ فسئل عن ذلک فقال انی عوتبت اللیلۃ فی الخیل
ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لوگون نی دیکہا کہ اپنے گھوڑیکا موہنہ چادر سے
پونچہہ رہی ہین لوگون نی اسکا سبب پوچہا آپنے فرمایا کہ رات مجہپر عتاب ہوا گھوڑیکے خبر نہ لینے پر عن
انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین خرج الی خیبر اتاھا لیلا وکان اذا اتی قوما بلیل لم یغر حتی
یصبح فخرجت یھود بمساحیھم ومکاتلھم فلما راوہ قالوا محمد واللہ محمد والخمیس فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین
ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب چلی خیبر کو پہنچے وہان رات کو اور آپ
جب کسی قوم پر رات کو پہونچتے تو جنگ شروع نکرتے یہانتک کہ صبح ہو جب صبح ہوئی تو خیبر کے یہودی اپنی کودالین
اور زنبیلین لیکر نکلے جب اونہون نی حضرت کو دیکہا تو کہنے لگے قسم ہے خدا کی محمد ہین اور پورا لشکر اونکے

ساتھ ہے ف پورا لشکر وہ ہے جسمین میمنہ اور میسرہ اور مقدمہ اور قلب اور جناح ہو ت تو فرمایا
آپنے اللہ اکبر خراب ہوا خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین ف یعنے جب اوترے ہم
کسی قوم کے سامنے پس بُرے ہوئی صبح ڈرائی گیونکی - آپنے یہودیون کے ساتھ مین کُدالین دیکھکر
فال نیک لے اس امر کے کہ خیبر تباہ ہوجائیگا کیونکہ کُدال کھودنیکا آلہ ہے بعضون نی کہا خیبر کے نام سے
خرابی نکالی آپنے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من انفق زوجین فی سبیل اللہ نودی
فی الجنۃ یا عبد اللہ ھذا خیر فمن کان من اھل الصلوۃ دعی من باب الصلوۃ ومن کان اھل الجہاد دعی
من باب الجہاد ومن کان من اھل الصدقۃ دعی من باب الصدقۃ ومن کان من اھل الصیام دعی
من باب الریان فقال ابوبکر الصدیق یا رسول اللہ ما علی من یدعی من ھذہ الابواب من ضرورۃ فھل یدعی احد
من ھذہ الابواب کلھا قال نعم وارجو ان تکون منھم ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص ایک جوڑا (مثلاً دو اونٹ یا دو بکریان یا دو روپیہ) صرف کرے اللہ کی راہ مین
تو قیامت کی روز جنت کی دروازہ پر پکارا جاویگا ای بندہ اللہ کے یہہ خیر ہی تو جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے
دروازے سی بلایا جاویگا جو شخص جہادی ہوگا وہ جہاد کی دروازی سی بلایا جاویگا جو شخص صدقہ دینی والا ہوگا وہ
صدقہ کی دروازے سی بلایا جاویگا جو شخص روزے بہت رکھی گا وہ باب الریان سے بلایا جاوے گا حضرت ابوبکر صدیق
نے کہا یا رسول اللہ جو شخص کسی ایک دروازے سے بلایا جاوے اوسکو کچھہ حرج نہوگی
مگر کوئی ایسا بھی ہوگا جو سب دروازون سے بلایا جاوی آپنی فرمایا ہان اور مجھی امید ہی کہ تم اونمین سے ہوگے
ف یعنے اون لوگون مین سے جو سب دروازون سے بُلائی جاوینگے احراز من اسلم
من اھل الذمۃ ارضہ ذمیون مین سی جو کوئی مسلمان ہوجاوے اوسکی زمین بیان کا
ف ذمی اوس کافر کو کہتے ہین جو دار الاسلام مین رہتا ہے اور اوس سی جزیہ لیا جاتا ہے سوال
ہوا مالک سی کہ اگر امام نی کسی قوم پر کافرون کی جزیہ مقرر کیا اون کافرون مین سی کوئی شخص مسلمان ہوگیا
تو اوسکی زمین اور جائداد اوسیکو ملیگی یا مسلمانون کے ملک ہوجاویگی امام مالک نی جواب دیا کہ اسمین دو صورتین
ہین اگر وہ کافر صلح کرکے خوشی سے بدون جنگ کی جزیہ پر راضی ہوگئی ہین اونمین سی جو کوئی مسلمان ہوگا
اوسکی زمین اور جائداد اوسیکو ملیگی - اگر وہ کفار جنگ کرکے تلوار کے زور سے مطیع ہوئی ہون تو اونکے
زمین اور جایداد مسلمانون کی ملک ہوجاویگی اگرچہ کوئی اونمین سے مسلمان ہوجاوے الدفن فی
قبر واحد من ضرورۃ وانفاذ ابی بکر عدۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعد وفاتہ دو آدمیون یا زیادہ کو ایک قبر مین دفن کرنیکا بیان اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

ذمیون مین سی جو کوئی مسلمان ہوجاوے اوسکی زمین کا بیان

وعدی کا بعد آپکے وفات کی وفا کرنیکا بیان **عن** عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابی صعصعة انه بلغه
ان عمرو بن الجموح وعبد الله بن عمرو الانصاریین ثم السلمیین کانا قد حفر السیل من قبریهما وکان قبراهما
مما یلی السیل وکانا فی قبر واحد وهما ممن استشهد یوم احد فحفر عنهما لیغیرا من مکانهما فوجد لم یتغیرا
کانهما ماتا بالامس وکان احدهما قد جرح. فوضع یده علی جرحه فدفن وهو کذلک فامیطت
یده عن جرحه ثم ارسلت فرجعت کما کانت وکان بین احد وبین یوم
حفر عنهما ست واربعون سنة **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی صعصعہ سے روایت ہی کہ عمرو بن الجموح اور
عبد اللہ بن عمرو انصاریون سلمیون جو شہید ہوئی تہی جنگ احد مین اونکی قبر کو پانیکے بہاؤ نے اوکہیڑ دیا تہا اور قبر
اونکی بہاؤ کے نزدیک تہی اور دونون ایک ہی قبر مین تہی تو قبر کہودی گئی تاکہ لاش اونکی نکالکر اور جگہہ
دفن کرین دیکہا تو اونکی لاشین ویسی ہی ہین جیسے وہ شہید ہوئی تہی گویا کل مری نہین اونمین سے
ایک شخص کو جب زخم لگا تہا تو اوسنے ہاتہ اپنے زخم پر رکہہ لیا تہا جب اونکو دفن کرنے لگے تو ہاتہ وہان سے
ہٹایا پہر ہاتہ وہین آرہا جب اونکی لاشین کہودی ہین تو جنگ احد کو چھیالیس برس گذر چکی تہی کہا
مالک نی اگر دو یا تین آدمی ایک قبر مین دفن کیئی جاوین ضرورت کے سبب سے تو کچہ قباحت نہین ہی مگر جو
سب مین بڑا ہو اوسکو قبلہ سے نزدیک کہین **عن** ربیعة بن ابی عبد الرحمن انه قال قدم علی ابی بکر الصدیق رجل
من البحرین فقال من کان له عند رسول الله صلی الله علیه وسلم وای وعدة فلیاتنا فجاءه جابر بن
عبد الله فحثی له ثلاث حثیات **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سی روایت ہی کہ حضرت
ابو بکر صدیق کے پاس روپیہ آیا بحرین سے آپنے منادی کرائی کہ جس سی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کچہ دینی کا وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آوی پس آئی جابر بن عبد اللہ انصاری حضرت ابو بکر صدیق نی
اونکو تین لب بہر کر دیے **ف** آنحضرت نی اپنی زندگی مین جابر بن عبد اللہ سے وعدہ کیا تہا کہ
بحرین سے جب روپیہ اوئیگا تو تین لب بہر کر تجہکو دونگا ابو بکر صدیق نی بعد آپکی وفات کی اوس
وعدہ کو پورا کیا **کمل کتاب الجہاد والحمد لله** پوری ہوئی کتاب جہاد کے شکر خدا کا

کتاب النذور

کتاب النذور کتاب نذرونکے بیان مین بسم الله الرحمن الرحیم ط **ما یجب**
من النذور فی المشی پیدل چلنے کی نذرونکا بیان **عن** عبد الله بن عباس ان سعد
بن عبادة استفتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان امی قد ماتت وعلیها نذر ولم
تقضه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقضه عنها **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہی کہ سعد بن عبادہ نی پوچہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ میرے ماں مرگئے اور اوسپر

ایک نذر واجب تھی اوسنی ادا نہین کی آپہی فرمایا تو ادا کر اوسکی طرف سی عن عبداللہ بن ابی بکر عن عمتہ انھا
حدثتہ عن جدتہ کانت جعلت علی نفسھا مشیا الی مسجد قباء فماتت ولم تقضہ فافتی
عبداللہ بن عباس ابنتھا ان تمشی عنھا ترجمہ عبداللہ بن ابی بکر کی روایت ہے
اونہون نی سنا اپنی پھوپھی سی اونہون نی بیان کیا کہ اونکی دادی نی نذر کی مسجد قبا مین پیدل جانی کے پھر
مرگئین اور اس نذر کو ادا نہین کیا تو عبداللہ بن عباس نے اونکی بیٹی کو حکم کیا کہ وہ اونکی طرف سی اس نذر کو
ادا کرین کہا مالک نی کوئی کسیکے طرف سے پیدل چلنے کی نذر ادا نہ کرے ف امام مالک کے نزدیک یہ نذر
لازم نہین سوا مکہ کے پیدل جانیکے اور کہین پیدل جانیکے نذر کا پورا کرنا ضرور نہین ہے عن عبداللہ بن
ابی حبیبۃ قال قلت لرجل وانا یومئذ حدیث السن ما علی الرجل ان یقول علی مشی الی
بیت اللہ ولم یقل علی نذر مشی فقال لی رجل ھل لک ان اعطیک ھذا الجرو الجرو قتاء فی
یدہ وتقول علی مشی الی بیت اللہ قال فقلت نعم فقلتہ وانا یومئذ حدیث السن ثم مکثت حتی
عقلت فقیل لی ان علیک مشیا فجئت سعید بن المسیب فسالتہ عن ذلک فقال علیک مشی فمشیت
ترجمہ عبداللہ بن ابی حبیبہ سی روایت ہی کہ مینی کہا ایک شخص سی اور مین کم سن تہا کہ اگر کوئی شخص
اتنا ہی کہی کہ علی مشی الی بیت اللہ یعنی اوپر میرے پیدل چلنا ہے بیت اللہ تک اور یہ نہین کہی کہ میرے
اوپر نذر ہے پیدل چلنی کی بیت اللہ تک تو اوسپر کچھ لازم نہین آتا وہ شخص مجھسے بولا کہ میرے ہاتھ مین
یہہ ککڑے ہے تجھے دیتا ہون تو اتنا کہدی کہ میرے اوپر پیدل چلنا ہی بیت اللہ تک مینی کہا ہان
کہتا ہون تو مینے کہدیا اور مین کم سن تہا پھر ٹہر کر تہوڑی دیر مین مجھی عقل آئی اور لوگون نی مجھسے کہا
کہ تجھپر پیدل چلنا بیت اللہ تک واجب ہوا مین سعید بن المسیب پاس آیا اور اون سی پوچہا اونہون
نی بہی کہا کہ تجھپر پیدل چلنا واجب ہوا بیت اللہ تک تو مین پیدل چلا بیت اللہ تک کہا مالک نے
ہمارے نزدیک یہی حکم ہے فاجاء فی من نذر مشیا الی بیت اللہ جو شخص نذر کری
پیدل چلنے کے بیت اللہ تک اوسکا بیان عن عروۃ بن اذینۃ اللیثی انہ قال خرجت مع جدتی علیھا
مشی الی بیت اللہ حتی اذا کنا ببعض الطریق عجزت فارسلت مولی لھا یسئل عبداللہ بن عمر
فخرجت معہ فسال عبداللہ بن عمر فقال لہ عبداللہ مرھا فلترکب ثم لتمش من حیث عجزت
ترجمہ عروہ بن اذینہ لیثی سی روایت ہی کہا کہ مین نکلا اپنے دادی کی ساتہ اور اوسنی نذر کی تہی
بیت اللہ تک پیدل جانی کی رستی مین تہک گئی تو اپنے غلام کو بہیجا عبداللہ بن عمر پاس مسئلہ
پوچہنے کو مین بہی ساتہ گیا اوسنی عبداللہ بن عمر سے پوچہا اونہون نی جواب دیا کہ اب سوار ہوجاے

پھر دوبارہ جب آئی جہان سی سوار ہوئی تہی وہان سی پیدل چلے کہا مالک نی اور باوجود اسکی ایک ہدی بھی اوسپر واجب ہوگے **ف** عبدالرزاق نی ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا ہی اور محمد بن حسن نے حضرت علی سی روایت کیا کہ جو شخص نذر کرے بیت اللہ تک پیدل جانیکے پھر عاجز ہوجاوے تو سوار ہوکر جاوے اور ہدے دیوی اب دوبارہ جب آئی تو پیدل چلنا ضرور نہین ابوحنیفہ کا یہی قول ہے **عن** مالک انہ بلغہ ان سعید بن المسیب وابا سلمۃ بن عبدالرحمن کانا یقولان مثل قول عبداللہ بن عمر **ترجمہ** سعید بن المسیب اور ابا سلمہ بن عبدالرحمن کہتی تہی اس مسئلہ مین جیسا عبداللہ بن عمر نے کہا **عن** یحیی بن سعید انہ قال کان علی مشی فاصابتنی خاصرۃ فرکبت حتی اتیت مکۃ فسالت عطاء بن ابی رباح وغیرہ فقالوا علیک ھدی فلما قدمت المدینۃ سالت فامرونی ان امشی مرۃ اخری من حیث عرضت فمشیت **ترجمہ** یحیی بن سعید نی کہا کہ مینی بیت اللہ تک پیدل چلنی کی نذر کی تہی میرہی ناف مین درد ہونی لگا میں سوار ہوکر مکے مین آیا اور عطا بن ابی رباح وغیرہ سے پوچہا اونہون نی کہا تجہکو ہدی لازم ہے جب مین مدینہ مین آیا وہان لوگون سی پوچہا اونہون نی کہا تجہکو دوبارہ پیدل چلنا چاہیے جہان سی سوار ہوا تہا تو پیدل چلا مین کہا مالک نی ہمارے نزدیک جو شخص یہ کہی کہ مجہپر پیدل چلنا ہے بیت اللہ تک اور چلے پھر عاجز ہوجاے تو سوار ہوجاے پھر دوبارہ جب آوے تو جہان سی سوار ہوا تہا وہان سی پیدل چلے اگر چلنے کی طاقت نہو تو جہانتک ہوسکے چلے پھر سوار ہوجاوے اور ہدے مین ایک اونٹ یا گای دیوے اگر نہوسکے تو بکرے دیوے **سوال** ہوا مالک سی کہ اگر کوئی شخص کسی سے کہی مین تجہکو بیت اللہ تک اوٹہالی چلونگا تو کیا حکم ہے مالک نے جواب دیا کہ اگر اوسکے نیت یہہ تہی کہ مین اپنی گردن پر اوٹہا کر لیچلونگا اور اس کہنی سی صرف اپنی تہین تکلیف ڈالنا منظور تہا تو اس صورت مین کچہ اوسپر لازم نہوگا بلکہ پیدل چلی اور ایک ہدی دیوی اور جو اوسنے کچہہ نیت نکی ہو تو جو کرے سوار ہوکر اور اپنے ساتہ تجکو اوس شخصکو بہی لیجائی کیونکہ اوسنی کہا تہا کہ مین تجکو بیت اللہ تک اوٹہا لیچلونگا البتہ اگر وہ شخص انکار کرے اوسکے ساتہ جانی سے تو اس شخص پر کچہ لازم نہین کیونکہ یہہ اپنا کام پورا کرچکا **سوال** ہوا مالک سی کہ اگر کوئی شخص چند نذرین ایسی کری جنکا پورا کرنا سارے عمر ممکن نہو مثلاً بیت اللہ کو پیدل جاؤنگا اگر باپ بہائی سے بات نکروگا تو اوسکو کافی ہی ایک نذر ادا کرنا یا سب نذرین پورا کرنا ضرور ہے امام مالک نی جواب دیا کہ میرے نزدیک تمام نذرین پورا کرنا ضرور ہے جہانتک اور جب تک ہوسکی چلے اور اللہ جل جلالہ سے قرب حاصل کرے نیکیون سے جہانتک ہوسکے **العمل فی المشی الی الکعبۃ** کعبہ کیطرف پیدل جانیکا حال **کہا** مالک نی اگر مرد یا عورت قسم کہاوی کعبہ شریف کو پیدل جانیکے پھر قسم اوسکے ٹوٹے اور اوسکو پیدل جانا کعبہ کو لازم آوے تو عمرہ مین جب تک سعی سی فارغ

پیدل چلی اور حج مین جب تک طواف الزیارۃ سے فارغ ہو پیدل چلی کہا مالک نی پیدل چلنی کی نذر وہی حج پر ہوتی ہی حج یا عمری مین **مالا یجوز من النذور فی معصیۃ اللہ** جو نذرین درست نہین ہین معصیت اللہ کے نافرمانی ہوتی ہی اونکا بیان **عن** حمید بن قیس و ثور بن زید الدیلی انہما اخبراہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدھما یزید فی الحدیث علی صاحبہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا قایما فی الشمس فقال ما بال ھذا فقالوا نذر ان لا یتکلم ولا یستظل ولا یجلس ویصوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروہ فلیتکلم ولیستظل ولیجلس ولیتم صیامہ ترجمہ حمید بن قیس اور ثور بن زید سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی ایک شخصکو دھوپ مین کھڑا ہوا دیکھا اپنی اسکا باعث پوچھا لوگون نی کہا اوسنی نذر کی ہے کہ مین کسی سی بات نکرونگا نہ سایہ لونگا نہ بیٹھونگا اور روزہ سی رہونگا آپنی فرمایا کہ اوسکو حکم کرو بات کرے سایہ مین آوے بیٹھے روزہ اپنا پورا کرے کہا مالک نی مینی نہین سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کفارہ دینی کا حکم کیا ہو بلکہ آپنی یہ فرمایا کہ جو عبادت ہے اوسکو پورا کری اور جو برا ہی اوسکو ترک کرے **عن** القاسم بن محمد یقول اتت امراۃ الی عبداللہ بن عباس فقالت انی نذرت ان اخرا بنی فقال ابن عباس لا تخری ابنک وکفری عن یمینک فقال شیخ عندا ابن عباس و کیف یکون فی ھذا کفارۃ فقال ابن عباس ان اللہ قال والذین یظاھرون منکم من نساءھم ثم جعل فیہ من الکفارۃ ما رایت ترجمہ قاسم بن محمد سی روایت ہی کہ ایک عورت عبداللہ بن عباس کے پاس آئی اور بولی مینی نذر کی اپنی بیٹی کو ذبح کرنیکے ابن عباس نے کہا مت ذبح کر اپنے بیٹے کو اور کفارہ دی اپنی قسم کا **ف** یعنے دس مسکینونکو کہانا کہلانا یا کپڑا پہنانا یا ایک بردہ آزاد کرنا اگر یہ نہو سکے تو تین روزے رکھنا اور بعضون نی کہا کہ مراد ابن عباس کے کفارہ سی فدیہ ہے یعنے ایک بکری ذبح کرنا لازم ہوگا ابوحنیفہ اور مالک کا یہی قول ہی اور ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک یہہ نذر لغو ہے **ت** ایک شخص بولا ابن عباس سی اس نذر مین کفارہ کیونکر ہوگا **ف** کیونکہ یہہ نذر معصیت ہے اور نذر معصیت لغو ہے اوسمین کفارہ لازم نہین آتا **ت** ابن عباس نے جواب دیا کہ ظہار بہی ایک معصیت ہے اور اوسمین اللہ نے کفارہ مقرر کیا کہا مالک نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا اگر کوئی نذر کرے اللہ کے معصیت کی تو معصیت نہ کرے مراد اس سے یہ ہے کہ مثلاً آدمی نذر کرے شام یا مصر یا ربذہ مین جانیکے یا اور کسید کام کے جو ثواب نہین ہے اگر ایسی امورات مین اوسکی قسم ٹوٹی مثلاً یون کہی کہ اگر مین زید سے بات کرون تو مصر جاؤنگا پہر زید سے بات کرے تو اوسپر کچھ لازم نہین آتا بلکہ اوس نذر کا پورا کرنا ضرور ہے جسمین ثواب ہو **اللغو فی الیمین**

جو نذرین درست نہین اونکا بیان

لغو قسم کا بیان

لغو قسم کا بیان **عن** عایشۃ ام المؤمنین انما کانت تقول لغو الیمین قول الانسان لا واللہ وبلی واللہ
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تہین کہ لغو قسم وہ ہے جو آدمی باتون مین کہتا ہی نہین
واللہ ہان واللہ **ف** یعنی عادت کی طور نسی تکیہ کلام ہوجاتا ہی کہا مالک نی **ف** قسم کی تین
قسمین ہین ایک **ت** لغو قسم وہ ہے کہ آدمی ایک بات کو سچ جانکر اوسپر قسم کہاوی پہر اوسکے خلاف نکلے
ف اس قسم مین کفارہ نہین ہوتا دوسرے **ت** منعقدہ وہ قسم ہی جو آیندہ کسی کام کے کرنے
یا نہ کرنے پر کہاوے مثلاً یون کہی قسم خدا کی مین اپنا کپڑا دس دینار کو نہ بیچونگا پہر دس دینار کو بیچ ڈالے
یا قسم خدا کی مین اوسکی غلام کو مارونگا پہر اوسکو نہ مارے اس قسم مین کفارہ لازم آتا ہے **ف** تیسرے غموس ہے
ت وہ قسم ہے کہ آدمی ایک کام کو جانتا ہے کہ ایسا نہین ہوا باوجود اسکے قصداً جھوٹ قسم کہاوے کہ ایسا ہوا
کسے کے خوش کرنیکو یا عذر قبول کرانیکو یا کسیکا مال مارنیکو اس قسم مین اتنا بڑا گناہ ہے کہ اوسکا کفارہ
دنیا مین نہین ہوسکتا **ف** اس قسم کا نام غموس ہے کیونکہ یہہ ڈبو دیتی ہی جہنم مین قسم کہانیوالیکو

مالایجب فیہ الکفارۃ من الایمان جن قسمون مین کفارہ واجب نہین ہوتا

جن قسمون مین کفارہ واجب نہین ہوتا اونکا بیان

اونکا بیان **عن** عبداللہ بن عمر انہ کان یقول من قال واللہ ثم قال ان شاء اللہ ثم لم یفعل الذی حلف
علیہ لم یحنث ترجمہ عبداللہ بن عمر کہتی تہی جو شخص قسم کہاوی اللہ کے پہر کہے انشاء اللہ پہر نکرے اوس
کام کو جسپر قسم کہائی تہی تو اوسکی قسم نہین ٹوٹی گی کہا مالک نی انشاء اللہ کہنے سے یہ مراد ہے قسم کے
ساتہ کہے اور سلسلہ کلام کا باقی ہو اگر قسم کہاکے چپ ہورہا پہر انشاء اللہ کہا تو کچہ مفید نہوگا کہا
مالک نی اگر کسی شخص نی کہا اگر مین یہہ کام کرون تو کافر ہون یا مشرک ہون پہر وہ کام کرے تو اوسپر
کفارہ نہوگا اور نہ کافر اور مشرک ہوجائیگا جب تک دلمین اوسکی شرک اور کفر کا عقیدہ نہو مگر گنہگار
ہوگا توبہ کرے اور پہر ایسی بات نہ کہی **مایجب فیہ الکفارۃ من الایمان** جن قسمون مین

جن قسمون مین کفارہ واجب ہوتا ہی اونکا بیان

کفارہ واجب ہوتا ہے اونکا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف یمینا
فرای خیرا منہا فلیکفر عن یمینہ ولیفعل الذی ہو خیر ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص قسم کہاوی کسی کام پر پہر اوسکی خلاف بہتر
معلوم ہو تو کفارہ دے قسم کا اور کرے جو بہتر معلوم ہو **ف** ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ
کفارہ قسم توڑنے سے پہلے دیدینا درست ہی یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اکثر علما کا اور
ابوحنیفہ کے نزدیک قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست نہین کہا مالک نی جو شخص یہہ کہی میرے
اوپر نذر ہی اور یہ کچہہ نہ کہے کہ کس بات کی نذر ہے تو اوسپر کفارہ قسم کا لازم ہے کہا مالک نی اگر ایک قسم کو

چند مرتبہ کہے تو ان سب مین ایک ہی کفارہ لازم آویگا **کہا** مالک نی ایک شخص نے یون قسم کہائی کہ قسم خدا کی مین یہہ کہانا نہین کہاؤنگا اور یہہ کپڑا نہ پہنونگا اور اس گہر مین نہ جاؤنگا پہر یہہ سب کام کیئے تو ایک ہی کفارہ لازم آویگا اسکی مثال ایسی ہے کہ کوئی اپنی عورت سی کہی تجہکو طلاق ہے اگر یہہ کپڑا تجہکو پہناؤن اور مسجد جانیکے تجہکو اجازت دون تو یہہ ایک کلام گنا جائیگا اب اگر اسمین سی کوئی امر ہو جائیگا تو طلاق پڑ جائیگا پہر اگر دوسرا امر ہوگا تو دوبارہ طلاق نہ پڑیگے **کہا** مالک نی عورت کو نذر کرنا درست ہے بغیر خاوند کے اجازت کے جب اس نذر سے خاوند کو کچہ ضرر نہو اور جو خاوند کو ضرر ہو تو اوس سی منع کرسکتا ہی مگر وہ نذر عورت پر واجب ہیگی جب موقع ملے ادا کرے

العمل فی کفارۃ الایمان

قسم کے کفارہ کا بیان

قسم کے کفارہ کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر انہ کان یقول من حلف بیمین فوکدھا فحنث فعلیہ عتق رقبۃ او کسوۃ عشرۃ مساکین ومن حلف بیمین فلم یوکدھا فحنث فعلیہ اطعام عشرۃ مساکین لکل مسکین مد من حنطۃ فمن لم یجد فصیام ثلاثۃ ایام **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کہتے تہے جو شخص قسم کہاوے پہر اوسکو مکرر سہ کر کہی پہر قسم توڑے تو اوسپر ایک بردے کا آزاد کرنا یا دس مسکینونکو کپڑا پہنانا لازم آویگا اگر ایک ہے مرتبہ کہے تو دس مسکینونکو کہانا دیوے ہر مسکین کو ایک مد گیہون کا اگر اسپر قدرت نہو تو تین روزے رکہی **عن** سلیمان بن یسار انہ قال ادرکت الناس وھم اذا اعطوا فی کفارۃ الیمین اعطوا مدا من حنطۃ بالمد الاصغر ورؤا ذلک مجزیا عنہم **ترجمہ** سلیمان بن یسار نی کہا کہ مینے لوگونکو دیکہا کہ جب کفارہ قسم کا دیتے تہے تو ہر ایک مسکین کو ایک ایک مد گیہون کا چہوٹے مد سے دیا کرتے تہے اور اسکو کافی سمجہتے تہے **ف** چہوٹا مد مدینہ کا مُد ہے ایک طل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے **کہا** مالک نی جو شخص قسم کے کفارہ مین مسکینون کو کپڑا پہناوے اگر مسکین مردونکو دیوے تو ایک ایک کپڑا دینا کافی ہے اور اگر عورتون کو دیوے تو دو دو کپڑے دیوے ایک کرتہ اور ایک سر بند جسکو خمار کہتے ہین کیونکہ اسقدر سے کم مین نماز درست نہین ہے **عن** عبداللہ بن عمر انہ کان یکفر عن یمینہ باطعام عشرۃ مساکین لکل مسکین مد من حنطۃ وکان یعتق المرار اذا وکد الیمین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر جب اپنے قسم کا کفارہ دیتی تہی تو دس مسکینونکو کہانا کہلاتی تہی اور ہر مسکین کو ایک مد گیہون کا دیتے تہے اور جب ایک قسم کو چند بار کہتے تہے تو اوتنے ہی بردے آزاد کرتے تہے

قسم کے بیان مین مختلف حدیثین

جامع الایمان

قسم کے بیان مین **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرک عمر ابن الخطاب وھو یسیر فی رکب وھو یحلف بابیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ینہاکم ان تحلفوا بآبائکم فمن کان حالفا فلیحلف

باللہ ا ولیصمت ترجمہ عبداللہ ابن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر بن خطاب سے اور وہ جارہے تھے سوار ونمین اور قسم کہارہے تھے اپنے باپ کی فرمایا آپنے اللہ جل جلالہ منع کرتا ہے تم کو اسبات سی کہ قسم کہاؤ تم اپنے باپون کی جوشخص تم مین سی قسم کہانا چاہے تو اللہ کے قسم کہاوی یا چپ رہے ف ترمذی اور حاکم نی ابن عمر سے روایت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوشخص قسم کہاوے سوا خدا کی اور کسیکے تو اوسنی کفر کیا یا شرک - غیر اللہ کے قسم کہانا مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور حنابلہ اور ظاہریہ کے نزدیک حرام ہے - اگر سوا اللہ کے اور کسیکے قسم کہاوی جیسے پیغمبر یا کعبہ یا فرشتون کی پھر قسم توڑ والی تو کفارہ واجب نہوگا عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا ومقلب القلوب ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی تھی قسم مقلب القلوب کے عن ابن شہاب انہ بلغہ ان ابا لبابۃ بن عبدالمنذر لما تاب اللہ علیہ قال یا رسول اللہ اھجر دار قومی التی اصبت فیہا الذنب واجاورک واتخلع من مالی صدقۃ الی اللہ ورسولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجزئک من ذلک الثلث ترجمہ ابن شہاب سی روایت ہی کہ ابولبابہ کی توبہ جب اللہ نے قبول کی تو اونہون نی کہا یا رسول اللہ کیا چھوڑ دونمین اپنی قوم کے گھر کو جسمین مینی گناہ کیا اور آپکے قریب رہون اور اپنی مال مین سی صدقہ نکالون اللہ ورسول کیواسطے تو فرمایا آپنے تہائی مال تجھکو اپنے مال مین سی صدقہ نکالنا کافی ہی ف ابولبابہ بنی قریظہ کو سمجھانی گئی تھی جب اپنی قوم مین گئی تو اونسی اتنا قصور ہوا کہ اونہون نی اپنی قوم کے رونے پیٹنی کی سبب سے اونپر رحم کہایا اور آنحضرت نی جو اونکی حقمین تجویز کی تھی اوس سے اونکو مطلع کردیا پھر اس خیانت پر نادم ہوئی اور مسجد کے ستون سے اپنے تئین باندہ دیا بہت دنون تک بندہے رہے صرف پاخانی پیشاب کو اونکے بے آنکر کھولدیتین پھر باندہ دیتین یہانتک کہ اللہ نے اونکا قصور معاف کیا - اونہون نی نذر کی کہ مین اپنا مال صدقہ کردونگا آنحضرت نی فرمایا کہ تہائی مال آپکا کرنا کافی ہے عن عائشۃ ام المؤمنین انہا سئلت عن رجل قال مالی فی رتاج الکعبۃ فقالت عائشۃ یکفرہ ما یکفر الیمین ترجمہ حضرت عائشہ سی سوال ہوا ایک شخص نے کہا مال میرا کعبہ کے دروازہ پر وقف ہے اونہون نی کہا اسمین کفارہ قسم کا لازم آویگا کہا مالک نی جو شخص یہہ کہی کہ مال میرا خدا کی راہ مین ہے تو تہائی مال صدقہ کرے کیونکہ حضرت نی ابی لبابہ کو ایسا ہی حکم کیا ف شافعی اور احمد کے نزدیک قسم کا کفارہ دینا کافی ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک سارا مال صدقہ دینا ضرور ہے - پوری ہوئی کتاب نذرون اور قسمون کی **کتاب الذکاۃ** کتاب ذبیحون کے بیان مین **التسمیۃ علی الذبیحۃ** ذبیحہ پر بسم اللہ کہنے کا بیان عن عروۃ بن الزبیر انہ قال سئل رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فقیل لہ یا رسول اللہ ان ناسا من اھل البادیۃ یاتوننا بلحمان
ولا ندری ھل سموا اللہ علیھا املا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سموا اللہ علیھا
ثم کلوھا ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ بدو لوگ گوشت
لیکر ہمارے پاس آتے ہین اور ہمکو نہین معلوم کہ اونہون نے بسم اللہ کہی تہی یا نہین ذبح کے وقت آپنے فرمایا تم
بسم اللہ کہکے اوسکو کہالو کہا مالک نے یہہ حدیث ابتدائے اسلام کے ہے ف یعنے جب تک یہ آیت نہین
اوتری تہی ولا تاکلو مما لم یذکر اسم اللہ علیہ مت کہا اوس جانور کو جسپر نہ لیا جاے اللہ کا نام مگر یہ توجیہ ضعیف ہے
کیونکہ یہ آیت مکی ہین اوتر چکے تہے اور یہ حدیث آپنے مدینہ مین ارشاد فرمائی - اس حدیث کا مطلب یہہ
ہے کہ مسلمان اگر گوشت لیکر آوے تو اوسکو لے لینا چاہیئے اور یہ تردد نکرنا چاہیئے کہ اونے بسم اللہ کہی ہے
یا نہین البتہ مشرک سے گوشت لینا درست نہین عن یحیی بن سعید ان عبد اللہ بن عیاش بن ابی
ربیعۃ المخزومی امر غلاما لہ ان یذبح ذبیحۃ فلما اراد ان یذبحھا قال لہ سم اللہ فقال
لہ الغلام قد سمیت فقال لہ سم اللہ ویحک فقال لہ قد سمیت فقال
عبد اللہ بن عیاش واللہ لا اطعمھا ابدا ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی عبد اللہ بن عیاش نے
حکم کیا اپنے غلام کو ایک جانور ذبح کرنیکا جب وہ ذبح کرنے لگا تو عبد اللہ نے کہا بسم اللہ کہہ غلام نے کہا
مین کہہ چکا پہر عبد اللہ نے کہا بسم اللہ کہہ خرابی ہو تیرے غلام نے کہا مین کہہ چکا عبد اللہ نے کہا قسم ہے
خدا کی مین یہ گوشت کبہی نہ کہاؤن گا ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مسلمان اگر ذبح کی وقت
قصداً بسم اللہ ترک کرے تو ذبیحہ مردار ہوجاتا ہے یہی قول ہے ابو حنیفہ اور مالک اور اکثر ائمہ کا اور شافعی
کے نزدیک وہ ذبیحہ درست ہے مایجوز من الذکاۃ علی حال الضرورۃ ذکاۃ ضرور
کا بیان ف ایک ذکاۃ اختیاری ہے جیسے گاے بکریکو ذبح کرنا یا اونٹ کو نحر کرنا دوسرے ضطراری
اوس جانور کے جو اختیار مین نہین ہے عن عطاء بن یسار ان رجلا من الانصار من بنی حارثۃ
کان یرعی لقحۃ لہ باحد فاصابھا الموت فذکاھا بشظاظ فسئل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
عن ذلک فقال لیس بھا باس فکلوھا ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہی کہ ایک شخص انصار سے
اپنے اونٹنی چرا رہا تہا احد مین یکایک وہ مرنے لگے تو اوسنے ایک دہاردار لکڑی سی ذبح کردیا پہر آنحضرت
سے پوچہا آپنے فرمایا کچہ اندیشہ نہین کہاؤ اوسکو عن معاذ بن سعد او سعد بن معاذ ان جاریۃ
لکعب بن مالک کانت ترعی غنما لھا بسلع فاصیبت شاۃ منھا فادرکتھا بحجر فسئل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن ذلک فقال لا باس بھا فکلوھا ترجمہ معاذ بن سعد سی یا سعد بن معاذ سے روایت

ہے کہ ایک لونڈی کعب بن مالک کی بکریان چرا رہی تہی سلع مین (ایک پہاڑ ہے مدینہ کے پاس) ایک
بکری اوسمین سے مرنے لگی تو اوسنی پتہر سے ذبح کردی پہر آنحضرت سی پوچہا آپنے فرمایا کچہ حرج نہین کہاؤ اوسکو
ف بروقت ضرورت کے پتہر یا لکڑے دھار وار سے ذبح کرنا درست ہے اور عورت کا ذبیحہ بہی درست ہے

عن عبداللہ بن عباس انہ سئل عن ذبح نصاری العرب فقال لا باس بها وتلی هذه الآیة ومن
یتولهم منکم فانه منهم ترجمہ عبداللہ بن عباس سے سوال ہوا کہ عرب کے نصاری کا ذبیحہ
درست ہی یا نہین اونہون نی کہا درست ہی بعد اوسکے پڑہا اس آیت کو ومن یتولہم منکم فانہ منہم ف
یعنے جو کوئی دوست رکہی کافرونکو وہ اونہین مین سی ہی ۔ اس آیت کو ابن عباس نے اسواسطے پڑہا کہ
اگرچہ ذبیحہ یہود نصاری کا درست ہی مگر اونسی دوستی کرنا اور اختلاط رکہنا درست نہین ہے عن مالک انہ
بلغه ان عبداللہ بن عباس کان یقول ما فری الاوداج فکل ترجمہ مالک کو پہونچا ہی کہ عبداللہ بن عباس
کہتے تہے جو چیز کاٹ دی رگون کو بس کہالی اوسکو عن سعید بن المسیب انہ کان یقول ما ذبح به
اذا بضع فلا باس به اذا اضطررت الیه ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تہی جس چیز سے ذبح کیا جاوے جب کاٹ دے
کچہ حرج نہین کہانی مین اوسکی جب ضرورت ہو ما یکره من الذبیحة فی الذکاة
جس ذبیحہ کا کہانا مکروہ ہے اوسکا بیان عن ابی مرة مولی عقیل بن ابی طالب انہ سال ابا هریرة
عن شاة ذبحت فتحرک بعضها فامره ان یاکلها ثم سال زید بن ثابت فقال ان
المیتة لتتحرک ونهاه عن اکلها ترجمہ ابو مرہ نے پوچہا ابو ہریرہ سے کہ ایک بکری ذبح کرتی وقت
تہوڑا سا ہلے ف یعنے اوس بکری کو ایسا صدمہ پہونچا تہا کہ قریب مرگ کے ہوگئے تہے اوسحالت
مین ذبح کی گئی ذبح کرتے وقت جیسے چاہیے ویسے حرکت اوسنی نہ کے ت ابو ہریرہ نے اوسکے
کہانیکا حکم دیا پہر ابو مرہ نے زید بن ثابت سی پوچہا اونہون نی کہا مردہ بہی ہلتا ہے اور منع کیا اوسکے
کہانے سے سوال ہوا مالک سی کہ اگر ایک بکری اوپر سے گرے اوسکے ہاتہ پاؤن ٹوٹ گئے مالک نے
یہ حال دیکہکر اوسکو ذبح کردیا اور ذبح کرتے وقت خون نکلا مگر اوسنی حرکت نہ کی تو مالک نی جواب دیا
کہ اگر ذبح کرتی وقت اوسکا خون جاری ہوا اور اوسکی آنکہیہ پہرتی رہی تو اوسکو کہالیوے ذکاة
ما فی بطن الذبیحه پیٹ کے بچہ کے ذکات کا بیان عن عبداللہ بن عمر انہ کان یقول ذکاة
الناقة ذکاة ما فی بطنها فی ذکاتها اذا کان قد تم خلقه ونبت شعره فاذا
خرج من بطن امه ذبح حتی یخرج الدم من جوفه ترجمہ عبداللہ بن عمر
کہتے تہے جب نحر کی جاوے اونٹنی تو اوسکی پیٹ کی بچہ کی بہی ذکات ہوجائیگی بشرطیکہ اوس بچی کی تمام

جس ذبیحہ کا کہانا مکروہ ہے اوسکا بیان

پیٹ کے بچہ کی ذکات کا بیان

اعضا پورے ہوگئے ہون اور بال نکل آئی ہون - اگر وہ بچہ پیٹ سے زندہ نکل آوے تو اوسکا ذبح کرنا ضرور ہے تاکہ خون اوسکے پیٹ سے نکل جاوے ف ہم حنفیہ کے نزدیک پیٹ کا بچہ جو مردہ نکلے مطلقا درست نہین ہے اور شافعیہ کے نزدیک مطلقا درست ہی عن سعید بن المسیب انہ کان یقول ذکاۃ مافی البطن فی ذکاۃ امہ اذا کان قد تم خلقہ و نبت شعرہ ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تہی کہ ذکاۃ پیٹ کے بچے کے اوسکے مانکے ذکات سی ہوجاویگی جب وہ بچہ پورا ہوگیا ہوا اور بال نکل آئی ہون -

کتاب الصید

کتاب شکار کے بیان مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم کتاب شکار کے بیان مین

ترک اکل ما قتل المعراض والبندق

جو جانور لکڑے یا پتہر سے مارا جاوے اوسکے نکہانیکا بیان عن نافع انہ قال رمیت طایرین بحجرو انا بالجرف فاصبتہما فاماتہما فمات فطرحہ عبداللہ بن عمر و اما الاخر فذبحہ عبداللہ یذکیہ بقدوم فمات قبل ان یذکیہ فطرحہ عبداللہ ترجمہ نافع نی کہا کہ مینے دو چڑیان مارین پتہر سے جرف مین ایک مر گئے اوسکو پہینکدی یا عبداللہ بن عمر نے اور دوسرے کو دوڑے ذبح کرنیکو بسولے سے وہ مر گئے ذبح سے پہلے اوسکو بہی پہینکدی یا عبداللہ بن عمر نے عن مالک انہ بلغہ ان القاسم بن محمد کان یکرہ ما قتل المعراض والبندقۃ ترجمہ قاسم بن محمد مکروہ جانتے تہے اوس جانور کا کہانا جو لاٹہی یا گولے سے مارا جاوے عن مالک انہ بلغہ ان سعید بن المسیب کان یکرہ ان یقتل الانسیۃ بما یقتل بہ الصید من الرمی واشباہہ ترجمہ سعید بن المسیب مکروہ جانتے تہے پلے ہوئے جانور کا مارنا اوسطرح جیسے شکار کو مارتے ہین تیر وغیرہ سے ف اگر پلے ہوئے جانور کو تیر وغیرہ سے مار ڈالے تو اوسکا کہانا درست نہین ہے مالک کی نزدیک اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر پلا ہوا جانور وحشی ہوجائے آدمیون سے بہاگ نی لگی تو شکار کیطرح اوسکو مار کر کہالینا درست ہے کہا مالک نی جس لاٹہی مین نوک دار لوہا لگا ہوا گر اوسکی نوک شکار پر لگی اور اوسکو زخمی کری تو اوسکا کہانا درست ہی ف اور جو وہ لکڑی اپنی عرض کیطرف سی شکار پر جاکر پڑے اور اوسکی بوجہ سی شکار مرجاوے تو اوسکا کہانا درست نہین کہا مالک نی فرمایا اللہ تعالی نی اسی ایمان والو اللہ آزماویگا تمکو اوس شکار سی جسکو پہونچین ہاتہ تمہاری اور تیر تمہارے تو جس جانور کو آدمی اپنی ہاتہون یا تیر و نیزے مارے وہ شکار مین داخل ہے کہا مالک نی مینے سنا اہل علم سے کہتے تہے اگر کسی شخص نے شکار کو زخم پہونچایا پہر اوس شکار کو دوسرا صدمہ بہی پہونچا جیسے پانمین گر پڑا یا غیر معلم کتے نے اوسپر جوٹ کی تو اوس شکار کو نہ کہاوین گی مگر اوس صورت مین جب یقین ہوجاوے کہ وہ جانور شکار مارنیوالی کی زخم سے مرا کہا مالک نی اگر شکار زخم کہاکر غائب ہوجاوے پہر ملے اور اوسپر نشان ہو شکاری کتی کی زخم کا یا شکار

کا تیر اوسمین لگا ہوا ہو تو اوسکا کہانا درست ہی البتہ اگر رات گذر گئی ہو تو اوسکا کہانا مکروہ ہے۔

ماجاء فی صید المعلمات سکھائی ہوی درندون کی شکار کے بیان مین **ف** جو جانور سکھائی جاوین جیسے کتا یا چیتا یا باز وغیرہ اگر اونکو بسم اللہ کہہ کے شکار پر چھوڑین اور وہ شکار کو جا مارین تو اوسکا کہانا درست ہی اور تعلیم اونکی جب پوری ہوگی کہ جب اونکو چھوڑین تو شکار پر دوڑین اور جب ڈانٹ دین تو رک جاوین اور امام ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک ایک شرط اور ہے وہ یہ ہے کہ شکار کے جانور مین سی کچھہ کہا وین نہین بلکہ اونکو دبوچ کر رکھہ چھوڑین **عن** عبداللہ بن عمر انہ کان یقول فی الکلب المعلم کل ما امسک علیک ان قتل وان لم یقتل **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ سکھایا ہوا کتا جس شکار کو پکڑ لے اوسکا کہانا درست ہی خواہ اوس شکار کو مار ڈالی یا زندہ پکڑے رہے **عن** نافع یقول قال عبداللہ بن عمر وان اکل وان لم یاکل **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کہتے ہین اگرچہ وہ کتا اوس شکار مین سے کچھہ کہا لیوے جب بھی اوسکا کہانا درست ہی **ف** صحیحین مین عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتا شکار مین سے کہا لیوی تو تو اوسکو نہ کہا امام ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق وسفیان وعبداللہ بن المبارک وشافعی کا یہی مذہب ہے **عن** مالک انہ بلغہ عن سعد بن ابی وقاص انہ سئل عن الکلب المعلم اذا قتل الصید فقال سعد کل وان لم یبق الا بضعۃ واحدۃ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے سوال ہوا کہ سکھایا ہوا کتا اگر شکار کو مار کر کہا لیوے تو سعد نے کہا کہ کہا لی تو جسقدر بچ رہے اگرچہ ایک ہی بوٹی ہو کہا مالک نے مینے سنا اہل علم سے کہتے تھے کہ باز اور عقاب اور صقر اور جو جانور انکی مشابہ ہین اگر اونکو تعلیم دیجاوے اور وہ سمجھہ دار ہو جاوین جیسی سکھائی ہوی کتی سمجھہ دار ہوتی ہین تو اونکا مارا ہوا جانور بھی درست ہے بشرطیکہ بسم اللہ کہکر چھوڑے جاوین کہا مالک نی اگر باز کے پنجے سے یا کتے کے موہنہ سے شکار چھوٹ کر مر جاوے تو اوسکا کہانا درست نہین کہا مالک نی جس جانور کے ذبح کرنے پر آدمی قادر ہو جاوے مگر اوسکو ذبح نہ کرے اور باز کے پنجے یا کتے کے موہ مین رہنے دی یہانتک کہ باز یا کتا اوسکو مار ڈالی تو اوسکا کہانا درست نہین کہا مالک نی اسیطرح اگر شکار کو تیر مارے پھر اوسکو زندہ پاوے اور ذبح کرنیمین دیر کرے یہانتک کہ وہ جانور مر جاوی تو اوسکا کہانا درست نہین کہا مالک نے کہ مسلمان اگر مشرک کی سکھای ہوئی کتی کو شکار پر چھوڑے اور وہ شکار کو جا کر ماری تو اوسکا کہانا درست ہے اسکے مثال ایسی ہے کہ مسلمان مشرک کی چھری سی کسی جانور کو ذبح کرے یا اوسکی تیر کمان لیکر شکار کری تو اوس جانور کا کہانا درست ہی کہا مالک نی مشرک نی اگر مسلمان کے سکھائی ہوی کتے کو شکار پر چھوڑا تو اوس شکار کا کہانا درست نہین جیسے مشرک مسلمان کی چھری سی کسی جانور کو ذبح کرے یا مسلمان

دریا کے شکار کے بیان مین

دریا کے شکار کے بیان مین

تیر کمان لیکر شکار کرے تو اوسکا کہانا درست نہین **ماجاء فی صید البحر** دریا کے شکار کے بیان مین **عن** نافع ان عبد الرحمن بن ابیھریرۃ سال عبد اللہ بن عمر عن مالفظ البحر فنھاہ عن اکلہ ذلک قال نافع ثم انقلب عبد اللہ فدعا بالمصحف فقرا حل لکم صید البحر وطعامہ قال نافع فارسلنی عبد اللہ بن عمر الی عبد الرحمن بن ابی ھریرۃ انہ لا باس باکلہ ترجمہ عبد الرحمن بن ابی ہریرہ نی پوچہا عبد اللہ بن عمر سے اوس جانور کو جسکو دریا بہنیک دی تو منع کیا عبد اللہ نے اوسکے کہانے سے پہر عبد اللہ نے کلام اللہ کو منگوایا اور پڑہا اس آیت کو حلال کیا گیا واسطے تمہارے شکار دریا کا اور طعام دریا کا **ف** دریا کے طعام سے وہ جانور مراد ہے جو مرجاوے اور دریا اوسکو بہنیک دے یا پانیکے کمی سے وہ جانور خود بخود اُپک جاوی **ت** نافع نی کہا پہر عبد اللہ بن عمر نے مجہکو بہیجا عبد الرحمن بن ابی ہریرہ پاس یہہ کہنے کو کہ اوس جانور کا کہانا درست ہی **عن** سعد الجاری مولی عمر بن الخطاب انہ قال سالت عبد اللہ بن عمر عن الحیتان یقتل بعضہا بعضا او یموت صردا فقال لیس بھا باس قال سعد ثم سالت عبد اللہ ابن عمرو بن العاص فقال مثل ذلک ترجمہ سعد الجاری مولی عمر بن الخطاب نی کہا کہ مینی پوچہا عبد اللہ بن عمر سے جو مچہلیان اونکو مچہلیان مارڈالین یا سردی سی مرجاوین اونہون نی کہا اونکا کہانا درست ہی پہر مینے عبد اللہ بن عمرو سے پوچہا اونہون نے بہی ایسا ہی کہا **عن** ابیھریرۃ وزید بن ثابت انھما کانا لا یریان بمالفظ البحر باسا ترجمہ ابوہریرہ اور زید بن ثابت اوس جانور کا کہانا جسکو دریا بہنیک دی درست جانتے تہے **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ان ناسا من اھل الجار قدموا علی مروان بن الحکم فسالوہ عن مالفظ البحر فقال لیس بہ باس فقال اذھبوا الی زید بن ثابت وابیھریرۃ فسلوھما ثم ائتونی فاخبرونی ماذا یقولان فاتوھما فسالوھما فقالا لا باس بہ فاتوا مروان فاخبروہ فقال مروان قد قلت لکم ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن سی روایت ہے کہ کچہہ لوگ جار کے رہنے والی جا ایک مقام ہی سمندر کے کنارے پر قریب مدینہ کے) مروان پاس آئی اور پوچہا کہ جس جانور کو دریا بہنیک دی اوسکا کیا حکم ہے مروان نی کہا اوسکا کہانا درست ہی اور تم جاؤ زید بن ثابت اور ابوہریرہ پاس اور پوچہو اون سی پہر مجکو آنکر خبر کرو کیا کہتے ہین اونہون نی پوچہا اون دونون سی دونون نے کہا درست ہی اون لوگون نے پہر آنکر مروان سی کہا مروان نی کہا مین تو تمسے پہلے کہہ چکا تہا کہا مالک نے مشرک اگر مچہلیو نکا شکار کرے تو اونکا کہانا درست ہی کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دریا کا پانی پاک ہی مُردہ اوسکا حلال ہے جب مردہ دریا کا حلال ہوا تو کوئی ہی شکار کرے اوسکا کہانا درست ہے

تحریم اکل کل ذی ناب من السباع ہر دانت والی درندے کے حرام ہونیکا بیان۔

عن ابی ثعلبۃ الخشنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اکل کل ذی ناب من السباع حرام

ہر دانت والی درندے کے حرام ہونیکا بیان

ترجمہ ابو ثعلبہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہر درندہ دانت والیکا کہانا حرام ہے

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اکل کل ذی ناب من السباع حرام

ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ہر درندہ دانت والیکا کہانا حرام ہے

ما یکرہ من اکل الدواب جن جانورونکا کہانا مکروہ ہے اونکا بیان **کہا** مالک نی گھوڑون اور خچرون اور گدہون کو نہ کہاوین کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا اور پیدا کیا ہمنے گھوڑون اور خچرون اور گدہون کو سواری اور آرایش کیواسطے اور فرمایا باقی چارپایون کی تقسین پیدا کیا ہمنے اونکو تو کہ تم اون پر سوار ہو اور اونکو کہاو اور فرمایا اللہ تعالی نی تاکہ لیوین نام اللہ کا اون چارپایون پر جو دیا اللہ نے اونکو سو کہاؤ اونمین سے اور کہاؤ فقیر اور مانگنے والیکو **کہا** مالک نی پس اللہ نے گھوڑون اور خچرون اور گدہون کو سوارے کے لئے بیان کیا باقی جانورون کو سواری اور کہانی دونون کے واسطے بیان کیا **ماء فی جلود المیتۃ** مردہ کے کہالونکا بیان **عن** عبداللہ بن عباس انہ قال مرّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ میتۃ

کان اعطاھا مولی لمیمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا انتفعتم بجلدھا فقالوا یا رسول اللہ انہا میتۃ فقال انما حرم اکلھا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مردہ بکرے پر جو دیدی تہی آپنے ایک غلام کو میمونہ کے جو بے بے تہین آپ کی فرمایا آپنے کیون کام مین نہ لائے تم کہال اوسکی اونہون نی کہا یارسول اللہ وہ مردار ہے آپ نے فرمایا مردار کا کہانا ہے حرام ہے **ف** نہ اوسکے کہال سے نفع اوٹہانا **عن** عبداللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دبغ الاھاب فقد طھر ترجمہ عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہال دباغت کیجاوی پاک ہوجاویگے **عن** عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امران یستمتع بجلود المیتۃ اذا دبغت ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہی بی بی آنحضرت کی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون کی کہالون سی نفع اوٹہانیکو جب دباغت کیجاوین **ماجاء فی من یضطر الی المیتۃ** جو شخص بیقرار ہوجاوے مردہ کے کہانے پر اوسکا بیان **ف** جب آدمیکو مارے بہوک کے مرنیکا یقین ہوجائی اور حلال چیز نملے اوسکو مضطر کہتے ہین ایسے شخصکو مردہ کہالینا درست ہے **کہا** مالک نی مضطر کو درست ہے کہ مردہ پیٹ بہر کر کہاوے اور اوسمین سے کچہہ توشہ اوٹہا رکہی لیکن اگر حلال ملجائی تو اوس توشی کو

پھینک دیوی **سوال** ہوا مالک سی کہ مضطر مردہ کو کہا دی یا کسی شخص کے باغ کی میوی یا کھیت یا بکری کہا جاوے
مالک نی جواب دیا کہ اگر باغ یا کھیت یا بکری کا مالک مضطر کو سچا سمجھے اور چور سمجھکے اوسکا ماتہ نکٹوا دی تو
ان چیزون کا کہا لینا مردہ سے بہتر ہے ۔ اگر مضطر کو خود نہ ہو کہ ان چیزون کا مالک اوسکو سچا سمجھیگا
بلکہ چور خیال کرکے اسکا ماتہ کٹوا دیگا تو مردہ کہانا بہتر ہے اور اگر پرایا مال کہا جانا ہر حال مین مردہ سے
بہتر ہو تو بد معاش لوگ پرائی مال اسی بہانی سی جکہہ جاوینگے **کتاب العقیقة** کتاب عقیقے
کے بیان مین بسم اللہ الرحمن الرحیم **ماجاء فی العقیقة** عقیقے کا بیان عقیقے کا بیان
عن رجل من بنی ضمرة عن ابیه انه قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن العقیقة فقال لا احب العقوق وکانه انما کره الاسم
وقال من ولد له ولد فاحب ان ینسک عن ولده فلیفعل
ترجمہ بنی ضمرہ کے ایک شخص سی روایت ہی اوسنی اپنی باپ سی سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
گئے عقیقے سے آپنے فرمایا مین عقوق کو پسند نہین کرتا **ف** عقوق کہتے ہین والدین کے نافرمانی
کرنیکو عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہی اسواسطے **ت** آپ نی اس نام کو مکروہ جانا اور فرمایا جس
شخص کا بچا پیدا ہو اور وہ اپنے بچہ کیطرف سے قربانی کرنا چاہے تو کرے **عن** محمد بن علی الباقر انه
قال وزنت فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم شعر حسن وحسین وزینب وام کلثوم
فتصدقت بزنة ذلك فضة ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نی حضرت
امام حسن اور امام حسین اور زینب اور ام کلثوم کے بال تولکر اونکے برابر چاندی سدی **عن** محمد
بن علی بن الحسین انه قال وزنت فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم شعر حسن
وحسین فتصدقت بزنته فضة ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ رضی
امام حسن اور حسین کے بال تول کر اونکے برابر چاندی سدی **العمل فی العقیقة** عقیقے
کے ترکیب کا بیان **عن** نافع ان عبد الله بن عمر لم یکن یسأل احدا من اهل عقیقة الا اعطاها ایاها
وکان یعق عن ولده بشاة شاة عن الذکور والاناث ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن
عمر سے جو کوئی اونکے گھر والون مین سے عقیقے کو کہتا وہ دیتے اور اپنے اولاد کیطرف سے خواہ
لڑکا ہو یا لڑکے ایک ایک بکری عقیقے مین دیتے **عن** محمد بن ابراهیم بن الحارث التیمی انه قال
سمعت ابی یستحب العقیقة ولو بصفور ترجمہ محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی سی روایت ہی کہ اونکی
باپ بہتر جانتے تھے عقیقے کو اگرچہ ایک چڑیا ہی ہو **ف** ایک بکری سی کم عقیقہ درست نہین مگر

یہہ مسائلے کے واسطے کہا **عن مالک** انہ بلغہ انہ عق عن حسن وحسین ابنی علی بن ابی طالب
ترجمہ حضرت امام حسن وحسین کا عقیقہ ہوا تہا **عن ہشام** بن عروۃ ان اباہ عروۃ بن الزبیر کان یعق
عن بنیہ الذکور والاناث بشاۃ شاۃ ترجمہ عروہ بن زبیر اپنی اولاد کیطرف سی خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکے
ایک ایک بکری کرتے تہے عقیقے مین **ف** ترمذی نی حضرت عایشہ سی باسناد صحیح روایت کیا کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا عقیقے مین لڑکے کیطرف سے دو بکریان دینے کا اور لڑکی کے
طرف سی ایک بکری دینی کا کہا مالک نی ہماری نزدیک یہہ حکم ہے کہ لڑکا ہو یا لڑکی ہر ایک کیطرف سے
ایک بکری دیوے اور عقیقہ واجب نہین ہے مستحب ہے مگر عقیقے کے بکری مثل قربانی کی چاہیے کانی
اور دبلی اور سینگ ٹوٹی اور بیمار نہو اور عقیقے کا گوشت اور کہال بیچنا درست نہین اور ہڈیان اوسکے
توڑنا چاہیے **ف** ایام جاہلیت مین لوگ عقیقے کے بکرے کے ہڈے توڑنا منحوس جانتے تہے
اور ہڈے نہ توڑنا مبارک اور بچہ کی حیات کا باعث جانتے تہے ہماری شریعت مین یہہ امر لغو ہے
اسکے کچہ اصل نہین (زرقانی) **ت** اور عقیقہ کرنیوالے عقیقہ کے گوشت مین سی کہاوین
اور فقیرونکو کہلاوین اور عقیقے کے بکریکا خون بچہ کو نہ لگاوین **ف** یہہ بہی جاہلیت کا ایک
دستور تہا **کتاب الضحایا** کتاب قربانیون کے **ما ینہی عنہ من الضحایا**
جن جانورون کے قربانی کرنا منع ہے **عن عبید** بن فیروز عن البراء بن عازب ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سئل ماذا یتقی من الضحایا فاشار بیدہ وقال ربع وکان البراء بن
عازب یشیر بیدہ ویقول یدی اقصر من ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العرجاء البین
ظلعہا والعوراء البین عورہا والمریضۃ البین مرضہا والعجفاء التی لا تنقی
ترجمہ براء بن عازب سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پوچہے گئے قربانی مین کن جانورون
سے بچنا چاہیے آپنے اپنے اونگلیون سے بتایا کہ چار سے بچنا چاہیے براء بن عازب بہی اپنے اونگلیون
سے بتایا کرتے اور کہتے کہ میرا ہاتہ چہوٹا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ سے ایک لنگڑے
جو چل نہ سکے اور کانی جسکا کانا پن کہلا ہوا اور بیمار جسکے بیمار ظاہر ہو اور دبلی جسمین گودا نہین ہے
عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یتقی من الضحایا والبدن التی لم تسن والتی نقص من خلقہا
ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر اون قربانیون سے بچتے تہے جو مسنہ نہوتین اور
جسکا کوئی عضو نہوتا **ف** مسنہ ایک برس کے بکری اور تین برس کے گای اور چہہ برس کے اونٹ کو
کہتے ہین اس سے کم سن جانور قربانی مین درست نہین اور حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک دو برس کے

گائے اور پانچ برسکا اونٹ بھی درست ہے کہا مالک نے مجھے یہ روایت بہت پسند ہے **النہی عن ذبح الضحیۃ قبل انصراف الامام** جب تک امام عید کے نماز سے فارغ نہو قربانی کی ممانعت کا بیان **عن** بشیر بن یساران ابا بردۃ بن نیار ذبح اضحیتہ قبل ان یذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاضحی فزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یعود بضحیۃ اخری فقال ابو بردۃ لا اجد الا جذعا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان لم تجد الا جذعا فاذبحہ ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ ابا بردہ بن نیار نے ذبح کی قربانی اپنے قبل نماز کے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذبح کرین تو آپنے دوسرے قربانیکا اونکو حکم دیا اونہون نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے پاس ثواب کچہ نہین صرف ایک بکرے ہے ایک نسال کی آپنے فرمایا اوسیکو ذبح کر **عن** عباد بن تمیم ان عویمر ابن اشقر ذبح ضحیۃ قبل ان یغدو یوم الاضحی وانہ ذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ ان یعود بضحیۃ اخری ترجمہ عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ عویمر بن اشقر نے ذبح کی قربانی اپنے دسوین تاریخ کے فجر سے بیشتر **ف** اور ایک روایت مین یہ ہے کہ نماز کے اول ذبح کے **ت** جب آنحضرت سے بیان کیا آپنے دوسرے قربانی کرنیکا حکم دیا **ما یستحب من الضحایا** جس جانور کے قربانے مستحب ہے اوسکا بیان **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر ضحی مرۃ بالمدینۃ قال نافع فامرنی ان اشتری لہ کبشا فحیلا اقرن ثم اذبحہ یوم الاضحی فی مصلی الناس قال نافع ففعلت ثم حمل الی عبد اللہ بن عمر فحلق راسہ حین ذبح الکبش وکان مریضا لم یشہد العید مع المسلمین قال نافع وکان عبد اللہ بن عمر یقول لیس حلاق الراس بواجب علی من ضحی وقد فعل عبد اللہ بن عمر ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے قربانی کی ایکبار مدینہ مین تو مجھکو حکم کیا ایک بکرا سینگ دار خریدنیکا اور اوسکے ذبح کرنے کا عید الضحے کے روز عید گاہ مین مینے ایسا ہے کیا پھر وہ بکرا ذبح کیا ہوا بھیجا گیا عبد اللہ بن عمر پاس جب اونہون نے اپنا سر مونڈا یا اون دنون مین وہ بیمار تہی عید کے نماز کو بہی نہین آئے کہا نافع نے عبد اللہ بن عمر کہتے تہے کہ سر مونڈانا قربانی کرنیوالے پر واجب نہین ہے مگر عبد اللہ بن عمر نے یون ہی سر مونڈا یا **ادخار لحوم الضحایا** قربانیکا گوشت کہہ رکہنے کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ السلمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل لحوم الضحایا بعد ثلثۃ ایام ثم قال بعد کلوا وتصدقوا وتزودوا وادخروا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ آنحضرت

قربانیکا گوشت رکہنے جہیز کرنے کا بیان

یہ وسلم نے پہلے منع کیا تہا قربانیکا گوشت رکھہ چھوڑنے سے تین دن سے زیادہ پھر فرمایا
کہ اسکے کہاؤ اور لد دو اور توشہ بناؤ اور رکھہ چھوڑو **عن عبداللہ بن واقد ان رسول اللہ صلی اللہ**
علیہ وسلم نہی عن اکل لحوم الضحایا بعد ثلثۃ ایام قال عبداللہ بن ابی بکر فذکرت ذلک لعمرۃ
بنت عبدالرحمن فقالت صدق سمعت عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول دف ناس
من اھل البادیۃ حضرۃ الاضحی فی زمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ادخروا ثلث وتصدقوا بما بقی قالت فلما کان بعد ذلک قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لقد کان الناس ینتفعون بضحایاھم ویجملون منہا الودک ویتخذون منہا
الاسقیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ذاک او کما قال قالوا یا رسول اللہ نہیت عن لحوم الضحایا
بعد ثلث فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما نہیتکم من اجل الدافۃ التی دفت علیکم حضرۃ الاضحی فکلوا وتصدقوا
وادخروا فقوما مساکین قدموا المدینۃ **ترجمہ** عبداللہ بن واقد سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیون کے گوشت کہانے سے بعد تین دن کی عبداللہ
بن ابی بکر نے کہا مینے یہہ عمرہ بنت عبدالرحمن سے بیان کیا وہ بولین سچ کہا عبداللہ بن
واقد نے مینے سنا حضرت بی بی عایشہ رض سے کہ کچھہ لوگ جنگل کے رہنے والے آئے
عید اضحے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو فرمایا آپنے تین روز تک کا
گوشت رکھہ لو اور باقی للہ دے دو بعد اسکے لوگون نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
قبل اسکے لوگ اپنی قربانیون سے منفعت اوٹہاتے تہے اور چربی اونکے اوٹہا رکھتے تہے
اور کہالون کے مشکین بناتے تہے آپنے فرمایا کیا مطلب ہے انہون نے عرض کیا کہ اب
آپنے منع کر دیا ہے تین روز سے زیادہ قربانے کے گوشت رکھنے کو آپنے فرمایا مینے اسواسطے
منع کیا تہا کہ کچھہ لوگ مسکین جنگل سے آگئے تہے اب قربانے کے گوشت کہاؤ اور صدقہ دو
اور رکھہ چھوڑو **ف** علمانے اختلاف کیا ہے کہ بیشتر جو آپنے تین دن سے زیادہ قربانی
کے گوشت رکھنے کو منع کیا یہہ نہے تنزیہی تہے یا تحریمی صحیح یہہ ہے کہ یہہ ممانعت مصلحت تہے
کیونکہ اوسوقت مین مسکین زیادہ آگئے تہے اونکو گوشت پہونچانا منظور تہا اگر تین روز سے
زیادہ اجازت دیتے تو لوگ گوشت بہت رکھہ چھوڑتے مسکین بہوکے رہتے۔ بخاری مسلم
نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا کہ آپنے فرمایا مینے اسواسطے منع کیا کہ اوس سال لوگون کو
تکلیف تہی **عن ابی سعید الخدری انہ قدم من سفر فقدم الیہ اھلہ لحما فقال ما نظروا ان یکون ھذا**

من لحوم الاضاحی فقالوا هو منها فقال ابو سعید [illegible] ل الله
علیه وسلم نهی عنها قالوا انه قد کان من رسول الله [illegible] سلم فیها بعد
امر فخرج ابو سعید فسال عن ذلک فاخبرا بو سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
نهیتکم عن لحوم الاضاحی بعد ثلث فکلوا وتصدقوا وادخروا ونهیتکم عن الانتباذ
فانتبذوا وکل مسکر حرام ونهیتکم عن زیارة القبور فزوروها ولا تقولوا هجرا یعنی لا تقولوا سوء
ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سفر سے آئے اونکے گھر کے لوگون نے گوشت سامنے رکھا
انہون نے کہا دیکھو کہین قربانے کا گوشت نہو انہون نے کہا قربانی ہی کا تو ہے ابو سعید نے
کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سی منع کیا تہا لوگون نی کہا بعد آپکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نی اسباب مین دوسرا حکم فرمایا ابو سعید گھر سے نکلے اس امر کے تحقیق کرنیکو جب اونکو خبر ہوئی
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمنے تمکو منع کیا تہا قربانی کے گوشت کہ
روز کے لیکن اب کہاؤ اور صدقہ دو اور رکھہ چہوڑو اور ہمنے تمکو منع کیا تہا بید بنانے سے
بعض برتنون مین اب بناؤ جس برتن مین چاہو لیکن جو چیز نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے اور
ہمنے تمکو منع کیا تہا قبرون کی زیارت سے اب زیارت کرو قبرون کے مگر منہ سے بُرے بات
نہ نکالو (یعنے کفر یا ناشکرے کے باتین) **الشرکۃ فی الضحایا** ایک قربانی مین
کئی آدمیونکے شریک ہونے کا بیان **عن** جابر بن عبد الله انه قال نحرنا مع رسول الله صلی الله علیه
وسلم عام الحدیبیة البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے کہ ہمنے نحر کیا حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیون کیطرف سے اور گائی ذبح
کے سات آدمیون کے طرف سے **ف** ابو حنیفہ اور شافعی اور اکثر علما کا یہی قول ہے
عن عمارة بن صیاد ان عطاء بن یسار اخبره ان ابا ایوب الانصاری اخبره قال کنا نضحی بالشاة
الواحدة یذبحها الرجل عنه وعن اهل بیته ثم تباهی الناس بعد فصارت مباهاة
ترجمہ عمارہ بن صیاد سی روایت ہی کہ عطا بن یسار نی خبر دی اونکو ابو ایوب انصاری سی سُنکر
کہتے تہے ہم قربانی کرتے تہے ایک بکری کی اپنی اور اپنے تمام گہر والون کی طرف سے بعد اوسکے
لوگون نی فخر سمجہہ کر ہر ایک کیطرف سے ایک ایک بکرے کرنا شروع کی **ف** مالک اور شافعی
اور احمد اور اسحاق کا قول یہ ہے کہ ایک بکری ساری گہر والون کیطرف سے کافی ہے مگر ابو حنیفہ
کے نزدیک کافی نہین ہے کہا مالک نی مینے جو بہتر سنا ہے اسباب مین وہ یہ ہے کہ آدمی اپنے

صلے اللہ علیہ ... ایک اونٹ یا گائی یا بکری جسکا وہ مالک ہو ذبح کرے اور سب
لوگون کو ... کرے لیکن یہ صورت کہ ایک آدمی ایک اونٹ یا گائی یا بکری
خرید کرے او... یعنے ہر ایک سی حصہ رسد قیمت لیوے
اور اوسکے لئے ... یہ سے مکروہ ہے ... یہہ سُنا ہے کہ قربانی مین شرکت نہین
ہوسکتی بلکہ ایک گہر کے لوگون کے طرف سے ... قربانی ہوسکتے ہے **عن ابن شہاب**

انہ قال ما علمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہ ... الا بدنۃ واحدۃ او بقرۃ واحدۃ
ترجمہ ابن شہاب سی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کبھے اپنے اور اپنے
اہل بیت کی طرف سے ایک اونٹ یا ایک گائی سے زیادہ نہین قربانی کیا کہا مالک نی
مجھی یاد نہین ابن شہاب نی ایک اونٹ کہا یا گائی **الضحیۃ عما فی بطن**
اوادخر والعتیۃ ... جو کہ بیٹے ... اوسکی طرف سے قربانی نہ کرنا **عن نافع ان عبد اللہ**
بن عمر قال ... علیہ وسلم الا ... نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ
بن عمر نے کہا قربانی ... ہی بعد ... **عن علی ابن ابی طالب**
مثل ذلک ... ہے ایسا ہے ارشاد ... **عن نافع ان عبد اللہ بن**
عمر لم یکن یضحی عما فی بطن المرأۃ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
پیٹ کے بچے کے طرف سے قربانی نہین کرتے تھے کیونکہ وہ ابھی پیدا نہین ہوا
اور معلوم نہین کہ زندہ پیدا ہوگا یا مردہ کہا مالک ... قربانی سنت ہی واجب نہین ہے
اور جو شخص قربانے خرید کر سکتا ہو اوسکو ترک کرنا ... **ترکتاب الضحایا**
تمام ہوئی کتاب قربانیون کے والحمد للہ رب العالمین ... اللہ علی خیرتہ من خلقہ
وصفوتہ من بریتہ محمد عبدہ ورسولہ الی جمیع خلقہ ... تم الجزء الاول من
الموطا من تجزیۃ تجزئین اللہ کا شکر ہے جیسا اوسکو لائق ہے اور رحمت کاملہ
نازل ہو اوس شخص پر جو اوسکے تمام مخلوقات مین بہتر اور فضل اور منتخب ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پر جو اوسکی بندہ ہی اور رسول ہین تمام مخلوق کیطرف ... ربع ثانی موطا
شریف کا اب نصف کتاب بوزی ہوئے اللہ جل جلالہ ... فرماوے
اور نصف اخیر کو بھی تمام کرنا نصیب کرے ... دعونا
ان الحمد للہ رب العالمین ✤ فقط

تالنصف

ویتلوہ الثانی

ان شاء اللہ

تعالیٰ

اشتہار

یہہ کتاب بموجب قانون بستم ۲۰ ایکٹ ہو بہی رجسٹری گو[illegible] کوئی شخص بدلکا

اجازت [illegible] جز کے قصد چھپا

اشتہار

محمد غزنوی